اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا

تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

https://www.zubinovelszone.com

https://www.zubinovelszone.in

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں

وہاٹسپپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

0344 4499420

https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone

WhatsApp Channel Link

Channel Join Now

باکس میں موجود ناولز یا کیٹیگری والے ناولز پڑھنے کے لئے ناول نام یا کیٹیگری نام پر کلک کریں

Famous Youtube Novels

Novel Name : Yaar E Sitamgar

Lams E Junoon By Zoya Ali Shah

Dedar E Yaar By Gumnam Larki

Shehr E Dil Novel By Kitab Chehra

Ishq E Khatam By Wahiba Fatima

Dastane Rooh E Basil By Saleha Iqbal

Yaar Yaaron Se Ho Na Juda Novel Season 3

Qarar E Mann Romantic Novel By Zara Hayat

Atish E Ishq An American Monster By Saleha Iqbal

Novels Categories

Web Special

Short Novels

Long Novels

Digest Novels

Romantic Novels

Facebook Novels

Ebook Novels PDF

Youtube Novels PDF

مکمل ناول

تصورِ دلبراں

صندل ملک

کھینچ کر رات کی دیوار پہ مارے ہوتے
میرے ہاتھوں میں اگر چاند ستارے ہوتے

یہ بلوچستان کا ایک قبائلی علاقہ تھا جو نواب پور کے نام سے مشہور تھا۔۔۔۔
یہاں کے لوگ کافی پرانے خیالات کے تھے اور رسم و رواج پر جان دیتے تھے۔۔۔۔۔

معمول کی طرح آج بھی سورج اپنی آب وتاب سے نکلا ہوا تھا۔۔۔اور شدید دھوپ ہونے کے باوجود انسان کے ساتھ ساتھ چرند پرند بھی رزق کی تلاش میں نکل پڑے تھے۔۔۔۔

ایسے میں یہ منظر ایک قدیم طرز کی بنی اونچی حویلی کا تھا جہاں ناشتے کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔۔حویلی باہر سے جتنی قدیم لگتی اندر سے اتنی ہی خوبصورت تھی۔۔ہر چیز کافی قیمتی تھی۔۔۔اور ملازمین اس وقت ناشتہ ٹیبل پر لگا رہے تھے۔۔۔یہاں ہر کام وقت پر ہوتا تھا۔۔۔۔ویسے تو اس حویلی کے بڑے شاھد جدیال تھے مگر یہاں بستے ہر شخص کو حازم سرحان جدیال کا خوف زیادہ رہتا تھا۔۔۔۔

شاھد جدیال اور گل بانو کے دو ہی بچے تھے بڑا بیٹا حازم سرحان اور اس سے چھ سال چھوٹی رملہ۔۔۔

ان چاروں کے علاوہ حویلی میں شاھد جدیال کا چھوٹا بھائی۔۔۔شاکر جدیال اپنی بیگم ندرت کے ساتھ رہتے جن کا ایک ہی بیٹا۔۔کبیر جدیال تھا ایک عیاش پرست انسان۔۔گل بانو کے سوا کسی کو بھی خاص لگاؤ نا تھا رملہ سے۔۔اور شاھد جدیال کو بھی کوئی خاص لگاؤ نا تھا بیٹی سے۔۔۔مگر پھر بھی پیاری تھی۔۔انکا زیادہ دھیان حازم پر تھا۔جو انکی گدی کا اگلا وارث تھا۔۔یہی بات شاید اسے زیادہ بگاڑ گئی تھی۔۔۔اب حالات کچھ یوں تھے کہ جو حازم کہہ دیتا وہ پتھر کی لکیر بن جاتا۔۔۔کسی میں ہمت نا ہوتی اسکے فیصلے پر انکار کرنے کی۔۔۔بہن سے محبت تھی مگر بس ایک حد تک۔۔۔۔ اسے اپنی زات کے علاوہ کوئی پسند نا تھا۔۔۔بڑے لوگوں میں اٹھتے بیٹھتے۔۔۔وہ اب اپنے سے کم تر لوگوں کو کچھ نا سمجھتا تھا۔۔۔غرور اسکی زات کا حصہ بن چکا تھا۔۔۔

ہاں مگر وہ عیاش پسند مرد نا تھا۔۔ عورتوں کی عزت کرتا تھا۔۔اور ایک فاصلے پر رہتا ان سے۔۔۔رملہ کے پیدا ہوتے ہی اسکی بات کبیر سے پکی ہو گی۔۔ پہلے تو اسے کوئی مسئلہ نا تھا مگر جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا وہ لوگوں کو جاننے لگی تھی۔۔وہ خود کافی سلجھی ہوئی لڑکی تھی اپنا ہمسفر کبیر کی صورت میں دیکھتا۔۔۔نا قابل برداشت تھا۔ جبھی آج وہ یہاں تھی۔۔۔پستہ رنگ کی شلوار قمیض پہنے۔۔۔۔بالوں کی چٹیا بنائے۔۔بنا میک اپ کے۔۔ خوبصورت نقوش کی مالک۔۔وہ معصوم سی دکھتی تھی۔۔۔انگلیوں کو مڑوڑتے رملہ نے سامنے صوفے پر بیٹھے باپ کو دیکھا اور۔۔۔۔

بابا مجھے کبیر سے شادی نہیں کرنی ہے۔۔"ہمت کرتے اس نے شاھد " جدیال سے کہہ ہی دیا تھا البتہ دل تھا کہ خوف کے باعث دھڑکنے سے انکاری ہو رہا تھا۔۔۔جبکہ دوسری طرف شاھ جدیال نے پہلے حیرت پھر غصے

سے اکلوتی بیٹی کو دیکھا۔۔جوانکے سامنے کھڑی انکے فیصلے سے انکار کر رہی تھی۔۔۔

تم مجھے انکار کر رہی ہو۔۔اپنے باپ کو۔۔کیا تم نہیں جانتی انکار کرنے " والوں کا کیا حال کیا جاتا ہے۔۔۔" سگار کو ایش ٹرے میں مسلتے وہ سرد و سپاٹ نگاہوں سے اسے دیکھتے زہر خند لہجے میں بولے تو رملہ نے حلق تر کیا تھا۔۔۔خوف سے ہتھیلیاں نم ہونے لگی تھی اور پر شکوہ نگاہیں باپ پر ٹکی تھی جو اسے ایک عیاش مرد سے بیانے کا فیصلہ کر چکے تھے۔۔گو کہ یہ فیصلہ بچپن سے طہہ تھا مگر انسان کو پہنچانا، جاننا وہ اب جانی تھی اور ایک عیاش مرد سے شادی کرنا اسکے لئے موت جیسا تھا۔۔وہ جانتی تھی یہ بات اگر حازم کو پتا چلی تو وہ طوفان کھڑا کر دے گا۔۔جبھی وہ پہلے باپ سے بات کر لینا چاہتی تھی۔۔اس کے باوجود بھی کہ اسے شاہ جدیال سے بھی کافی ڈر لگتا تھا۔۔مگر ساری زندگی یوں رلنے سے بہتر تھا کہ بات کر لیتی۔۔

آپ اور جس سے بھی کہیں گے میں تیار۔۔۔۔۔۔ "

"گل بانو۔۔۔گل بانو۔۔۔۔"مگر اسکی بات پوری ہونے سے پہلے ہی وہ دھاڑے تھے جبھی گل بانو عجلت میں بوکھلائی ہوئی اندر داخل ہوئی۔۔۔ ایک نظر اپنی بیٹی کو دیکھنے کے بعد انکے پاؤں کے پاس اکر بیٹھی تھی۔۔کسی باندی کی طرح۔۔۔رملہ نے کرب سے ماں کو دیکھا۔۔وہ خود ایسی زندگی نہیں چاہتی تھی۔۔ جیسی اسکی ماں اور انکے خاندان کی باقی عورتیں جی رہی تھی۔

"تو یہ تھی تمہاری تربیت۔۔آج تمہاری بیٹی میرے سامنے کھڑی میرے خاندان کی روائیتوں سے انکاری ہے۔۔"گل بانو کا ہاتھ بے دردی سے

جھڑتے۔۔۔وہ تقریباً دھاڑ تھے۔۔۔رملہ نے آنکھیں زور سے بند کر کے کھولی۔۔۔وہ جانتی تھی ایسا ہو گا مگر وہ ایک بار کو شش کر لینا چاہتی تھی۔۔۔

سائیں۔۔میں سمجھاتی ہوں بچی ہے۔۔۔نادان۔۔۔ "

نہیں ماں۔۔۔میں بچی نہیں ہوں۔۔اور کبیر سے شادی ہر گز نہیں کروں " گی۔۔میں ان روائیتوں کی بلھی خود کو نہیں چڑھنے دے سکتی ہوں مجھے جینا " ہے اور یہ میرا حق۔۔۔۔۔۔

اتنی زبان چلنے لگی ہے۔۔۔اور کیا میں جان سکتا ہوں کہ یہ الفاظ کس کے " بولے جا رہیں ہیں۔۔۔"جس کا ڈر تھا وہی ہوا۔۔۔حازم سرحان یہاں پہنچ آیا تھا اور اب بالکل اسکے سامنے سینے پر بازو باندھے سراہا پا سوال بنا ہوا تھا۔۔ رملہ نے آنکھیں زور سے بند کرتے کھولی تو سامنے ہی وہ سرد نگاہوں سے

اسے دیکھ رہا تھا۔۔ گرے کاٹن کی شلوار قمیض پہنے۔۔اسکے وجہی چہرہ اس وقت خطرناک حد تک سرخ ہو رہا تھا۔۔۔۔

رملہ نے نگاہوں کا رخ موڑتے گل بانو اور شاھد جدیال کو دیکھا۔۔۔وہ دونوں بھی کھڑے حازم کو دیکھ رہے تھے۔۔۔پھر دوبارہ حازم کو دیکھا۔۔ جو ہنور سرد نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

م۔۔میں خود ن۔۔ نہیں کرنا چاہتی ہوں۔۔۔میں۔۔۔اسے پسند نہیں" کرتی ہوں۔" باپ کے سامنے تو پھر بول لیا مگر بھائی کے سامنے بولا بھی نا جاتا تھا۔۔۔ مگر اسنے جیسے تیسے کر کے جملہ پورا کر ہی لیا حازم نے اسکے چہرے کو بغور دیکھا۔۔۔یہ اسکی بہن نہیں ہو سکتی تھی۔۔

دیکھا یہ تربیت کی ہے اسکی ماں۔۔۔۔"

پھر کس سے شادی کرنی ہے تمہیں۔۔"ہاتھ اٹھا کر شاھد جدیال کو بولنے " سے روکتے۔۔۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔لہجے میں عجب وحشت تھی عجیب سرد مہری تھی۔۔۔رملہ کو شدید رونا آیا۔۔

باباقی جس سے بھی کروادیں مگر کبیر۔۔۔۔ "

آنے والے اتوار کو اسکا نکاح پڑھوا کر عزت سے رخصت کر دیں۔۔۔اور " تم۔۔۔باپ کو بولتے ایک بار پھر اس سے مخاطب ہوا۔۔جس کا چہرہ پل میں آنسوؤں سے بھیگ چکا تھا۔۔۔

نکاح کے وقت اگر کوئی ہنگامہ ہوا تو یاد رکھنا۔۔۔۔میں جان لے لوں گا " تمہاری اور اس **کی بھی جس کے بل بوتے تم نے بغاوت کرنے کی

کوشش کی ہے۔۔۔امید ہے تم سمجھو گی۔۔۔"اپنی بات مکمل کرتے۔۔۔
وہ بنا دوبارہ کسی کو دیکھے جیسے آیا تھا ویسے ہی کمرے سے جا چکا تھا۔۔۔

اسکا فیصلہ کون رد کر سکتا تھا۔۔۔شاھد جدیال مطمئن سے ہو کر دوبارہ صوفے پر بیٹھ گئے جبکہ گل بانو نے اپنی بیٹی سے نگاہیں چرائی تھی۔۔۔۔

جبکہ رملہ جدیال پتھر کی مورت بنے وہیں کھڑی رہ گئی تھی۔۔۔

Zubi Novels Zone

❤❤❤❤

ہم نے اک دوجے کو خود ہار دیا، دکھ ہے یہی
کاش ہم دنیا سے لڑتے ہوئے ہارے ہوتے
اتنی حیرت تمھیں مجھ پر نہیں ہونی تھی، اگر
تم نے کچھ روز مری طرح گزارے ہوتے

"یہ یہاں کیا ہو رہا ہے۔۔اتنی آگ۔۔۔اور یہ سب۔۔۔گل زار یہ کیا ہو رہا ہے"

"۔۔۔۔ہے

کل رات اس نے سنا تھا کہ کل کوئی جرگہ تھا اور آج وہ یہاں آیا مگر سامنے کا منظر اسے حیرت زدہ کر گیا تھا۔۔۔۔۔

سامر میر۔۔واحد یزدال کا اکلوتا بیٹا تھا۔۔۔خوبصورت وجہی نین نقوش۔۔۔ورزشی جسمانت اور لمبا قد تھا۔۔۔۔سیاہ بال اس وقت بے ترتیبی سے ماتھے کو آ آ رہے تھے اور گہرے نیلے رنگ کی کاٹن کی شلوار قمیض پر کئی سلوٹیں پڑ چکی تھی۔۔بازو کو کہنیوں تک فولڈ کرتے بازو کمر پر باندھ رکھے تھے۔۔شیو ہلکی بڑھی ہوئی تھی۔۔۔وہ ایک خوبصورت نقوش اور مناسب قد کاٹھ کا مالک تھا۔۔

گو کہ وہ ایک بڑے خاندان کا اکلوتا چشم وچراغ تھا مگر اپنی زیادہ زندگی باہر ہی گزار دی۔۔اور اب کچھ دنوں پہلے ہی وہ بلوچستان اپنے گاؤں واپس لوٹا تھا۔۔۔جہاں واپس اکر سکون کا سانس نصیب ہوا وہیں یہاں کی عجیب و غریب اور قابل اعتراض رسم ورواج اسے پریشان کئے جا رہے تھے۔۔۔۔

یہاں کے لوگ جدید زمانے سے کافی دور زندگی بسر کر رہے تھے۔۔۔ صرف یہی نہیں۔۔وہ ترقی کرنا ہی نہیں چاہتے، تھے انکے لئے انکی رسم و رواج ہی انکی زندگی تھی۔۔۔وہ غلط تھی یا سہی۔۔یہ بات انکے لئے معنی نا رکھتی۔۔۔۔

جدیال اور سدیال۔۔۔یہ دو نسلیں یہاں آباد تھی۔۔۔۔دونوں ہی اونچے خاندان تھے۔۔گاؤں کے سرپنچ تھے۔۔۔۔کسی ایک کی حکمرانی نا تھی۔۔

سدیال اور جدیال۔۔۔دونوں ہی ایک سے مانے جاتے۔۔۔اور بھی کچھ زمیندار تھے۔۔۔۔ مگر سرپنچ یہی دو تھے۔۔۔جدیال خاندان سے شاھد جدیال اور سدیال خاندان سے واحد سدیال۔۔۔دونوں کے درمیان اچھی دوستی تھی۔۔۔سامر میر اور حازم سرحان بھی بچپن سے اچھے دوست تھے۔۔۔وقت درمیان میں دوریاں لے آیا مگر جدا کرنے میں ناکام رہا تھا۔۔ جبھی وہ اج بھی کافی اچھے دوست تھے۔۔

یہ یہاں کے لوگوں کی بدقسمتی تھی شاید کہ دونوں سربراہ ہی انکو اچھے نا ملے۔۔۔۔ مگر شکوہ شکایت کا حق کسی کے پاس نا تھا۔۔۔نا ہی کسی میں ہمت تھی۔۔۔

سائیں۔۔۔آج آس آف ہو گی۔۔۔سنا ہے کریم کے بیٹے جواد پر الزام ہے" کہ۔۔تو بہ تو بہہ۔۔اسنے ساتھ ہی کانوں کو ہاتھ لگایا۔۔۔"اپنے چچا کی چھوٹی

لڑکی کو ہراس کرنے کی کوشش کی ہے۔۔۔اب اتنا بڑا الزام لگا ہے اج جرگہ تبھی بیٹھا ہے اور فیصلہ ہو گا۔۔"گل زار نے پر جوش لہجے میں کہا تو سامر میر چونکا تھا۔۔۔۔

آس آف۔۔۔مگر یہ کیا ہوتا ہے۔۔۔"بھاری سرد آواز میں پوچھتے اس " نے ایک بار پھر سامنے آگ کو دیکھا تھا۔۔ماتھے پر بل پڑ گئے۔۔رنگت سرخ ہونے لگی تھی۔۔۔اسے ایسی کوئی امید نا تھی۔۔

سائیں۔۔آس آف۔۔۔یعنی چربیلی کی رسم ادا ہو گی۔۔۔۔سائیں آپکو " نہیں پتا مگر چربیلی نواب پور کی رسموں کی شان ہے۔۔۔او جی پتا ہے اگر کسی بندہ یا بندی پر الزام لگے۔۔چوری چکاری۔۔زناکاری۔۔یا کوئی بھی۔۔۔تو اسے خود کو سچا ثابت کرنے کے لیے جلتے انگاروں پر چلنا پڑتا ہے۔۔اگر وہ

سہی سلامت چل جائے تو مطلب وہ بے گناہ ہے اور اگر ایسا نا ہو تو اسے سخت سزا دی جاتی ہے۔۔۔پھر۔۔۔"

انگاروں پر چلنے کے بعد کوئی ٹھیک ہو بھی سکتا ہے کیا۔۔۔"ناگواری سے' اسکی بات کاٹتے کہا۔غصے کے باعث رگیں ابھر چکی تھی کنپٹی کی۔۔۔بس اب یہی دیکھنا باقی رہ گیا تھا۔۔۔

اوجی۔۔۔کیوں نہیں۔۔۔یہ یہاں کے سب سے زیادہ انصاف کرنے والا " عمل ہے۔۔ورنہ عدالتوں میں تو سالوں انصاف کے لیے دھکے کھاتے رہتے ہیں مگر کوئی انصاف نہیں ملتا مگر چربیلی کے زریعے بے گناہ بچا جا سکتا ہے۔۔۔رکیں جی میں آپکو تفصیل سے سمجھاتا ہوں۔۔۔"

چر بیلی بلوچستان کے قبائلی علاقوں کی ایک رسم ہے جواب سندھ میں بھی " جاناشروع کر چکی ہے۔۔

بلوچستان میں قبائلی انصاف کے مطابق انگاروں سے بھرے ایک گڈھے کو منصف بنایا جاتا ہے جس کو بلوچی زبان میں آس آف یعنی آگ اور پانی یا چر بیلی کا نام دیا جاتا ہے۔۔چر بیلی چوری زناکاری یا قتل کا فیصلہ کرنے میں کی جاتی ہے جس کے تحت بارہ فٹ لمبااڑھائی فٹ چوراور دو فٹ گہرا گھڑا کھودا جاتا ہے جس کو لکڑیوں سے بھر کر آگ لگادی جاتی ہے آگ کے شعلے ختم ہونے کے بعد جب انگارے تازہ ہوتے ہیں تو ایک شخص قرآن کی تلاوت کرتے انگاروں کی کھائی کو قسم دیتا ہے کہ جو شخص گناہ گار ہو اسکا پکڑا اور بے گناہ جو چھوڑ دینا۔۔انصاف غلط کیا تو قیامت کے دن تم 'آگ' زمہ دار ہو گی اس قسم کے حلف دینے کے بعد ملزم کو ننگے پیر انگاروں پر چلنا ہوتا ہے۔۔ انگاروں سے بھرے کھڈے کی دوسری طرف ملزم کے رشتے دار تازہ زبع

کیے جانوروں کا خان لیے کھڑا ہوتا ہے جس میں ملزم کے پاؤں چند منٹ کے لیے رکھے جاتے ہیں بعد میں جرگہ کے امین کو ملزم کے پاؤں دیکھ کر اسکے بے گناہ یا گناہ گار ہونے کا فیصلہ کرنا ہوتا ہے۔۔اگر پاؤں میں چھالے ہوئے تو وہ شخص گناہ گار مانا جاتا ہے۔۔۔بلوچی میں اس انصاف کے نظام کو آگ اور پانی کا انصاف کہا جاتا ہے۔۔یہاں کے چند پڑھے لکھے لوگوں کا کہنا ہے کہ حکومتی نظام عدل میں دیری کی وجہ سے لوگ چربیلی کے انصاف پر زیادہ اعتبار کرتے ہیں جو انکو جلد انصاف دلاتا ہے۔۔۔"گل زار ادھر ہی ایک اونچے پتھر پر بیٹھتے۔۔کسی رٹو طوطے کی طرح جب بولنے لگا تو بولتا ہی چکا گیا تھا

اور یقیناً انگاروں پر چلنے کے بعد ہر کسی کے پاؤں جل جاتے ہوں گے۔۔" "

دونوں بازوں کو کمر پر باندھے۔۔وہ سپاٹ لہجے میں بولا۔۔اتنی جہالت کی امید نہیں تھی اسے۔۔۔

نہیں سائیں جی۔۔ایسا نہیں ہوتا۔۔بلکہ جو مجرم ناہوں وہ سہی "
سلامت۔۔۔۔۔مگر جیسے ہی اسکی نظر سامر پر پڑی۔۔وہ بولتے بولتے رک گیا تھا۔۔۔سامر سرد نگاہوں سے اسے دیکھنے کے بعد ایک بار پھر اس آگ کو دیکھنے لگا تھا۔۔۔۔

پہلے تو وہ جرگے میں نہیں بیٹھنا چاہتا تھا مگر وہ وہ دیکھنا چاہتا تھا سب۔۔۔۔ جبھی مظبوط قدم اٹھاتے۔۔وہ اس طرف بڑھ گیا جہاں جرگہ بیٹھنا تھا۔۔۔۔

گل زار نے اترا کر اسے دیکھا تھا۔۔یہ رسمیں یہاں رہنے والوں کے لیے باعث فخر تھی۔۔۔۔

☆ ☆ ☆ ☆

یار! کیا جنگ تھی جو ہار کے تم کہتے ہو
جیت جاتے تو خسارے ہی خسارے ہوتے
یہ جو آنسو ہیں مری پلکوں پہ پانی جیسے
اس کی آنکھوں سے ابھرتے تو ستارے ہوتے

تم یوں روز رروز اپنی دوست کے ساتھ جاتی ہو ابا کو بالکل بھی پسند نہیں "
ہے۔۔۔" وائٹ شلوار قمیض پہنے۔۔۔وہ تقریباً پچیس کا خوبرو مرد لگ رہا
تھا مناسب نین نقوش۔۔ مناسب قد کاٹھ۔۔۔ مگر باقیوں کی نسبت اسکی
رنگت گندمی تھی مگر اس پر جچتی تھی۔ چھوٹی سیاہ آنکھیں اور شیو۔ وہ ارتسام
سلطان تھا جو۔۔اپنے ساتھ چلتی اپنے سے دو سال چھوٹی بہن کو دیکھتے ہوئے
بولا۔۔۔

نہایت سنجیدگی لب ولہجہ۔۔پہلے تو وہ نرم گو انصاف تھا مگر پچھلے کچھ وقت سے جیسے زات میں تلخی پیدا ہو چکی تھی۔۔ مگر مہیرہ کے لیے وہ ایک الگ ارتسام ہوتا۔۔

مہیرہ جو سرخ رنگ کی پٹیالہ شلوار کے ساتھ گول قمیض پہنے۔۔اپنے لمبے بالوں کی چٹیا بنائے۔۔۔۔خالص پٹھانی نین نقوش اور سرخ و سفید رنگ کی مالک۔۔۔ مہیرہ خان نے رخ موڑ کر بھائی کو دیکھا اور پھر ہنس دی تھی۔۔دلفریب سی ہنسی لبوں پر بکھرتی اسے اور دلکش بنا چکی تھی۔۔سیاہ چھوٹی آنکھیں اور چھوٹی ہوئی جو چمک سے بھرپور تھیں۔۔۔

ارتسام نے خفگی سے اسے ہنستے ہوئے دیکھا۔وہ خود بھی نہیں چاہتا تھا کہ وہ روز روز رملہ سے ملنے حویلی جائے۔۔۔ مگر وہ ہمیشہ ضد کر کے اسے ساتھ لے آتی تھی۔۔۔

وہ اپنے خاندان کی ایک خوبصورت اور باہمت لڑکی تھی۔۔۔۔مگر اس کے باوجود اس کے باپ کو پیار زیادہ بیٹے سے ہی تھا اور یقین بھی۔۔۔۔مگر اسے فرق نہ پڑا اس کے لیے یہی کافی تھا کہ اس کی ماں باپ اور بھائی اسکے ساتھ تھے۔۔۔یہی تین لوگ اسکی دنیا تھے۔۔اس کے لیے سب تھے۔۔جن کے لیے وہ جیتی تھی۔۔

اچھانا۔۔آپ ساتھ آئے ہیں نا۔۔۔انہیں زیادہ فکر نہیں ہو گی اور پھر " کب روز آتی ہوں آج پورے ہفتے بعد تو آئی ہوں۔۔"جھک کر گلابی رنگ کے پھول کو توڑتے وہ اسے دیکھتے بے فکری سے بولی۔۔۔سیاہ بالوں کی چند لٹیں چہرے کو بے باکی سے چھو رہی تھی۔۔۔ارتسام نے اس سے نظر ہٹا کر نزدیک آتی اس اونچی شاندار حویلی کو دیکھا تھا۔۔اور پھر رک گیا۔۔۔

یہاں سے آگے تم جاؤ میں دیکھ رہا ہوں تمہیں۔۔۔"وہ کافی سنجیدگی سے" بولا تو مہیرہ نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔۔۔

مگر آگے کیوں نہیں۔۔ہمیشہ تو آتے ہیں۔۔۔"نازک پھول کو بے "
دھیانی میں مسل کر پھینکتے۔۔وہ مشکوک نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی
توارتسام نے ایک بار پھر حویلی کو دیکھا تھا۔۔۔

" تم جاؤ۔۔۔میں نہیں جاؤں گا۔۔"

ویسے ایک بات پوچھوں "وہ شریر نگاہوں سے اسے دیکھتے قدرے "
رازداری سے بولی تھی۔۔۔ارتسام نے کچھ نہیں کہا سب اسے دیکھا
تھا۔۔دونوں بازو کمر پر باندھ رکھے تھے۔۔بال اب ہوا کے باعث بکھرتے
ماتھے پر آرہے تھے مگر اس نے دھیان نہیں دیا۔۔

آپ رملہ کو پسند کرتے ہیں نا۔۔"اور ارتسام کے دل کی دھڑکن جیسے کچھ " پل تھم گئی اور پھر۔۔پوری شدت سے دل دھڑکنے لگا تھا۔۔وہ ہر گز بھی اس سے ایسی بات کی توقع نہیں کر رہا تھا۔۔

یہ۔۔۔کیا۔۔مجھے کیوں پسند۔۔۔"کچھ دور ہوتے۔۔وہ بے وجہ ادھر " ادھر دیکھتے بے ربط سا بولا تھا اسے یقین نہیں تھا کہ اسکے دل میں چھپا راز کوئی جان پائے گا۔۔۔وہ راز جو وہ خود سے بھی چھپا کر رکھے ہوئے تھا۔۔۔اسے خوف آیا۔۔۔کیا وہ پوشیدہ راز اب اسکے چہرے پر عیاں ہونے لگا تھا۔۔۔کیا اسکا چہرہ دیکھ کر کوئی بھی اندازا لگا سکتا تھا کہ وہ کیا چاہتا تھا۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔افف اچھا ویسے مجھے بھی پسند ہے مگر وہ کہاں ہم کہاں۔۔۔پہلے " خوشی سے بولتی آخر میں اسکا لہجہ اداس ہوا۔۔۔سیاہ پر کشش آنکھوں کی چمک مدھم پڑ گئی جو ارتسام سے دیکھی نا گئی تھی۔۔۔

تم اداس نا ہو۔۔ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔تم جاؤ۔دھوپ میں کھڑی " ہو بیمار پر سکتی ہو۔۔"ایک بار پھر وہ سنجیدگی سے بولا البتہ میں کوئی سرد سا اٹھا تھا۔۔۔یہی تو سچائی تھی جو اسکا سکون غارت کر گئی تھی۔۔رملہ کو بہت کم دیکھا۔۔مگر ایسا لگتا کہ اسکے علاوہ کچھ دیکھا ہی نہ تھا۔۔وہ معصوم پاکیزہ سی لڑکی کب دل میں گھر کر گئی کچھ پتا ہی نا چلا تھا۔۔۔مگر جب احساس ہوا تو اور بھی کئی باتوں کا احساس ہوا تھا۔۔۔

ہمم اچھا۔ویسے اگر ایسا ہے تو چھوڑ دیں ایسا سوچنا۔۔۔محبت کو اولین دنوں " میں مار دیا جائے تو ناسور نہیں بن سکتی۔۔دیکھنا آپ کو رملہ سے بھی اچھی

لڑکی ملے گی۔۔۔"محبت سے اسے دیکھتے ہوئے کہتے۔۔۔۔اور حویلی کی جانب بڑھ چکی تھی۔۔۔۔

ارتسام اسے جاتا دیکھتا رہا۔۔وہ کہنا چاہتا تھا۔۔۔اسے اس سے اچھا یا اس جیسا نہیں بلکہ وہی چاہیئے تھی۔۔۔ مگر کہہ نا سکا۔۔۔اور لوٹ گیا تھا۔۔۔۔

☆ ☆ ☆ ☆

یہ جو ہم لوگ ہیں احساس میں جلتے ہوئے لوگ

ہم زمیں زاد نہ ہوتے تو ستارے ہوتے

تم کو انکار کی خو مار گئی ہے واحد

ہر بھنور سے نہ الجھتے تو کنارے ہوتے.

آج تو اس کی خیر نہیں ایک بار ملنے نہیں۔۔۔۔آہہہ۔۔۔۔ "

حویلی میں آتے ہی خود سے بڑبڑاتے وہ تیزی سے اندر جا رہی تھی کہ یکدم سامنے سے آتے حازم سرحان سے ٹکرائی۔۔۔ایک پل کے لیے تو دماغ جیسے ہل گیا دائیاں ہاتھ بے ساختہ اسکے کندھے پر رکھا اور دوسرا ماتھے پر۔۔

حازم جو زیاد کے ساتھ جرگے میں جانے کے لیے نکل رہا تھا اس اچانک ہوئے عمل کر کچھ سمجھ ہی نہ آیا جبھی اسکو بازو سے پکڑتے سہارا دیا۔۔۔جس چہرے پر کچھ دیر پہلے سرد مہری چھائی ہوئی تھی ایکدم نرمی میں بدل گئی اور نگاہیں اسکے دلکش چہرے کو چھونے لگی تھی۔۔

س۔۔سوری۔۔وہ۔۔۔م نے دیکھا نہیں آپ کو۔۔۔"حواس بحال " ہوئے اور جب چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا تو جان لبوں کو آئی وہ ویسے ہی حازم سے

کافی ڈرتی تھی اب اسکو ایکدم اتنا قریب دیکھ کر بمشکل بول پائی۔۔۔اور کچھ قدم دور ہوئی تھی۔۔۔ سرخ ہوتا چہرہ اور چہرے پر جھولتی لٹیں۔۔حازم نے گہرا سانس لیا تھا۔۔سگار تھامے ہاتھ نیچے کر دیا تھا۔۔۔

کوئی بات نہیں۔۔۔دیکھ کر چلا کرو تھوڑا اور بچی نہیں ہو جو یوں اچھلتی" رہتی ہو۔اور جاؤ اندر اب۔۔" سیاہ گاگلز کو آنکھوں کی زینت بنائے۔۔۔۔وہ بنا اسے دیکھے سنجیدگی سے بولا تھا۔۔۔ مہیرہ بنا پل کیے دیری کئے تیزی سے اندر کی جانب بھاگی۔دل شدت سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

میں جانتا ہوں کہ تم مہیرہ کے پسند کرتے ہو" زیاد جو کب سے حازم کو" دیکھ رہا تھا مہیرہ کے جاتے ہی اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے قدرے شوخی سے کہا تو حازم نے چونک کر اسے دیکھا۔۔

میں اور اسے 'وہ مڑا نہیں مگر سگار تھامے ہاتھ کی انگلیوں سے اس جانب " اشارہ کیا جہاں سے وہ ابھی ابھی گزری تھی "اسے پسند کر بھی سکتا ہوں۔۔ میں کہاں اور وہ کہاں "اسکے لہجے میں بلا کا غرور تھا۔۔ مگر نگاہیں کوئی اور داستان سنانے کی چاہ رکھتی تھی۔۔وہ تو چلی گئی مگر خوشبو رہ گئی تھی۔۔

ہاں کیونکہ تمہارے لہجے یا آنکھوں میں اسکے لئے نفرت نہیں محسوس " ہوتی مجھے، جبکہ تم تو ہر دوسرے شخص کا ناپسند کرتے ہو "زیاد اب بھی پر یقین تھا۔۔

اب کہ حازم جدیال نے رخ موڑا اور سرخ آنچل کو حویلی کے اندر جاتے دیکھا۔۔ صرف کچھ پل کے لیے۔۔ "ہمم مجھے اس سے نفرت نہیں ہے اور نا کبھی ہو سکتی ہے۔ کیونکہ وہ لڑکی صرف محبت کے لیے بنائی گئی ہے اس سے نفرت کرنا ناممکن ہے "سگار کو لبوں کے درمیان رکھے۔۔۔وہ کھوئے

کھوئے لہجے میں بولا۔۔۔حازم جدیال کو یقین تھا کہ اسے مہیرہ خان سے کبھی نفرت نہیں ہو سکتی، وہ لڑکی فقط چاہنے کے لیے عرش سے فرش پر اتاری گئی تھی۔۔۔

مگر وہ بہت جلد غلط ثابت ہونے والا تھا۔۔۔۔

سورج کا زور اب ختم ہو رہا تھا اور شام کے سائے گہرے ہوتے جو رہے تھے۔۔۔ مگر معمول سے ہٹ کر آج یہاں کافی رش تھا۔۔۔۔۔

بڑی بڑی گاڑیاں اور انکے پاس گ*ن تھامے بندے۔۔ جن کے لباس سیاہ رنگ کے تھے۔۔۔۔

باقی کے لوگ بھی افراتفری کے عالم میں ادھر ادھر چل رہے تھے۔۔ایسے میں قدرے دور قرآن پڑھنے کی آواز گھونج رہی تھی۔۔۔۔

"اوتم سب کوسنائی نہیں دیتاوہاں قرآن پڑھا جائے رہاہے اور تم لوگ باتیں کر رہاہے۔۔۔"گل زار نے کافی اونچی آواز میں کہاتوایک پل میں سب خاموش ہوگئے تھے۔۔۔گل زار خان حازم سرحان کا خاص بندہ تھا۔۔ گھنگریالے بالوں جو کندھوں سے زرااوپر تک آتے کھلے رہتے تھے۔۔اور چہرے پر ہمہ وقت بسیرا کرتی سنجیدگی۔۔۔۔

ایک نظر سب لوگوں پر ڈال کر وہ واپس جرگے والی جگہ چلا گیا جہاں اس وقت گاؤں کے بڑے لوگ موجود تھے جنہوں نے فیصلہ کرنا تھا۔۔۔۔

گول دائرے کی صورت میں چارپائیاں بچھائی گئی تھی جن پر لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔درمیان میں سر جھکا کر کھڑا وہ لڑکا کچھ گھبرایاہوا تھا۔۔۔

سامر میر نے سپاٹ نگاہوں سے اسے دیکھ کر چہرے پر ہاتھ پھیرا۔۔۔غصے کے باعث رنگت شدید سرخ ہو رہی تھی۔۔۔اس سے یہ سب برداشت نہیں ہو رہا تھا مگر وہ دیکھنا بھی چاہتا تھا۔۔ جبھی خاموشی سے بیٹھا رہا۔۔ سہتا رہا۔۔۔

اس سے کچھ فاصلے پر سفید شلوار قمیض میں ملبوس۔۔۔۔چہرے پر سنجیدگی سجائے حازم سرحان بیٹھا ہوا تھا۔۔۔اس کے لیے یہ سب پرانا تھا۔۔وہ اس سب کا عادی تھا۔۔۔اسے فرق ناپڑتا تھا۔۔۔وہ بس فیصلے کا منتظر تھا پھر اسے شہر جانا تھا۔۔

واحد سدیال اور شاھد جدیال باقی پنچایت کے سرداروں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔اس جانب کافی خاموشی تھی۔۔۔بس قران پڑھنے کی آواز آرہی تھی جو رفتہ رفتہ کم ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

جو آگ صبح جلائی گئی تھی وہ اب کوئلوں میں بدل گئی تھی۔۔۔مگر اس کی تپش اتنی تھی کہ برداشت سے باہر ہو رہی تھی۔۔۔۔

جنید داد۔۔۔۔تمہارے پاس اب بھی وقت ہے۔۔تم اگر مان لیتے ہو اپنا " گناہ تو تم ان کوئلوں پر چلنے سے بچ سکتے ہو۔۔۔اور پھر تمہیں بھی شریعت کے حساب سے سزا ملے گی۔لیکن اگر اس آگ پانی کے فیصلے نے تمہیں گناہگار ٹھہرا دیا تو تمہیں اسکی تکلیف الگ اور شریعت کے حساب سے ملی سزا کی تکلیف الگ اٹھانی پڑے گی۔۔۔۔بولو کیا فیصلہ ہے تمہارا۔۔"واحد سدیال نے درمیان میں کھڑے جنید کو دیکھتے ہوئے اونچی آواز میں کہا تھا جس پر الزم تھا کہ اسنے اپنی چچا کی بیٹی کو حراس کرنے کی کوشش کی تھی۔۔ جنید نے حلق تر کرتے پہلے ان سب کو پھر رخ موڑ کر اپنے خاندان والوں کو

دیکھا۔۔۔جو کھڈے کی دوسری جانب کھڑے تھے۔۔رسم کے مطابق۔۔۔

" نہیں۔۔۔میں نے کوئی۔۔گناہ نہیں کیا۔۔۔۔اور میں یہ بھی نہیں کرنا چاہتا ہوں۔۔۔" وہ کافی گھبرایا ہوا تھا۔۔۔۔باقی سب بھی اسکو دیکھ رہے تھے۔۔جبکہ جنید کے چچا اور باقی لوگ نفرت و شدید غصے میں تھے۔۔۔یقیناً وہ ایک جگہ سے بچتا اور دوسری جگہ پھنس جاتا تھا اس نے۔۔۔اسے یاد آرہا تھا کہ کیسے اس نے اس لڑکی کو حراس کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔مگر اب خوف تھا کہ آنکھوں سے انسو بہنے لگے تھے۔۔

" اس نے ہی کیا میری بچی کو پامال۔۔۔اگر اسے سزا نا دی گئی۔۔یا جرگے میں اسکے خلاف فیصلہ ناسنایا گیا تو میں اسی وقت اسکاق *تل کر دوں گا۔۔۔"

یونس خان چلایا تھا۔۔اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا کہ اسکو مار دے۔۔
جس نے اسکی بچی کی معصومیت چھینی تھی۔۔۔۔

سامر کبھی جواد کو تو کبھی یونس خان کو دیکھتا۔۔یہ فیصلہ کرنا مشکل تھا کہ کون سچا تھا کون جھوٹا۔۔جبکہ حازم نے سرد نگاہوں سے جواد کو دیکھا۔۔وہ۔جانتا تھا کہ وہ جھوٹ کہہ رہا تھا۔۔۔کیونکہ یہ بے گناہ ہوتا وہ چربیلی کی رسم سے نا ڈرتا۔۔۔کیونکہ آگ پانی کا یہ انصاف ہمیشہ انصاف ہی کرتا تھا۔۔۔چونکہ جواد ڈر رہا تھا اسی لیے وہاں بیٹھے کئی لوگوں کو اندازہ ہو گیا کہ وہ گناہگار تھا۔۔۔۔۔۔۔

ن۔۔نہیں۔۔سائیں۔۔۔میں نے کوئی گناہ نہیں۔۔۔۔"

گل زار۔۔۔اسے نظر انداز، کرتے شاھد جدیال نے گل زار کو پکارا تو " پل میں اٹھتا انکے سامنے حاضر ہوا تھا۔۔باقی سب بھی انہی کو دیکھ رہے تھے۔۔۔ماحول میں عجب گھٹن چھا گئی تھی۔۔۔۔

سامر نے ہاتھوں کی مٹھی بناتے تھوڑی کے نیچے رکھتے۔۔۔۔شاھد جدیال کو دیکھا۔۔۔سیاہ بال ماتھے پر بکھرے تھے۔۔۔۔اور سفید کاٹن کی شلوار قمیض پر اور سلوٹیں پڑ گئی تھی۔۔۔۔مگر وہ بس فیصلے کا منتظر تھا۔۔۔

اگر جنید گناہ گار نا ہوتا تو وہ اسکے لئے لڑتا۔۔۔اسے کبھی ان کو ئلوں پر چلنے نا دیتا مگر اگر وہ گناہ گار ایک زانی ہوتا تو شاہد وہ اسکا قت *ل اپنے ہاتھوں سے کر دیتا۔۔۔یہ پہلا اور آخری گناہ تھا اسکی نظر میں جس کی سزا انتہائی ضروری اور انتہائی بری ہونی چاہیے تھی تاکہ کوئی دوسرا ایسی غلطی کرنے کے بارے میں سوچ بھی نا سکتا۔۔۔

اسکو لے کر چلو۔۔اتناوقت بر باد ہو رہا ہے۔۔۔"شاھد جدیال قدرے " سلگتے ہوئے لہجے میں بو لے تو سب ایک سا تھ کھڑے ہوئے تھے۔۔۔۔

جوادنے حلق تر کرتے سب کو دیکھااور پھر جلتے انگاروں کو۔۔۔اسکے پاس اور کوئی بھی راستہ نہیں تھا جبھی وہ گل زاراور دو سرے کچھ لو گوں کے سنگ چلتے۔۔۔اس کھڈے کی جانب گیا جو کو ئلوں سے بھرا ہوا تھا۔۔۔۔

سامر حازل شاھد جدیال اور واحد سدیال۔۔۔کچھ اور زمین داروں کی سنگت میں چل رہے تھے۔۔۔ان میں سے کئی کو یقین تھا کہ جنید گناہ گار تھا۔۔چونکہ وہ اپنا گناہ مان نہیں رہا تھا۔۔ جبھی چر بیلی کرنا لازم تھی۔۔۔۔

چر بیلی یا آس پانی کا انصاف جبرا نہیں ہوتا تھا۔۔ملزم اگر راضی ہوتا جبھی یہ رسم کی جاتی تھی۔۔دوسری صورت میں اسکے خلاف ایک مرد یا دو عورتوں کی گواہی ملتی تو اسے شریعت کے حساب سے سزا سنادی جاتی تھی۔۔۔

جنید کے کیس میں گواہ تھے مگر وہ ہنوز انکاری تھا۔۔۔

❤❤❤❤❤

ماں سائیں۔۔۔۔سامر لالہ کہاں ہیں کب سے نظر ہی نہیں آرہے"
ہیں۔۔۔"آئینور نے کچن میں داخل ہوتے ہی ماں سے پوچھا۔۔وہ جو خانساما کو کھانے کی ہدایت دے رہی تھی۔۔بیٹی کے پکارے پر پیچھے مڑی تھی۔۔۔

گلابی رنگ کا خوبصورت شفون کا فراک پہلے۔۔۔بھورے بالوں کو اونچا جوڑا بنائے۔۔۔۔وہ شلف سے ٹیک لگائے کھڑی تھی۔۔اسکے نین نقوش سامر سے کافی ملتے تھے۔۔مگر بس آنکھوں کا کلر سیاہ کے بجائے بھورا تھا۔۔اسکے بالوں کے رنگ جیسا۔۔۔۔اٹھانا ک اور گلابی ہونٹ۔۔وہ کافی خوبصورت تھی۔

آئینور سامر سات سال چھوٹی تھی۔۔۔سامر چھبیس سال آئینور انیس سال کی تھی۔۔۔۔مگر لاڈ پیار نے اسے کافی حد تک بگاڑ دیا تھا۔۔مگر اسکی ساری بادشاہت صرف حویلی تک محدود رہتی۔۔حویلی سے باہر وہ ڈرپوک لڑکی تھی۔۔۔۔

بیٹا جرگے میں گیا ہے میں نے منع بھی کیا تھا۔۔اب دو دن تک ناک سے " غصہ اترے گا ہی نہیں۔۔۔"اس پر سے نگاہیں ہٹاتے۔۔۔وہ دونوں چولہے

کی جانب دیکھتے ہوئے بولی تو آئینور نے سامنے لاؤنج میں نظر آتی گھڑی کو دیکھا۔۔۔جو شام کے چھ بجا رہی تھی۔۔۔۔سخت گرمی کے دن تھے۔۔چھ بجے کافی روشنی ہوتی تھی۔۔اور ابھی ہی لوگ عصر کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تھے۔۔۔

اتنی دیر ہو گئی ہے۔۔ماں۔۔۔میں شیرو کے ساتھ جرگے۔۔۔۔ "

چپ کر کے اوپر چلی جاؤ آئینور۔۔۔پچھلی بار بھی تمہاری اسی حرکت کی وجہ سے تمہارے بابا سائیں کافی غصہ ہوئے تھے۔۔۔۔اب ایسا کچھ مت کرنا۔۔اور چلو یہاں سے۔۔۔۔"اسکی بات بیچ میں ہی کاٹتے۔۔اسکا بازو زبردستی پکڑتے۔۔وہ اسے لے کر کچن سے نکلی۔۔۔۔۔اب انہیں تب تک اسکی رکھوالی کرنی تھی جب تک سامر آنا جاتا۔۔ورنہ وہ یقیناً شیرو کو لے کر

نکل جاتی۔۔اور سدا کا بھولا شیر وہمیشہ واحد سدیال کے غصے کا شکار ہوتا تھا۔۔۔

مگر۔۔۔۔جانے دونا۔۔۔۔۔۔جلدی واپس۔۔۔۔۔"

چپ کرو آئینور کب بڑی ہو گی تم۔۔اگلے گھر جا کر کیا بنے گا تمہارا۔۔۔" " اسکو زبردستی صوفے پر بیٹھاتے۔۔وہ بے بسی سے بولی تو آئینور کندھے اچکاتی۔۔ٹی کی جانب مڑ گئی تھی۔۔۔

آج تک اسنے زندگی کے بارے میں کچھ نا سوچا۔۔اسے لگتا تھا۔۔۔زندگی ہمیشہ یوں ہی اسپر مہربان رہے گی۔۔۔اسے لگتا تھا زندگی فقط نرم اور خوبصورت پھولوں کا سیج تھی۔۔۔

اسے لگتا تھا۔۔۔زندگی خوبصورت ہے۔۔۔

اسے یقین تھا۔۔۔

جب یہ آخری سرے پر پہنچ جائے۔۔ بکرے کے گلے پر چڑی تک چلانی " ہے۔۔۔"طاہر خان نے جنید کے باپ کو دیکھتے ہوئے کہا تو اسنے سر ہاں میں ہلاتے پھر بیٹے کو دیکھا۔۔اسے شک تھا بیٹے پر۔۔اور غصہ بھی۔۔ مگر کیا کرتا۔۔وہ تھا تو اسکا بیٹا نا۔۔اس کے لیے ابھی سے تکلیف محسوس ہو رہی تھی جو۔۔دوسری جانب کھڑا۔۔ان سرخ ہوتے کوئلوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

ڈر کے باعث پورا وجود پسینے سے تر تھا۔۔۔اور کئی بار کہنے کے باوجود کو پاؤں ان کوئلوں پر نا رکھ سکا۔۔۔۔

جنید داد۔۔۔۔تم اپنا اور پنچایت کا وقت بر باد کر رہے ہو۔۔۔جلدی " کرو۔۔۔۔"واحد سدیال سپاٹ لہجے میں بولے۔۔۔سامر اور حازم قدرے دور کھڑے دیکھ رہے تھے سب۔۔۔

یہ مجرم ہے۔۔اور مجرموں میں اتنی ہمت نہیں ہوتی کہ یہ رسم ادا کر " سکیں۔۔۔۔"حازم نے جنید کو دیکھتے ہوئے کہا تو سامر نے اسے دیکھا تھا۔۔۔

یہ بے گناہ بھی تو ہو سکتا ہے۔۔اور میرا نہیں خیال کے کوئی عقل مند انسان" اس قسم کی رسموں ہر یقین رکھتا ہو گا۔۔۔"اسکا لہجہ سپاٹ تھا۔۔۔۔

تم باہر جا کر اپنی روائتوں کو بھول چکے ہو تو اس میں میری غلطی ہے"
نہیں۔۔۔بس ایک مشورہ دوں گا کہ یا تو خود کو اس ماحول کے مطابق بنالو یا
" پھر واپس لوٹ جاؤ۔۔ تیسرا کوئی آپشن نہیں ہے۔۔

تیسرا آپشن ہے۔۔اس جہالت کو ختم کیا جا سکتا ہے۔۔۔"سامر نے اسے "
دیکھتے امید سے کہا تھا۔۔۔وہ یہ سب بدلنا چاہتا تھا۔۔۔

حازم اسے دیکھتے طنزیہ مسکرایا۔۔۔جبھی۔۔۔

ن۔۔ نہیں۔۔۔میں ان پر نہیں چل سکتا۔۔میں۔۔میں مانتا ہوں کہ۔۔۔"
میں گناہ گار ہوں۔۔ مگر میں یہ نہیں کر سکتا ہوں۔۔۔مجھے معاف۔۔۔
کر دو۔۔۔"اس سے پہلے گل زار جنید کا پاؤں جلتے کوئلوں پر رکھتا۔۔جینید
چلا اٹھا تھا۔

جبکہ سامر تو حیرت زدہ ہو گیا کچھ پل۔۔اسے یقین نا آیا کوئی اتنا سچا جھوٹا بھی ہو ہو سکتا اور پھر زانی۔۔۔ایک لڑکی◎◎ پامال کرنے کی کوشش کی۔۔۔جو غصہ پہلے اسے اس رسم پر آرہا تھا اب جنید پر آنے لگا تھا۔۔۔اس کے نزدیک ایسے لوگوں کو معاف کر کے زندہ چھوڑ دینا۔۔معاشرے کو سزا دینے جیسا تھا۔۔۔

میں نے کہا تھا نا کہ یہ******مج*رم ہے۔۔۔۔اسکا قت*ل واجب ہے۔۔۔میں خود اسکا قتل کر دوں گا۔۔۔۔اسنے میری بیٹی۔۔۔ "

آرام سے۔۔۔۔ہم یہاں فیصلہ کرنے کے لیے موجود ہیں۔۔۔۔"واحد " سدیال نے ہاتھ اٹھاتے اسے مزید بولنے سے روکا تھا۔۔۔

جنید خوف سے انکو دیکھ رہا تھا۔۔۔

۔میرا تو یہی فیصلہ ہے کہ جنید کے نکاح میں دے دیا جائے بچی کو۔۔۔۔ "
ورنہ کون اپنانے شاھد جدیال نے پنچایت کی جانب مڑتے کہنا چاہا مگر۔۔۔

ایسے کیسے ایک معصوم کو ایک زانی ہے نکاح میں دیا جا سکتا ہے۔۔۔میں "
ایسا کوئی فیصلہ نہیں ہونے دوں گا۔۔۔" وہ جو اسکی سزا سننے کا منتظر تھا جنید
کے اعتراف کے بعد۔۔۔ نکاح کا فیصلہ سنتے پہلے تو سکتے میں آ گیا پھر۔۔
ایکدم آگے بڑھتے سرد لہجے میں کہا اس سے کہاں برداشت ہو رہا تھا یہ
سب۔۔ جبکہ حازم نے اسے روکنا چاہا تھا مگر وہ پہلے ہی بول پڑا تھا۔۔

ایک پل کو سب خاموش ہو گئے تھے۔۔

ابھی خاندان کی دستار تمہارے سر پر رکھی نہیں گئی سامر میر۔۔۔اور "
تمہیں پنچایت کا کوئی فیصلہ کرنے کا ابھی کوئی حق نہیں ہے۔۔بہتر ہے کہ تم
ہمیں فیصلہ کرنے دو۔۔۔" واحد سدیال نے بیٹے کو دیکھتے سنجیدگی سے کہا تھا
!یہ تو وہ جانتے تھے کہ وہ ضرور کچھ نا کچھ کرے گا

ہم سب سامر سائیں کے ساتھ ہیں!۔میں اپنی بیٹی کا نکاح ہر گز بھی اس "
" زانی سے نہیں ہونے دوں گا
فیصلہ پنچایت نے کرنا ہے آپ سب نے نہیں۔۔۔"

" بچی کو لاؤ نکاح یہاں ہی ہو گا۔۔۔۔ "

میں۔۔کیسے نکاح کر سکتا۔۔۔۔۔۔"

میں جان سے مار دوں گا اس وحشی کو مگر اپنی بچی۔۔۔ "

بسسس۔۔۔۔ "قمر صاحب ایکدم چلائے تو سب خاموش ہو گئے "

تھے۔۔۔ "گاؤن کے بڑے بزرگ بیٹھے ہوئے ہیں اور یہاں تماشا ہی بند نہیں ہو رہا ہے۔۔ فیصلہ پنچایت نے کرنا ہے۔۔۔اور پنچایت مل کر فیصلہ کرے گی۔۔۔ "انگی گرج دار آواز سنتے سب خاموش ہو گئے تھے۔۔ سامر ہنوز کھڑا تھا جبکہ حازم ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھ چکا تھا۔۔۔۔

یہاں ہمیشہ وہی فیصلہ مانا جاتا جو پنچایت کرتی۔۔ پھر وہ فیصلہ ٹھیک ہوتا یا غلط۔۔ ہر صورت مانا جاتا تھا۔۔۔اور یہ پہلی بار نہیں۔۔۔۔ کئی بار ہوا تھا۔۔۔ چھوٹی عمر کی لڑکیوں کے نکاح ایسے ہی پنچایت میں ہو جایا کرتے تھے۔۔۔اور روکنے یا بولنے والا کوئی نہیں تھا۔۔۔۔آج پہلی بار کسی نے اعتراض کیا تھا۔۔ تماشہ تو لگتا ہی تھا۔۔

عیسل کا نکاح جنید سے ہر گز نہیں ہو گا۔۔ایک تو وہ اسکا مجرم ہے پھر لڑکی " نہیں رضامند۔۔۔اس فیصلے کے علاوہ کوئی بھی فیصلہ سنادیں مگر یہ نہیں۔۔۔۔"دوٹوک لہجے میں کہتے۔۔وہ حازم کے ساتھ جا کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

رفتہ رفتہ سب بیٹھ رہے تھے۔۔۔بس جنید اسکا باپ لیاقت اور عیسل کا باپ یونس۔۔وہی درمیان میں کھڑے تھے۔۔۔۔یونس کا بس نہیں چل رہا تھا اس کو ابھی مار دے۔۔جبکہ لیاقت باپ تھا۔۔۔وہ کیسے چھوڑ دیتا بیٹے کو۔۔۔ اسے احساس تھا کہ اسکا بیٹا مجرم تھا مگر تھا تو بیٹا۔۔۔۔جنید کے گھر کی عورتیں اور عیسل کی ماں۔۔۔چہروں کو چھپائے۔۔۔۔ایک سائیڈ پر کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔پردہ کر کے عورتوں کو جرگے میں آنے کی اجازت تو ہوتی مگر جب

انہیں بولنے کا حکم دیا جاتا تبھی وہ بول سکتی تھی۔۔ جبھی وہ خاموش تھی۔۔۔۔

اور جنید۔۔۔وہ پریشانی اور شدید خوف سے کبھی باپ کو تو کبھی پنچایت کو دیکھتا۔۔۔۔ عیسل سے نکاح۔۔وہ تو مر کر بھی راضی نا ہوتی۔۔۔ مگر ابھی فیصلہ تو سنایا نہیں گیا تھا۔۔

❤❤❤❤❤

مگر۔۔۔کبیر بھائی تو اچھے ہیں۔۔ تم کیوں شادی نہیں کرنا چاہتی ہو۔۔" " مہیرہ نے اسکی ساری بات سنتے پریشانی سے کہا تھا۔۔اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا ملہ کا رونا۔۔۔رملہ اور وہ بچپن کی کافی اچھی دوستیں تھی۔۔۔ دونوں کی کوئی بہن نہیں تھی یہی وجہ تھی کہ وہ کافی اٹیچ ہو گئی تھی۔!

اچھے ہیں وہ۔۔۔روز تو شراب نوشی کر کے گھر لوٹتیں ہیں۔۔بلکہ اکثر تو " یہ بھی تکلف نہیں کرتے۔۔۔ نجانے کہاں رہتے ہیں۔۔۔ہر غلط کام میں ملوث۔۔۔۔ایسے میں۔۔میں کیسے اس سے نکاح کر لوں۔۔۔۔ عورت زات کو کچھ سمجھتا ہی نہیں ہے۔۔۔م۔۔میں کیسے۔۔۔"ایک بار پھر گھٹنوں میں سر دیئے وہ رو دی تھی۔۔۔ جبکہ مہیرہ اب ڈر گئی تھی۔۔۔اسے کبھی بھی ایسا نہیں لگا تھا کبیر۔۔وہ تو کافی سلجھا ہوا لگتا تھا اسے۔۔۔۔

رملہ۔۔تو تم شاھد انکل سے۔۔۔" ماہی میں کر چکی ہوں بات۔۔۔ تبھی لالہ نے کہا کہ اگلے اتوار کو نکاح " " ہے۔۔۔میں کیسے۔۔م کیسے مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی ہے۔۔۔

میں با۔۔ت کروں سرحان سے۔۔۔۔"وہ کچھ سوچتے ہوئے بولی البتہ ایسا" سوچ کر ہی ڈر لگا تھا اسے۔۔۔

تم۔۔رملہ نے ایکدم آنسو صاف کرتے اسے دیکھا۔۔۔"تم کرلو گی"
بات۔۔"اسے یقین نا آیا وہ تو بہت ڈرتی تھی حازم سرحان سے۔۔

اب تم اتنا رو رہی ہو تو اور کیا کروں۔۔۔ایک بار بات کر ہی لیتی "
ہوں۔۔۔شاید کوئی حل نکل آئے۔۔۔"سیاہ ریشمی لٹوں کو کانوں کے پیچھے
کرتے اسنے کہا تھا۔۔دوپٹہ بیڈ پر رکھا تھا۔۔۔جو شدید گرمی میں کرنا محال
ہو گیا تھا۔۔جبکہ رملہ سفید کھلی شرٹ اور کھلا ٹراؤزر پہنے ہوئے تھے۔۔بال
بے ترتیبی سے کھلے تھے۔۔۔روروکر چہرہ سرخ ہو گیا تھا اسکا۔۔۔

اور اگر ڈانٹ پڑ گئی تو۔۔۔"اسے ڈر تھا۔۔اور وہ یہ بھی جانتی تھی کہ "
حازم سے مہیرہ بھی ڈرتی تھی۔۔

یہ تو ہے یار۔۔۔اسنے منہ بنایا۔۔۔اور ایک بار پھر بالوں کو پیچھے کیا تھا۔۔۔"

"مگر کوئی بات نہیں۔۔ماریں گے تو نہیں نا۔۔اگر بہت غصہ آیا تو بس ڈانٹ پڑے گی۔۔۔تو خیر ہے ڈانٹ سن لوں گی میں۔۔۔" وہ ہنستے ہوئے بولی۔۔۔سیاہ آنکھیں اور چھوٹی ہو گئی تھی۔۔۔

اچھا۔۔۔مگر ابھی تو رات ہو رہی ہے تم چلی جاؤ گی نا۔۔اور لالا تو ابھی تک " واپس بھی نہیں آئے۔۔۔

نہیں۔۔میں ابھی ارتسام لالا کو کال کر کے بتا دیتی ہوں کہ لیٹ لینے " آئیں۔۔۔اچھا مجھے کھانے کا تو کچھ لا دو۔۔ تمہیں پتا بھی ہے اتنی دیر کہاں بھوکی رہ سکتی ہوں میں۔۔۔" مہیرہ نے خود بیڈ سے اترتے اسے بھی زبردستی اتارا وہ جو ارتسام کے نام پر ساکت ہوئی تھی۔۔ہوش میں آتے۔۔ جبرا مسکرائی تھی

"لیاقت خان زرا جان پہچان والا ہے۔۔اسنے منت کی تھی بیٹے کے لیے۔۔۔"قمر صاحب۔۔قدرے رازداری سے بولے تھے۔۔

"مگر فیصلہ تو کرنا ہو گا کچھ۔۔اور اسکو ایسے چھوڑا جا بھی نہیں سکتا۔۔۔۔ پورا گاؤں جمع ہو گیا ہے۔۔اگر اسکو سزا نا ملی تو لوگ ہمارے خلاف ہو جائیں گے۔۔۔"واحد سدیال نے پریشانی سے کہا تھا۔۔پھر ان سب کا ماننا تھا کہ جنید غلطی پر ضرور تھا۔۔۔۔۔

"میں تو کہتا ہوں کہ نکاح والا فیصلہ درست ہے۔۔ساتھ کوئی سزا کے توڑ پر پانچ لاکھ بچی کو دے دے۔۔ایسے دونوں کام ہو جائیں گے۔۔۔بچی کے

مستقبل کا بھی سوچنا ہے نا۔۔کون اپنائے گا اسے۔۔۔"کہتے والے شاھد جدیال تھے۔۔انکی بات سے باقی سب نے بھی اتفاق کیا تھا جبھی وہ سب کھڑے ہوئے تھے۔۔۔

ان کے کھڑے ہوتے ہی باقی لوگ بھی کھڑے ہوئے۔۔۔جو جرگے میں بیٹھے تھے۔۔باقی گاؤں کے لوگ جو جرگہ دیکھنے آئے تھے وہ قدرے دور کھڑے تھے مگر آواز ان تک جاسکتی تھی۔۔۔۔

فیصلہ جنید کے حق میں ہی ہوگا۔!۔"حازم سرحان نے ساتھ کھڑے" سامر میر کو جتایا۔۔سامر نے کچھ نہیں کہا۔۔۔فقط گن ہوسٹلر کو چھوتے گن کی تصدیق کی۔۔۔۔حازم گہرا مسکرایا تھا۔۔وہ جانتا تھا سامر اتنا ہی جنونی تھا۔۔۔

پنچائت نے مل کر فیصلہ کیا ہے کہ۔۔۔۔واحد سدیال نے ایک پل رک " کر بیٹے کو دیکھا۔۔۔وہ جانتے تھے اب وہ شدید غصہ ہو گا مگر فیصلہ پنچایت کا تھا انہوں نے اکیلے فیصلہ کرنا نہیں تھا۔۔۔

ہم نے وہی فیصلہ کیا ہے جو پہلے سنایا گیا تھا۔۔۔عیسل کی شادی جنید سے " کروادیں اور جنید کو سزا کے طور پر پانچ لاکھ روپے جرمانہ ادا کرنا ہو گا بچی کو۔۔۔کسی کو اعتراض۔۔۔"اپنی بات مکمل کرتے۔۔سوائے سامر کے پورے مجسمے پر ایک نظر ڈالی تھی۔۔یونس خان کچھ کہتا کہ۔۔

ہاں ہاں۔۔میرا بیٹا نکاح کرے گا۔۔اور خوش رکھے گا بچی کو۔۔۔۔ا۔۔ " اور جرمانہ بھی ادا کرے گا۔۔۔سائیں بس میرے بچے کو معافی۔۔۔

نکاح توتب ہو گا ناجب یہ بچے گا۔۔۔۔"پل میں جنید تک پہنچنے۔۔۔اسے "
دھکہ دیتے گرایا تھااور گن نکاتے اسکے ماتھے پر تان چکا تھا۔۔۔۔

کچھ لمحوں کا کھیل تھا۔۔۔کسی کو کچھ سمجھ نا آیا تھا۔۔ایک سوائے حازم
سرحان کے۔۔۔وہ سب نظر انداز کئے دلچسپی سے دیکھ رہا تھا سامر کو۔۔۔
اسے ایسے کھیل کافی دلچسپ لگتے تھے۔۔۔۔

سامر۔۔۔۔ "

میرر۔۔۔۔"

سامر سائیں۔۔۔۔ "

سب کو جیسے ہوش آیا۔۔اور چیختے ہوئے سامر کو پیچھے کرنا چاہا تھا مگر اسپر
خو*ن سوار تھا۔۔۔

نہیں۔۔۔اس بستی میں زانیوں کو یوں ہی معافی ملتی رہی تو کوئی لڑکی محفوظ" نہیں رہے گی۔۔۔اسکو معافی نہیں ملے گی۔۔۔یہ مر*ے گا اور سب کے سامنے مر*ے گا۔۔۔میں دیکھتا ہوں کان بچاتا ہے اسے۔۔۔"وہ کسی صورت نہیں چھوڑ رہا تھا اسے۔۔پسٹل والا ہاتھ نجانے کون کون کھینچ رہا تھا جبھی نشانہ لینے کے باوجود چوک گیا تھا۔۔۔۔

پسٹل ماتھے پر۔اور پھر گولی کی آواز۔۔۔جنید کو لگا۔۔مو*ت اسکے سامنے تھی۔۔۔۔اسکو یاد آیا۔۔۔عیسل کو اسے دھکہ دیا تھا۔۔وہ بھی زمین پر گری۔۔۔اسے شدید خوف سے دیکھ رہی تھی۔۔۔وہ بھی چیخنا چاہتی تھی مگر ڈر نے جیسے بولنے تک کی صلاحیت اسے لے لی۔۔۔

اب وہ بھی اسے حال میں تھا۔۔۔اتنا ہی خوف۔۔ویسی ہی موت۔۔۔۔اسکے وہم و گماں میں نا تھا کہ۔خدا کی پکڑ اتنے جلدی اور سخت ہو گی۔۔۔وہ مزاحمت نہیں کر رہا تھا یا شاید کر پا ہی نہیں رہا تھا۔۔۔۔

عزت کی قیمت لگائی جائے گی۔۔۔۔معصومیت کے ق*تل کی قیمت " لگائی جائے گی۔۔ٹھیک ہے۔۔۔اسکے قت*ل کے بعد میں پانچ کے بجائے دس لاکھ دوں گا مگر یہ نہیں بچے گا۔۔۔

سامر چھوڑ رواسے۔۔تمہارا ہر فیصلہ منظور ہو گا ہمیں۔۔۔بس اسے زندہ " رہنے دو۔سامر ر۔۔" واحد سدیال نے شدید خوف و بے بسی سے کہا۔۔وہ ہر گز نہیں چاہتے تھے کہ انکا بیٹا قات*ل بن جائے۔۔۔

وہ۔خود ایک ظ*الم جاگیر دار تھے مگر قاتل آج تک نا کہلائے پھر اپنے بیٹے کو کیسے قت*ل کرنے دیتے۔۔۔

سامر چھوڑ دو۔۔۔ تمہارا فیصلہ ہی سنا جائے گا۔۔۔ چھوڑو اسے اب۔۔۔" اٹھو۔۔۔اٹھو سامر۔۔۔" بالآخر۔۔حازم سرحان آگے بڑھتے اس تک پہنچا اور اسے زبردستی کھڑا کیا تھا۔۔۔۔

یونس خان نے ایکدم بیٹے کو اٹھایا تھا۔۔۔ باقی سب کی جان میں جان آئی تھی۔۔۔

تمہارا فیصلہ سنا جائے گا سامر۔۔۔۔ تمہارا ہی فیصلہ سنا جائے گا۔۔۔" واحد" سدیال نے اسکے ہاتھ سے پسٹل لینی چاہی مگر وہ اپنا بازو بے دردی سے پیچھے کھڑے گیا تھا۔۔سیاہ بال سارے ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔اور رنگت شدید سرخ ہو چکی تھی۔۔۔غصے کے باعث اسکا سانس بھاری ہو چکا تھا۔۔۔حازم نے اسے پکڑنا چاہا مگر وہ دور ہوا تھا۔۔۔

اسی جرگے کے سامنے۔۔۔اس پورے گاؤں کے سامنے۔۔۔اسی نہیں"
بلکہ پورے سو کوڑے پڑیں گے اسے۔۔۔۔اور پھر اگر یہ بچ گیا تو جو پانچ لاکھ
عزت کے لگائے تھے وہی اسکی جان پر لگا دینا۔۔۔میں دیکھتا ہوں آج کے
بعد کس مائی کے لال میں اتنی ہمت آتی ہے کہ ایسا کوئی گناہ کرے۔۔۔"
اپنے کالر کو ٹھیک کرتے۔۔گن، گن ہوسٹلر میں ڈالتے۔۔وہ سرد آواز میں
بولا۔۔آواز اتنی اونچی تھی کہ سب نے سنی تھی۔۔۔

اور اسکا فیصلہ سنتے کیسے سکتا طاری ہو گیا تھا سب پر۔۔۔خوف سے انہیں بھی
پسینہ آگیا جنہیں سزا نہیں ملی تھی۔۔۔۔پچھلے دو سال میں تقریبا بیس ایسے
کیس سامنے آئے تھے۔۔۔تب بھی کوئی خاص قدم نا اٹھایا گیا۔۔۔اور اب
ان کیسوں میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔۔۔۔

مگر۔۔۔۔وہ مر جائے۔۔۔۔"

تو پھر میں یہ کام یہیں کر۔۔۔ "

ن۔۔ نہیں۔۔۔۔۔یونس خان نے قدموں میں گرتے ہاتھ جوڑے تھے"
جبکہ جنید کے پاس کچھ نا بچا تھا کہنے کو۔۔۔۔اسکا باپ اسکی وجہ سے ہزار لوگوں کے بیچ۔۔ہاتھ جوڑے قدموں میں گرا۔۔رو رہا تھا۔۔اسکے لئے یہ تکلیف ہی کافی تھی مگر گناہ۔۔۔

جبکہ حازم سرحان نے گل زار کو اشارہ کیا۔۔۔۔ جبھی وہ جنید کے پاس پہنچا تھا۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہاں کافی لوگ جمع ہوتے جارہے تھے۔۔۔اور جنید کی چیخیں کافی بلند ہوگئی تھی۔

یہ مرد کتنے سفاک اور برے ہوتے ہیں ماں۔۔۔"اس سترہ سالہ لڑکی نے" جنید کو دیکھتے اپنی ماں سے کہا تھا۔۔۔جبکہ اسنے ساتھ کھڑی اسکی ماں پر درد سا مسکرائی۔۔۔"مرد یا عورت برے نہیں ہوتے۔۔انسان برا ہوتا ہے بیٹا۔۔ جنس عورت ہو یا مرد۔۔اس سے فرق نہیں پڑتا۔۔۔اور ہر انسان برا نہیں ہوتا۔۔ تم نے جنید کی برائی دیکھی ہے۔۔ تم سامر میر سائیں کی اچھائی فراموش کر رہی ہو۔۔۔ مرد تو وہ بھی ہے۔۔ مگر انسان دو مختلف ہیں۔۔۔" کاش میری بچی کی بار بھی کوئی سامر آجاتا اسے انصاف دلانے۔۔ مگر اب شاید کوئی کومل کوئی عیسل رسوا نا ہو اس گاؤں میں..."پہلی بات اپنی بیٹی کو سمجھاتے دوسری بات انہوں نے دل میں کہی تھی۔۔اور نم آنکھوں کو

دوپٹے کے پلو سے صاف کرتے وہ اپنی بیٹی کا ہاتھ تھامتے واپسی کو مڑ گئی تھی۔۔۔

☆

◎◎ دوسری قسط کیسی لگی

رملہ کس کی ہو گی؟

مہیرہ کس کی ہو سکتی ہے آپ کے خیال میں 😐؟

اور جنید کے ساتھ کیسا ہوا؟

❤ گروپ میں ریویو ضرور دیں

گروپ لنک

رات کے اس وقت۔۔۔تم اکیلی میرے کمرے میں مجھ سے کیا بات " کرنے آئی ہو۔۔۔اتنی ضروری کیا بات تھی کہ تم بھول گئی۔۔رات کے اس پہر تنہا کسی غیر مرد کے کمرے میں نہیں جاتے ہیں۔۔۔"اسکے چہرے کو

سپاٹ نگاہوں سے دیکھتے۔۔۔وہ اتنے ہی سرد لہجے میں بولا تھا۔۔ مہیرہ کے لیے کبھی اسکا لہجہ یا نگاہیں سرد نا ہوئی تھی مگر اس وقت اسے مہیرہ پر شدید غصہ آرہا تھا۔۔ جس کے وجود پر ایک شفون کے دوپٹے کے علاوہ کوئی شال نہیں تھی۔۔بیشک وہ حویلی کی نہیں تھی مگر رملہ کے ساتھ تو ہوتی۔۔اسے کچھ تو پتا ہونا چاہیے تھا۔۔

جبکہ مہیرہ جو کچھ اور کہنے والی تھی اسکی بات سنتے شدت سے چونکتے اسے دیکھا۔۔وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا سرد و سپاٹ نگاہوں سے۔۔۔ایکدم اسے احساس ہوا۔۔وہ اس وقت یہاں اکر کس قدر بڑی غلطی کر چکی تھی۔۔ انجان گھر۔۔انجان لوگ۔۔اور انجان مرد۔۔کسی کو تو پتا بھی نہیں تھا کہ وہ اسکے کمرے میں تھی۔اگر وہ کچھ۔۔۔۔۔اسے گھٹن کا شدید احساس ہوا۔۔ دوپٹے کے پلو کو سختی سے پکڑتے پر خوف نگاہوں سے اسے دیکھتے۔۔وہ بے

ساختہ دو قدم پیچھے ہو گئی تھی۔۔۔وہ ڈرپوک لڑکی نہیں تھی مگر اس وقت اسے احساس ہوا کہ وہ کتنی کمزور تھی۔۔یا پھر لمحے کمزور تھے۔

و۔۔۔وہ م۔۔میں رملہ۔۔۔"

بقول تمہارے اور تمہاری دوست کے۔۔۔اس حویلی کے مرد نشئی ہیں " نا۔۔۔تو تم نے ایک پل کو بھی نہیں سوچا اگر اس وقت میں نشے میں ہوتا تو۔۔۔" گرم کافی کا کپ ہاتھ میں لئے وہ اسکی جانب بڑھا۔۔لہجہ و نگاہیں ہر جزبات سے عاری تھی۔۔۔مہیرہ کا سانس خوشک ہونے لگا۔۔۔۔اسنے بھاگنا چاہا مگر ہل ہی نا پائی۔۔وہ بس اس کے بڑھتے قدموں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔خوف کے باعث دھڑکنیں سست اور آنکھیں نم ہو رہی تھی۔۔۔ اسنے تو بالکل ایسا کچھ سوچا تھا ہی نہیں۔۔اور اب حازم کا پاس آنا۔۔۔۔

م۔میں جاتی ہوں۔۔۔ صبح بات۔۔۔ "

صرف نشہ نہیں۔۔۔ عورت بھی تو بہکاتی ہے نا۔۔۔نشے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی۔۔۔اور اس وقت۔۔۔

وہ بالکل اسکے پاس اکر رکا۔۔۔ مہیرہ اسکی بات سنتے سٹل ہوئی۔۔۔وہ کیا کہنا چاہ رہا تھا!۔

اور اس وقت تمہارا میرے کمرے میں آنا مجھے بہت کچھ سوچنے پر مجبو۔۔۔ "

ن۔۔ نہیں۔۔۔ایسا نہیں۔۔۔۔میں ایسی نہیں۔۔۔آہہہ۔۔۔۔"

مگر اسکی بات پوری ہونے سے پہلے حازم سرحان نے ہاتھ میں پکڑا کپ پوری شدت سے نیچے پھینکا تھا۔ مہیرہ کی چیخ بے ساختہ تھی۔۔وہ ڈر کر دو قدم اور پیچھے ہوئی۔۔لبوں پہ ہاتھ رکھے۔۔۔وہ باقی سسکیوں کا گلہ گھوٹنے لگی۔۔۔دوپٹہ سر سے کندھوں پر گر گیا تھا۔۔۔اسے حازم سے ڈر لگا۔۔وہ تو ایسا نہیں تھا۔۔۔۔

آج کے بعد کسی نامحرم مرد کے کمرے میں جانے سے پہلے سوچنا کہ اسکا " نشے میں ہونا ہی صرف اسے شیطان نہیں بنا سکتا ہے۔۔۔اب نکلو میرے کمرے سے۔۔جو بات کرنی ہوئی۔۔روشنی میں کمرے سے باہر کرنا۔۔۔۔ سمجھ رہی ہونا۔۔۔"اب کہ قدرے نرم لہجے میں اسے دیکھتے بولا۔۔وہ اسے خوفزدہ کرنا چاہتا تھا تاکہ وہ پھر یوں کسی کے کمرے میں رات کو نا جائے۔۔ اسے خود پر تو یقین تھا مگر اگر وہ بیوقوف کبیر کے کمرے میں چلی جاتی تو۔۔وہ تو نشے میں دھت ہوتا تھا اور حازم جانتا تھا وہ کس قسم کا انسان تھا۔۔۔

رکو۔۔۔۔ "

اس سے پہلے وہ بھاگتے ہوئے باہر نکلتی۔۔۔اسکی بھاری سنجیدہ آواز " سنتے۔۔وہ عین دروازے میں ہی رک گئی۔۔۔اسکی پشت تھی حازم کی جانب۔۔۔جب وہ چلتا ہوا اسکے پاس آیا تھا۔۔۔ مہیرہ کو لگا اب وہ اسے لگا ہی دے گا مگر۔۔۔۔۔

کبھی اپنی ہنسی پر بھی آتا ہے غصہ
کبھی سارے جہاں کو ہنسانے کو جی چاہتا ہے۔

رات ہو رہی ہے ماں۔۔ابھی بھی لالا۔۔۔۔۔آئینورا بھی بول ہی رہی" تھی کہ یکدم باہر گاڑیاں اکر رکنے کی آواز آئی۔۔وہ بھاگ کر باہر گئی تھی۔۔۔

سیاہ و سفید رنگ کی کئی گاڑیاں یکے بعد دیگرا کر رکی۔۔اور اتنی ہی تیزی سے گارڈز باہر نکلے تھے اور سیاہ گاڑی کا دروازہ کھولا تھا۔۔۔۔

جبھی وہ تیزی سے باہر نکلا اور بنا کسی کو دیکھے اندر کی جانب بڑھا۔۔۔۔

سامر۔۔۔۔سامر بات تو۔۔۔۔"شاھد جدیال نے اسے روکنا چاہا مگر وہ " ان سنا کرتے چلا گیا تھا۔۔۔

کیاہوا بابا۔۔۔"آئینور پریشانی سے بولی۔۔۔سامر تو بہت کم غصہ آتا تھا اور جب بھی آتا شدید آتا تھا اور ابھی بھی وہ شدید غصے میں تھا۔۔۔

کیاہوا سامر کو۔۔۔"نورے بی بی۔۔ بھی پریشانی سے انکے پاس آئی یہ تو وہ جانتی تھی کہ ہونا تھا۔۔۔

کیاہونا ہے آپ کے لاڈلے کو۔۔۔پورے جرگے میں میرا تماشا بنادیا اس نے۔۔۔اس کو سمجھادیں ابھی یہ خاندان کا بڑا نہیں ہے۔۔میں زندہ ہوں۔۔۔اور ہر فیصلے کا حق بھی مجھے ہی ہے۔۔۔"نرمی سے بیٹی کے سر پر ہاتھ رکھتے۔۔وہ نورے بی بی کو دیکھتے کافی سنجیدگی سے بولے تھے۔۔دونوں ماں بیٹی نے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔

مگر ہوا کیا ہے۔۔۔"انکے پیچھے اندر چلتی وہ جاننا چاہ رہی تھی۔۔جانتی تھی "
سامر بے وجہ غصہ نہیں ہوتا۔۔۔۔

جرگے کے بیچ جب کر لڑکے کے سر پر پ*سٹل رکھ دیا۔۔اور میں نار وکتا"
تو یقیناً آپکا بیٹا قا*تل کے رتبے پر فائز ہو چکا ہوا۔۔۔"صوفے پر بیٹھے وہ انکو
دیکھتے طنزیہ بولے تو نورے بی بی کا ہاتھ دل کو گیا تھا۔۔۔

بگڑتا جا رہا ہے یہ۔۔۔اس کے لیے کوئی لڑکی دیکھیں۔۔۔۔تاکہ کچھ "
" سدھر جائے۔۔۔ورنہ یوں ہی جرگے میں تماشے کرتا رہے گا۔۔۔۔

مگر اتنی جلدی شادی۔۔۔نورے بی بی حیران ہوئی۔۔ "

تو کیاماں۔۔بھائی کی عمر ہو گئی ہے۔۔۔آپ کوئی لڑکی دیکھیں نا۔۔۔کتنا" مزا آئے گا۔۔۔"آئینور۔۔۔خوشی سے بولی۔۔کتنے عرصے سے انکے گھر ایسی کوئی خوشی نہیں آئی تھی۔۔۔

ہمم میں دیکھتی ہوں۔۔۔"وہ پر سوچ سا بولی تھی۔۔۔۔۔"

❤❤❤❤

کبھی چھپا لیتے ہیں غموں کو کونے میں،
کبھی کسی کو سب کچھ سنانے کو جی چاہتا ہے۔
کبھی روتا نہیں دل کسی قیمت پر بھی،
کبھی یونہی آنسوں بہانے کو جی چاہتا ہے۔

یار رات بہت ہو گئی ہے۔۔۔ مگر ابھی تک تمہارے بھائی نہیں آئے "
ہیں۔۔۔ کیا کروں۔۔۔ "کمرے کی کھڑکی سے باہر جھانکتے مہیرہ کافی
پریشانی سے بولی۔۔۔ آج سے پہلے وہ اتنی دیر باہر نہیں رہی تھی۔۔۔۔ اور
ارتسام کی بھی کال آئی تھی۔۔ وہ اب غصہ ہو رہا تھا اور لینے آ رہا تھا۔۔۔۔

کوئی بات نہیں۔۔ میرا خیال ہے کہ صبح بات کر لینا۔۔۔ "رملہ نے بھی"
اسکی بات سے اتفاق کیا تھا۔۔۔ البتہ چہرے پر کافی پریشانی تھی۔۔۔ کہیں نا
کہیں اسے یقین تھا کہ حازم نہیں مانے گا۔۔۔۔

وہ دونوں ابھی اکر واپس بیڈ پر بیٹھی ہی تھی کہ۔۔ ایکدم حویلی کا مین گیٹ "
کھلنے کی آواز آئی اور پھر یکے بعد دیگر کئی گاڑیاں آگے پیچھے اکر رکی مہیرہ
بھاگتے ہوئے واپس کھڑکی پر پہنچی۔۔۔۔۔۔ اسلحے سے لیس بندے باہر
نکلے تھے۔۔ اور گاڑی کا دروازہ کھولا۔۔۔۔ شاھد جدیال باہر نکلے۔۔۔۔

مگر حازم نانکلا۔۔۔مگر گاڑی کادروازہ کھلا تھااسے یقین تھاکہ وہ باہر نکلے گا۔۔۔

ماہی پیچھے ہولالانے دیکھ لیاتوپہلے ہی غصہ آجائے گا۔۔۔"اسے باہر "
جھانکتادیکھ کرر ملہ پریشانی سے بولی مگرماہی نے جیساسناہی نہیں۔۔۔۔

دوپٹہ سے لاپرواہ وجود۔۔۔اور چہرے پر بکھری چند لٹیں۔۔۔۔وہ انتظار کررہی تھی اسکے نکلنے کا جبھی۔۔۔

موبائل کان سے لگائے۔۔۔وہ کندھوں پر شال پھیلائے باہر نکلا۔اس کے نکلتے ہی ساری گاڑیاں آگے بڑھ چکی تھی اب وہ اکیلا کھڑا تھاوہاں۔۔۔۔۔ بال ہنور جیل سے سیٹ تھے۔۔۔۔البتہ کاٹن کے کپڑوں پر کئی بل پر چکے تھے۔۔۔۔

وہ اسے دیکھتے ابھی مڑنے ہی لگی تھی کہ عین اسی وقت حازم نے چونکتے ہوئے اسے دیکھا۔۔۔

مہیرہ نے بھی اسی وقت اسے دیکھا۔۔۔اور پل کی دیری کئے بنا تیزی سے اندر ہوئی۔۔۔

نیچے کھڑے حازم نے دانت پیسے تھے۔۔۔اور کال بند کرتا تیزی سے اندر آیا۔۔۔

کیا ہوا لالا نے دیکھ لیا۔۔۔"رملہ نے زرا سا کھڑکی سے سر نکالتے دیکھنے کی " کوشش کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ن۔۔ نہں۔۔ نہیں دیکھا۔۔۔وہ تو پہلے ہی اندر چلے گئے تھے۔۔۔" "
اسنے صاف جھوٹ کہا تھا۔۔۔

اچھا۔۔اب تم کرو کی بات۔۔"رملی نے آس سے پوچھا تھا۔۔بال"
کندھوں پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔

ہمم۔۔ جلدی سے کمرے میں چلے جائیں پھر کرتی ہوں بات۔۔بلکہ تم ایسا"
"کرو کافی بناؤ وہ میں لے کر چلی جاؤں گی۔۔

ماہی لالا کے کمرے میں نہیں۔۔۔۔"

جاؤ بھی۔۔۔"مگر اسکی بات پوری ہونے سے پہلے ہی مہیرہ نے "
زبردستی اسے کمرے سے بھیجا تھا۔۔

کبھی اچھا لگتا ہے آزاد اُڑنا،

کبھی کسی بندھن میں بندھ جانے کو جی چاہتا ہے

کبھی لگتے ہیں اپنے بیگانے سے،

کبھی بیگانوں کو اپنا بنانے کو جی چاہتا ہے

جلدی میں کمرے سے نکلنے کی وجہ سے وہ شال بھی نا کر سکی تھی۔۔۔اسے ٹراؤزر شرٹ میں۔۔۔کھلے بالوں کے سنگ۔۔وہ ادھر ادھر دیکھتے۔۔۔وہ کچن کی جانب بڑھی۔۔۔

اس وقت کچن میں کوئی نہیں تھا۔۔۔رات کا کھانا عورتوں نے کھا لیا تھا اور مرد کچھ دیر بعد کھاتے۔۔۔ملزم جا چکے تھے۔۔۔

اسے پتا تھا کہ حازم اس وقت کھانا کھائے گا چائے نہیں پیئے گا۔۔ مگر پھر بھی اسنے کافی بنانے کا سامان نکالا۔۔۔ عجیب گھبراہٹ ہو رہی تھی مگر اسے یقین بھی تھا کہ حازم مہیرہ کو کچھ نہیں کہے گا۔۔۔

سنا ہے ہونے والی بیگم شادی سے خوش نہیں ہے۔۔۔۔ "اسنے ابلتا پانی" کپ میں ڈالا ہی تھا کہ اپنے قریب سے آنی مردانہ آواز اسے شل کر گئی۔۔ کچھ چھینٹے ہاتھ پر گرتے نئی ازیت دے گئے اور پھر کبیر کا آنا۔۔۔ اسکا دل شدت سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔ بولتی کیوں بند ہو گئی ہے۔۔۔ "وہ ہنوز سرد لہجے میں" بولا۔۔۔ وہ اسکے پیچھے مگر دو قدم کے فاصلے پر کھڑا تھا ہاں البتہ اسنے چہرہ آگے کیا ہوا تھا۔۔ اور منہ سے آتی شراب کی بو۔۔

پ۔۔پیچھے ہوں۔۔۔آپ نے شرا۔۔۔شراب۔۔۔"یکدم اسے دھکا" دیتے۔۔۔وہ حیرت کی زیاتی سے بول نا آئی۔۔آج سے پہلے وہ یوں نشہ کر کے اسکے پاس بھی تو کبھی نہیں آیا تھا۔۔آج یہ بھی کر گیا تھا۔۔

جبکہ بلیک ٹی شرٹ میں۔۔چوری جسامت کا مالک۔۔۔کبیر جدیال اب بے مروت نگاہوں سے اسکے وجود کو دیکھ رہا تھا۔۔۔بال ماتھے پر بکھرے تھے اور آنکھیں گلابی ہو رہی تھی۔۔۔وہ اگر برا انسان نا ہوتا تو کافی خوبصورت انسان تھا۔

رملہ نے سیاہ لمبے بال آگے کیے تھے۔۔۔تو کبیر ہنس دیا تھا۔۔اسکی ہنسی خوبصورت تھی مگر وہ بالکل خوبصورت نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

مگر تم جانتی ہو۔۔۔یاتو کبیر۔۔۔یا پھر۔۔موت۔۔۔"اسکے دائیں جانب "
اپنا مظبوط ہاتھ جماتے۔۔اب کہ وہ سرد آواز میں بولا۔۔رملہ خوف سے اور
پیچھے ہوئی مگر پیچھے شلف تھی۔۔اسے کبیر سے ڈر لگ رہا تھا۔۔۔شدید
ڈر۔۔۔

کبیر نے درمیانی فاصلہ نامٹایا۔۔۔بس کچھ لمحے اسکو بے باک نگاہوں سے
دیکھتا رہا اور پھر۔۔۔

ویسے ہو تم کافی ہاٹ۔۔۔۔میں تو پہلی باریوں دیکھ رہا ہوں۔۔۔لگتا ہے"
اب نشہ چھوڑنا پڑے گا۔۔۔"بنا اسکے چہرے کو چھوئے۔۔۔شہادت کی انگلی
سے اسکے بالوں کو کان کے پیچھے کرتے۔۔وہ بولا تھا۔۔۔رملہ نے آنکھیں
زور سے بند کر رکھی تھی۔۔خوف سے رنگت سرخ ہونے لگی تھی۔۔۔
اسے لگا کبیر نا گیا تو وہ رو دے گی۔۔۔۔

کبیر پیچھے ہوا۔۔۔اور ایک معنی خیز بے باک نگاہ اسکے دلکش سراپے پر ڈالتے۔۔۔کچن سے نکل چکا تھا۔۔۔

اسکو آس پاس محسوس نا کر کے۔۔رملہ نے آنکھیں کھولی۔۔۔اور کئی آنسو چہرے پر گرے۔۔ مگر بے دردی سے انہیں صاف کرتے۔۔اسنے کافی کی جانب دھیان دیا۔۔ مگر آنکھیں بار بار نم ہو رہی تھی۔۔۔

❤❤❤❤

کبھی اوپر والے کا نام نہیں آتا زبان پہ
کبھی اُسی کو منانے کا جی چاہتا ہے
کبھی لگتی ہے زندگی بڑی سُہانی
کبھی زندگی سے اُٹھ جانے کا جی چاہتا ہے

جاؤنا۔۔ا۔۔ارتسام آجائے گا۔۔۔"اسکو کافی کا کپ تھامے دروازے میں" کھڑا دیکھ کر رملہ نے بے چینی سے کہا تھا۔۔۔

مہیرہ نے۔۔کافی کے کپ کو دیکھا۔۔اور ساری ہمت جمع کرتے دروازہ ناک کیا تھا۔۔۔رملہ ایکدم پیچھے ہوتی۔۔کمرے میں گم ہوئی البتہ دل شدت سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

آجاؤ۔۔۔"وہ جو ابھی شاور لے کر باہر نکلا تھا۔۔ناک ہونے پر کچھ حیران " ہوا کیونکہ اسکے کمرے میں اس وقت کوئی نا آتا تھا مگر پھر اجازت دی۔۔۔

اگلے ہی لمحے دروازہ کھلا۔۔۔اور سامنے کھڑے وجود کو دیکھ کر اسکے جبڑے تنے گئے۔۔۔

جسکے وجود پر شفون کا چھوٹا سا دوپٹہ تھا۔۔بال کچھ چہرے پر آرہے تھے۔۔۔اور نازک دلکش وجود۔۔اسنے پل میں نگاہوں کا زاویہ بدلا۔۔

یہ کافی۔۔"وہ اسے دیکھتے ہی ڈر گئی تھی۔۔"

ہمم رکھو ادھر۔۔۔۔"وہ جان گیا تھا کہ وہ کیوں آئی تھی۔۔۔اب وہ اسے " ہی دیکھ رہا تھا

و۔۔۔وہ بات کرنی تھی۔آپ سے۔۔۔"کافی کا کپ سائیڈ ٹیبل کر " رکھتے۔۔مہیرہ نے بنا اسکی جانب دیکھے کہا۔۔۔یہاں تک تو ہمت کر کے آگئی تھی۔۔اب اسے ڈر تھا کہ کہیں وہ زیادہ غصہ ہی نا ہو جائے۔۔۔

رات کے اس وقت۔۔۔تم اکیلی میرے کمرے میں مجھ سے کیا بات " کرنے آئی ہو۔۔۔اتنی ضروری کیا بات تھی کہ تم بھول گئی۔۔رات کے اس پہر تنہا کسی غیر مرد کے کمرے میں نہیں جاتے ہیں۔۔۔"اسکے چہرے کو سپاٹ نگاہوں سے دیکھتے۔۔۔وہ اتنے ہی سرد لہجے میں بولا تھا۔۔مہیرہ کے لیے کبھی اسکا لہجہ یا نگاہیں سرد نا ہوئی تھی مگر اس وقت اسے مہیرہ پر شدید غصہ آرہا تھا۔۔جس کے وجود پر ایک شفون کے دوپٹے کے علاوہ کوئی شال نہیں تھی۔۔بیشک وہ حویلی کی نہیں تھی مگر رملہ کے ساتھ تو ہوتی۔۔اسے کچھ تو پتا ہونا چاہیے تھا۔۔۔پھر وہ جو بات کرنے آئی تھی حازم اس بارے میں کوئی بات نہیں کرتا چاہتا تھا

جبکہ مہیرہ جو کچھ اور کہنے والی تھی اسکی بات سنتے شدت سے چونکتے اسے دیکھا۔۔وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا سرد و سپاٹ نگاہوں سے۔۔۔ایکدم اسے احساس ہوا۔۔وہ اس وقت یہاں اکر کس قدر بڑی غلطی کر چکی تھی۔۔

انجان گھر۔۔انجان لوگ۔۔اور انجان مرد۔۔رملہ کے علاوہ کسی کو تو پتا بھی نہیں تھا کہ وہ اسکے کمرے میں تھی۔اگر وہ کچھ۔۔۔۔۔اسے گھٹن کا شدید احساس ہوا۔۔دوپٹے کے پلو کو سختی سے پکڑتے پر خوف نگاہوں سے اسے دیکھتے۔۔وہ بے ساختہ دو قدم پیچھے ہو گئی تھی۔۔۔وہ ڈرپوک لڑکی نہیں تھی مگر اس وقت اسے احساس ہوا کہ وہ کتنی کمزور تھی۔۔یا پھر لمحے کمزور تھے۔

و۔۔۔وہ م۔۔میں رملہ۔۔۔"

بقول تمہارے اور تمہاری دوست کے۔۔۔اس حویلی کے مرد نشئی ہیں " نا۔۔۔تو تم نے ایک پل کو بھی نہیں سوچا اگر اس وقت میں نشے میں ہوتا تو۔۔۔" گرم کافی کا کپ ہاتھ میں لئے وہ اسکی جانب بڑھا۔۔لہجہ و نگاہیں ہر جزبات سے عاری تھی اسنے کئی بار رملہ کو یہ کہتے سنا تھا۔۔

۔۔۔مہیرہ کا سانس خوشک ہونے لگا۔۔۔۔اسنے بھاگنا چاہا مگر ہل ہی نا پائی۔۔وہ بس اس کے بڑھتے قدموں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔خوف کے باعث دھڑکنیں سست اور آنکھیں نم ہو رہی تھی۔۔۔اسنے تو بالکل ایسا کچھ سوچا تھا ہی نہیں۔۔اور اب حازم کا پاس آنا۔۔۔۔

م۔میں جاتی ہوں۔۔۔ صبح بات۔۔۔ "

صرف نشہ نہیں۔۔۔عورت بھی تو بہکاتی ہے نا۔۔۔نشے کی ضرورت ہی " نہیں پڑتی۔۔۔اور اس وقت۔۔۔

وہ بالکل اسکے پاس اکر رکا۔۔۔ مہیرہ اسکی بات سنتے سٹل ہوئی۔۔۔وہ کیا کہنا چاہ رہا تھا!۔

"اوراس وقت تمہارا میرے کمرے میں آنا مجھے بہت کچھ سوچنے پر مجبو۔۔۔

"ن۔۔ نہیں۔۔۔ایسا نہیں۔۔۔۔میں ایسی نہیں۔۔۔آہہہ۔۔۔۔

مگر اسکی بات پوری ہونے سے پہلے حازم سرحان نے ہاتھ میں پکڑا کپ پوری شدت سے نیچے پھینکا تھا۔مہیرہ کی چیخ بے ساختہ تھی۔۔وہ ڈر کر دو قدم اور پیچھے ہوئی۔۔لبوں پہ ہاتھ رکھے۔۔۔وہ باقی سسکیوں کا گلہ گھوٹنے لگی۔۔۔دوپٹہ سر سے کندھوں پر گر گیا تھا۔۔۔اسے حازم سے ڈر لگا۔۔وہ تو ایسا نہیں تھا۔۔۔۔

"آج کے بعد کسی نامحرم مرد کے کمرے میں جانے سے پہلے سوچنا کہ اسکا نشے میں ہونا ہی صرف اسے شیطان نہیں بنا سکتا ہے۔۔۔اب نکلو میرے

کمرے سے۔۔جو بات کرنی ہوئی۔۔روشنی میں کمرے سے باہر کرنا۔۔۔۔ سمجھ رہی ہونا۔۔۔"اب کہ قدرے نرم لہجے میں اسے دیکھتے بولا۔۔وہ اسے خوفزدہ کرنا چاہتا تھا تاکہ وہ پھر یوں کسی کے کمرے میں رات کو نا جائے۔۔ اسے خود پر تو یقین تھا مگر اگر وہ بیوقوف کبیر کے کمرے میں چلی جاتی تو۔۔وہ تو نشے میں دھت ہوتا تھا اور حازم جانتا تھا وہ کس قسم کا انسان تھا۔۔۔مگر وہ یہ بھی جانتا تھا کہ کبیر گھر کی عزت پر بری نظر نہیں رکھ سکتا تھا مگر مہیرہ تو گھر کی نہیں تھی۔۔۔اور وہ لاپرواہ لڑکی تھی اسے اپنا کوئی خیال نا ہوتا۔۔ جیسے ابھی بھی وہ شال کے بغیر اسکے سامنے کھڑی تھی۔۔۔پھر وہ اس لیے بھی بھیج دینا چاہتا تھا کہ وہ اپنی بات نا کہہ پائے۔۔۔

مہیرہ نے کچھ پل خوف سے ٹوٹے کانچ کو دیکھا اور۔۔۔

رکو۔۔۔۔"

اس سے پہلے وہ بھاگتے ہوئے باہر نکلتی۔۔۔۔اسکی بھاری سنجیدہ آواز " سنتے۔۔وہ عین دروازے میں ہی رک گئی۔۔دھڑکنیں کانوں میں گھونج رہی تھی۔۔۔۔اسکی پشت تھی حازم کی جانب۔۔۔جب وہ چلتا ہوا اسکے پاس آیا تھا۔۔۔مہیرہ کو لگا اب وہ اسے لگا ہی دے گا مگر۔۔۔۔۔

اچھی لڑکی ہو اس لیے لفظوں کی زبان میں سمجھانا چاہا ہے۔۔۔۔ورنہ اور " بھی بہت طریقے ہیں۔۔جن کے بعد تم گھر سے بھی رات کو نکلنے سے پہلے دس بار سوچو۔۔اور ہاں۔۔"

مہیرہ نے آنکھیں زور سے بند کی ہوئی تھی۔۔۔جبکہ حازم اسکے بالکل پیچھے کھڑا تھا۔۔۔۔

ہاتھ بڑھا کر اسکا دوپٹہ۔۔دو انگلیوں کے درمیان پکڑا۔۔۔خوف سے ایکدم آنکھیں کھلی۔۔۔اور اسکا ہاتھ دوپٹہ پر دیکھ کر دھڑکنیں رک جانے کی حد تک سست ہوئی۔۔۔اس سے پہلے وہ کچھ کرتی۔۔۔

حازم نے اسکا دوپٹہ سر پر کیا تھا۔۔۔"آج کے بعد کھڑکیوں سے باہر جھانکتی ہوئی نظر نا آنا۔۔۔"اسکا لہجہ سرد ہو گیا تھا۔۔نگاہیں اسکے بالوں کو چھوتی پلٹ گئی۔۔۔

مہیرہ نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔اور کافی تیزی سے باہر بھاگی تھی۔۔۔۔

" ماہی۔۔نیچے ارتسام۔۔۔ماہی روکیوں رہی ہو۔۔۔ماہی۔۔رکو۔۔۔"

رملہ جو بے چینی سے اسکے باہر نکلنے کا انتظار کر رہی تھی اسکے نکلتے ہی بولی مگر اسے روتا دیکھ کر شدید بے چین ہوئی۔۔اسے پکارا روکنا چاہا مگر وہ تیزی سے سیڑھیاں اترتی جا رہی تھی۔۔

ماہی رکو۔۔بات سنو۔۔۔"وہ بھی اسکے پیچھے بھاگی۔۔۔۔"

اور یہ دوسری بار تھا جب وہ ارتسام کے روبرو ہوئی تھی۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

کافی ٹائم بعد لکھ رہی ہوں اس لیے دل نہیں کرتا😂😑 کچھ دن تھوڑی لیٹ ہو سکتی ہے قسط مگر جلد وقت پر آئے گی ❤

دوسری بات۔۔جو سنیک میں نے ناول اسٹارٹ کرنے سے پہلے دیا تھا اس ❤ میں کردار یہی تھے بس نام اور ہیں۔۔کافی لوگ پوچھ رہے تو بتایا،

اور۔۔

حازم کا رویہ مہیرہ کے ساتھ کیسا تھا۔۔؟

رملہ کو ارتسام سے ملنا چاہیئے۔۔؟

اور کبیر سے مل کر کیسا لگا😂؟

🌼🐱 اپنے ریویو ضرور شیئر کریں

گروپ لنک

https://face-

book.com/groups/1778689675634647/"تم

ہیں اپنی دلہن بنا دیکھ کر مجھے افسوس ہو رہا ہے۔۔۔کافی کوششوں کے باوجود

بھی تم خود کو مجھ

سے نہیں بچا پائی۔۔۔بس آج کی رات۔۔۔اور پھر تم میری ہو جاؤ گی۔۔۔"
مہندی کے عروسی جوڑے میں سجی سنوری رملہ کو دیکھتے۔۔کبیر ہنستے ہوئے بولا تھا۔۔۔نگاہیں بے باکی سے اسکے وجود کو چھو رہی تھی۔۔۔وہ اسکا دل جلانا چاہتا تھا۔۔۔

آپ کو خود پر ترس آنا چاہیئے۔۔۔آپ کی ہونے والی بیوی آپ کو انسان " تک نہیں سمجھتی۔۔اور میرے بس میں ہو تو میں خود کو ہی مار دوں مگر یہ شادی نا کروں۔۔۔ مگر خیر۔۔۔"سارے خوف بلائے طاق رکھتے۔۔۔وہ پیلے رنگ کی کانچ کی چوڑیوں کو کلائی میں پہنتی۔۔بنا اسے دیکھے۔۔ سنجیدگی سے بولتی۔۔۔اسے لب بھینچنے پر مجبور کر گئی جبھی پل میں اس تک پہنچتے۔۔ اسکی چوڑیوں سے بھری کلائی اپنے ہاتھ کی سخت گرفت میں لیتے۔۔ایکدم اسے اپنے پاس کیا۔۔۔رملہ پہلے تو کچھ سمجھ نا سکی مگر پھر۔۔اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے۔۔ بمشکل فاصلہ بنا پائی تھی۔۔۔

یہ۔۔کیا۔۔۔۔۔"

زبان زیادہ چل رہی ہے تمہاری۔۔۔نہیں۔۔۔۔اسکی کلائی پر گرفت " سخت کرتے۔۔وہ کافی سرد لہجے میں بولا۔۔ تھی تو وہ اسکے بچپن کی منگ مگر اسے کئی بار دھتکار چکی تھی۔۔اور اسکی انا کہاں گوارا کرتی تھی۔۔

کبیر۔۔ چھوڑیں۔۔م مجھے۔۔درد ہو رہا ہے۔۔۔"وہ نم آنکھوں کے " سنگ۔۔ بمشکل لہجے کو سخت کئے بولی۔۔۔حویلی میں اس وقت موسیقی کی اونچی دھن گھونج رہی تھی۔۔۔باہر تک آواز جانا مشکل تھا پھر نجانے مہیرہ کہاں رہ گئی تھی اسے کبیر سے ڈر لگنے لگا۔۔۔اس نے دور ہونا چاہا مگر۔۔۔

درد تو تمہیں ہو گا میری جان۔۔بہت ہو گا۔۔اور اب سے ہمیشہ ہو گا۔۔۔ "
بہت ہوا میں اڑنے لگی ہو نا۔۔بس آج کی رات گزار لو۔۔پھر میں تمہیں
بتاؤں گا کہ اتنی زبان چلانے کا کیا نتیجہ نکل سکتا ہے۔۔۔"یکرم شدت سے
اسکی کلائی چھوڑتے۔۔۔وہ سپاٹ لہجے میں بولا تھا۔۔۔رملہ نے لب بھینچتے
سسکی روکی۔۔۔۔یہی تو وہ جہالت تھی۔۔۔جس کے ساتھ وہ زندگی نہیں
گزارنا چاہتی تھی۔۔۔مگر حویلی کے رسم ورواج اسے زبردستی اس بندھن
میں باندھ رہے تھے۔۔۔

م۔۔تھوکنا بھی۔۔نہیں چاہتی تم جیسے مرد پر۔۔۔کل جو میں نے اپنی "
آنکھوں سے دیکھا ہے۔۔اس کے بعد تو بالکل تم۔۔۔۔تمہیں انسان
نہیں۔۔سمجھتی۔۔۔۔تم ایک گھٹیا مرد۔۔۔۔

گھٹیا مرد ہوں۔۔وہ تو کل رات تم نے دیکھ لیا۔۔۔کیا کرتا تمہاری جیسی " منگیتر ہونے کے باوجود مجھے باہر جانا پڑا۔۔مگر اب نہیں۔۔۔اب تم ہو گی نا۔۔۔میرے ساتھ۔۔میرے پاس۔۔۔۔"اسکے بالکل پاس ہوتا۔۔۔ چہرے پر جھولتی لٹ کو پکڑتے۔۔۔وہ بے باک لہجے میں مگر سنجیدہ آواز میں بولا تھا۔۔۔

رملہ نے نفرت سے اسکا ہاتھ جھڑکا تو وہ لب بھیچ گیا۔۔وہ ہر گز نہیں چاہتا تھا ایسا۔۔۔اسے نہیں پتا تھا کہ رملہ فلیٹ پر آجائے گی۔۔۔وہ اس سے بد گمان تھی۔۔مگر اتنی زیادہ ہو جائے گی اسے اندازا نہیں تھا۔۔۔۔وہ اس سے شادی کرنا چاہتا تھا۔۔۔اب زندگی میں سکون چاہتا تھا مگر رملہ۔۔۔

جائیں یہاں سے۔۔۔۔۔ نفرت ہو رہی ہے مجھے آپ سے۔۔شدید " نفرت۔۔۔" وہ بے بسی و غصے سے بولی۔۔ساتھ ہی اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسے دور کرنا چاہا مگر کبیر نے وہی ہاتھ پکڑ کر اسے روک دیا تھا۔۔۔

زندگی اپنے ہونے کا احساس مت دلایا کر۔۔۔۔

مبتلائے خوف ہیں ہم تجھے دیکھ کے ڈر جاتے ہیں

الجھے ذہن خواب دیکھیں بھی تو کیا دیکھیں

تھکے ہارے لوگ ایسے سوتے ہیں کہ مر جاتے ہیں

ماہی سنو تو۔۔۔"

باہر لان میں آتے ہی رملہ نے اسکا بازو پکڑتے اسے روکا۔۔۔اسے سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کہ کیا ہوا تھا کہیں نا کہیں اسے خدشہ ضرور تھا۔۔۔

مہیرہ نے بنا کچھ کہے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے گال صاف کیے۔۔ دوپٹہ گلے میں جھول رہا تھا اور رونے کے باعث چہرہ سرخ ہو چکا تھا۔۔۔وہ ارتسام کے سامنے یوں نہیں جا سکتی تھی ورنہ وہ اسے پھر نہ آنے دیتا۔۔

اب بتاؤ بھی۔۔"اب کہ رملہ نے پریشانی سے کہا وہ بول کیوں نہیں رہی" تھی۔۔۔

ک۔۔۔کچھ نہیں۔۔بس۔۔پتا نہیں۔۔۔"وہ زکام زدہ سانس" کھینچتی۔۔۔حویلی کے دروازے کی جانب بڑھی۔۔رملہ اسکے ساتھ تھی۔۔

بال ہمیشہ کی طرح کھلے تھے البتہ اب اسنے کندھوں پر شال کر رکھی تھی۔۔۔

جبکہ اپنے کمرے کی کھڑکی میں کھڑے حازم سرحان سنجیدگی سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔۔وہ کم از کم مہیرہ کو رلانا نہیں چاہتا تھا مگر یہ ضروری تھا۔۔۔

وہ ان دونوں کو دیکھتا رہا یہاں تک کہ وہ باہر نکل گئی اور وہ بے چین ہو گیا۔۔ اب وہ کیا اکیلی جا رہی تھی۔۔۔

تمہیں ڈانٹا حازم لالا نے۔۔۔"اس وقت وہ بھول گئی تھی کہ باہر ارتسام " تھا۔۔وہ بس بے چینی سے بولی جبکہ مہیرہ اب سنبھل چکی تھی۔۔

ہمم ڈانٹا۔۔ مگر سہی ڈانٹا مجھے رات کے اس وقت انکے کمرے میں جانا ہی " نہیں چاہیئے تھا میری ہی غلطی تھی۔۔۔۔"دائیں بائیں دیکھتے وہ قدرے افسردہ لہجے میں بولی۔۔۔

اچھا کیا۔۔۔۔"

مہیرہ میں کب سے۔۔۔۔"

اور وہ دونوں بولتے بولتے رک گئے تھے۔۔۔۔

کچھ حیرت کچھ بے یقینی سے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔ تو پل بھر کو تو سینے میں دھڑکتے دل ساکت ہوئے۔۔ وہ اپنے سامنے کھڑی اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا جس کے بال بار بار چہرے پر آرہے تھے۔۔ شدید گرمی میں بھی شال

کندھوں پر ڈال رکھی تھی اور۔۔۔۔یکٹک اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔جو سفید شلوار قمیض پہنے۔۔۔کافی تھکا تھکا سا لگ رہا تھا مگر اسے دیکھتے جیسے ساکت ہو گیا۔۔۔

وہ دونوں کچھ لمحوں کے لیے بھول گئے کہ وہ کون تھے۔۔کدھر تھے یا انکے ساتھ کوئی اور بھی تھا۔۔۔

یہ دوسری ملاقات تھی انکے درمیان۔۔۔جو روبرو تھی۔۔جب وہ بنا کسی خلل کے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے قدرے قریب سے۔۔۔۔ورنہ ہمیشہ دور سے دیکھا یا سنا۔۔۔

سوری میں لیٹ ہو گئی۔۔۔"وہ ان دونوں کی کیفیت سے یکسر انجان بولی " تو جیسے کانچ کی مانند فسوں بکھرتا چکا گیا اور دونوں جیسے ہوش میں آئے۔۔

رملہ نے تو گھبرا کر چہرہ جھکا لیا۔۔۔جو شدید سرخ ہو چکا تھا۔۔۔دھڑکنیں جیسے اب پوری شدت سے دھڑک رہی تھی۔۔جبکہ ارتسام اسے دیکھے گیا۔۔۔کتنے وعدے خود سے کیے تھے کہ اب بے خود نہیں ہو گا۔۔۔مگر سامنے پاتے ہی بے خود سا اسے دیکھے جا رہا تھا۔۔۔

بھائی۔۔۔"مہیرہ کو جب احساس ہوا تو اسے ہوش دلانا چاہا تھا۔۔۔"

م۔۔میں چلت چلتی ہوں۔۔۔"وہ گھبرا چکی تھی ارتسام کی نگاہوں سے " جبھی مہیرہ کو دیکھتے۔۔بمشکل بولی۔۔۔ارتسام نے ایک نظر مہیرہ کو دیکھا پھر سے اسے دیکھنے لگا تھا۔۔۔۔

اچھا۔۔۔مہیرہ اب ارتسام کے لیے اداس ہو گئی۔۔"تم جاؤ میں کل آؤں" گی پھر حاز۔۔۔پھر کچھ کریں گے۔۔"وہ ارتسام کو دیکھ کر بات بدل گئی تھی۔۔۔

رملہ سر ہلاتے واپس مڑ گئی۔۔پاؤں من من کے ہو رہے تھے اور دل۔۔ دل شدت سے دکھ رہا تھا۔۔اسے ارتسام سے شاید محبت نہیں تھی مگر اسے دیکھ کر نجانے کیا ہو جاتا۔۔کبھی کبھی دل چاہتا کہ اسکا ہمسفر ارتسام جیسا ہو تو کبھی چاہتا ارتسام ہی ہو۔۔۔اس کی نگاہوں سے وہ واقف تھی جانتی تھی وہ اسے پسند کرتا تھا مگر وہ کیا کرتی۔۔اس سب کی اسے اجازت ہی کب تھی۔۔۔

وہ حویلی میں داخل ہوئی۔۔۔تو کئی آنسوؤ بھی گالوں پر گرتے چلے گئے تھے۔۔۔جبکہ حازم اب بھی کھڑکی میں کھڑا تھا اسے دیکھا مطمئن ہو گیا مگر اسکے آنسو نا دیکھ پایا تھا۔۔۔۔

چلی گئی ہے وہ۔۔"مہیرہ قدرے خفگی سے بولی تھی۔۔۔"

جبکہ ارتسام نے اسے دیکھا۔۔۔اسے جاتا تو دیکھا تھا اس سے بہتر کون جان سکتا کہ وہ جا چکی تھی۔۔۔بنا کچھ کہے۔۔۔وہ مڑ گیا۔۔۔دل۔میں جس محبت کو دبائے جا رہا تھا وہ سر کش ہوتی پھر سر اٹھانے لگی تھی۔۔۔دل کو جو اتنے عرصے سے بہلا رہا تھا اب پھر دل وہی تمنا لے کر بیٹھ گیا۔۔۔

اور پھر ارتسام نے یہ پوری رات سگریٹ پی کر گزاری تھی۔۔۔ ناچین تھا نا نیند آسکی۔۔۔

رملہ الگ روتی رہی تھی۔۔

مہیرہ ان دونوں کی پریشانی میں کروٹیں بدل رہی تھی اور۔۔۔

حازم سرحان۔۔۔۔

وہ رات کے اس پہر سکون سے سو رہا تھا۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

کھا گئی میرے بچے کو منحوس ماری۔۔۔۔ایسے کیا دیکھ رہی ہے اب۔۔"
سکون نہیں ملا۔۔یا اب تو چاہتی ہے کہ م*رجائے میرا بچہ۔۔۔'قدرت بی جنید کی کمر پر دوائی لگاتے۔۔سامنے کھڑی اس کم عمر لڑکی کو دیکھتے ہوئے بولی کم غرائی زیادہ تھی۔۔جبکہ جنید نیم بیہوشی میں تھا۔۔۔پوری کمر نیل و نیل ہو چکی تھی۔۔اور قدرت بی کا رو رو کر برا حال تھا۔۔۔

جبکہ وہ چھوٹے بالوں والی عیسل۔۔۔نیچے لب کو دانتوں میں دبائے۔۔۔ قدرے نفرت سے اس شخص کو دیکھ رہی تھی۔۔۔جو زندہ تھا۔۔۔

صاف شفاف رنگت اور تیکھی ناک۔۔۔بھرے بھرے گلابی گال اور سبر رنگ کی بلوری آنکھیں۔۔۔وہ ایک خوبصورت لڑکی تھی۔۔جس کی آنکھوں میں معصومیت رقص کرتی مگر اس وقت صرف نفرت تھی۔۔۔وہ سب سے ڈر کر رہتی تھی مگر اس وقت اسے کوئی ڈر نہیں محسوس ہو رہا تھا۔۔

یہ ابھی تک زندہ ہے۔۔۔"اسکے لہجے میں طنز تھا یا غصہ قدرت بی کے " ساتھ ساتھ چندہ بی بھی بیٹی کو نا سمجھ سکی تھی۔۔وہ اس وقت جنید خان کے پورشن میں تھے۔۔۔چندہ بی کے لاکھ منع کرنے پر بھی وہ یہاں آگئی تھی۔۔ اصل میں وہ اسے تکلیف میں دیکھنا چاہ رہی تھی جس کی وجہ سے وہ پچھلی کئی راتوں سے سو نا سکی تھی۔۔۔

تو تو چاہتی ہی یہی ہے کہ م*ر جائے۔۔۔اور تو سب پر راج کرے۔۔۔ "
مگر میری بات سن لے تو۔۔۔میرا بچہ شیر ہے شیر۔۔۔۔دیکھنا تجھے
کیسے۔۔۔

آپ کی جیسی ماؤں کی وجہ سے اکثر اولاد اس حالت میں پہنچی ہے۔۔۔ "
غلطی پر ٹوکنے کے بجائے جو مائیں انہیں سہراتی ہیں داد دیتی ہیں۔۔۔آج اس
نے گاؤں کے سامنے اپنے باپ کا نام بدنام کیا کل تو آپ کی انہی باتوں کی شہ
پر دنیا میں بدنام ہو گا۔۔اس جیسے لوگوں کا وہی انجام ہوتا ہے۔۔۔ چلو
ماں۔۔۔"ان کی بات بیچ میں ہی کاٹتے۔۔۔وہ سپاٹ لہجے میں کہتی پھر ماں
سے مخاطب ہوئی۔۔۔

جبکہ وہ دونوں حیرت سے اس سترہ سالہ لڑکی کو دیکھ رہی۔۔۔جو کل تک ایک ڈرپوک لڑکی تھی اور اج۔۔

میں دیکھ لوں گی۔۔ہائے میرا بچہ۔۔۔۔" وہ دوبارہ دہائیاں دینے لگی تھی" جنید کے زخموں پر مرہم لگاتے ہوئے۔۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

اگلی صبح خوشگوار تھی۔۔۔۔سامر میر سیاہ رنگ کی کاٹن کی شلوار قمیض پہنے اس وقت ڈرسنگ کے سامنے کھڑے خود پر پرفیوم چھڑک رہا تھا۔۔ گو کہ غصہ اب بھی کم ختم نہیں ہوا مگر کم ضرور ہو گیا تھا۔۔

ویسے تو وہ ایک نرم گو انسان تھا مگر کبھی جو غصہ آجاتا تو اگلا کون ہوتا وہ بھول جاتا تھا۔۔۔

وہ زیادہ بحس نا کرتا تھا مگر کبھی جو ضد لگا لیتا تو تب تک سکون سے نا بیٹھتا جب تک اسکی ضد پوری نا ہو جاتی تھی۔۔۔کل یہی کیا تھا اس نے۔۔۔۔

پرفیوم خود پر چھڑکتے۔۔وہ کمرے سے نکلتے سیڑھیاں عبور کرتے نیچے ڈائینگ روم میں آگیا تھا۔۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔"سب کو مشترکہ سلام کرتے وہ کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا" خانم بی نے اسے دیکھتے جیسے سکون کا سانس لیا تھا۔۔۔

کل سے دس بار آئی تھی تمہارے کمرے میں مگر تم نے دروازہ نہیں " کھولا۔۔"چائے کا کپ اسکو دیتے وہ خفگی سے بولی جبکہ واحد سدیال نے اسے

دیکھا بھی نہیں تھا۔۔وہ اس سے شیدی خفا تھے اور سامران سے۔۔۔۔یہ کوئی نئی بات تھی بھی نہیں۔۔۔۔وہ اکثر یوں ہی خفا رہتے۔۔۔

دوائی لے کر سو گیا تھا۔۔۔سر درد تھا۔۔۔"وہ سچ میں کل نیند کی گولیاں " لے کر سو گیا تھا۔۔۔اور پھر صبح اٹھا۔۔۔

بیٹا کب تک چلے گا ایسے۔۔۔"وہ سخت پریشان تھی اس کے لیے۔۔۔واحد" سدیال اب چائے پی رہے تھے ایسا لگ رہا تھا وہ وہاں اکیلے تھے۔۔۔ائینور اکثر لیٹ جاگا کرتی تھی وہ اب بھی سو رہی تھی۔۔

ایسے کیسے۔۔کیوں کچھ ہوا ہے۔۔"وہ انجان بنا۔۔وجہی چہرے پر " سنجیدگی تھی۔۔۔

تم شادی کب کروگے اب تو عمر بھی ہوگئی ہے۔۔۔"وہ مطلب بھی بات " پر آئیں تھی۔۔۔۔

کرلوں گا شادی بھی۔۔۔ایک کام ہے۔۔حازم سے ملنے جارہا ہوں۔۔ " شاید دیر ہو جائے۔۔۔"وہ بات کو وہیں ختم کرتے اٹھ گیا۔۔خانم بی نے اسے پکارا مگر انکے ماتھے پر لب رکھتے۔۔۔وہ باہر نکلتا چلا گیا تھا۔۔۔

دیکھ لیا۔۔۔اس کت تیور مکمل تور پر بدل چکیں ہیں۔۔۔۔اس سے " برداشت نہیں ہوتا اس کا باپ کیوں سکون سے سانس لے رہا ہے۔۔تم خاندان میں کوئی لڑکی دیکھو۔۔۔اسکی جلد شادی کرو۔۔تاکہ کچھ عقل آئے۔۔۔میں اسکا پاگل پن اب ہر گز برداشت نہیں کروں گا"چائے کا کپ انہوں نے سختی سے واپس رکھتے کہا تھا۔۔وہ غصہ تھے مگر اندر سے ڈرتے تھے سامر کے جنونی غصے سے۔۔وہ انکا اکلوتا بیٹا۔۔انکے خاندان کا

وارث تھا۔۔۔وہ چاہتے تھے وہ اس ماحول میں سیٹ ہو جائے مگر وہ بھی سامر میر تھا۔۔۔اپنی ضد کا پکا۔۔۔انہیں لگتا تھا شادی کر کے وہ کچھ سمجھدار ہو جاتا اور انکے نقش قدم پر چل پڑتا۔۔ جبھی وہ اسکی شادی کروا دینا چاہتے تھے۔۔۔ اپنے جیسے اعلی لوگوں میں۔۔

" وہ مانے بھی تو تب نا۔۔۔"

اس کے بڑے بھی مانیں گے تم سے جو کہا ہے کرو۔۔"وہ اس معاملے میں" سنجیدہ تھے۔۔۔

سامر جو اپنی شال لینے آیا تھا۔۔۔ایک افسوس بھری نگاہ ان پر ڈالتے۔۔ ویسے ہی نکل گیا۔۔۔۔۔

سفید کاٹن کی شلوار قمیض میں ملبوس حازم سرحان اور بلیک کاٹن کی شلوار قمیض میں ملبوس سامر میر۔۔۔آج شاید کافی عرصے بعد فرصت میں بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔۔

یہ حازم سرحان کے ڈیرے کا منظر تھا۔۔۔ان کے علاوہ اور کوئی اندر نہیں تھا۔۔۔۔

شاید تم نے گاؤں سے جا کر غلطی کی۔۔۔تم سب بھول گئے۔۔۔اپنا سب کچھ۔۔" سگار کے دھویں کو دیکھتے۔۔۔۔وہ قدرے افسوس سے بولا تھا۔۔۔"

سامر سگریٹ یا سگار نہیں پیتا تھا مگر اس وقت وہ بھی پی رہا تھا۔۔۔اسکی بات سن کر ہنس دیا۔۔۔

اور مجھے لگتا ہے کہ تم نے یہاں ہی رہ کر بہت وقت بر باد کر دیا۔۔۔تم کچھ " رسموں کے علاوہ۔۔اور کچھ نہیں جانتے۔۔دنیا کہاں سے کہاں پہنچ چکی ہے۔۔اور تم۔۔۔ہم بہت پیچھے رہ گئے ہیں۔۔۔" وہ گہرا کش لیتے۔۔ سنجیدگی سے بولا۔۔بال اب ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔ایک بازو صوفے کی پشت پر پھیلا رکھا تھا جبکہ دوسرے میں سگار تھا۔۔۔ٹانگ پر ٹانگ جمائے وہ اس وقت۔۔گاؤں کا وڈیرا ہی لگ رہا تھا۔۔۔

یہ کچھ رسمیں نہیں۔۔یہ ہماری پہچان ہیں۔۔۔سب کچھ ہیں۔۔انکے علاوہ" ہم کچھ نہیں۔۔" اسکا لہجہ سپاٹ ہو گیا۔۔۔اپنے رسم و رواج اور اصولوں، روائتوں کے خلاف وہ کچھ نہیں سن سکتا تھا۔۔۔

خیر۔۔۔سامر نے جانے دیا۔۔وہ بحس نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔"میں "
چاہتا ہوں کہ اس لڑکی۔۔ہاں کیا نام ہے اسکا۔۔عیسل۔۔۔اسکو تم اپنی
حویلی میں لے جاؤ۔۔اس کا باپ ملا تھا ابھی۔۔کہہ رہا تھا کہ وہ ایک ہی چھت
تلے۔۔اس جنید اور اپنی بچی کو نہیں رکھنا چاہتا ہے اور یہ مناسب ہے بھی
نہیں۔میں لے جاتا مگر بابا سائیں کافی غصہ ہیں۔۔"وہ کام کی بات کر آیا اور
سگار ایش ٹرے میں مسل دیا تھا۔۔۔وہ رحم دل تھا مگر سامر ہر گز نہیں۔۔
وہ اسکے فیصلے سے ناخوش تھا مگر جتایا نہیں۔۔۔

ہمم میں دیکھ لوں گا۔۔۔"وہ ہنوز سگار پی رہا تھا۔۔۔ "

وہ دونوں کافی عرصے بعد۔۔کافی دیر بیٹھے باتیں کرتے رہیں۔گو کہ دونوں
کے نظریات کافی مختلف تھے مگر پھر بھی وہ کافی دیر بیٹھے رہے تھے۔۔وہ
بچپن کے گہرے دوست تھے مگر اس سے یکسر انجان تھے کہ آج

وہ تنہا فرصت میں۔۔دلوں میں محبت لیے۔۔آخری بار بیٹھے سگار پی رہے تھے۔۔۔۔۔

کسی بات پر سامر میر کا دلکش قہقہہ گھونجا تھا اور پھر وہ ہنستا چلا گیا تھا۔۔۔

میں کسی ضروری کام سے شہر جا رہا ہوں۔۔شاید رات کو لوٹ نا سکوں۔۔"

"وہ کبیر جدیال تھا جو اپنی ماں کے سامنے بیٹھا کہہ رہا تھا۔۔۔

اندر داخل ہوتے رملہ کا حلق تک کڑوا ہوا مگر اب واپس نہیں لوٹ سکتی تھی۔۔۔

کبیر نے اسے دیکھا۔۔جو پرپل کلرڈ شارٹ فراک میں کافی اچھی لگ رہی تھی۔۔۔چہرے پر معصومیت تھی مگر بے زاری بھی تھا۔۔۔شال کندھوں کے گرداب بھی تھی۔۔۔

رات کو کچن والا واقعہ اور اسکا دوپٹہ سے لاپرواہ وجود نگاہوں کے سامنے سے گزرا تو وہ دلکشی سے مسکرایا۔۔رملہ کو اور برا لگا تھا۔۔۔

آؤ بیٹھو نا۔۔کھڑی کیوں ہو۔۔وہ اسے دیکھتے ہی بولی مگر رملہ سے اور نار کا" مگر۔۔۔

میں آتی ہوں کچن سے۔۔۔"وہ تیزی سے مڑی تھی واپس۔۔کبیر کی " موجودگی میں وہاں بیٹھنا کہاں ممکن تھا۔۔۔

وہ جب واپس آئی تو کبیر جا چکا تھا۔۔۔اسنے سکون کا سانس لیا مگر جب نگاہ ٹیبل صوفوں پر پڑے نفیس جوڑوں اور زیورات پر پڑی تو ایک بار پھر سکون غارت ہو چکا تھا۔۔۔

پورا دن گزر چکا تھا مہیرہ بھی نہیں آئی مگر۔۔وہ آ بھی جاتی تو کیا۔۔رملہ کیا یقین تھا کہ حازم کبھی نہیں مانے گا۔۔اسک لیے اسکے اصول ہر چیز سے زیادہ اہم تھے۔۔۔اس کے پاس دوسرا کوئی آپشن نہیں تھا۔۔اسے کبیر سے شادی کرنے کے لیے دل کو مارنا ہی پڑا۔۔۔وہ ہار مانتی کبیر سے شادی کے لیے زہنی توڑ کر تیار ہو گئی تھی۔۔اگر یہی تھی قسمت تو یہی سہی۔۔پرسوں اسکا مایوں تھا۔۔۔اور بس پھر کچھ نہیں بچنا تھا۔۔۔

" رملہ سن بھی رہی ہو۔۔۔کل ایک آخری بار شہر جا کر اپنے پسند کا جو بھی لینا ہو لے لینا پھر مایوں بیٹھنے کے بعد کہیں نہیں جا سکو گی۔۔۔

ج جی ٹھیک ہے۔۔۔وہ ایکدم ہوش میں آئی تھی۔۔۔چاہیئے تو کچھ نہیں" تھا۔۔بس ایک بار اس ماحول سے کچھ دور کھل کر سانس لینا چاہتی تھی۔۔ کچھ لمحوں کے لیے سب بھولنا چاہتی تھی۔۔مگر وہ پھر ایکدم اٹھی۔۔۔

میں گل زار کے ساتھ۔۔اور مہیرہ کو لے کر ابھی ہی چلی جاتی ہوں۔کل " اتنا وقت نہیں ہو گا۔۔۔رات کو حازم لالا کے فلیٹ میں رک جائیں گے۔۔۔" وہ ان دونوں کو دیکھتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

ٹھیک ہے حازم کو بتا دینا۔۔۔" گل بانو نے نرمی سے کہا۔۔وہ اکثر لیٹ " ہونے کی وجہ سے حازم کے فلیٹ میں رک جاتے تھے۔۔۔۔رملہ پلٹ گئی اب مہیرہ کو بھی منانا تھا۔۔۔۔

اس نے غلط فیصلہ کیا تھا۔۔۔

آج موسم قدرے خوشگوار تھا۔۔۔ٹھنڈی ٹھنڈی ہوااور بادلوں کا بسیرا تھا۔۔۔۔

وہ گرے کلرڈ شفون کا فراک پہنے اپنے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔دائیں جانب سے سارے بال کندھے پر گرے ہوئے تھے اور ہاتھ میں پکڑی بلیک نیل پالش کو پاؤں کے ناخنوں پر لگاتے وہ کچھ گنگنا رہی تھی۔۔۔۔

کل رات کو کافی دیر سے گھر آنے پر سب ہی اس سے
خفا تھے جبھی وہ آج رملہ سے ملنے نا گئی۔۔۔کل کی نسبت اب چہرے پر
سکون تھا۔۔۔اسے سمجھ آ گیا تھا کہ غلطی اسی کی تھی۔۔رات کے وقت اکیلی

اسکے کمرے میں نہیں جانا چاہیے تھا۔۔حازم کا رویہ ٹھیک تھا۔۔اس نے جب دوپٹے کو چھوا تو اسے لگا وہ بھی کبیر جیسا ہی تھا مگر اسکا دوپٹہ کو سر پر کر دینا۔۔مہیرہ کی نظر میں اسکی عزت بڑھا گیا تھا۔۔البتہ ڈر پھر بھی تھا مگر وہ مطمئن تھی اس وقت۔۔۔۔۔

پالش لگانے کے بعد اسنے اپنے پاؤں دیکھے۔۔سفید خوبصورت پاؤں۔۔۔۔ اسے ہمیشہ سے سجنے سنورے کا کافی شوق تھا اور اس کے شوق کے پیش نظر ارتسام کافی چیزیں لا کر دیتا رہتا تھا۔۔۔

مہیرہ مسکراتے ہوئے اٹھی۔۔بالوں کو دو چار بل دیتے جوڑا بنایا تو صراحی دار گردن نمایاں ہو گئی۔۔۔مگر حسن کا مکمل مجسمہ تھی مگر بے خبر تھی۔۔۔

ابھی ہاتھ دھونے واش روم میں جاتی ہی کہ بیڈ پر پڑے موبائل پر کال آنے لگی۔۔اسنے جلدی سے جھک کر موبائل اٹھایا۔۔۔

ہاں رملہ۔۔سوری یار۔۔۔۔میں آج نہیں۔۔۔۔۔کیا مطلب اس" وقت۔۔۔۔اپنی بات کہتے وہ رکی اور حیرت سے بولی۔۔۔

یار مشکل ہے۔۔۔اچھا چلو میں بابا سے بات کرتی ہوں۔۔۔۔"الوداعی " کلمات کہتے اسنے موبائل بند کیا اور جلدی جلدی چیزیں سمیٹتے واش روم میں چلی گئی۔۔۔اب گھر میں سب کو منانا تھا جو مشکل تو تھا مگر ارتسام کو منا لیتی تو سب ہو جاتا۔۔۔

بلیک سلیولیس ویسٹ پہنے۔۔اسکے بال بکھرے ہوئے تھے اور آنکھیں شدید سرخ ہو رہی تھی۔۔وہ اس چھوٹے مگر سٹائلش کچن میں کھڑا۔۔دو گلاس میں وہ وائن انڈیل رہا تھا۔۔۔۔

جب ٹک ٹک کی آواز قریب آتی گئی تھی۔۔۔۔

اتنی دیر کیوں لگا رہے ہو۔۔میں کب سے تمہارا انتظار کر رہی تھی۔۔۔" "

وہ بولڈ ڈریس میں ملبوس خوبصورت لڑکی اسکے گلے کا ہار بنتے شکوہ کناں سا بولی تھی۔۔۔۔خوبصورت میک اپ سے سجی آنکھوں میں بے باک خمار رقص کر رہا تھا۔۔۔

انتظار کرنے کا انعام بھی تو ملے گا نا۔۔۔'ایک گلاس اسے پکڑتے۔۔وہ "
خود میں گھونٹ گھونٹ وہ زہر اتارتے۔۔۔دوسرا ہاتھ اسکی کمر پر رکھتے اسے
کچھ اور قریب کر گیا تھا۔۔۔

نشہ سامنے کھڑی لڑکی کا تھا یا پھر وائن کا اندازہ لگانا مشکل تھا۔۔البتہ وہ اس
وقت گہرے نشے میں تھا۔۔۔

کچھ لمحوں بعد گلاس نیچے گرے۔۔۔۔
ٹوٹنے پھر بکھرنے کی آواز آئی۔۔۔۔
وہ گہرے نشے میں تھے۔۔۔
اس نے سامنے کھڑی لڑکی کو شدت سے کیبنٹ سے پن کیا۔۔اور قریب
ہو گیا تھا۔۔۔۔

میں نے سمجھا کہ میرا ساتھ تیرا سکھ ہو گا
میں تو بس دُکھ ہوں، یہ سچ تُم نے بتایا مُجھ کو
مُجھ کو معلوم ہے مشکل ہے محبت مُجھ سے
تُم نے جاتے ہوئے ے یہ بھی تو جتایا مُجھ کو

وہ نچلا لب دانتوں میں دبائے۔۔ خفگی سے بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔
سامنے کرسی پر اسحاق خان اور تہمینہ خان بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔جو اسے تاسف سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

دیکھ رہے ہو اب اسے۔۔ کل رات کو لیٹ واپس آئی اور اب پھر جانے کی" بات۔۔وہ بھی رات کو شہر میں رکنا۔۔یہ سب تمہاری وجہ سے ہو رہا ہے۔۔

تم نے اسے سر چڑھا رکھا ہے۔۔۔"وہ کافی غصے میں ارتسام سے بولے تو ارتسام نے لب بھینچ لیے۔۔۔وہ خود بھی نہیں چاہتا تھا کہ وہ شہر رکے۔۔وہ بھی اکیلی مگر مہیرہ اسے اٹھا ہی لائی تھی باپ کے سامنے۔۔۔

رملہ کی شادی ہے دو دن بعد۔۔۔"ارتسام نے کرسی کو شدت سے " پکڑا۔۔چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔۔مہیرہ کہہ رہی تھی۔۔۔"اسے کچھ شاپنگ کرنی ہے۔۔پھر وہاں انکا اپنا فلیٹ ہے۔۔ہم کوشش کریں گے جلدی آجائیں۔۔لیٹ ہو گئے تو۔۔۔

میں کسی صورت اجازت نہیں دوں گا۔۔۔مجھے ہر گز نہیں پسند لڑکیوں کا " رات کو گھروں سے باہر رہنا۔۔زمانہ کیا بولے گا۔اور تم۔۔تم گھر رہا کرو۔۔۔"وہ نہیں مان رہے تھے۔۔۔مہیرہ رونے لگی تھی۔۔۔

جانے دیں نا بچی ہے۔۔آجائے گی۔۔" تہمینہ بیگم نے اسکی سائیڈ لینی چاہی تھی۔۔۔

اگر ارتسام کے ساتھ جاتی ہے تو ٹھیک ہے۔۔۔" کہیں نا کہیں دل میں وہ خود مان گئے تھے اسکے آنسو دیکھ کر۔۔۔وہ ان کی ہی بیٹی تھی۔۔بس وہ دونوں میں کچھ فرق کرتے۔۔ مگر مہیرہ انکو کافی پیاری بھی تو تھی۔۔۔

ارتسام بھائی کیسے۔۔۔اسنے یکدم گالوں کو صاف کرتے۔ حیرت و خفگی سے " کہا۔۔۔

تم تیار ہو لے چلتا ہوں۔۔۔" وہ اٹھ گیا تھا اور برداشت نہیں ہو رہا " تھا۔۔۔۔

تم اسکے ساتھ چلی جاؤ۔۔میرا شہر میں دوست ہے ایک۔۔میں ادھر رک " جاؤں گا۔۔۔"اسکو کمرے کے پاس چھوڑتے وہ سنجیدگی سے بولا اور تیزی سے اپنے کمرے میں گم ہو گیا تھا۔۔۔

مگر ایسے کیسے ہو سکتا ہے۔۔جوان لڑکی ہے یہاں کیا کرے گی۔۔"شاھد " جدیال نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

حویلی میں اور بھی کافی لڑکیاں کام کرتی ہیں۔۔ایک وہ کر لے گی تو کیا ہو " جائے گا۔۔۔سامر میر نے کہا ہے۔۔۔وہ وہاں نہیں رکھ سکتا ہے۔۔۔" سامنے بیٹھے حازم نے سنجیدگی سے کہا تھا۔۔وہ خود راضی نہیں تھا مگر ماننا پڑا۔۔۔

ہممم۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔میں بات کرتا ہوں اسکے باپ سے۔۔۔ویسے بھی اجکل میں شادی شروع ہو جائے گی کافی کام ہو گا۔۔۔" وہ پر سوچ سا بولے۔۔۔ "

رملہ پر نظر رکھوائیں۔۔وہ شادی سے خوش نہیں ہے۔۔اور الٹی سیدھی حرکت نا کر بیٹھے۔۔۔" شادی کے زکر سے رملہ یاد آئی جبھی بولا تھا۔۔۔ شاھد جدیال سر ہلا کر رہ گئے۔۔وہ اسے نہیں بتا سکے کہ رملہ شہر گئی ہوئی تھی۔۔۔۔ "

تین گاڑیاں کھڑی تھی جن میں سے دوسری گاڑی میں ہلکے نیلے رنگ کا شفون کا فراک پہنے۔۔وہ کب سے انتظار کر رہی تھی مہیرہ کا۔۔۔مگر وہ تھی کہ آ نہیں رہی تھی۔۔۔اب رملہ تھکنے لگی تھی۔۔۔جب وہ سامنے سے آتی نظر آئی۔۔۔مگر نظریں اس پر نہیں اسکے ساتھ چلتے ارتسام پر اکر رک گئی تھی۔۔۔

وہ گرے شلوار قمیض پہنے۔۔آج ضرورت سے زیادہ سنجیدہ لگ رہا تھا۔۔ بال بے ترتیبی سے ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔۔رملہ اسے دیکھے جا رہی تھی کہ۔۔۔

میں لیٹ نہیں ہوئی تم کچھ زیادہ ہی جلدی آ گئی ہو۔۔۔"گلابی رنگ کی " گول قمیض کے ساتھ پٹیالہ پہنے۔۔۔اسنے شفون کا دوپٹہ گلے میں لے رکھا

تھااور کندھوں کے گرد شال پہنی ہوئی تھی۔۔بال کھلے تھے۔۔وہ اچھی لگ رہی تھی۔۔۔

مگر رملہ کچھ نابولی۔۔۔ارتسام نے بس ایک لمحے کے لیے اسے دیکھا پھر نگاہیں موڑ گیا۔۔۔

ار۔۔ارتسام بھی ساتھ جائیں گے۔۔۔" بمشکل نگاہوں اور لہجے پر قابو " پاتے وہ مہیرہ سے بولی جواسکے ساتھ بیٹھ چکی تھی۔۔

ہاں مگر وہ اکیلے آئیں گے۔۔۔ویسے بابا اجازت نہیں دے رہے تھے۔۔" کل وہ بھی ہمارے ساتھ واپس آجائیں گے۔۔۔"گاڑیاں چلنا شروع ہو گئی تو ایک آخری بار رملہ نے مڑ کر اسے دیکھا۔۔۔

جو دور ہوتا جا رہا تھا۔۔۔

آئینور کی شادی ہے نا لالا۔۔۔میرے پاس ایک جوڑا بھی نہیں ہے۔۔ "
میں کیا پہنوں گی۔۔۔" وہ جتنے صدمے سے بول رہی تھی اس سے زیادہ
صدمے سے سامر نے اسے دیکھا۔۔۔۔

وہ اس وقت باہر لان میں بیٹھا چائے پی رہا تھا جب آئینور آ گئی تھی۔۔۔

" خدا کا نام لو۔۔۔ہر ہفتے تم جاتی ہو شاپنگ کرنے۔۔اور تمہارے پاس کچھ
نہیں ہے۔۔۔" وہ اسے گھور رہا تھا۔۔اس وقت تھکا ہوا تھا ورنہ اسے لے
جاتا۔۔۔ مگر آئینور کے کان پر جوں تک نہ رینگی۔۔۔

کیا مطلب ہے آپکا۔۔میں روز روز شاد کے لیے شاپنگ تو نہیں کرتی" ہوں۔۔۔اتنے عرصے بعد کسی کی شادی ہے لے جائیں نا۔۔بابا اور کسی کے ساتھ بھیجیں گے نہیں۔۔ورنہ آپ کو تنگ نا کرتی۔۔۔"وہ اب کافی معصوم بنتے ہوئے بولی تو سامر کو ماننا پڑا۔۔۔۔۔

گھڑی پر وقت دیکھتے۔۔اسنے چائے کی پیالی واپس رکھی۔۔۔"پانچ منٹ میں آؤ۔۔۔"وہ شال کندھے پر سیٹ کرتے۔۔آنکھوں پر گاگلز لگاتے۔۔ تیزی سے آگے بڑھ گیا اب لے کر جانا تو تھا ہی تو دیر کر کے کیا کرتا۔۔۔۔

پیچھے آئینور چہکتے ہوئے تیزی سے اندر بھاگی تھی۔۔۔۔۔

وہ اس وقت مہیرہ کے ساتھ اس مال میں گھوم رہی تھی۔۔۔۔وہ تو کچھ نہیں لے رہی تھی البتہ مہیرہ کافی کچھ پسند کر چکی تھی۔۔ایسا بہت ہی کم ہوتا کہ وہ دونوں اکیلی باہر نکلتی۔۔ورنہ کوئی نا کوئی ساتھ ہوتا تھا

رملہ تم بھی لو نا کچھ۔۔۔وہ سامنے دیکھو۔۔۔۔کچھ تو لو۔۔۔"مہیرہ اب " تھکتے ہوئے بولی۔۔بال چہرے کو چھوتے پھر پیچھے ہو جاتے۔۔۔چہرہ تھکن کے باعث سرخ ہو رہا تھا اب۔۔۔وہ ادھر ہی بیٹھ گئی تھی۔۔

میرا دل بالکل نہیں چاہ رہا کچھ بھی لینے کو یار۔۔۔میرا خیال ہے واپس چلتے" ہیں۔۔۔"وہ بے زاری سے بولی مگر نگاہیں بار بار اطراف میں دیکھ رہی تھی۔۔۔۔اس نے مہیرہ سے سنا تھا کہ ارتسام بھی اسی مال میں تھا۔۔۔آج

سے پہلے اتنی بے قرار وہ کبھی نا ہوئی تھی مگر آج بہت بے چین ہو رہی تھی۔۔۔ نجانے کیوں۔۔

" کیا مطلب ہے۔۔۔اب کچھ تو لو نا۔۔۔ تم نے خود ہی تو کہا تھا کہ تم شادی ہے لے راضی ہو۔۔۔۔" اسے صدمہ پہنچا تھا جیسے۔۔۔۔

رملہ کچھ نہیں بولی۔اسکا دھیان ہی نہیں تھا یہاں کہیں بھی۔۔۔وہ تھک کر اسکے ساتھ بیٹھ گئی تھی۔۔ تھکن، بے زاریت دکھ۔۔ازیت۔۔مایوسی سے ۔۔۔

" یار۔۔۔پانی لاؤں تمہارے لیے۔۔۔" مہیرہ بھی اسے دیکھ کر اداس ہو گئی تھی۔۔۔

لادو۔۔۔"وہ بس کچھ پل اسے یہاں سے بھیجنا چاہ رہی تھی۔۔۔مہیرہ اٹھ" کر چلی گئی۔۔۔۔

وہ آنکھوں پر گاگلز لگائے۔۔۔۔ادھر ادھر پریشانی سے دیکھ رہا تھا۔۔آئینور پتا نہیں کدھر چلی گئی تھی۔۔۔اسے شدید پریشانی ہو رہی ہیں۔۔اوپر سے اسکا موبائل بھی سامر کے پاس تھا۔۔۔۔۔

کدھر چلی گئی ہے یہ لڑکی۔۔۔۔"وہ خود سے بڑبڑاتے پیچھے مڑا۔۔۔۔" عین اسی وقت۔۔وہ اس سے ٹکرائی۔۔ہاتھ میں پکڑی بوتل جو ابھی ہی کھولی تھی۔۔۔الٹی اسکی قمیض پر گری تھی۔۔۔۔

وہ خود سے اسکے چوڑے سینے سے ٹکرائی۔۔اور اتنی ہی تیزی سے پیچھے ہوئی مگر سامر نے اسکا بازو پکڑ لیا۔۔۔

عجب مشینی لمحہ تھا دونوں کچھ سمجھ ہی نا سکے۔۔۔۔

سامر نے پہلے اپنی قمیض کو پھر اسے دیکھا۔۔جو اس سے دو قدم کے فاصلے پر کھڑی۔۔۔ حیرت و پریشانی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔دائیں جانب سے کئی بال چہرے پر بکھر گئے تھے۔۔۔وہ سیاہ نین کٹوروں میں کچھ خوف سا تھا۔۔۔۔ طلسماتی لمحہ تھا۔۔۔وہ اسے دیکھتا گیا۔۔۔۔

جبکہ مہیرہ کو دو پل کچھ سمجھ نہیں آیا مگر جب آیا تب دیر ہو چکی تھی۔۔۔ ایک تو اسکا سر اسکے کندھے سے لگا۔۔۔اور اسکی شرٹ۔۔۔۔

م۔۔سوری۔۔۔مجھے پتا نہیں چلا۔۔۔"جب اسکے ہاتھوں کا لمس بازو پر" محسوس ہوا تو ایکدم وہ پیچھے ہوتے بولی۔۔۔بال بے ساختہ کان کے پیچھے کیے۔۔وہ گھبرا چکی تھی شدید۔۔۔

سامر کو بھی ہوش آیا۔۔اسنے گا گلز اتارتے۔۔اپنی قمیض کو دیکھا۔۔۔پھر اسے۔۔۔غصہ تو شدید آیا مگر کر نا سکا تھا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔کوئی بات نہیں۔۔"وہ کافی سنجیدگی سے بولا تھا۔۔۔گیلی قمیض " کافی بری لگ رہی تھی مہیرہ کو احساس ہوا مگر۔وہ جلدی سے وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔دھڑکنیں کانوں میں شور مچا رہی تھی۔۔۔۔رنگت ہنور سرخ تھی۔۔۔

سامر نے اسے دور جاتے تک دیکھا تھا۔۔۔۔

"رملہ۔۔۔"

ابھی مہیرہ کو گئے دو منٹ نہیں ہوئے تھے کہ اپنے نام کی پکار کر سر" اٹھایا۔۔وہ وہی تھا۔۔۔جس کی تلاش میں اب وہ تھک چکی تھی۔۔اسے سامنے دیکھ کر لگا کہ زندگی اتنی بری نہیں تھی۔۔۔وہ اسے دیکھتی گئی۔

رملہ۔۔۔"ارتسام نے دوبارہ پکارا تو اسے ہوش آیا۔۔وہ ایکدم کھڑی " ہو گئی تھی۔۔۔

"ج۔۔جی۔۔۔"

کیاہوا طبیعت ٹھیک ہے۔۔"وہ پریشان ہو گیا تھا اسے یوں دیکھ کر۔۔۔ "
دل کو جیسے کوئی مٹھی میں مسل رہا تھا۔۔۔۔

ج۔۔جی۔۔۔ٹھیک ہوں۔۔بس تھوڑی سی تھک گئی تھی۔۔"اس نے"
بروقت بہانا بنایا۔۔۔دل جیسے کانوں میں دھڑک رہا تھا۔۔۔اسکے پاس
موجودگی۔۔اسکے لہجے کی نرمی۔۔۔نگاہوں کا بے ساختہ پن۔۔۔رملہ کو اور
ازیت سے دوچار کر گیا تھا۔۔۔۔

اس پل اس پر ادراک ہوا۔۔وہ پسندیدگی نہیں تھی۔۔۔اسے ارتسام سے
محبت ہو گئی تھی۔۔۔اور ارتسام۔۔اسے آخری بار۔۔۔بے خودی کے عالم
میں دیکھ رہا تھا۔۔پھر وہ کسی اور کی ہو جاتی۔۔پھر کہاں دیکھ پاتا۔۔۔

میرے ساتھ کچھ بھی 'دفعتاً' نہیں۔

ہاتھوں میں نصیب کی جو لکیر ہے، اخیر ہے

بیٹھ جاؤ۔۔۔"وہ نرم مگر سنجیدگی سے بولا۔۔۔اسکی طبیعت سچ میں " ٹھیک نہیں نہیں۔۔رملہ بنا کچھ کہے۔۔بیٹھ گئی۔۔۔سر جھکائے۔ہاتھوں کی لکیروں کو دیکھتے۔۔۔جو اس پر ہنس رہی تھی جیسے۔۔۔ایک ایک کر کے۔ آنسو اسکی آنکھوں سے بہنے لگا۔۔۔ارتسام تڑپ گیا تھا۔۔

کیا ہوا۔۔رو کیوں رہی ہو۔۔۔خدارا اور تکلیف مت دو۔۔۔" بے " ساختہ۔۔۔وہ شکوہ کر گیا تھا۔۔۔پہلے کم تکلیف تھی کہ اب اسے روتا بھی دیکھتا۔۔۔

رملہ اور رونے لگی تھی۔۔۔کچھ بھی بس میں نہیں تھا۔۔۔اور ارتسام اسکے آنسو تک نہیں پونچھ سکتا تھا۔۔وہ مٹھیوں کو شدت سے بھینچے۔۔۔۔

اسے دیکھ رہا تھا۔۔رگیں شدید تن چکی تھی۔۔۔آس پاس زیادہ رش نہیں تھا۔۔۔

رملہ۔۔رملہ۔۔کیا ہوا بھائی۔۔۔رملہ مجھے دیکھو کیا ہوا یار۔۔۔"اسی وقت" مہیرہ وہاں بھاگتے ہوئے آئی۔۔اور اب حیرت و پریشانی سے بولی۔۔مگر رملہ کے رونے میں کوئی کمی نا آئی۔۔وہ روئے جا رہی تھی۔۔۔ارتسام تیزی سے وہاں سے ہٹ گیا۔۔۔اس سے اور برداشت نہیں ہو رہا تھا۔۔۔اسکی نگاہوں کے اعتراف نے اسکے دل پر ایک اور گہرا زخم دیا تھا۔۔۔۔

اچھا چلو ہم فلیٹ چلتے ہیں۔۔۔"زبردستی اسے لیے وہ کھڑی ہوئی۔۔۔" اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔وہ اسے لیے۔۔۔باہر نکل گئی تھی مال سے۔۔۔۔

پلم کلرڈ شارٹ فراک اور کیپری پہنے۔۔اسنے بالوں کو جوڑے کی صورت بند کرر کھا تھا۔۔۔

وہ تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھے۔۔۔فرصت سے سامنے کھڑے شخص کو دیکھ رہی تھی۔۔۔جو کافی پریشان لگ رہا تھا۔۔۔بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے اور بازوں کو کہنیوں تک فولڈ کرر کھا تھا۔۔بائیں ہاتھ میں پکڑے سگار سے کش لیتے۔۔۔وہ نجانے کون سا غم ہلکا کرنا چاہ رہا تھا۔۔۔

تنی ہوئی رگیں اور گندمی رنگت۔۔۔وہ کافی پر کشش مرد تھا۔۔۔آئینور اسے دیکھے جا رہی تھی۔۔۔اسکی بھوری آنکھوں میں دلچسپی تھی۔۔۔لبوں پہ خوبصورت مسکراہٹ تھی۔۔۔جبکہ مقابل نے اب تک اسے نہیں دیکھا تھا۔۔

آئینور۔۔تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔کب سے تمہیں ڈھونڈ رہا ہوں۔۔۔" کوئی احساس ہے تمہیں۔۔۔" وہ ایکدم سٹپٹا کر پیچھے مڑی۔۔۔سامنے ہی سامر کھڑا تھا۔۔وہ ڈر گئی۔۔۔اسے اسے پتا تو نہیں چل گیا۔۔

وہ۔لالا۔۔میں۔۔۔۔"

چلو اب۔۔رات دیکھو کتنی زیادہ ہو گئی ہے۔۔" اسے کچھ بھی کہنے کی مہلت دیے بنا۔۔اسکا ہاتھ پکڑتے۔۔۔اپنے ساتھ لیے باہر کی جانب بڑھا۔۔۔آئینور خوفزدہ ہو گئی تھی مڑ کر نہیں دیکھا۔۔۔جبکہ اس شخص نے اب کہ اسے دیکھا تھا۔۔۔کافی ناگواری سے۔۔وہ کب سے اسکا دیکھنا محسوس کر چکا تھا مگر مڑا نہیں۔۔۔وہ جب تک مال کے نا نکلی۔۔وہ سرد نگاہوں سے اسکی پشت کو دیکھے جا رہا تھا۔۔۔۔

یہ کیا اندر کوئی ہے کیا۔۔دروازہ اندر سے بند ہے۔۔۔"مہیرہ نے حیرت" سے کہا تھا۔۔۔رملہ اب کچھ بہتر تھی۔۔۔ان لوگوں نے کھانا باہر ہی کھایا تھا اب رات کافی زیادہ ہو چکی تھی۔۔۔جب وہ فلیٹ پہنچے۔۔۔

رملہ نے ایکدم لب بھینچے۔۔۔"کبیر ہوگا۔۔۔رکو۔۔دوسری کی ہے میرے پاس۔۔"اسکے اپنے بیگ سے چابی نکال کر اسے پکڑائی۔۔اگر زیادہ دیر ہو ہو گئی ہوتی تو وہ واپس چلے جاتے۔۔مگر رات زیادہ ہو گئی تھی۔۔۔۔

مہیرہ نے چابی کی مدد سے لاک کھولا۔۔دروازہ دھکیلا۔۔اور دروازہ کھلتا چلا گیا تھا۔۔۔

۔میں تو بہت تھک گئی ہوں یار۔۔۔اب تو صبح تک سوتی رہوں گی۔۔""

مہیرہ اندر آتے ہی صوفے پر گرتے ہوئے بولی۔۔۔رملہ نے سارے شاپنگ بیگز ادھر رکھے۔۔اور خود بھی شال اتارتے صوفے پر رکھ دی۔۔۔ نگاہیں گھمائیں مگر وہاں کوئی نہیں تھا۔۔شاید کبیر سو رہا ہو۔اچھا ہے۔۔وہ اسکی نظر میں آنا بھی نہیں چاہتی تھی۔۔۔

رملہ مانا کہ تم بھی تھکی ہوئی ہو۔۔۔مگر یار پانی پلا دو نا۔۔۔"مہیرہ نے " اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔وہ ضرورت سے زیادہ تھک چکی تھی۔۔۔

رملہ سر ہلاتی کچھ کی جانب بڑھی۔۔۔مگر کچن کے دروازے میں ہی رکنا پڑا تھا۔۔۔اسکا وجود شل ہو گیا۔۔۔وہ لڑکھڑا گئی تھی۔۔۔

سامنے ہی وائن کی ہوتل۔۔ٹوٹے کانچ۔۔اور فرش پر پڑی سرخ ہیلز۔۔ منی جیکٹ۔۔۔اور بلیک ویسٹ پڑی ہوئی تھی۔۔۔سب کچھ بے تربیتی سے تھا۔۔۔اور بہت کچھ اس کے اندر ٹوٹ گیا۔۔۔

کیا ہوا رک کیوں۔۔۔۔۔ مہیرہ اسے دیکھتے۔۔اٹھتے ہوئے اس تک آتے " ہوئے بولی۔۔۔۔ مگر دروازے پر وہ بھی رک گئی۔۔۔۔

پل لگا تتھا سے سمجھنے میں۔۔۔۔جبکہ رملہ۔۔۔اس نے بے دردی سے گال رب کرتے۔۔۔ایک فیصلہ کیا۔۔اور واپس مڑی تھی۔۔۔" چلو ہم ابھی ہی واپس گاؤں جا رہیں ہیں۔۔۔" وہ تیزی سے سامان اٹھانے لگی۔۔ مہیرہ اب تک سکتے کی حالت میں تھی۔۔۔

عین اسی وقت کلک کی آواز کے ساتھ دروازہ کھلا۔۔۔اور اس نے بنا شرٹ کے۔۔۔باہر نکلنے کی نیت سے قدم بڑھا ہی تھا کہ ساکت ہو گیا۔۔۔۔۔

"بے بی۔۔کہا ہے نا کہ کوئی نہیں ہے۔۔تم کیوں ہمارے سپیشل مومنٹس خراب کرنا چاہ رہے ہو۔۔۔"اسکے پیچھے ہی قابل اعتراض۔۔اور ناکافی لباس میں اس لڑکی نے اکر اسے پیچھے سے ہگ کرتے ہوئے بے باکی سے کہا۔۔۔ اس لڑکی نے ان دونوں کو ابھی نہیں دیکھا مگر۔۔اور کبیر شل سا ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔۔اس کے وہم و گماں میں بھی نہیں تھا کہ وہ وہاں آسکتی ہے۔۔

مہیرہ نے رخ بدل لیا۔۔۔رملہ نے تب تک چیزیں اٹھالی تھی۔۔"چلو ماہی۔۔۔ہم نے انکا وقت خراب کر دیا ہے۔۔۔"وہ ایک سرد نگاہ کبیر پر ڈالتے۔۔۔مہیرہ کا ہاتھ تھامتے۔۔۔اسے ساتھ لیے تیزی سے باہر نکلی تھی۔۔۔

اس لڑکی کو بھی ہوش آیا تھا جیسے۔۔۔"اووو۔۔یہ لڑکیاں کون تھی۔۔۔" اس نے حیرت سے کہا۔۔۔

میری ہونے والی بیوی تھی ایک۔۔۔" وہ سپاٹ لہجے میں بولتا۔۔۔واپس" کمرے میں جاتے۔۔شرٹ اٹھا کر پہننے لگا تھا۔۔۔یہ کیا ہو گیا تھا اس سے۔ اسکا دماغ شل ہونے لگا۔۔جبکہ وہ لڑکی خفگی سے اسے دیکھ رہی تھی اب۔۔۔

وہ ٹوٹتے ہوئے رشتوں کا حسنِ آخر تھا

کہ چُپ سی لگ گئی دونوں کو بات کرتے ہوئے

رملہ یار رونا تو بند کرو۔۔پلیز۔۔۔۔۔۔"وہ مسلسل رو رہی تھی۔۔مہیرہ" کافی گھبرا گئی تھی جبھی پریشانی سے بولی۔۔۔باقی گارڈز کو وہ واپس بھیج چکے تھے۔۔اب رات کو کہاں جاتے۔۔وہ وہاں بھی کیسے رکتے۔۔

چلو یہاں سے ماہی۔۔میرا دل بند ہو جائے گا پلیز۔۔۔"اسکی حالت سچ میں" خراب ہو رہی تھی۔۔۔

اچھا میرا تو موبائل آف ہو چکا ہے اپنا ہی دو۔۔ارتسام بھائی کو کال" کروں۔۔وہی آجائیں۔۔"وہ جیسے ہی لفٹ میں داخل ہوئے تو مہیرہ نے کہا۔۔۔رملہ نے بنا کچھ کہے بیگ اسے دے دیا۔۔اور خود ہنوز رو رہی تھی۔۔۔ابھی ہی تو دل کو منایا تھا۔۔۔اسے لگا وہ صرف نشہ کرتا ہو گا۔۔۔یہ بھی بہت تکلیف دہ تھا۔۔۔مگر وہ تو۔۔۔۔۔وہ کیسے ایک عیاش مرد سے شادی کر لیتی۔۔۔۔اسکا دل بند ہونے لگا تھا۔۔۔وہ منہ پر ہاتھ رکھے اب

سسکیوں میں رو رہی تھی۔۔شال کندھوں سے گرتی بازووں پر جھول رہی تھی مگر اس کہاں پروا تھی۔۔

ہیلو۔۔بھائی۔۔۔ہیلو۔۔۔بھائی ہم فلیٹ سے نکل آئے ہیں۔۔ہمیں لینے" آئیں۔ہیلو۔۔"مگر شاید سگنلز کا ایشو تھا جبھی دوسری جانب ارتسام کو آواز سہی سنائی نہیں دی رہی تھی۔۔۔

مگر پھر بھی وہ جو سمجھا۔۔۔جلدی سے شرٹ پہنتے۔۔۔گاڑی کی چابی لیتے باہر نکلا تھا۔۔۔کال ہنوز چل رہی تھی وہ بول رہا تھا۔۔۔

مہیرہ۔۔جدھر ہو ادھر ہی رکو۔۔۔میں آرہا ہوں۔۔اور کال مت" کاٹنا۔۔۔ہیلو۔۔۔"اس نے گاڑی اسٹارٹ کرتے روڈ پر ڈال دی تھی۔۔بال بے ترتیبی سے بکھرے ہوئے تھے۔۔۔وجیہی چہرے پر شدید پریشانی کا بسیرا

تھا۔۔۔مال سے آتے ہی وہ اتنا شدید پریشان تھا کہ کمرے میں اکر بند ہو گیا۔۔۔

کافی دیر سگار پی کر غم ہلکا کرنا چاہا مگر گھٹن تھی کہ بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔۔ جبھی رملہ کے نمبر سے کال آئی یہ کوئی پہلی بار نہیں تھا۔۔ مہیرہ اکثر اسی کے نمبر سے ارتسام کو کال کیا کرتی تھی مگر اب اسکی پریشان آواز۔۔اور جو لفظ سنائی دیئے وہ پریشان کر گئے تھے۔۔

سن رہی ہو ماہی۔۔۔۔کدھر ہو۔۔۔"گاڑی کی سپیڈ کو خطرناک حد تک" بڑھا چکا تھا۔۔۔اب آواز کلیئر ہو گئی تھی۔۔

بھائی ہم دونوں فلیٹ والی بلڈ نگ کے گراؤنڈ فلور پر کھڑے ہیں۔۔۔" جلدی آئیں۔۔مجھے ڈر لگ رہا ہے اب۔۔کچھ سمجھ نہیں آ رہا ہے۔۔۔"وہ

دونوں اب نیچے آ چکے تھے اور سگنلز ٹھیک ہو چکے تھے مگر رملہ اب بھی رو رہی تھی۔۔۔۔

جبھی گاڑی اکر بالکل انکے پاس رکی تھی اور ارتسام تیزی سے اترا۔۔

کیا ہوا تم ٹھیک ہو۔۔۔ہاں۔۔کچھ ہوا ہے کیا۔کسی نے۔۔"مہیرہ کو " دیکھتے وہ بے چینی سے بول رہا تھا کہ نظر رملہ پر پڑی۔۔جواب رو تو نہیں رہی تھی۔۔ مگر سسکیاں وہ سن چکا تھا۔۔اور۔۔۔دل جیسے تھم گیا تھا۔۔۔رملہ نے بس ایک ادھوری سی نظر اس پر ڈالی تھی اور۔۔۔

کچھ ہوا ہے کیا۔۔۔"رملہ اسکے پاس سے گزرتے۔۔۔گاڑی کا دروازہ" کھولتے بیٹھ گئی تو اسنے مہیرہ سے پوچھا۔۔

وہ اوپر۔۔ "

رملہ کدھر ہے۔۔۔۔"

اسکی بات پوری ہونے سے پہلے ہی کبیر وہاں پہنچ آیا تھا۔۔اور مہیرہ کو دیکھتے سپاٹ لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔

ارتسام نے اسکی سرخ ہوتی آنکھوں کو اور قدموں کی لرکھراہٹ کو بغور دیکھا اور لب بھینچ گیا۔۔وہ کسی حد تک معاملہ سمجھ گیا تھا۔۔۔جو نا سمجھ آیا۔۔وہ اسکے پیچھے آتی لڑکی کو دیکھ کر سمجھ گیا۔۔۔

رملہ کدھر ہے۔۔میں تم سے۔۔۔ "

آواز نیچیر کھو۔۔یہ میری بہن ہے۔۔۔"کبیر اونچی آواز میں چلایا ہی تھا " کہ ارتسام نے اسے دیکھتے سرد لہجے میں کہا۔۔۔کبیر نے اسے پھر گاڑی کو دیکھا۔۔اور پھر تیزی سے آگے بڑھتے اکر دروازہ کھولا تھا۔۔۔۔

وہ لڑکی کچھ لمحے تماشا دیکھتی رہی۔۔پھر کچھ فاصلے پر کھڑی گاڑی میں بیٹھ گئی تھی۔۔۔

نیچے اترو۔۔۔۔"رملہ کو دیکھتے ہی وہ سنجیدگی سے بولا۔۔وہ جو پہلے ہی اسکے " آجانے س گھبرا گئی تھی۔۔اب اسے سامنے دیکھ کر اور ڈر گئی۔۔۔

م۔۔میں نے نہیں۔۔۔"

سمجھ نہیں آرہی ہے نیچے اترو۔۔۔"وہ چلایا تھا پوری شدت سے۔۔ "

نجانے غصہ کس بات کا تھا۔۔۔

بھائی۔۔۔"مہیرہ نے گھبرا کر ارتسام کا بازو پکڑا۔۔۔۔"

مجھے نہیں جانا تمہارے ساتھ۔۔۔۔جاؤ یہاں سے۔۔۔"اب کہ وہ بھی" روتے ہوئے اونچی آواز میں بولی تھی۔۔سر درد سے پھٹ رہا تھا پھر ارتسام اور مہیرہ کے سامنے ہوئی تزلیل اسے شدید شرمندہ کر گئی تھی۔۔۔

رکو تم تو۔۔۔۔ "

دونوں میرے ساتھ آئی تھی۔۔اور واپس بھی میں چھوڑ دوں گا۔۔گاڑی"
سے پیچھے ہٹو۔۔۔"مہیرہ کو فرنٹ سیٹ پر بیٹھاتے۔۔۔دروازہ بند
کرتے۔۔۔وہ اب سنجیدگی سے بولا۔۔۔

اس سے کہاں دیکھا جا رہا تھا یہ سب۔۔اوپر سے رملہ کے رونے کی آواز یہاں تک سنائی دے رہی تھی۔۔وہ شدید خوفزدہ تھی۔۔مہیرہ خود کافی گھبرا چکی تھی۔۔۔وہ اسے کیا سنبھالتی۔۔۔

تم ہوتے کو۔۔۔۔"

مگر اسکی بات پوری ہونے سے پہلے ہی ارتسام نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسے دور کیا۔۔بیک ڈور پوری شدت سے بند کیا۔۔۔غصے کے باعث رگیں خطرناک حد تک تن چکی تھی۔۔۔

شرمندگی اور غصے کے احساس سے کبیر کا منہ سرخ ہو گیا تھا۔۔۔ مگر کچھ کرتا۔۔اس سے پہلے ارتسام گاڑی اسٹارٹ کرتے جا چکا تھا۔۔۔

تمہیں یہ بہت مہنگا پڑے گا۔۔۔بہت مہنگا۔۔۔" وہ نفرت سے ارتسام " کے تصور سے مخاطب ہوا تھا۔۔

❤❤❤❤

سارا رستہ ارتسام خاموش رہا تھا۔۔اور مہیرہ رملہ کو چپ کروانے کی کوشش کرتی رہی۔۔۔سب اتنا غیر متوقع تھا کہ اب تک سمجھ ہی نہیں آیا کہ ہوا کیا تھا۔۔کبیر کے بارے میں جو کچھ رملہ نے کہا وہ اس سے کئی زیادہ برا تھا۔۔

رملہ پلیز پانی پی لو۔۔۔"مہیرہ نے پانی کی باتل دوسری بار اسکی جانب " بڑھائی تھی۔۔

کبیر نے ممر میں نظر آتے اسکے عکس کو دیکھا۔۔۔جواب گال صاف کرتے پانی پی رہی تھی۔۔

تم گھر جا کر سب کو بتا دو۔۔۔کبیر سے شادی مت کرو۔۔۔"مہیرہ نے " نرمی سے کہا تھا۔۔۔

کتنی۔۔بار بتا چکی۔۔ی ہوں۔۔کوئی میرا۔۔۔۔۔۔یقین ن نہیں کرے" گا۔۔"وہ سسکیوں کے درمیان بمشکل بول پائی تھی۔۔۔

تواب۔۔۔اب تم کیا کرو گی۔۔۔۔"مہیرہ کو اسکی شدید فکر ہو رہی تھی۔۔۔۔وہ لوگ گاؤں پہنچنے ہی والے تھے۔۔اور صبح ہونے کو تھی۔۔۔

پتا نہیں۔۔۔"رملہ نے تھکن سے آنکھیں بند کرتے۔۔سر سیٹ سے لگا دیا تھا۔۔رو رو کر گلہ دکھنے لگا تھا اب۔۔۔آنکھیں سوجھ چکی تھی۔۔۔۔ارتسام سے دیکھا نہ جا رہا تھا۔۔وہ گاڑی کی سپیڈ اور بڑھا چکا تھا۔۔۔

مہیرہ بھی خاموش ہو گئی وہ کیا کہتی۔۔۔کل اسکا مایوں تھا۔۔۔پورے خاندان کیا، پورے گاؤں میں اسکی شادی کی خبر پھیل چکی تھی۔۔۔ایسے میں کوئی بھی شادی ختم نہیں ہونے دے گا۔۔۔اسے یقین تھا۔۔۔

باقی کا رستہ خاموشی سے کٹا۔۔۔رملہ سو چکی تھی۔۔۔مگر وہ دونوں جاگ رہے تھے۔۔۔۔

وہ بلیک ویسٹ میں۔۔۔تولیے کی مدد سے گردن و چہرے سے پسینہ صاف کر رہا تھا جب جم روم کا دروازہ ناک ہوا۔۔۔۔

آجاؤ۔۔۔"سنجیدگی سے کہتے۔۔اسنے تولیہ سٹینڈ پر لٹکایا۔۔سیاہ بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے اور ٹف ایکسرسائز کے باعث۔۔۔پسینہ اسکے وجود پر چمک رہا تھا۔۔۔یہ اسکا معمول تھا۔۔وہ روز صبح کافی دیر جم میں گزارتا۔۔۔

میر سائیں۔۔۔بڑے سائیں کا حکم ہے۔۔۔ایک جرگے میں جانا ہے۔۔وہ" " کہہ رہیں ہیں تیار رہیں۔۔۔

بختو نے اندر آتے مودب لہجے میں کہا تو سامر نے ایک نظر اسے دیکھتے۔۔۔ اپنی شرٹ اٹھا کر پہنی تھی۔۔۔

مجھے آج شہر جانا ہے۔۔ جرگے میں نہیں جا سکوں گا۔۔" وہ گہری سنجیدگی " سے بولا تھا۔۔ کچھ دن پہلے والا واقعہ اسے بھولا کب تھا۔۔۔ اس نے سوچ لیا تھا اب وہ تبھی جرگے میں جائے گا جب اسکے پاس فیصلہ کرنے کا حق ہو گا۔۔۔ اس سے پہلے وہ ہر گز نہیں جانا چاہتا تھا۔۔۔

مگر بڑے سائیں نے۔۔۔۔"

تم جاؤ اب۔۔۔" وہ اور کچھ نہیں سننا چاہتا تھا۔۔۔ فضلو سر ہلاتے باہر نکل " چکا تو سامر بھی اپنے کمرے کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

میں ساتھ آجاتی مگر بابا بہت خفا ہوں گے۔۔۔"وہ شرمندگی سے بولی۔۔"
وہ لوگ اس وقت جدیال حویلی کے باہر تھے۔۔۔

نہیں۔۔کوئی بات نہیں۔۔تم جاؤ۔۔"رملہ گاڑی سے اترتے ہوئے "
بولی۔۔آواز بھاری ہو چکی تھی۔۔وہ شال درست کرتی۔۔حویلی کی جانب
بڑھ گئی۔۔۔پھر وہی قید تھی۔۔ان دونوں نے اسے حویلی کے اندر جانے
تک دیکھا تھا۔۔

تمہیں میں تھوڑا آگے اتار دیتا ہوں۔۔مجھے کچھ کام سے جانا ہے۔۔۔""
ارتسام نے دوبارہ گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوئے کہا تو وہ سر ہلا گئی۔۔۔تھکن اور
نیند سے آنکھیں بند ہو رہی تھی۔۔۔۔

تو آگئی ہو تم۔۔ویسے اتنی دیر تو نہیں لگتی ہے۔۔۔پوری رات گزر گئی تم اب پہنچی ہو۔۔۔" وہ ابھی سیڑھیاں چڑھ کر اپنے کمرے میں داخل ہونے کو تھی کہ سامنے سے آتے کبیر نے اسے روک لیا۔۔۔وہ خود بھی کچھ دیر پہلے ہی پہنچا تھا۔۔۔ابھی کافی صبح تھی۔۔سب لوگ شاید کمروں میں ہی تھے۔۔۔۔

ہٹو سامنے سے مجھے کمرے میں جانا ہے۔۔۔" وہ اس وقت کسی بحس کے موڈ میں نہیں تھی۔۔ناہی ہمت بچی تھی

کبیر کچھ لمحے اسے دیکھتا رہا۔۔ سرخ چہرہ سوجھی آنکھیں اور بھاری آواز۔۔ وہ جانتا تھا کہ وہ ساری رات روتی ہی رہی ہو گی۔۔۔

پہلے میری بات کا جواب دو۔۔ کیا کرتی رہی تم ساری رات" اسکے چہرے " پر نگاہیں جمائے۔۔ وہ قدرے سرد آواز میں بولا۔۔ وہ بے عزتی بھول ہی نہیں رہی تھی جب ارتسام سے اسے دور کیا۔۔۔ جب اس نے ارتسام کو چنا۔۔۔

رملہ نے حیرت و صدمے سے اسے دیکھا۔۔ اسے لگا شاید وہ شرمندہ ہو۔۔ شاید کچھ کہے صفائی میں مگر۔۔۔

کم از کم وہ نہیں کرتی رہی ہوں جو تم کرتے رہے۔۔ اب ہٹو میرے رستے " میں۔۔ گھن آ رہی ہے تم سے۔۔۔ نفرت ہو رہی ہے تم سے شدید

نفرت۔۔۔"وہ نفرت سے بولی تھی۔۔۔چہرہ اور سرخ ہو چکا تھا۔۔۔کبیر سرد و سپاٹ نگاہوں سے اسے دیکھتا رہا۔۔۔۔

مگر افسوس۔۔۔۔اتنی نفرت کے باوجود۔۔۔کل تمہیں میرا ہو جانا" ہے۔۔"تمسخر اڑاتا لہجہ۔۔۔بے مروت نگاہیں۔۔۔۔

رملہ کے آنسو ایک بار پھر گالوں پہ گرنے لگے۔۔

اتنا مت رو۔۔۔"وہ ایک دم پاس ہوا۔۔۔۔اتنا کہ فاصلہ بمشکل بچا " تھا۔۔۔"یہ دو دن اپنی زندگی سمجھ کر۔۔ مسکرا کر گزارو۔۔۔کیونکہ اس کے بعد جینا مشکل کر دوں گا تمہارا۔۔۔"وہ انگلیوں کے نرم لمس سے اسکے گالوں کو صاف کرتے۔۔۔۔عجب سرد لہجے میں بولا تو رملہ نے نفرت سے چہرہ کا رخ بدلا۔۔۔کبیر کی نگاہیں ہنوز اسکے نرم گالوں پر تھی۔۔۔۔

میری زندگی میں بہت لڑکیاں آئی اور گئی۔۔اور ہیں بھی۔۔ مگر یقین " کرو۔۔ تم ان سب سے زیادہ حسین ہو۔۔ سب سے پر کشش۔۔ سب سے دلکش۔۔۔۔ سب سے۔۔۔۔ہاٹ۔۔۔ "اسکے کان کے پاس چہرہ کیے۔۔وہ سرگوشی نما سا بولا تھا۔۔۔ یہ سچ بھی تھا۔۔ یا شاید۔۔ وہ اسے اس سے سب سے خوبصورت لگتی تھی کیونکہ وہ کسی کی نہیں تھی صرف اس کی تھی۔۔ چھونا تو دور کی بات۔۔اسے شاید کسی مرد نے نظر بھر کر دیکھا نا ہوا۔۔۔وہ پاک تھی۔۔

دور ہٹو۔۔۔ "اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے۔۔اسے نفرت سے خود سے دور " کرنا چاہا تھا۔۔ مگر دل شدید خوف میں مبتلا ہو تھا۔۔۔ مگر کبیر پیچھے ہونے کے بجائے۔۔۔اسے دیکھتا گیا۔۔

تمہیں پانے کا سرور سر پر سوار ہو چکا ہے۔۔۔جو تمہیں پا کر ہی اترے "
گا۔۔۔۔"اسکو گال کو ہاتھ کی پشت سے چھوتے۔وہ گھمبیر آواز میں بے خود
سا ہوتا بولا تھا۔۔۔۔

جبھی رملہ نے پوری شدت سے دھکہ دیتے اسے دور کیا۔۔اور کمرے میں
جاتے ہی دروازہ بند کر دیا تھا۔۔۔۔۔

کبیر نے بند دروازہ کو دیکھا۔۔اور پھر ہنس دیا۔۔۔طنزیہ۔۔۔۔
اسے یقین تھا کہ وہ کچھ بھی کر لے مگر اسے مل جائے گی۔۔پھر کیسا غم۔۔۔

وہ بے دلی سے سڑک پر چل رہی تھی۔۔۔بال اطراف میں پھیلے ہوئے تھے۔۔۔دوپٹہ لاپرواہی سے گلے میں جھول رہا تھا۔۔۔

ارتسام نے اسے کافی دیر پہلے اسے اتارا تھا مگر وہ اب تک گھر نا گئی۔۔۔عجیب سی حالت ہو رہی تھی۔۔تھکن تھی مگر وہ سونا نہیں چاہتی تھی۔۔رملہ کے لیے وہ شدید فکر مند تھی۔مگر اس سے زیادہ بے بس تھی۔۔۔جب وہ لوگ رملہ کی بات نہیں سن رہے تھے تو وہ کون تھی جس کی سنی جاتی۔۔۔۔پھر ارتسام کی حالت اسے اور پریشان کر رہی تھی۔۔۔

آہہہ۔۔۔"وہ ابھی انہی سوچوں میں گم تھی کہ نجانے کیسے پاؤں مڑا اور" نوکدار پتھر سے مسلا گیا۔۔اور وہ نیچے گرتے گرتے بچی۔۔بچ تو گئی مگر پاؤں شدید زخمی ہو چکا تھا۔۔۔۔

بے ساختہ سسکتے ہوئے نیچے بیٹھی۔۔۔۔پاؤں سے خون نکلنے لگا تھا۔۔۔

افف خدایا۔۔۔"درد کے باعث اسکی آنکھیں شدت سے نم ہونے لگی " تھی۔۔۔وہ ادھر ہی ایک درخت کا سہارا لیتے بیٹھ گئی تھی اب چلا نہیں جارہا تھا۔۔۔

کیا کروں۔۔موبائل بھی بند ہو گیا ہے۔۔۔"اس نے ہاتھ میں پکڑتے " موبائل کو دیکھتے بے بسی سے کہا۔۔سیاہ لمبے بال کندھوں پر بکھرے۔۔اب چہرے پر آرہے تھے۔۔ جنہیں بنا پیچھے کئے وہ بس پاؤں پر ہاتھ رکھے۔۔ بمشکل آنسوؤں کو روک رہی تھی۔۔۔۔

ابھی کچھ لمحے ہی گزرے تھے کہ سامنے روڈ سے سیاہ گاڑی آتی نظر آئی۔۔وہ گھبرا گئی۔۔پتا نہیں کون تھا۔۔۔۔ابھی کافی صبح تھی۔۔چرند پرند کے علاوہ دور دور تک اور کوئی نہیں تھا۔۔

گاڑی پہلے اس کے آگے سے گزری تو اسنے سکھ کا سانس لیا۔۔مگر جب گاڑی ریورس ہوئی تو وہ گھبراتے ہوئے دیکھ رہی تھی اب۔۔۔

جبھی سفید کاٹن کی شلوار قمیض پہنے۔۔۔وہ کندھوں پر شال سیٹ کرتے۔۔ باہر نکلا تھا۔۔۔

وہ شہر جانے کے لیے نکلا تھا مگر رستہ میں کسی کو بیٹھا دیکھ کر پہلے تو آگے بڑھ گیا مگر پھر واپس آتے گاڑی سے نکلا تھا۔۔۔مگر سامنے لڑکی کو دیکھ کر ایک پل کو حیران ہوا۔۔۔

کیا مسئلہ ہے۔۔۔ٹھیک ہو۔۔۔"اس کے سر پر پہنچتے۔۔۔وہ سنجیدگی " سے بولا۔۔۔البتہ ابھی تک چہرہ نہیں دیکھا تھا اس نے۔۔۔

ج۔۔جی۔۔ٹھیک ہوں۔۔بس زرا سی چوٹ لگ گئی ہے۔۔"وہ ہنوز چہرہ" جھکائے ہوئے بولی۔۔وہ اسے دیکھتے ہی پہچان گئی تھی کہ وہ کون تھا۔۔۔مگر وہ۔ نہیں چاہتی تھی کہ وہ اسے پہچانے

دیکھاؤ کدھر لگی ہے۔۔"اس نے پنجوں کے بل بیٹھتے جیسے ہی اسکے پاؤں " کو چھونا چاہا۔۔۔مہیرہ ایک دم گھبرا کر پیچھے ہوئی۔۔چہرہ اٹھائے۔۔۔وہ گھبرائی گھبرائی سی اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

ایک پل کو سامر میر ساکت ہو گیا۔۔۔سرخ و سفید چہرہ۔۔روئی روئی آنکھیں۔۔اور اطراف میں بکھرے سیاہ بال۔۔۔وہ خوبصورتی کا مجسمہ

تھی۔۔چہرے پر چھائی معصومیت اسے اور دلکش بنا رہی تھی۔۔نگاہیں مزید بھٹکتی اسکے گلابی نم لبوں پہ آئی تو یوں لگا دل سینے میں مچلنے لگا تھا۔۔مگر وہ جلد سنبھل گیا۔۔پہچان تو وہ بھی اسے گیا تھا۔۔۔

دیکھنے دو۔۔خون بہہ رہا ہے۔۔۔"من چلے جز باتوں کا بمشکل گلہ "
گھونٹے۔۔وہ اب اسکے سفید پاؤں کو دیکھتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

میں ٹھیک ہوں۔۔آپ جائیں۔۔۔"وہ پیچھے ہوتے ہوئے اب درخت "
سے لگ گئی تھی۔۔زخمی پاؤں پر اس نے پورا ہاتھ جما لیا جواب سرخ ہونے لگا تھا۔۔۔اسے سامنے بیٹھے شخص سے خوف محسوس ہو رہا تھا۔۔ابھی کل ہی تو کبیر کا بھیانک چہرہ دیکھا تھا۔۔۔اوپر سے سامر کی گہری بے باک نگاہیں اپنے چہرے پر بخوبی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

آرام سے دیکھنے دو۔۔یا چلو اٹھو میرے ساتھ۔۔کدھر ہے گھر تمہارا۔۔۔"

"وہ اپنی ہی بات بولتا۔۔اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔وہ جب نہیں چاہ رہی تھی کہ وہ اسے چھوئے تو وہ کیسے زبردستی کر سکتا تھا۔۔۔البتہ اسکے سفید پاؤں پر وہ زخم اسے بے چین کر گیا تھا۔۔۔

نہیں میں چلی جاؤں۔۔۔۔"

خود چلو گی تو اچھا ہو گا۔۔۔"یکدم اسکا لہجہ سرد ہو گیا۔۔۔وہ بلاوجہ ضد " کر رہی تھی اور سامر کو کہاں عادت تھی بار بار بات دہرانے کی۔۔۔

کہا نا کہ نہیں۔۔۔۔ "

سامر نے یکدم جھکتے اسکا بازو پکڑتے اسے اٹھایا۔۔۔سب اتنا جلدی اور غیر متوقع تھا کہ اسے سمجھ ہی نہیں آیا۔۔اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے۔۔وہ بمشکل فاصلہ رکھ پائی تھی۔۔۔سیاہ بال لہراتے ہوئے اسکے چہرے پر آتے پھر پیچھے ہوئے تھے۔۔سامر نے لب بھینچے۔۔۔دھڑکنیں نجانے کیوں مدھم پڑی تھی۔۔۔

ایک بار کی سمجھ نہیں آتی تمہیں، مجھے یقین ہو گیا ہے۔۔"اسے بنا سمجھنے کا" موقع دیے۔۔وہ اسے زبردستی گاڑی میں بیٹھا چکا تھا۔۔۔وہ زبردستی کا ہر گز قائل نہیں تھا۔۔مگر اتنی صبح کو ایک زخمی لڑکی کو وہ کیسے چھوڑ جاتا بیچ رستے میں۔۔۔مگر وہ تھی کہ سن نہیں رہی تھی۔۔۔

آپ ہوتے کون ہیں۔۔۔دروازہ کھولیں۔۔نہیں جانا مجھے کہیں بھی۔۔۔" سن رہے ہیں۔۔۔"وہ اب سارا لحاظ وڈر بلائے طاق رکھتے۔۔۔اونچی آواز

میں بولی تھی۔۔ مگر سامر پر کوئی فرق ناپڑا۔۔۔وہ اکر گاڑی میں بیٹھتے چائلڈ لاک لگا چکا تھا۔۔

رستہ بتاؤ۔۔۔"سرد و سپاٹ لہجہ۔۔۔وہ گاڑی اسٹارٹ کر چکا تھا۔۔ مہیرہ" نے رخ موڑ لیا۔۔البتہ وہ کافی خوفزدہ تھی اسکے ساتھ اکیلی گاڑی میں بیٹھ کر۔۔کچھ حازم کی باتوں کا اثر تھا۔۔تو کچھ سامنے بیٹھے شخص سے خوفزدہ تھی۔۔۔

سامر نے شدت سے لب بھینچے۔۔۔اسے دیکھا۔۔۔وہ کچھ ہی لمحوں میں اسے شدید غصہ دلا چکی تھی۔۔

آواز آرہی ہے تمہیں۔۔رستہ بتاؤ کدھر جانا ہے۔۔۔"وہ بمشکل خود پر " ضبط کیے۔۔قدرے سنجیدگی سے بولا تھا۔۔البتہ نگاہیں اسکے پشت پر

بکھرے بالوں میں الجھنے لگی تھی۔۔۔یہ سب اس کے ساتھ پہلی بار ہو رہا تھا۔۔۔۔

نہیں بتاؤں گی۔۔۔"بنا اسے دیکھے۔۔وہ ضدی لہجے میں بولی۔۔البتہ آنسو" روکنے کی چاہ میں آواز بھاری ہو رہی تھی۔۔ایک تو پاؤں میں درد تھا اوپر سے یہ مصیبت۔۔۔وہ اتنی ضدی نہیں تھی مگر ابھی درد و نیند کے باعث چڑچڑی ہو رہی تھی۔۔۔

سامر نے ایک دم سائیڈ پر گاڑی روک دی۔۔۔مہیرہ کو لگا وہ اسے اتار دے گا مگر۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔اب گاڑی میں ہی بیٹھی رہو۔۔ناتو میں دروازہ کھولوں گا ناہی" گاڑی چلے گی۔۔۔"سرد لہجے میں کہتے۔۔۔وہ اپنا موبائل نکال کر اب مصروف ہو گیا تھا۔۔ضد میں اس سے کہاں کوئی جیت سکتا تھا۔۔۔

مہیرہ نے حیرت و صدمے سے اسے دیکھا۔۔۔مگر اسکے وجیہی چہرے پر چھائی سرد مہری اسے مزید خوفزدہ کر چکی تھی۔۔۔۔

ک کیا مطلب ہے آپ کا۔۔دماغ ٹھیک ہے۔۔دروازہ کھولیں۔۔"مگر وہ" پھر بھی ہمت کر کے بولی اور ساتھ ہی دروازہ کھولنے کی کوشش کی مگر اس نے نا کھلنا تھا نا ہی وہ کھلا۔۔۔اسے اب شدید رونا آیا۔۔۔مگر سامر نے جیسے کان بند کر لئے تھے۔۔۔

آپ کو سمجھ کیوں نہیں آرہی ہے۔۔۔مجھے گھر جانا ہے۔۔دروازہ " کھولیں۔۔"وہ اب اسے دیکھتے بے بسی سے بولی۔۔۔۔۔مگر کوئی جواب نہیں۔۔۔۔۔

آپ سے بول رہی ہوں۔۔۔۔"مگر جب برداشت ختم ہوئی تو اس " نے۔۔پل میں اسکے ہاتھ سے موبائل چھینتے۔۔اسی کے اوپر پھینکا۔۔اور شدت سے بولی تھی جبکہ۔سامر کچھ پل بالکل حیران رہ گیا۔۔وہ لڑکی بار بار وہ غلطیاں کر رہی تھی۔۔۔جو وہ کسی کو معاف نا کرتا تھا

تمہاری ہمت بھی کیسے۔۔۔۔۔۔۔مگر پھر یکدم ہوش میں آتے۔۔۔ " ایکدم اسکے قریب ہوتے وہ چلایا ہی تھا کہ تھم گیا۔۔۔۔

مہیرہ شدید خوفزدہ ہوتے۔۔۔پیچھے دروازے سے پن ہوتے۔۔اسے شدید خوف سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

دونوں کے درمیان فاصلہ تھا مگر زیادہ نہیں تھا۔۔۔۔

جبکہ سامر اسکی آنکھوں میں خوف ودرد دیکھتے چپ ہو گیا۔۔۔مگر نگاہیں ناہٹا سکا۔۔۔وہ اس وقت کتنی دلکش لگ رہی تھی شاید اسے اس بات کا اندازہ بھی نہیں تھا۔۔۔

جا۔۔نے دیں۔۔۔"وہ قدرے خوف سے بڑبڑائی۔۔۔۔۔"

سامر کی نگاہ ایک پل کو اسکے گلابی لبوں پہ گئی۔۔۔نچلے لب کے درمیان ایک قدرتی لائن تھی۔۔وہ ہونٹ جب ہلتے تو اسکا دل تھمنے لگتا تھا۔۔۔

مگر پھر اسنے سر جھٹکتے۔۔۔حواس بحال کئے۔۔وہ شیو پر ہاتھ پھیرتے۔۔ پیچھے ہوتے۔۔گاڑی اسٹارٹ کر چکا تھا۔۔۔

ہمم۔۔رستہ بتاؤ۔۔۔"وہ اب بھی پیچھے ناہٹا اپنی بات سے۔۔۔آواز" معمول سے ہٹ کر کچھ بھاری تھی۔۔۔نیلی رگیں ابھر چکی تھی اور سیاہ آنکھوں کی پتلیاں گلابی ہو رہی تھی۔۔۔

مہیرہ نے گہرہ سانس لیتے۔۔اسے اب رستہ بتایا تھا۔۔۔دل تھا کہ کانوں میں اودھم مچا چکا تھا۔۔وہ ویسے ہی بیٹھی رہی۔۔۔اس وقت پاؤں کا درد وہ پوری طرح بھول چکی تھی۔۔۔۔

کچھ لمحوں بعد گاڑی رکی تو مہیرہ کو جیسے ہوش آیا۔۔۔وہ ایکدم سیدھے ہوتے بیٹھی۔۔!

کدھر ہے گھر۔۔۔"وہ بنا اسکی جانب دیکھتے ہوئے بولا۔۔اب کہ آواز کافی سنجیدہ تھی۔۔۔

یہی ہے۔۔سامنے۔۔۔"وہ بمشکل لہجے کو نارمل کر پائی مگر چہرہ شدید سرخ ہو رہا تھا۔۔۔

سامر نے بنا اور کچھ کہے دروازہ کھولا تو مہیرہ پل میں گاڑی سے اترتی۔۔۔اور اتنی ہی شدت سے پاؤں میں درد ابھرا۔۔مگر لب بھینچتے وہ سسکی روک چکی تھی۔۔۔۔

گاڑی کا دروازہ بند ہوا تو سامر اسے دیکھنے لگا تھا۔۔۔۔

سیاہ لمبے بال کندھوں پر بے ترتیبی سے بکھرے ہوئے تھے اور دوپٹہ کندھوں سے ہوتا بازوں پر جھول رہا تھا۔۔۔دلکش تراشا ہوا سراپا۔۔۔وہ نگاہیں پھیر گیا تھا۔۔اتنی بے اختیار اسکی نگاہیں کب ہوئی تھی۔۔

مہیرہ دائیں پاؤں پر زیادہ وزن ڈالتے۔۔۔بنا پیچھے مڑے۔۔کچھ قدم کے فاصلے پر بنے اس چھوٹے مگر خوبصورت گھر کے دروازے پر کھڑی تھی۔۔۔

اسے اندر جاتا دیکھ کر سامر نے گاڑی ریورس کر دی تھی۔۔۔۔

اے یار مرے تُو! ہونٹ ہلا

اور باتیں دل کی کھول سہی

میں ہر دم مست الست رہوں

کچھ لفظ زباں سے بول سہی

وہ مہیرہ کو اتارتے ہی وہاں سے چلا گیا تھا اور تب سے ندی کنارے بیٹھا۔۔ پھتر اٹھا اٹھا کر ندی میں پھینکتے اپنے اپندر کے غبار کا رواں کم کرنے کی ناکام کوشش کئے جا رہا تھا۔۔۔ بال ہوا کے باعث بکھرتے ماتھے پہ آ گئے تھے اور شرٹ کے اوپری بٹن کھلے تھے۔۔ بازووں کہنیوں تک فولڈ کیے۔۔ وہ بے ترتیب سا لگ رہا تھا۔۔۔

جب سے اس پر ادراک ہوا کہ وہ بھی اسے چاہتی تھی تب سے سکون ایسے غائب ہوا کہ جیسے کبھی تھا ہی نہیں۔۔۔۔ کبیر کی حقیقت اسکا انداز اسے اور بے چین کر رہا تھا۔۔۔

کل اسکامایوں تھااور پھر بہت جلد وہ اسکی نار ہتی۔۔اور جو کی ہوتی وہ اسے قبول نہیں تھا۔۔۔

عجب درد پورے وجود کواپنی لپیٹ میں لے چکا تھا۔۔۔۔

حازم کوزیادہ تو نہیں مگر جتنا جانتا تھاوہ جانتا تھا کہ وہ اصولوں کا کتنا پکااور جابر انسان تھا۔۔۔وہ شاید کسی صورت بھی رملہ کی بات نامانتا۔۔۔۔یہی بات تو پریشان کردینے والی تھی۔۔۔

جب سورج سر پر پہنچ آیا تو مجبوراً اسے اٹھنا پڑا تھا۔۔۔وہ شکست خورسا۔۔ واپس گاڑی کے پاس آگیا تھا۔۔۔

اے یار مرے تُو! آنکھ اُٹھا

یہ اندھی آنکھیں روشن ہوں!

یہ ہجر کا عقدہ کھل جائے

تیری صورت کے بس درشن ہوں!

پورا دن کیسا گزرا پتا ہی نہیں چلا۔۔۔رملہ کمرے میں گئی پھر باہر نہیں نکلی تھی۔۔جبکہ کبیر بھی کمرے میں بند تھا۔۔۔۔

حویلی میں ابھی سے لوگوں کی چہل پہل شروع ہو چکی تھی۔۔پوری حویلی کو پھولوں اور روشنیوں سے سجایا جا رہا تھا۔۔۔حازم اس وقت ڈیرے پر تھا۔۔اور باقی کے معملات دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

حویلی میں شادی کا سماں شروع ہو چکا تھا۔۔اور کمرے میں بندر ملہ نے کانوں پر ہاتھ رکھتے۔۔۔اس شور سے دور بھاگنا چاہا مگر شور تھا کہ بڑھتا جارہا تھا۔۔۔۔

اسکے اندر درد کی طرح۔۔۔

سیاہ آنکھوں میں آنسوؤں کی طرح۔۔

وقت سرکتا جارہا تھا اور وقت قریب آتا بھی جارہا تھا۔۔۔۔۔

مگر وہ کچھ نہیں کر پارہی تھی۔۔کچھ بھی نہیں۔۔۔

ان بیتے دو دنوں نے اسپر واضع کر دیا کہ وہ ارتسام کے بغیر نہیں جینا چاہتی تھی۔۔۔

اور کبیر کے ساتھ تو بالکل بھی نہیں۔۔۔۔۔۔

دروازہ ایک بار پھر بجا۔۔

اسکے نام کی پکاریں۔۔۔۔۔

رملہ نے بے بسی سے سر واپس تکیے پہ گرایا اور ایک بار پھر رونے لگی تھی۔۔۔

اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں تھا۔۔

سوائے بغاوت کے۔۔۔۔۔

اے یار مرے تُو! ہاتھ بڑھا

میں تھام لوں تیرے ہاتھوں کو

تُو قدم جہاں پر رکھتا جائے

میں چوم لوں ان سب رستوں کو

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

شکیلابی۔۔کل سے یہاں ہوں سب کو دیکھ لیا مگر جس کی شادی ہے وہ" کہیں نظر کیوں نہیں آرہی۔۔۔"سبز آنکھوں والی عیسل اپنے چھوٹے بالوں کو بمشکل جوڑے میں بند کیئے۔۔

چائے بناتی شکیلابی سے بولی تھی۔۔۔۔شکیلابی نے مڑ کر اس لڑکی کو دیکھا۔۔۔

وہ کل شام کو ہی یہاں آگئی تھی۔۔یہاں سب اس کے لیے انجان تھے مگر اس نے شکر کیا وہ اس عزاب سے نکلی تھی۔۔۔جواد کو سامنے کسی صورت برداشت نہیں کر پا رہی تھی جس نے اسکی زندگی برباد کرنے میں کوئی کثر نا چھوڑی تھی۔۔۔شدید دکھ و تکلیف تھی۔۔مگر وہ دوسروں کے سامنے خود کا اور تماشا نہیں چاہتی تھی۔۔۔جبھی نارمل رہنے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی۔۔البتہ راتیں اکثر اسے بھی رلا دیتی تھی۔۔۔

رملہ بیٹی اپنے کمرے میں بند ہے۔۔۔ صبح سے سب نے کوشش کی مگر " انہوں نے تو اپنے باپ کی بھی نہیں سنی۔۔۔اور اب تک دروازہ نہیں کھولا۔۔ "شکیلا بی قدرے رازداری سے بولی تو عیسل نے حیرانگی سے انہیں دیکھا۔۔۔

وہ شادی سے خوش نہیں ہے۔۔۔ "اسے حیرت ہوئی تھی۔۔ کتنی خوشی " کی بات تھی کہ شادی کے بعد بھی اسے گھر چھوڑ کر جانا نہیں پر رہا تھا۔۔۔تو وہ کیوں خوش نہیں تھی۔۔۔

یہ ہمیں کیا پتا۔۔ تم اب جلدی سے ہاتھ چلاؤ۔۔۔اور سلاد کاٹو۔۔۔رات " کے کھانے کا وقت ہو گیا ہے۔۔حازم سائیں کو بالکل نہیں پسند اگر دیر سے

کھانا لگے۔۔۔۔"شکیلا اب کھانے، کی طرح متوجہ ہوئی تھی۔۔۔حویلی میں کافی لوگ تھے اس حساب سے کام بھی بڑھ چکا تھا۔۔

عسیل نے مڑ کر ایک پل کو سیڑھیوں سے اوپر اس پہلے کمرے کو دیکھا تھا۔۔ جو ہنوز بند تھا۔۔۔

❤❤❤

اے یار مرے تُو جھوم زرا

تجھے دیکھ کے برسے بارش بھی

تری خوشبو بوندوں میں آئے

یہ دل میں اٹھے خواہش بھی

اگلی صبح کافی روشن تھی۔۔۔مگر گرمی بھی کافی زیادہ تھی۔۔ایسے میں آئینور کی آواز پوری حویلی میں گھونج رہی تھی۔۔۔

روشنی۔۔۔کب سے کمرے میں بلا رہی ہوں۔۔۔میری بلیک ہیلز " کدھر رکھ دیں ہیں۔۔۔جلدی اکر دو۔۔ایک تو میں اتنی لیٹ ہو چکی ہوں اور پھر کسی کو پرواہ ہی نہیں ہے میری۔۔۔"بے بی پنک شرٹ میں وہ بے ترتیب بالوں کے سنگ۔۔اپنے کمرے کے دروازے کے وسط میں کھڑی تھی۔۔۔

رملہ اسکی اچھی دوست تھی۔۔۔آج اسکا مایوں تھا وہ جلد جانا چاہتی تھی مگر ہمیشہ کی طرح وقت پر سب چیزیں جیسے گم ہو گئی تھی۔۔۔

آئینور۔۔۔آواز اونچی مت رکھا کرو۔۔تمہارا باپ اور بھائی گھر میں ہیں اور " کتنے ملازم ہیں۔۔کچھ تو خیال کرو۔۔۔"ماں نے کمرے سے نکلتے اسے سمجھانا چاہا مگر وہ کہاں سن رہی تھی۔۔۔۔

بی بی۔۔ادھر ہی تو رکھی تھی۔۔آپ چلیں میں بتاتی ہوں۔۔"روشنی پل" میں حاضر ہوئی تھی۔۔۔

رکھتی تو ادھر ہی ہوتی۔۔۔کتنا بار کہا ہے کہ ہر چیز جگہ پر رکھا کرو۔۔مگر تم " ہو کہ۔۔۔خفگی سے کہتے وہ اپنا اورنج گھیر دار فراک اٹھاتے ڈرسنگ روم میں بند ہو چکی تھی۔۔۔

❤❤❤❤❤

اے یار مرے تُو! ہنستا جا

دکھ درد الم سب ٹل جائیں

تُو میرا نام پکارے جب

یہ لوگ سنیں اور جل جائیں

یلو کلر ڈ نفیس کام والے گھیر دار فراک میں ملبوس۔۔۔وہ ہلکے میک اپ میں۔۔۔وہ سوگوار سا حسن لئے۔۔۔لاؤنج میں صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

چاہتے کہ باوجود وہ وقت کو نا روک سکی اور وقت آگیا تھا۔۔اس وقت لاؤنج میں کافی گہما گہمی تھی۔۔

بے فکرے قہقہے۔۔

اونچی آواز۔۔۔۔

دلفریب انداز۔۔

اور۔۔

ستر نگی لباسوں میں ملبوس عورتیں۔۔۔

سب کچھ تو کافی خوبصورت تھا مگر پھر کیوں کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

اورنج فراک میں۔۔۔خوبصورتی سے میک اپ کیے۔۔اور بلیک ہیل میں مقیم اپنے پاؤں کو بار بار ہلاتی۔۔رملہ کو دیکھتی پھر سامنے ہی بیٹھی مہیرہ کو۔۔۔جو کریم کلر کے شارٹ فراک اور کیپری میں۔۔۔پھولوں کا زیور پہنے۔۔بالوں کو بالکل کھلا چھوڑے۔۔۔اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

دونوں کچھ پریشان سی تھی۔۔آئینور کو کسی بات کا نہیں پتا تھا جبھی وہ بے چی بھی تھی۔۔مگر وقت ہی نہیں مل رہا تھا کہ وہ اس سے پوچھتی۔۔۔۔

مہیرہ نے دائیں جانب سے بال کان کے پیچھے کرتے۔۔۔دائیں بائیں دیکھا۔۔۔وہاں کوئی مرد نہیں تھا تھا بھی تو عورتوں کے رش میں نظر نہیں آرہا تھا۔۔۔۔

رملہ تھوڑا سا تو مسکرا دو۔۔سب اب باتیں کر رہیں ہیں۔۔۔" بالآخر۔۔"
مہیرہ نے اسکے کان کے پاس ہوتے سرگوشی نما سا کہا۔۔۔مگر رملہ جبرا ابھی مسکرانا سکی تھی۔۔۔

ہو کیا رہا ہے۔۔۔"آئینور کچھ اور بے چین ہوئی تھی۔۔۔"

کمرے میں جا کر بتاتی ہوں۔۔۔"کچھ عورتوں کے پاس آتے ہی وہ آرام" سے بولی۔۔جبکہ وہ عورتیں اب اسکی بلائیں لے رہی تھی۔۔۔۔۔

❤❤❤

اے یار مرے تُو! کچھ تو کر
ترے عشق میں یہ سوغات ملے

ترے در پر کاسۂِ دل لاؤں
مجھ سائل کو خیرات ملے

کیا مطلب۔۔زبردستی شادی کیوں۔۔"آئینور تو سنتے ہی صدمے سے "
جیسے چلائی تھی جبھی مہیرہ نے اسے گھورا تھا۔۔۔۔

وہ تینوں اس رملہ کے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔فنکشن ختم ہو چکا تھا۔۔
رملہ تھکن کے باعث بیڈ پر گری ہوئی تھی۔۔۔۔جب کہ وہ دونوں کب
سے بولے جا رہی تھی۔۔۔

سن لیا کسی نے تو ادھر آ جائیں گے۔۔"وہ رملہ کو پھر بند دروازے کو "
دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

لیکن حازم لالا سے بات کرونا۔۔یا پھر انکل سے۔۔۔"حقیقی معنوں میں تو" اب وہ پریشان ہوئی تھی۔۔۔مگر حازم کی سخت طبیعت سے وہ بھی واقف تھی۔۔۔

وہ بالکل نہیں سن رہے ہیں یار۔۔۔اور کبیر بھائی تو۔۔۔"اسنے دکھ سے " بات ادھوری چھوڑ دی جبکہ آئینور سر پکڑ کر بیٹھ چکی تھی۔۔۔۔

اتنا سب ہو گیا مگر ان دونوں نے اسے بتایا تک نہیں تھا۔۔۔۔اور اب۔۔ پرسوں تو نکاح و بارات تھی۔۔۔اب تو کچھ بھی ممکن نہیں رہا تھا۔۔۔۔

کمرے میں آسودہ سی خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔

اے یار مرے تُو! شعر سنا

اِن مصروں میں کچھ جان آئے

سب لفظ دمادم رقص کریں

کوئی رمز تجھے بھی تڑپائے

شام سے رات، رات سے صبح اور صبح سے اب شام ہو رہی تھی۔۔۔ایک دن جیسے کیسے گزرا پتا ہی نہیں چلا۔۔اور جن کو پتا چلا ان کے لیے کافی تکلیف دہ تھا۔۔۔

آج مہندی تھی اور کل سے کافی زیادہ رش تھا آج حویلی میں۔۔ مگر سیٹ اپ سارا لان میں کیا گیا تھا تو سب لوگ وہیں تھے۔ تقریباً پورے گاؤں کو بلایا گیا تھا۔۔۔

لوگ تھے کہ حدِ نظر تک پھیلے ہوئے تھے۔۔۔

قہقہے۔اور ست رنگی رنگ مل کر سارے ماحول کو کافی خوبصورت بنا چکے تھے۔۔۔۔

ایسے میں وہ ملٹی کلیڈ لہنگا پہنے۔۔اپنے کام دار دوپٹہ کو کمر سے گزار کر بازوں پر ڈالے۔۔۔ہلکے میک میں کافی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔سیاہ لمبے بالوں کو لوز کرل کیئے۔۔اس نے ان میں جگہ جگہ چھوٹے چھوٹے پھولوں جیسی پیز لگائی ہوئی تھی۔۔یوں لگتا اسکے بالوں میں پھول لگے ہوئے تھے۔۔ ہاتھوں میں سلور چوڑیوں کے ساتھ تازہ گلاب کے گجرے پہنے۔۔۔وہ ہاتھوں میں گجرے و پھولوں والی تھال لیے۔۔ایک ایک قدم دیکھ کر اوپر جا رہی تھی۔۔ تھال پکڑنے کی وجہ سے لہنگا نہیں پکڑ پا رہی تھی اس لیے اس کا سارا دھیان پاؤں کی جانب تھا۔۔۔۔

جب اچانک ہی اپنے سے ایک سیڑھی اوپر سیاہ چمکتے بوٹ دیکھ کر ایکدم چونکتے پوئے سر اٹھایا۔۔۔تو ایک پل کو ساکت ہو گئی تھی۔۔۔

وہ جو ابھی حازم سے بات کر کے نیچے جا رہا تھا اسے اوپر آتا دیکھ کر رک گیا۔۔۔تو دل بھی جیسے تھم گیا تھا۔۔۔پھولوں سے سجی وہ لڑکی کوئی مہکتا پھول ہی لگ رہی تھی۔۔۔وہ ایک پل کو بھی نگاہیں نا ہٹا سکا تھا۔۔مگر اس نے ابھی اسے نہیں دیکھا تھا جبھی سامر دھیرے دھیرے ایک سیڑھی اترتے۔۔عین اس کے سامنے اکر رک گیا۔۔۔تو وہ بھی رک گئی تھی۔۔۔ نگاہوں کا تصادم ہوا تو دھڑکنیں معمول سے ہٹ کر تیزی سے دھڑکنے لگی تھی۔۔۔۔

یہ کدھر سے آگئے۔۔۔"مہیرہ نے پریشانی سے سوچا۔۔وہ بالکل درمیان" میں کھڑا تھاوہ اپنے گھیر دار لہنگے کے ساتھ اسکے پاس سے گزر بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔

دلکش لڑکی۔۔۔"اسکے لب ہلے۔۔نگاہیں ناہل پائیں۔۔۔ "

رستہ دیں۔۔۔" بالآخر اسے بولنا ہی پڑا تھا۔۔۔ "

فسوں تھا کہ پل میں ٹوٹا۔۔۔۔

ایک پل کو سامر کی نگاہوں نے اسکے ہلتے ہونٹوں کو دیکھا۔۔مگر اتنی ہی جلدی نگاہیں ہٹا گیا تھا۔۔۔۔

بنا کچھ کہے وہ تھوڑا سا سائیڈ پر ہوا۔۔۔تو مہیرہ نے بے بسی سے اسے دیکھا۔۔۔ مگر وہ نظر انداز کر گیا۔۔۔اسکے پاؤں کو دیکھنا چاہا مگر وہ لہنگے کے نیچے چھپ چکے تھے۔۔۔

اسے غصہ تو بہت آیا مگر پھر ایک دائیں ہاتھ و بازو پر وہ تھالی رکھتے۔۔۔اس نے بائیں ہاتھ کی دو انگلیوں میں لہنگے کو پکڑتے اٹھایا تھا۔۔یوں کے یلو کھسے میں مقیم اسکے سفید پاؤں واضح ہوئے اور وہ بنا اسے دیکھے۔۔۔اس کے پاس سے گزر گئی تھی۔۔۔۔

خوبصورت مہکتا ہوا احساس۔۔۔

سامر نے پل بھر کو آنکھیں بند کی اور جب کھولی تو وہ وہاں نہیں تھی۔۔۔۔

مگر اسکا۔۔

احساس۔۔

وہ خوشبو۔۔۔

وہ نگاہیں۔۔۔

وہ دلکشی۔۔۔

وہ اسے جکڑ چکا تھا۔۔۔۔

اے یار مرے تُو! کیا جانے؟

اب کون یہاں رہ پایا ہے

ہم دونوں شوخ ملیں کیسے

یہ دنیا تو اِک مایا ہے

گرین کلر کے خوبصور تنفیس لہنگے میں۔۔۔وہ پھولوں کا زیور پہنے۔۔۔اس لڑکی کو اپنے ہاتھوں پر مہندی لگاتا دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

لہنگہ اوپر کیا ہوا تھا کچھ۔۔۔پاؤں پر بھی مہندی لگی ہوئی تھی اور چہرے پر کافی ابٹن لگا ہوا تھا۔۔۔

میم نام کیا لکھنا ہے۔۔"اس لڑکی نے کوئی دوسری بار پوچھا تھا۔۔۔مگر" رملہ نے جواب نا دیا۔۔۔جبکہ مہیرہ ایک جانب بیٹھی اسے خفگی سے دیکھ رہی تھی۔۔

نام نہیں لکھو تم بس۔۔مہندی ہی لگا دو کافی ہے۔۔"سلور کلر ڈنفیس اور " سٹائلش میکسی میں ملبوس۔۔۔بالوں کی درمیان سے مانگ نکال کر آگے سے کانوں کے پیچھے کیئے باقی کے کمر پر ڈال رکھے تھے۔۔خوبصورتی سے کیا گیا

میک اپ۔۔۔اور اونچی سرخ اونچی ہیلز۔۔وہ ان میں سب سے زیادہ سٹائلش لڑکی تھی۔۔۔

نام کیوں نہیں۔۔یار دلہن کے ہاتھ پر دلہے کا نام تو لکھا جاتا ہے۔۔تو رملہ " تم کیوں نہیں لگا رہی ہو۔۔"آئینور کی بات پر اسے گھورتے رمشا نے رملہ سے پوچھا تھا۔۔۔

وہ کافی لڑکیاں اس وقت یہاں جمع تھی۔۔۔ہلا گلا تھا مگر رملہ کا سر اس وقت پھٹ رہا تھا۔۔۔

لکھ دو۔۔کبیر کا نام۔۔" بالآخر وہ بول گئی۔۔یوں سب اسے مشکوک " نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔۔ایک بار پھر دل کو مسلنا پڑا۔۔۔

تم لوگ تھوڑی دیر خاموش ہو جاؤنا۔۔یا کم آواز میں بولو۔۔یوں چیخ چیخ کر" بول رہے ہو۔۔رملہ تھک گئی ہے پہلے ہی۔۔"مہیرہ نے بالآخر کہا۔۔وہ کب سے رملہ کو دیکھ رہی تھی۔۔اس سے یہ سب نہیں دیکھا جا رہا تھا۔۔۔

کچھ لمحے وہاں خاموشی چھائی مگر پھر وہی شور۔۔۔

جبکہ رملہ اب اپنے ہاتھ پر لکھے۔۔"کبیر "کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

اب دماغی حالت دکھ پھر ازیت۔۔پھر غصے و بے بسی سے آگے بڑھ چکی تھی۔۔۔

اسکی سیاہ آنکھیں جن میں معصومیت ہوا کرتی تھی۔۔۔

عجب باغی پن کی داستان سنا رہی تھی۔۔۔۔

ہاتھوں میں لکھا نام مٹالو گی۔۔ مگر لکیروں کو ہاتھوں سے کیسے نوچو گی۔۔"""

یکدم ہی اسکا عکس شیشے میں اسکے ساتھ ابھرا تھا۔۔۔

رملہ بنا کچھ کہے۔۔بس ہاتھوں سے اس نام کو مٹا رہی تھی۔۔۔

بکھرے بال۔۔

دوپٹہ سے لاپرواہ وجود۔۔۔

کبیر نے بے مروت نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔۔وہ اتنا پاس تھا کہ پل میں اسے چھو سکتا تھا مگر کل تو اس نے اسی کے پاس آنا تھا نا۔۔

" جاؤ میرے کمرے سے۔۔میں ہر گز تمہیں یہاں برداشت نہیں کر پا رہی ہوں۔۔"یکدم اسکی جانب مڑتے۔۔وہ سپاٹ لہجے میں بولی تھی اسے جب جب دیکھتی تو وہ منظر یاد آتا جب وہ قابل اعتراض حالت میں اس لڑکی کے ساتھ کمرے سے نکلا تھا۔۔

کبیر ہنس دیا۔۔۔

مگر میں تمہیں ساری زندگی اپنے کمرے میں برداشت کروں گا۔۔۔بلکہ "
میں تو تمہیں کمرے سے نکلنے ہی نہیں دوں گا۔۔بند کمرے میں میں
تم۔۔۔۔اور۔۔۔۔ایک قدم اسکی جانب لیتے۔۔وہ بے باک لہجے میں کہہ
رہا تھا کہ۔۔۔

چٹا خنخنخ۔۔۔"منہ پر پڑنے والے تھپڑ نے اسے کچھ پل کو ساکت کیا۔۔۔ "
خوفزدہ تو رملہ بھی ہوئی تھی۔۔اس نے پیچھے ہونا چاہا کہ۔۔۔
تیری تو۔۔۔۔"کبیر نے پل میں آگے ہوتے اسکے بالوں کو مٹھی میں جکڑا "
تھا۔۔۔اتنی شدت سے کہ وہ چیخ پڑی تھی۔۔۔

چٹا خخخخ۔۔۔"منہ پر پڑنے والے تھپڑ نے اسے کچھ پل کو ساکت "

کیا۔۔۔

خوفزدہ تو رملہ بھی ہوئی تھی۔۔اس نے پیچھے ہونا چاہا کہ۔۔۔

تیری تو۔۔۔۔"کبیر نے پل میں آگے ہوتے اسکے بالوں کو مٹھی میں جکڑا "

تھا۔۔۔اتنی شدت سے کہ وہ چیخ پڑی تھی۔۔۔"چٹا خخخخ۔۔۔"منہ پر پڑنے

والے تھپڑ نے اسے کچھ پل کو ساکت کیا۔۔۔

خوفزدہ تو رملہ بھی ہوئی تھی۔۔اس نے پیچھے ہونا چاہا کہ۔۔۔

تیری تو۔۔۔۔"کبیر نے پل میں آگے ہوتے اسکے بالوں کو مٹھی میں جکڑا "

تھا۔۔۔اتنی شدت سے کہ وہ چیخ پڑی تھی۔۔

۔"چھوڑو۔۔م مجھے۔۔۔وہ درد سے چلائی تھی۔۔۔خوف سے رنگت شدید

سرخ پر چکی تھی۔۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھ پر ہاتھ اٹھانے کی۔۔۔ہو کیا تم۔۔۔"وہ چلایا تھا" اس سے بھی اونچی آواز میں۔۔۔۔رگیں ابھر چکی تھی۔۔۔

چھوڑ۔۔۔ چھوڑو۔۔۔درد۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

کبیر نے ایک جھٹکے سے اسے چھوڑا تھا یوں کہ وہ دیوار کے ساتھ لگی اور کمر پر شدید درد اٹھا تھا۔۔۔ مگر وہ پرواہ کیے بنا۔۔ تیزی سے واش روم سے نکلی تھی۔۔اسے اس وقت کبیر سے شدید ڈر لگ رہا تھا۔۔

کبیر نے منہ پر ہاتھ پھیرتے غصہ کم کرنا چاہا۔۔ورنہ بس تو نہیں چل رہا تھا اس لڑکی کو بھی لگا دے۔۔۔رنگت شدید سرخ ہو چکی تھی۔۔۔۔

تم نے یہ بہت غلط کیا۔۔بہت غلط۔۔۔"اسکے پیچھے کمرے میں آتے۔۔ "
وہ سپاٹ لہجے میں بولا تھا۔۔

جاؤ۔۔۔میرے کمرے سے نکلو۔۔۔"چوڑیاں کلائی سے اتار کر پھینکتے "
وہ بے بسی وخوف سے بولی۔۔۔آنسوؤں اب گالوں پر گرنے لگے
تھے۔۔۔کچھ چوڑیاں نیچے گرتی ٹوٹ چکی تھی

کبیر نے ایک نظر سر تا پیر اسے دیکھا۔۔اور پھر اس کے پاس ہوا تھا۔۔۔
تمہیں اپنی دلہن بنا دیکھ کر مجھے افسوس ہو رہا ہے۔۔۔کافی کوششوں کے "
باوجود بھی تم خود کو مجھ سے نہیں بچا پائی۔۔۔بس آج کی رات۔۔۔اور پھر
تم میری ہو جاؤ گی۔۔۔"مہندی کے عروسی جوڑے میں سجی سنوری رملہ کو
دیکھتے۔۔کبیر ہنستے ہوئے بولا تھا۔۔۔نگاہیں بے باکی سے اسکے وجود کو چھو

رہی تھی۔۔۔وہ اسکا دل جلانا چاہتا تھا۔۔۔اپنا دل کافی حد تک جل رہا تھا۔۔۔ مگر وہ کل پر سب چھوڑ کر فالحال ضبط کر گیا تھا

" آپ کو خود پر ترس آنا چاہیئے۔۔۔آپ کی ہونے والی بیوی آپ کو انسان تک نہیں سمجھتی۔۔اور میرے بس میں ہو تو میں خود کو ہی مار دوں مگر یہ شادی نا کروں۔۔۔ مگر خیر۔۔۔۔"سارے خوف بلائے طاق رکھتے۔اب سنبھل کر بولی تھی۔۔ جبھی کبیر نے آگے ہوتے اسکی کلائی اپنے ہاتھ کی سخت گرفت میں لیتے۔۔ایکدم اسے اپنے پاس کیا۔۔۔رملہ پہلے تو کچھ سمجھ نا سکی مگر پھر۔۔اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے۔۔ بمشکل فاصلہ بنا پائی تھی۔۔۔

یہ۔۔کیا۔۔۔۔۔بدتمیزی"

ہاتھوں کے ساتھ ساتھ۔۔زبان بھی زیادہ چلنے لگی ہے تمہاری۔۔۔ "
نہیں۔۔۔۔اسکی کلائی پر گرفت سخت کرتے۔۔وہ کافی سرد لہجے میں بولا۔۔
تھی تو وہ اسکے بچپن کی منگ مگر اسے کئی بار دھتکار چکی تھی۔۔اور اسکی انا
کہاں گوارا کرتی تھی۔۔

کبیر۔۔ چھوڑیں۔۔م مجھے۔۔درد ہو رہا ہے۔۔۔"وہ نم آنکھوں کے "
سنگ۔۔ بمشکل لہجے کو سخت کئے بولی۔۔۔حویلی میں اب بھی موسیقی کی
دھن گھونج رہی تھی۔۔۔باہر تک آواز جانا مشکل تھا پھر
مہیرہ بھی ابھی ابھی نکلی گئی تھی آئینور کے ساتھ۔۔اسے کبیر سے ڈر لگنے
لگا۔۔۔۔اس نے دور ہونا چاہا مگر۔۔۔

درد تو تمہیں ہو گا میری جان۔۔بہت ہو گا۔۔اور اب سے ہمیشہ ہو گا۔۔۔ "
بہت ہوا میں اڑنے لگی ہو نا۔۔بس آج کی رات گزار لو۔۔پھر میں تمہیں

بتاؤں گا کہ اتنی زبان چلانے کا کیا نتیجہ نکل سکتا ہے۔۔۔غیر مردوں کے ساتھ گھوم کر تمہارا دماغ خراب ہو چکا ہے" یکرم شدت سے اسکی کلائی چھوڑتے۔۔۔وہ سپاٹ لہجے میں بولا تھا۔۔۔رملہ نے لب بھینچتے سسکی روکی۔۔۔یہی تو وہ جہالت تھی۔۔۔جس کے ساتھ وہ زندگی نہیں گزارنا چاہتی تھی۔۔۔مگر حویلی کے رسم ورواج اسے زبردستی اس بندھن میں باندھ رہے تھے۔۔۔

" م۔۔تھوکنا بھی۔۔نہیں چاہتی تم جیسے مرد پر۔۔۔کل جو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔۔اس کے بعد تو بالکل تم۔۔۔۔تمہیں انسان نہیں۔۔سمجھتی۔۔۔۔تم ایک گھٹیا مرد۔۔۔۔

" گھٹیا مرد ہوں۔۔وہ تو کل رات تم نے دیکھ لیا۔۔۔کیا کرتا تمہاری جیسی منگیتر ہونے کے باوجود مجھے باہر جانا پڑا۔۔مگر اب نہیں۔۔۔اب تم ہو گی

نا۔۔۔میرے ساتھ۔۔میرے پاس۔۔۔۔"اسکے بالکل پاس ہوتا۔۔۔ چہرے پر جھولتی لٹ کو پکڑتے۔۔۔وہ بے باک لہجے میں مگر سنجیدہ آواز میں بولا تھا۔۔۔

رملہ نے نفرت سے اسکا ہاتھ جھڑکا تو وہ لب بھیچ گیا۔۔وہ ہر گز نہیں چاہتا تھا ایسا۔۔۔اسے نہیں پتا تھا کہ رملہ فلیٹ پر آجائے گی۔۔۔وہ اس سے بد گمان تھی۔۔ مگر اتنی زیادہ ہو جائے گی اسے اندازا نہیں تھا۔۔۔۔وہ اس سے شادی کرنا چاہتا تھا۔۔۔اب زندگی میں سکون چاہتا تھا مگر رملہ۔۔۔وہ اب اسکی ضد بن چکی تھی۔۔۔

جائیں یہاں سے۔۔۔۔۔ نفرت ہو رہی ہے مجھے آپ سے۔۔شدید " نفرت۔۔۔"وہ بے بسی و غصے سے بولی۔۔ساتھ ہی اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسے دور کرنا چاہا مگر کبیر نے وہی ہاتھ پکڑ کر اسے روک دیا تھا۔۔۔

نفرت تم کرو۔۔ محبت اور پیار۔۔میں کروں گا نا تمہیں۔۔۔تم دیکھنا۔۔ "
میں تمہارا حشر کیا کرتا ہوں کل۔۔یہ جو تم نے مجھے تھپڑ مارا ہے نا اسکی سزا تو
تمہیں میں ایسی دوں گا کہ تم ساری زندگی یاد رکھو گی۔۔۔"اسکا ہاتھ اسکی کمر
پر شدت سے پن کرتے۔۔۔وہ اسکے چہرے کے قریب تر چہرہ کیے۔۔
پر اسرار لہجے میں بولا تھا۔۔ مگر نگاہیں اسکے چہرے سے نیچے ہونے لگی
تھی۔۔۔

چھوڑ دو۔۔مجھے۔۔۔۔م۔۔میں نے کیا۔۔۔"

ایک بات اور۔۔۔۔وہ اسکی بات کاٹ گیا۔۔۔۔نگاہیں بھٹکتی دوبارہ "
اسکے چہرے کو چھونے لگی تھی۔۔۔رملہ نے آنکھیں شدت سے بند کی ہوئی
تھی۔۔وہ اسے خود سے اور نفرت کرنے پر مجبور کر رہا تھا۔۔۔۔

پہلے میں نے سوچا تھا کہ اچھا بننے کی کوشش کروں گا۔۔ مگر اب "
نہیں۔۔۔اب تم میری بیوی تو ہو گی مگر بس گھر میں۔۔۔گھر سے باہر
میرے ہوئی کام رہیں گے جو ہوتے رہیں ہیں۔۔۔تم اپنے شوہر کو روز نئی
عورتوں کے ساتھ دیکھو گی۔۔! مگر کر کچھ نہیں سکو گی۔۔یہی تمہارا مقدر
ہے۔۔۔"سپاٹ لہجے میں کہتے۔۔۔۔اسنے ایک جھٹکے سے رملہ کو خود سے
دور کیا اور خود کمرے سے نکل چکا تھا۔۔۔۔

رملہ بیڈ پر گرتے رو دی تھی۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

" کب سے انتظار۔۔۔۔۔۔کر رہا تھا۔۔۔"

اسکو دیکھتے وہ وہ سنجیدگی سے بولا مگر جب نگاہیں اسکے ساتھ کھڑی مہیرہ پر گئ تو کچھ پل حیران رہ گیا تھا۔۔۔

مہیرہ نے جلدی سے نگاہوں کا زاویہ بدلا۔۔وہ آئینور کے کہنے پر ادھر کھڑی تھی کافی دیر ہو چکی تھی۔۔۔ صبح جلدی میں موبائل گھر ہی رہ گیا تھا ورنہ ارتسام کو بتا دیتی وہ کب سے انتظار کر کر رہا تھا۔۔۔

" ہاں لالا وہ بس ہم زرا لیٹ۔۔۔اس سے تو ملیں۔۔یہ میری دوست ہے مہیرہ۔۔ مہیرہ یہ میرے بڑے بھائی ہیں سامر میر۔۔"آئینور نے اچانک ہی مہیرہ سے کہا تو وہ گڑ بڑا کر رہ گئ تھی۔۔

" ا۔۔اسلام علیکم۔۔"وہ بمشکل بول پائی اسے کیا بتاتی وہ پہلے مل چکے ہیں۔۔ اور دونوں ہی ملاقاتیں اتنی حسین تھی کہ بتانے سے رہی۔۔۔

ہمم والیکم اسلام۔۔"سامر کی نگاہیں اسکے چہرے کو چھوتی پلٹ گئی" تھی۔۔۔

وہ اس وقت بھی کافی دلکش لگ رہی تھی۔۔۔۔

ہمیشہ کی طرح۔۔۔

اچھا آئینور۔۔میں چلتی۔۔۔"

رکو نا۔رمشا کا انتظار کرنے دو۔۔اسکے پاس میرا موبائل ہے۔۔وہ نکلے تو تم" بھی چلی جانا۔۔ویسے بھی تمہارا بھائی نہیں آیا۔۔"اس سے پہلے وہ بھاگتی۔۔ آئینور نے ایکدم اسکا بازو پکڑتے روکتے ہوئے کہا تھا۔۔اس نے مہیرہ کا بھائی آج تک نہیں دیکھا تھا۔۔۔

مگر بھائی ادھر نہیں آتے وہ تھوڑا دور۔۔۔۔"

چپ کرو نا یار۔۔۔۔۔ "

مہیرہ لب کاٹتے چپ ہو گئی بال بار بار چہرے پر آ رہے تھے۔۔۔ پھولوں سے سجی۔۔ وہ شدید تھکی ہوئی لگ رہی تھی۔۔۔۔ مگر سامر کے سامنے بہس بھی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

میں گاڑی میں ہوں۔۔ جلدی آؤ۔۔۔" وہ پلٹ گیا تھا واپس۔۔۔۔۔"

جانے دو نا۔۔۔"اسنے ایک بار پھر کہا مگر آئینور نے کہاں سننی تھی۔۔۔۔"

وہ دور گاڑی میں بیٹھے۔۔سگار سلگائے۔۔۔اس دلکش لڑکی کو دیکھے جا رہا تھا۔۔۔جس کے بال بار بار چہرے کو چھوتے۔۔۔کیوں دیکھ رہا تھا اسے اس بات کا احساس نہیں تھا۔۔وہ بس دیکھ رہا تھا۔۔۔پہلی ہی نظر میں شاید وہ اسے کافی خوبصورت لگی تھی۔۔۔بے انتہا خوبصورت۔۔!

وہ دونوں کافی دیر کھڑی رہی جب دور سے رمشا آتی ہوئی دیکھائی دی تھی۔۔۔۔

❤❤❤

وائیٹ شرٹ میں ملبوس۔۔ارتسام گاڑی کے پاس کھڑا کب سے مہیرہ کا انتظار کر رہا تھا۔۔رات کافی گہری ہوتی جا رہی تھی مگر اس لاپرواہ لڑکی کو شاید احساس ہی نہیں تھا۔۔۔

تقریباً آدھے گھنٹے پہلے اسنے رملہ کے نمبر سے کال کر کے کہا تھا کہ وہ آ رہی ہے مگر اب تک دور دور تک کوئی آثار نہیں تھے۔۔۔وہ اب پریشان ہونے لگا تھا مگر کال کیسے کرتا۔۔اسکا موبائل بھی تو اس کے پاس نہیں تھا۔۔۔

جب مزید پندرہ منٹ گزر گئے تو مجبوراً اسے رملہ کا نمبر ملانا پڑا۔۔۔۔بل جا رہی تھی۔۔۔۔

وہ اب بھی بیڈ پر یوں ہی گری روئے جا رہی تھی۔۔۔کلائی سے خون بہتا بیڈ شیٹ پر لگتا جا رہا تھا مگر اسے درد کا احساس نہیں ہوا۔۔۔۔

سر درد سے پھٹ رہا تھا۔۔۔

نیند سے برا حال تھا۔۔۔

یوں لگ رہا تھا کہ حواس کام نہیں کر رہیں ہوں۔۔۔

وہ شدید تکلیف میں تھی اس وقت۔۔۔

جب موبائل رنگ ہوا۔۔۔۔۔

اس نے نا دیکھا نا اٹھایا۔۔۔

دوسری۔ پھر تیسری بار اس نے ہاتھ بڑھا کر سامنے پڑے موبائل کو اٹھایا اور بنا دیکھے کان سے لگا دیا۔۔۔

ہیلو۔۔۔"تھکن و درد سے چور آواز۔۔۔ارتسام کا دل کٹ کر رہ گیا تھا۔۔۔'

رملہ۔۔۔"اسنے شدید دکھ ہوا۔۔۔اسنے دکھ و بے بسی سے اسے پکارا مگر"

دوسری جانب رملہ ایکدم سیدھی ہوئی تھی۔۔۔

ا۔۔ارتسام۔۔۔۔"اسکے دل جیسے کانوں میں گھونجے لگا تھا ایکدم" سے۔۔۔۔یوں لگا۔مرتے ہوئے پانی مل گیا تھا۔۔۔۔اسکے لہجے میں درد تھا۔۔کوئی آس تھی۔۔حسرت تھی۔۔۔

ر۔۔۔روکیوں رہی ہو۔۔"چندپل کو وہ بھول گیا کہ کال کس لیے کی " تھی۔۔۔وہ سیدھا کھڑا ہوتے۔۔پریشانی سے بولا تھا۔۔۔۔۔اندھیری رات میں دور دور تک کوئی نہیں تھا۔۔۔

ارتسام۔۔۔۔میں۔۔۔۔وہ ہچکیوں میں رونے لگی تھی اتنی شدت سے کہ " بولنا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔

ارتسام لب بھینچ گیا۔۔رنگت شدید سرخ ہو چکی تھی۔۔۔دل یوں تھا کہ کسی بھی لمحے دھڑکنے سے انکاری ہو سکتا تھا۔۔۔

بولو۔۔کیاہواہے رملہ۔۔۔خدارارونابند کرو۔۔۔"دونوں بے بس " تھے۔۔دونوں تکلیف سے گزر رہے تھے۔۔۔

ارتسام۔۔۔م۔۔میں۔۔کبیر سے شادی نہیں۔۔۔مجھے نہیں کرنی یہ " شادی۔۔وہ۔۔وہ بہت براہے۔۔ا۔۔اس نے مجھے دھمکی د۔۔دی ہے۔۔ وہ۔۔وہ اچھاانسان نہیں ہے ارتسام۔۔۔۔۔مجھے۔۔۔اس سے شادی نہیں کرنی ہے۔۔۔پلیز کچھ کریں۔۔۔۔"وہ سچ میں حواسوں میں نہیں رہی تھی ورنہ ایسی حماقت ناکرتی کبھی بھی۔۔۔رونے کے درمیان۔۔۔وہ نجانے کس حق سے اسے اتنا کہہ گئی جبکہ ارتسام شل ہو گیا تھا۔۔وہ ایسی کسی بات کی توقع نہیں کر رہا تھا۔۔۔کان سائیں سائیں کرنے لگے تھے۔۔۔۔وہ لڑکی بارات سے کچھ گھنٹوں پہلے کیا کہہ رہی تھی۔۔۔۔

رملہ یہ تم۔۔۔"

میں مر جاؤں گی ارتسام۔۔۔مجھے کبیر سے شادی نہیں کرنی۔۔۔مجھے "
آپ۔۔۔۔آپ سے شاد۔۔۔ی۔۔میں آپ سے محبت کرتی ہوں۔۔۔۔
آپ بھی تو۔۔مجھے چاہتے ہیں نا۔۔ارتسام۔۔بولیں نا۔۔۔"وہ کیا کہہ گئی تھی۔۔ارتسام سے سانس لینا محال ہوا۔۔اسنے شرٹ کے اوپری بٹن کھولتے۔۔بمشکل گہرا سانس لیا۔۔۔
کھلی فضاؤں میں پل میں یہ کیسی گھٹن رچ بس گئی۔۔۔
اسنے اقرار کیا تو لگا جو دل کی دنیا بچی تھی وہ بھی اجڑ گئی تھی۔۔۔۔

وہ کچھ بھی بول نہیں سکا۔۔۔کچھ بھی نہیں۔۔۔۔

کیا کرتا۔۔۔

کوئی حل ہوتا اگر آگ پر چلنا پڑتا تو چل لیتا۔۔

بے بسی کی انتہا ہی تو یہ تھی کہ کوئی بھی رستہ نہیں تھا۔۔۔۔

ارتسام۔۔۔۔میں کبیر سے شادی نہیں کروں گی۔میں مار دوں گی خود کو " اگر ایسا ہوا تو۔۔میں آپ سے پیار کرت۔۔۔۔۔

ٹوٹوٹو۔۔۔۔۔کال کٹی تو اسکا دل بھی کٹ گیا تھا۔۔۔

پیار کرتی ہوں ہوں۔۔۔۔۔نہیں کروں گی شادی کبیر سے۔۔۔۔"""
موبائل دور پھینکتے وہ چیخی تھی مگر تھکن اتنی شدید تھی کہ چیخ بھی سہی سے نا سکی۔۔۔۔اسے ہر گز نہیں پتا تھا کہ وہ کیا کر چکی تھی۔۔۔۔

حواس بالکل کھوتے۔۔اسکا سر تکیہ پر گرا۔۔۔

آنکھیں بند ہو چکی تو درد سے بھی چل پل کے لیے جان چھوٹ چکی تھی۔۔۔

جبکہ دروازہ بہت دھیرے سے واپس بند ہو چکا تھا۔۔۔۔

دوسری جانب ارتسام اور ناسن سکا تھا جبھی کال کاٹ دی۔۔۔

دل دھڑکتا۔۔ مچلتا۔۔ تھم جانا چاہتا تھا اب۔۔۔

یوں لگ رہا تھا یا تو دماغ کی کوئی نس پھٹ جائے گی یا دل بند ہو جائے گا۔۔۔۔۔

مگر ایسا رحم کیسے ہوتا۔۔۔۔اسے سہنا تھا ابھی۔۔۔بہت۔۔۔۔اسنے بالوں کو شدت سے مٹھی میں جکڑا اور گھٹنوں کے بل گرا تھا۔۔۔۔وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ حرکت اسے کتنی بری مصیبت میں ڈالنے والی تھی

بھائی۔۔۔۔"مہیرہ بھاگتے ہوئے اس تک پہنچی تھی۔۔۔۔۔"

ایک اور رات۔۔۔

کئی لوگ شدید تکلیف میں گزار رہے تھے۔۔۔۔

اتنی تکلیف کہ مر جانے کی تمنا۔۔۔۔۔

اگلا دن بھی کافی روشن تھا۔۔۔ہر کوئی اپنے کاموں میں مصروف تھا۔۔ایسے میں وہ سرخ بھاری کام دار عروسی فراک پہنے۔۔آئینے کے سامنے بیٹھی ہوئی تھی۔۔کچھ لڑکیاں اسے تیار کر رہی تھی مگر وہ سب غائب دماغی سے دیکھ رہی تھی۔۔۔کچھ گھنٹوں بعد اسکا نکاح ہو جانا تھا کبیر سے اور پھر بارات۔۔ پھر وہی ازیت۔۔۔۔جو وہ کسی صورت نہیں چاہتی تھی۔۔۔

آسمانی رنگ کے نفیس فراک میں ملبوس آئینور اسکے پاس کھڑی تھی بال کھول رکھے تھے۔۔خوبصورت چہرے پر پریشانی تھی دکھ تھا۔۔۔

جبکہ ایک بج رہا تھا اب مگر مہیرہ نہیں آئی تھی۔۔۔۔باقی سب لڑکیاں تیار سی اسکے کمرے میں تھی۔۔کوئی اسکا سامان بند کر رہا تھا تو کوئی اسکی تعریف کر رہا تھا۔۔کوئی اسے چھیر رہا تھا تو کوئی بتا رہا تھا کہ وہ کتنی خوش قسمت تھی جو گھر سے باہر نہیں جا رہی تھی۔۔۔۔جتنے منہ اتنی باتیں تھی۔۔مگر مجال ہے جو اسکے دماغ میں کوئی بات بیٹھی ہو یا کانوں تک رسائی پائی ہو۔۔۔

کیا سوچ رہی ہو رملہ۔۔"آئینور نے اب تھک کر اسکے پاس ہوتے زرا" سرگوشی میں پوچھا تو رملہ نے مڑ کر اسے دیکھا تھا۔۔۔

م مجھے بابا سے ایک بار بات کرنی ہے۔۔۔"اسنے جیسے التجا کی۔۔جانتی تو" تھی کہ کوئی فائدہ نہیں مگر پھر بھی وہ ایک آخری بار کوشش کرنا چاہتی

تھی۔۔۔۔لڑکی نے اب اسکے سر پر جالی دار خوبصورت دوپٹہ سیٹ کیا تھا۔۔۔۔

"کیا۔۔پاگل ہو۔۔اس وقت۔۔۔نیچے کتنے لوگ ہیں اور انکل مردان خانے میں ہیں۔۔اب وہ کیسے مان سکتے ہیں تمہاری بات۔۔نکاح ہے آج تمہارا۔۔۔"آئینور نے حیرت سے کہا تھا۔۔۔۔

"دیکھا آئینور۔۔ایک بار مجھے جانے دو۔۔کیا پتا کچھ۔۔کچھ ہو جائے میں انہیں کبیر کے بارے میں۔۔۔۔وہ رونے لگی تو آئینور گھبرا گئی تھی۔۔۔

"اچھا اچھا۔۔رومت سب دیکھ رہیں ہیں۔۔تم اٹھو۔۔میں لے جاتی ہوں۔۔۔"وہ مان گئی مگر بعد میں اسے افسوس ہونے والا تھا کہ کیوں مانی تھی وہ۔۔۔

کدھر جارہے ہو۔۔"رمشا نے حیرت سے پوچھا مگر وہ اسے لے کر باہر نکل چکی تھی۔۔۔۔

"یہاں آنا منع ہے رملہ۔۔۔"مردان خانے کے باہر رکتے آئینور نے ایک بار پھر سمجھانا چاہا مگر۔۔۔

"مہیرہ آئے تو اسے بتا دینا میں یہاں ہوں۔۔بس پانچ منٹ۔۔۔"وہ دوپٹہ کو سنبھالتے اندر چلی گئی تھی۔۔۔آئینور کافی دیر ادھر کھڑی رہی۔۔۔۔

تو کیا وہ کسی اور کو پسند کرتی ہے۔۔اس نے تم سے ایسا کچھ کہا تھا کبھی۔۔یا" ایسا کچھ بھی جو تم نے محسوس کیا ہوا۔۔۔" وائٹ شلوار قمیض میں ملبوس۔۔ حازم نے اب کہ قدرے سپاٹ لہجے میں کہا تو کبیر نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔۔۔

وہ دونوں اس وقت کبیر کے کمرے میں تھے۔۔۔۔حازم کافی پریشان تھا رملہ کو لے کر جبھی یہاں آیا تھا۔۔۔یہ بات بھی ٹھیک تھی کہ اب یہ شادی کسی صورت نہیں رکنی چاہیئے تھی مگر وہ ایک بار بات کرنا چاہتا تھا۔۔۔

آ۔۔۔۔شاید ہو سکتا ھے۔۔۔وہ ایک لڑکے سے دو تین بار ملی ہے۔۔۔" لڑکے کو شاید تم۔۔۔

کیا بکواس ہے۔۔۔حازم کا دماغ گھوم گیا۔۔آخر اس بات کی اجازت کب تھی اس خاندان کی لڑکیوں کو۔۔۔ "

مجھے یقین نہیں ہے مگر۔اس دن بھی رات کو وہ اس لڑکے کے ساتھ گھر آئی تھی میں نے اسے کہا میرے ساتھ چلو مگر وہ اس لڑکے کے ساتھ۔۔۔۔ "

کبیر یہ سوچ کر بول رہا تھا کہ حازم یہ سن کر اسکی شادی کبیر سے توڑنے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا کیونکہ حازم کا کمرے میں آنا اسے ایک پل کو ڈرا گیا۔۔۔وہ رملہ سے دستبردار اب ہرگز نہیں ہونا چاہتا تھا۔۔۔

تو یہ بات ہے۔۔۔۔" وہ سخت اشتعال میں کرسی کو لات مارتے کمرے سے نکل گیا تھا۔۔۔"

اسکا رخ مردان خانے کی جانب تھا۔۔۔وہ ابھی اکر بیٹھا ہی تھا کہ سرخ آنچل لیے اسکی بہن اندر داخل ہوئی تھی۔۔اسے دیکھ کر حازم کو نئے سرے سے

شدید غصہ آیا اسپر۔۔۔تو وہ ان کے ناک کے نیچے یہ سب کر رہی تھی اور بے وجہ کبیر پر الزام لگا رہی تھی۔۔۔۔اسکا دماغ سائیں سائیں کرنے لگا تھا۔۔

باقی سب اس وقت یہاں گھر والے ہی تھے جو کسی اہم موضوع پر بات کر رہے تھے۔اسے یہاں دیکھ کر حیرت زدہ ہوئے جبکہ اسکی بات پر ساکت ہوئے تھے۔۔۔

رملہ کدھر ہے۔۔۔"سفید رنگ کے خوبصورت فراک کو پہنے اس نے" آج بال بالکل اسٹریٹ کر رکھے تھے۔۔۔رمشا نے کندھے اچکائے جیسے وہ نا جانتی ہو۔۔آئینور بھی کہیں نہیں تھی۔۔۔۔

شاید اپنے بابا سے بات کرنے گئی ہے۔۔۔"وہاں ہی کسی لڑکی نے اونچی" آواز میں کہا تھا۔۔۔۔

مہیرہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔پھر تیزی سے باہر نکلی تھی۔۔۔۔۔

دماغ درست ہے تمہارا۔۔یہ کیا بکواس کر رہی ہو تم۔۔۔تم۔جانتی بھی ہو" کہ کیا کہہ رہی ہو۔۔نکاح ہونے میں تھوڑا وقت بچا ہے اور تم انکار کر رہی ہو۔۔"شاھد جدیال غصے کی شدت سے دھاڑے تھے۔۔۔۔

میں ہر گز بھی اس عیاش ا۔۔اور گھٹیا انسان سے شادی نہیں کروں " گی۔۔اس کے لیے جو سزا دینی ہے دیں۔۔۔مگر میں۔۔یہ شادی ہر گز نہیں کروں گی۔۔۔"تازہ پھولوں کے گجروں کو کلائیوں سے نوچ کر اتارتے۔ بے دردی سے پھینکتے۔۔رملہ سارا خوف بلائے طاق رکھتے۔۔۔شدت سے چلاتے حویلی کے مردوں کو جیسے ایک بار پھر ساکت کر گئی تھی۔۔۔حویلی کی

عورتیں مردان خانے میں نہیں آتی تھی۔۔پہلے تواس نے یہاں آنے کی غلطی کی۔۔۔اور پھر۔۔۔ نکاح کے عین دن وہ نکاح سے انکاری ہوتی انکی نام نہاد غیرت جگا گئی تھی۔۔

اسنے توآرام سے انہیں کہا تھا مگر وہ سب اپنی بات کہ پکے تھے شاید مگر تھی تو وہ بھی انکا ہی خون۔۔

تم میں اتنی ہمت آگئی ہے کہ اب تم اپنے باپ کے سامنے کھڑے " ہو کر۔۔اسکے فیصلے سے انکار کر رہی ہو۔۔۔۔کیا تم اسکا انجام نہیں جانتی۔۔۔" شاھد جدیال یکدم اسکی جانب بڑھتے۔۔۔ حیرت وغصے سے غرائے تھے۔۔۔باہر خاندان جمع تھا اور وہ نکاح سے انکاری تھی۔۔۔انہیں پہلے ہی اس بات کا ڈر تھا مگر انکو لگا کہ حازم سرحان کے ڈر سے وہ مان جائے گی۔۔مگر ایسا کچھ نہیں ہوا۔۔۔

کاظم جدیال نے قہر آلود نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔جوانکے سامنے کھڑے انکے بیٹے کی تزلیل کر رہی تھی۔۔۔جبکہ حازم سرحان سرد نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔اسے یقین تھا وہ ایسا کرے گی۔۔۔اور کبیر کی بات نے جیسے تصدیق کر دی تو وہ سچ میں کسی لڑکے کی وجہ سے خاندان سے بغاوت کرنے چلی تھی۔۔غصے کے باعث رنگت شدید سرخ ہو گئی۔۔دونوں مٹھیوں کو شدت سے بھینچے۔۔۔۔وہ ہنوز اسے سرد نگاہوں سے دیکھ رہا تھا کہ۔۔۔

ہاں۔۔۔۔جو بھی کہہ لیں۔۔۔مگر میں اس گھٹیا انسان سے نکاح۔۔۔ "

چٹاخ۔۔۔۔منہ پر پڑنے والے تھپڑ نے باقی کے الفاظ۔۔۔لبوں میں ہی " کہیں دبا دئے۔۔۔۔بال چہرے پر بکھرے۔اور ہاتھ بے ساختہ گال پر گیا۔۔وہ لڑکھڑائی تھی مگر گرنے سے پہلے حازم نے اسکے دنوں بازو کو

پکڑتے اسکا رخ اپنی جانب کیا۔۔رملہ نے بمشکل گھومتے سر کے سنگ اسکو دیکھا۔۔ نجانے وہ کب اسکے سامنے آگیا تھا۔۔۔۔اسکی آنکھوں میں اب پہلے سے بھی زیادہ خوف در آیا۔۔۔وہ تو کسی کا لحاظ نہیں کرتا تھا۔۔تو اسکا کیسے کر لیتا۔۔۔

تو تم نکاح نہیں کرو گی۔۔تم خاندان کی روائتوں کے خلاف جاؤ گی "
ہاں۔۔۔۔بولو۔۔۔"سنگین حد تک سرد لہجہ۔۔۔اسکا دل چاہ رہا تھا کہ سامنے کھڑی اپنی ہی بہن کا گلہ گھونٹ دے۔۔جو نکاح کے دن۔۔ نکاح سے انکاری تھی۔۔۔وہ بھی کسی اور لڑکے کے لیے۔۔۔۔اسکا دماغ پھٹنے لگا تھا جیسے

باقی سب خاموشی سے انہیں دیکھ رہے تھے۔۔۔کسی کو رحم نا آیا۔۔وہ انکے خاندان کی بیٹی تھی۔۔۔مگر انہیں اپنی نان نہاد عزت و غیرت زیادہ پیاری تھی۔۔۔

"باقی کسی سے بھی کروادیں مگر۔۔۔کبیر سے نہیں۔۔۔۔م۔۔میں نہیں۔۔کر سک۔۔۔

"تم راتوں کو کسی انجان شخص سے مل سکتی ہو مگر یہ نکاح نہیں کر سکتی۔۔۔۔تو پھر ٹھیک ہے۔۔۔میری غیرت یہ گوارا ہر گز نہیں کر رہی ہے کہ تمہیں زندہ چھوڑا جائے۔۔۔۔جہاں غیرت کے نام پر کئی قت *ل ہوئے ہیں وہاں ایک اور سہی۔۔۔۔"عجیب شیط *ان دماغ پر حاوی ہوا کہ بازوں کو چھوڑتے۔۔اسکے گلے کو دبوچے۔۔وہ سرد لہجے میں پھنکار رہا

تھا۔۔۔رفتہ رفتہ گلے پر زور بڑھتا جارہا تھا۔۔رملہ شدت سے کھانستی۔۔
مزاحمت کررہی تھی۔۔مگر رائیگاں۔۔۔۔

کسی نے اسے ناروکا۔۔۔ناوہ رک رہا تھا یہاں تک کہ۔۔۔۔

رملہ تم یہاں۔۔۔۔۔۔۔۔ہ۔۔۔۔۔۔ی۔۔۔۔۔۔۔ہو۔۔گ۔۔"""
سفید فراک کو بمشکل سمبھالتے۔۔۔وہ بے چینی سے بولتے اندر داخل
ہورہی تھی کہ سامنے کا منظر دیکھتے جیسے پتھرا گئی تھی۔۔قدم
ساکت۔۔نگاہیں ساکت۔۔۔یہاں تک کہ سینے میں دھڑکتا دل بھی جیسے
کچھ لمحوں کے لیے ساکت ہو گیا تھا۔۔۔۔

جبکہ دوسری طرف۔۔۔وہ جواس وقت عجیب جنونی حالت میں اسکا گلا دبا رہا تھا۔۔۔اسکی آواز سنتے۔۔شدت سے چونکتے۔۔پیچھے مڑا۔۔۔یوں کہ رملہ کا گلا آزاد ہوا تھا اور وہ نیچے گری تھی۔۔

عین اسی وقت۔۔۔نگاہوں کا تصادم ہوا تھا۔۔۔

وہ جن نگاہوں میں خود کے لیے عزت احترام دیکھتا تھا۔۔۔وہ جن آنکھوں میں عزت ہوتی تھی۔۔۔۔آج۔۔اس لمحے پہلی بار وہ ان آنکھوں میں بے یقینی خوف۔۔ نفرت دیکھتے شل ہوا تھا۔۔۔۔

ق۔۔ قا۔۔۔تل۔۔۔"اسکے لب بمشکل ہلے۔۔۔اور باقی کسر پوری کر" گئے تھے۔۔۔۔

مہیرہ۔۔۔۔رہ۔۔۔رملہ۔۔۔"پہلے اس لڑکی کا نام لیا مگر جب صورت"
حال کا احساس ہوا تو اتنی ہی تیزی سے رملہ کو پکارتے واپس مڑا تھا مگر تب تک
دیر ہو چکی تھی۔۔۔۔۔۔

باقی سب کو بھی جیسے ہوش آیا تھا۔۔۔سب رملہ کی جانب بڑھے۔۔۔۔
جبکہ مہیرہ سے کھڑا ہونا محال ہوا۔۔۔
سانسیں سینے میں اکڑنے لگی تھی۔۔۔۔
وہ دیوار کا سہارا لیتے۔۔۔۔بے یقینی سے دیکھ رہی تھی سب۔۔۔۔۔
رملہ کے نام کی پکاریں۔۔۔
اس نے چاہا مگر وہ حواس میں نا رہ سکی۔۔۔
اس قدر شدید صدمہ تھا کہ وہ گر گئی تھی نیچے۔۔۔۔۔۔

کیاہو گا آگے

یا کیاہونا چاہیے

کل کی ایپیسوڈ میں ایک نیا موڑ آنے والا ہے

اور پچھلی قسط پر کافی اچھا ریسپانس تھا ریویوز بھی بہت اچھے تھے و۔، شکریہ

لبوں پر قفل سی بندش لگا کر مسکرا دینا
بہت آساں نہیں ہوتا روایت کو نبھا دینا
مری تصویر میں رنگوں کی یہ ترتیب رکھنا تم
کہیں غم کو مٹا دینا کہیں شوخی بڑھا دینا۔

ق۔۔ قا۔۔۔ تل۔۔۔ "اسکے لب بمشکل ہلے۔۔۔اور باقی کسر پوری کر" گئے تھے۔۔۔۔

مہیرہ۔۔۔۔رۓ۔۔۔رملہ۔۔۔"پہلے اس لڑکی کا نام لیا مگر جب صورت"
حال کا احساس ہوا تو اتنی ہی تیزی سے رملہ کو پکارتے واپس مڑا تھا مگر تب تک
دیر ہو چکی تھی۔۔۔۔۔۔

باقی سب کو بھی جیسے ہوش آیا تھا۔۔۔سب رملہ کی جانب بڑھے۔۔۔۔
جبکہ مہیرہ سے کھڑا ہونا محال ہوا۔۔۔
سانسیں سینے میں اکڑنے لگی تھی۔۔۔۔
وہ دیوار کا سہارا لیتے۔۔۔۔بے یقینی سے دیکھ رہی تھی سب۔۔۔۔۔
رملہ کے نام کی پکاریں۔۔۔
اس نے چاہا مگر وہ حواس میں نا رہ سکی۔۔۔
اس قدر شدید صدمہ تھا کہ وہ گر گئی تھی نیچے۔۔۔۔۔۔

رملہ۔۔اٹھاؤاسے۔۔۔"

سانس چل رہی ہے۔۔ "

اٹھاؤ۔۔۔"

کیا کر دیا تم نے حازم"

کئی آوزیں آرہی تھی کوئی رملہ کو اٹھا رہا تھا کوئی چیخ کر گاڑی نکلانے کو کہہ رہا تھا۔۔۔مگر حازم نے جیسے ہی اسکی نبض چیک کی۔۔۔اس کے بعد وہ پیچھے ہو گیا تھا۔۔۔خاموش۔۔ساکن۔۔۔شل۔۔۔۔حیران۔۔۔۔

پھر اسے کب اور کیسے لے کر جایا گیا۔۔۔کیا ہوا معلوم نہیں۔۔۔۔

مہیرہ کی جانب کسی کا بھی دھیان نہیں گیا تھا۔۔۔وہ وہیں گری رہی تھی۔۔۔۔۔آنکھیں بند اور شل وجود۔۔۔۔۔گہرے صدمے نے اسکے حواس جھنجھوڑ کر رکھ دیئے تھے۔۔۔۔

یہ سب۔۔۔کیا ہو رہا ہے۔۔اتنا رش اور شور کیوں ہے۔۔"آئینور باہر " نکلتے قدرے حیرانگی سے بولی تھی ابھی تو سب کچ ٹھیک تھا اور یہ کیا ہو گیا تھا۔۔۔۔

" رملہ کو کچھ ہو گیا ہے۔۔ہاسپٹل لے کر جا رہیں ہیں۔۔۔ " کیا۔۔۔"وہ حیرت سے چیخ پڑی تھی۔۔ابھی تو رملہ ٹھیک تھا۔۔۔" وہ ایکدم رش میں آگے ہوتے باہر نکلی۔۔۔تب تک اسے گاڑی میں ڈال دیا گیا تھا۔۔۔۔

کیاہوارملہ کو۔۔وہ ابھی تو ٹھیک تھی۔۔ماہی کدھر ہے۔۔ہاں۔۔بولو"
تو۔۔۔کیاہوا۔۔۔کوئی بتائے گا۔۔۔"وہ نجانے کس سے پوچھ رہی
تھی۔۔۔۔حیرت و بے یقینی میں کچھ سمجھ ہی نہیں آرہا تھا۔۔۔۔

رملہ اس کے ساتھ گئی تھی۔۔کدھر ہے۔۔۔"وہ تیزی سے فراک "
سمبھالتے اندر کی جانب بھاگی۔۔۔یہ کیاہو گیا تھا کچھ ہی لمحوں میں۔۔۔۔
میوزک کی آواز بند ہو گئی تھی۔۔۔
لوگوں میں سرگوشیاں ہونے لگی تھی۔۔
اسکی ماں روتی سب سے پوچھ رہی تھی کہ کیاہوا۔۔۔
افراتفری کے عالم میں گاڑیاں حویلی سے نکلی تھی۔۔۔
کوئی ترس کھارہا تھا۔۔
کوئی افسوس کر رہا تھا۔۔
توکوئی سب جاننے کے لیے بے چین تھا۔۔۔۔۔

جواب فلحال کسی کے پاس بھی نہیں تھا۔۔۔۔

کیاہوا۔۔شیکابی۔۔یہ شور کیسا ہے۔۔۔"وہ تیار ہو رہا تھا جب شور اٹھا۔۔۔" اسے لگا شادی تھی اسی لیے مگر جب رونے کی آواز آئی تو پریشانی کے عالم میں باہر نکلا تھا۔۔۔

شکیلابی گھبرا گئی۔۔۔"وہ جی۔۔رملہ بی بی۔۔۔۔

کیاہوا رملہ کو۔۔۔"وہ ایکدم پریشان ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ "

رملہ بی بی نے۔۔۔شاید۔۔۔میرا۔۔مطلب۔۔۔رملہ بی بی نے شاید "
خودکشی کی کوشش۔

کیا بکواس ہے۔۔۔"کبیر ایک دم دھاڑا۔۔سارا منظر جیسے گھومنے لگا تھا"
سامنے۔۔۔۔دھڑکنیں سست ہو گئی تھی۔۔۔

جی۔۔صاحب۔۔انہیں ہاسپٹل لے گئیں ہیں۔۔۔وہ جو۔۔۔۔"

مگر اسکی بات پوری ہونے سے پہلے کبیر باہر بھاگا تھا۔۔۔۔ "
قدموں میں جان نہیں تھی جیسے۔۔۔
سانسیں رک رہی تھی۔۔۔جیسے۔۔۔
حیرت و بے یقینی۔۔۔۔۔

اسے نہیں پتا تھا کہ کون سے ہاسپٹل میں لے کر گئے تھے۔۔وہ بس بھاگا تھا۔۔ایسا نہیں ہونا چاہیے تھا ہر گز بھی نہیں۔۔وہ ہونے ہی نہیں دے گا۔۔۔۔

چہرہ پورا پسینے سے تر ہو گیا تھا۔۔۔۔

رملہ کی چیخیں اور رونا

کان پھاڑ رہا تھا۔۔۔۔۔

اس نے تو سوچا ہی نہیں تھا کہ اس کے پاس کوئی آپشن نہ ہونے کے باوجود یہ آپشن تھا۔۔۔ مگر اب ہو گیا تھا جو ہونا تھا۔۔۔۔

❤❤❤

مہیرہ۔۔۔۔"وہ ایک بار پھر چیخ پڑی تھی۔۔۔"

مہیرہ بے جان زمین پر گری ہوئی تھی۔۔۔ماتھے سے خون کی ہلکی لکیر بہہ رہی تھی۔۔۔۔

آئینور کو لگا آج کی دن آزمائش کا دن تھا۔۔۔

ایک طرف رملہ اور اب مہیرہ۔۔۔۔

کوئی ہے۔۔۔۔شیکلابی۔۔۔۔فرزانہ۔۔۔۔رمشا۔۔۔"وہ چیخ چیخ کر سب " کو بلا رہی تھی اور ساتھ ہی ماہی کو اٹھانے کر رہی تھی۔۔۔۔۔

مہیرہ اٹھو یار۔۔۔۔مہیرہ۔۔۔۔۔رملہ کو بھی پتا نہیں کیا ہو گیا ہے تم تو" اٹھو۔۔۔۔"وہ جو کسی بات پر نہیں روتی تھی۔۔روپڑی تھی۔۔مگر شاید سب باہر تھے کوئی بھی اسکی نہیں سن رہا تھا۔۔۔۔

آئینور نے اسکا موبائل اٹھایا جائے ساتھ ہی گرا تھا۔۔۔۔

اسے مہیرہ کے بھائی کا نام آتا تھا۔۔۔جبھی کال ملائی۔۔بل جا رہی تھی۔۔۔۔

ماہی۔۔اٹھو یار۔۔آنکھیں کھولو۔۔۔۔ہیلو۔۔۔آپ۔۔۔ماہی۔۔۔وہ" مہیرہ کو پتا نہیں کیا ہو گیا ہے۔۔حویلی آجائیں۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔رملہ بھی پتا نہیں۔۔۔۔آپ جلدی سے آجائیں۔۔ماہی آنکھیں کھولو۔۔۔" وہ رونے کے درمیان بے ربط سے جملے بول رہی تھی۔۔۔دوسری طرف سے کوئی نجانے کیا کہہ رہا تھا۔۔اس نے کال ہی بند کر دی۔۔وہ ماہی کو اٹھانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔گال آنسوؤں سے تر ہو چکے تھے۔۔۔۔۔

❤❤❤

وہ اپنے کمرے میں لیٹا چھت کو گھور رہا تھا۔۔

دل تھا کہ غم سے پھٹے جا رہا تھا۔۔۔رملہ کا رونا چیخنا چلانا اور محبت کا اقرار۔۔ اسکا چین لوٹ چکا تھا۔۔رات سے ایک پل کو بھی آنکھ نا لگی۔۔اور پلکیں نیند سے بوجھل تھی۔۔۔

جس لڑکی سے اسے محبت ہوئی۔۔

وہ پہلی سی محبت۔۔

وہ لڑکی آج کسی اور مرد کو سونپی جا رہی تھی۔۔۔۔

دل سلگ رہا تھا۔۔اور لگ رہا تھا کوئی نس پھٹ جائے گی۔۔ مگر ایسا کچھ بھی نہیں ہوا۔۔۔۔۔

وہ ابھی انہی سوچوں میں گم تھا کہ موبائل بجنے لگا۔۔۔وہ کسی سے بات نہیں کرنا چاہتا تھا مگر مہیرہ واحد بندی تھی جس کی کال وہ پہلی فرصت میں اٹھاتا۔۔۔ نم آنکھوں کو آستینوں سے صاف کرتے۔۔۔اسنے کال اٹھائی مگر جو سامنے سے بولا گیا اسے شل کر گیا۔۔۔۔

ابھی تو اسے چھوڑ کر آیا تھا ٹھیک ٹھاک۔۔۔۔

وہ اس بات کو مزاق سمجھتا مگر وہ لڑکی رو رہی تھی۔۔۔۔

وہ تیزی سے اٹھا۔۔شرٹ کے بٹن بند کرتے باہر بھاگا۔۔بال بکھرے ہوئے تھے۔۔آنکھیں سرخ پڑ رہی تھی۔۔۔۔۔

ہیلو کدھر ہے مہیرہ۔۔جواب دو۔۔۔۔"

ٹوٹوٹو۔۔۔کال کٹ چکی تھی۔۔۔۔وہ۔ تیزی سے گاڑی میں بیٹھتے نکلا تھا۔۔اس وقت کو سب بھول گیا۔۔۔۔

وہ حویلی میں کبھی نہیں آیا۔۔ مگر اس وقت اسے کچھ یاد نہیں تھا۔۔۔۔

گاڑی سے نکلتے ہی وہ تیزی سے اندر بھاگا۔۔۔

مگر اندر کا ماحول اسے حیران کر گیا مگر یہ وقت ان سب کا نہیں تھا۔۔۔

بے چاری رملہ۔۔کافی معصوم لڑکی تھی۔۔سننے میں آیا ہے کہ خودکشی کی " " ہے اس نے۔۔اب اللہ جانتا ہے کہ بچتی ہے کہ نہیں۔۔۔

دھڑکنیں ساکن۔۔وجود لرکھڑا گیا۔۔۔

اسنے بمشکل دیوار کا سہارا لیتے۔۔۔خود کو گرنے سے بچایا۔۔اور حیرت بے یقینی سے مڑ کر اس عورت کو دیکھا۔۔۔وہ اور بھی کچھ کہہ رہی تھی۔۔۔ مگر اس لمحے اسکا دل جیسے مڑ گیا۔۔۔

مگر پھر مہیرہ کا خیال آیا تو آگے بڑھا۔۔اسے وہ سامنے لاؤنج میں ہی نظر آگئی۔ تھی۔۔۔

مہیرہ۔۔۔"صدمے ودکھ سے اسے پکارا۔۔جس کے گالوں پر خون لگا"
تھا۔۔۔وہ تیزی سے آگے بڑھا۔۔۔مہیرہ سب سے پہلے تھی اس کے
لیے۔۔۔

ک کیا ہوا اسے۔۔۔مہیرہ میری جان۔۔آنکھیں کھولو۔۔۔۔"پل میں"
اس تک پہنچتے۔۔۔وہ اسے اپنے حصار میں قید کرتے۔۔اسکا گال تھپتھپاتے
ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔۔

یہ کیسا وقت تھا۔۔کہ جان نکالنے کی چاہ میں تھا۔۔۔
اور جان نکل بھی رہی تھی۔۔۔۔۔
مہیرہ نیم ہوش میں تھی۔۔۔

اسے پاتے ہی جیسے اٹھنے اور بولنے کے لیے بے چین ہوئی۔۔۔اسکی اجڑی حالت اسے بتا گئی کہ اسے پتا چل گیا تھا۔۔۔

وہ۔۔وہ رملہ۔۔۔۔۔۔اسے۔۔اسے مار۔۔۔۔اسے مار۔۔۔۔۔" حازم۔۔۔۔۔۔وہ بولنے کی چاہ میں ہلکان تھی۔۔۔ارتسام نے اسکا سر سینے سے لگایا تھا۔۔۔۔

آئینور اسکے آتے ہی دور ہوئی تھی مہیرہ سے۔۔اب حیرت سے اسکے بھائی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔اسے لگا جیسے وہ رویا ہے۔۔یارونا چاہ رہا تھا۔۔۔
شرٹ کے اوپری بٹن کھلے تھے۔۔بازووں کہنیوں تک فولڈ تھے۔۔بال ماتھے پر بکھرے۔۔۔۔وہ اتنی تکلیف میں کیوں تھا۔۔۔وہ اندازا نہیں لگا سکی۔۔۔ارتسام نے صرف ایک ادھورے پل کو اسے دیکھا تھا۔۔۔

ہم گھر جاتے ہیں۔اٹھو۔۔۔بلکہ ہاسپٹل جانا ہو گا۔۔۔چلو۔۔۔" وہ اسے "

سہارا دیتے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔

مگر مہیرہ سے جب چلا نہیں گیا تو اسے اٹھانا پڑا تھا۔۔۔۔

اندر آتے سامر نے مہیرہ کو پھر اسے لڑکے کو دیکھا۔۔۔

آئینورا سکی نم آنکھوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ باہر نکل گیا تھا۔۔۔۔

اس لڑکی کا منہ بند کروانا پڑے۔۔۔۔۔۔"

وہ بول رہے تھے کہ سامنے سے بھاگ کر آتے کبیر کو دیکھ کر چپ

ہوئے۔۔۔

کاریڈور میں اس وقت سب جمع تھے۔۔۔۔

رملہ۔۔۔رملہ۔۔۔کیاہوااسے۔۔کدھر ہے وہ۔۔ہاں۔۔۔حازم۔۔تم " گئے تھے نااسکے پاس۔۔۔کیاہوا۔۔کیسی ہے۔۔۔"بس چلانے کی کسر رہ گئی تھی۔۔۔وہ اتنی اونچی آواز میں بولا۔۔جب تک اسے زندہ نادیکھ لیتااسے سکون نہیں مل سکتا تھا۔۔اسکادماغ پھٹ رہا تھا۔۔۔اسکی باتیں اسے اس حد تک مجبور کردیں گی اسے کب لگا تھا۔۔

بولو۔۔بتاؤ۔۔۔وہ۔۔وہ شکیلابی۔۔وہ کیوں کہہ رہی تھی۔۔رملہ نے " خودکشی کی۔۔۔تم بتاؤایسا نہیں ہے نا۔۔۔وہ ٹھیک ہے نا۔۔وہ کیسے خودکشی " کرسکتی ہے۔۔مانااسے مجھ سے شادی نہیں کرنی تھی مگر خودکشی۔۔۔۔ وہ بے ربط جملے بول رہا تھا مگر وہاں موجود سب جیسے شل ہوگئے۔۔ خودکشی۔۔۔یہ کیسے۔۔ان سب نے ایک دوسرے کودیکھا۔۔۔حازم بے حس وحرکت کھڑا۔۔زمین پر نجانے کیاڈھونڈرہا تھا۔۔۔

شاھد جدیال کوپہلے ہوش آیا۔۔۔

ہاں۔۔۔۔ہا۔۔۔۔خود کشی۔۔۔خود کشی کرنے۔۔۔کی کوشش کی اس" نے۔۔۔۔" بمشکل ہی سہی مگر جملہ پورا کر ہی لیا۔۔۔حازم پر کوئی آنچ نہیں آنے دے سکتے تھے۔۔ مگر وہ حازم سے سخت غصہ تھا۔۔۔

کبیر نے دیوار کا سہارا لیا جبھی دروازہ کھلا اور ڈاکٹر باہر نکلی تھی۔۔۔۔۔

صدمے کی وجہ سے بہوش ہوئی ہیں۔۔ جلد ہوش آجائے گا۔۔۔"ڈاکٹر" نے نرمی سے کہا تھا۔۔۔انہیں سامنے کھڑے لڑکے پر ترس آیا۔۔۔

وہ۔۔۔وہ ساتھ ایک لڑکی کو لایا گیا تھا۔۔۔۔وہ جس نے خو۔۔۔"

خودکشی۔۔۔۔وہ بول نہیں پا رہا تھا۔۔۔

ایسا لگ رہا تھا آنسو گر جائیں گے۔۔

بھرم ٹوٹ جائے گا۔۔۔

اوو اچھا وہ لڑکی۔۔۔وہ جو کچھ دیر پہلے آئی۔۔وہ تو۔۔۔۔۔۔ "

❤❤❤

معزرت کے ساتھ۔۔۔ مگر یہاں آنے سے پہلے ہی انکی ڈیتھ ہو گئی "

" تھی۔۔۔۔

❤❤❤

اسے تو جب یہاں لایا گیا اسکی سانسیں نہیں چل رہی تھی۔۔۔آج کل کے "
بچے بھی نا۔۔۔ جز باتی ہو گئے ہیں۔۔ بات بات پر۔۔۔۔۔

وہ سب شل ہو گئے۔۔۔۔حازم جانتا تھا کہ وہ مر چکی تھی
پھر بھی نجانے کس آس کے تحت کھڑا تھا۔۔جب کوئی آس نا بچی تو مڑ گیا
تھا۔۔۔
شاھد جدیال۔۔ قمر جدیال۔۔۔ساکن نظروں سے ڈاکٹر کو دیکھ رہے
تھے۔۔۔انہیں تو یقین تھا کہ وہ بچ جائے گی۔۔۔اتنا وقت تو نہیں ہوا تھا مگر
وہ خود سے لڑتی تو بچتی۔۔جینے کی امنگ اس میں ختم ہو چکی تھی۔۔۔اسے
کوئی کیسے بچا پاتا۔۔۔

کبیر کو دنیا ویران ہوتی لگی۔۔اسے لگا سب ختم ہو گیا۔۔۔اسے لگا اب سکون نہیں مل پائے گا۔۔اسے لگا اسکی ضد نے ایک معصوم کو مار دیا۔۔۔اسے لگا وہ مر گیا۔۔ مگر ابھی کہاں۔۔۔۔۔

❤❤❤

ارتسام نے لبوں کے زریعے گہرا سانس لیا۔۔۔۔

چاہنے کے باوجود بھرم قائم نا رکھ سکا اور آنسو گال پر گر گیا تھا۔۔۔

تو یوں ہونی تھی اسکی آزمائش۔۔۔۔

تو یوں اسے رسوا ہونا تھا۔۔۔

تو یہ ہجر کی تکلیفیں اسکے مقدر میں لکھی گئی تھی۔۔۔

تو محبت کی سزا یہ تھی۔۔۔

ڈاکٹر نے افسوس سے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

" ہمت کریں۔۔کسی کے جانے سے زندگی نہیں ختم ہو جاتی۔۔۔"

مگر وہ کیا بتاتا۔۔۔زندگی ختم ہو گئی تھی۔۔

دل مر چکا تھا۔۔۔

امنگ ختم۔۔۔۔

حسرتیں تمام شد۔۔۔۔۔

کچھ نا بچا تھا۔۔۔۔۔

❤❤❤

حویلی میں خالی خبر نہیں۔۔۔اس لڑکی کی میت بھی ساتھ پہنچی تھی۔۔جسے غیرت کے نام پر قتل کیا گیا مگر افسوس اس بات کا تھا کہ اس کے قتل کو اب تک حرام موت کا نام دے دیا گیا تھا۔۔۔۔

لان کے درمیان رکھاتابوت اس بات کی گواہی تھا کہ ایک اور لڑکی کو

روائتوں کے نام پر قربان کر دیا گیا تھا۔۔

غیرت کے نام پر قتل ہوا تھا۔۔۔

جہاں شادی کی سماں تھا۔۔

وہاں چیخ وپکار شروع ہو چکی تھی۔۔۔

اسکی ماں رو رو کر دیوانی ہو گئی۔۔۔

کبیر کہاں تھا کوئی پتا نہیں۔۔۔

حازم سرحان۔۔۔ سرخ آنکھوں کے سنگ زمین کو گھور رہا تھا۔۔۔

سامر حیرت زدہ سا تھا۔۔اسے اب تک

سارا معاملہ سمجھ ہی نہیں آرہا تھا۔۔اسے یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔

آئینور کا رو رو کر برا حال ہو چکا تھا۔۔۔

یہ سب کیا ہو گیا۔۔کسی کو بھی ابھی تک یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔

حیرت و بے یقینی کا عالم تھا۔۔۔

دکھ و رنج کا سماں تھا۔۔۔

جس لڑکی کو سرخ جوڑے میں رخصت کرنا تھا اسے سفید کفن پہنایا جا چکا تھا۔۔۔۔

چیخ و پکار اپنے عروج پر تھی۔۔۔۔

جب حازم کی نظر اس پر پڑی جو ابھی حویلی میں داخل ہو رہی تھی۔۔ بلیک شلوار قمیض میں۔۔ سر پر شفون کا دوپٹہ لیے۔۔ سرخ چہرہ۔۔ اور ماتھے پر پٹی باندھے۔۔۔ اسکا ہاتھ کسی لڑکے نے پکڑا ہوا تھا۔۔۔۔

حازم نے لب بھینچے۔۔ ایک وہ ہی تھی وہ تماشا کر سکتی تھی۔۔۔

مگر وہ خاموش تھی۔۔۔

شاھد جدیال کہیں دور تھے۔۔۔ سامر نے بھی اسے دیکھا۔۔ اسے دکھ ہوا تھا۔۔۔

رونامت۔۔کچھ مت بولنا۔۔میں تمہاری ساری بات آرام سے سنوں"
گا۔۔۔"ارتسام نے اسے ایک بار پھر کہا۔۔وہ عجیب باتیں کر رہی تھی۔۔بلا
حازم اسکا قتل کر بھی سکتا تھا۔۔اپنی ہی بہن کا۔۔ہر گز نہیں۔۔۔۔
مہیرہ نے کچھ نہیں کہا۔۔۔وہ تابوت تک اگئی تو آئینور ایکدم کھڑی ہوئی
تھی۔۔ سجنی نسوری آئینور نے بھی رملہ کی طرح سفید جوڑا پہن لیا تھا۔۔۔
وہ بچپن کی دوستیں تھی۔۔۔
ایک کا۔جانا برداشت سے باہر لگ رہا تھا۔۔
ماہی۔۔ماہی رملہ۔۔۔۔رملہ کو۔۔کو بولونا۔۔۔اسے۔۔اسے بولو۔۔۔"
اٹھے نا۔۔۔وہ۔۔ تمہاری س۔۔سب سے زیادہ سنتی ہے۔۔۔اسے
بولو۔۔۔۔"اسکے گلے لگے وہ جیسے فریاد کر رہی تھی۔ مگر وہ کیا بولتی۔۔وہ تو
ساکن نگاہوں سے اسکی بند آنکھوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔
اسکی دوست۔۔۔آہہہ۔۔کفن پہن چکی تھی۔۔۔۔

ماہی۔۔۔ماہی بولونا۔۔۔ مگر اسکے لب پر قفل لگا ہوا تھا۔۔۔وہ گرنے کے انداز میں اسکے پاس بیٹھی۔۔۔دوپٹہ کندھوں پر گر گیا تھا۔۔۔

عورتیں ان دونوں کو دیکھ کر اور رونے لگی تھی۔۔۔

رملہ۔۔"اسکے لب ہلے۔۔۔بے یقینی سے۔۔جیسے ہاتھ بڑھاتے اسے" چھونا چاہا مگر چھو نا سکی۔۔۔۔

پل میں آنسو گالوں پر گرتے۔۔سارا چہرہ تر کر گئے تھے۔۔۔

آنکھوں کے سامنے بار بار وہی منظر گھوم رہا تھا جب وہ گری تھی۔۔۔

آنکھوں کے سامنے گھوم رہا تھا وہ تینوں حویلی کے لان میں۔۔پائپ کے زریعے ایک دوسرے کو گیلا کر چکی تھی۔۔۔۔

وہ رملہ کا سارا میک اپ خراب کر رہی تھی۔۔رملہ خفگی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہ تینوں باغ میں چھپ کر گئی تھی اور آم توڑ کر کھا رہی تھی۔۔۔

وہ تینوں ہنستے ہوئے ایک چور کے پیچھے بھاگ رہی تھی۔۔۔

رملہ رو رہی تھی۔۔۔۔

کبیر کو کسی اور لڑکی کے ساتھ دیکھا۔۔۔۔

اور پھر اب۔۔۔

اب اسکی میت۔۔۔۔اسکا دل بند ہونے لگا تھا۔۔۔

بالکل بند۔۔۔

آئینور الگ رو رہی تھی رمشا اسے سمبھال رہی تھی۔۔۔۔

سب کو جیسے یقین نہیں آ رہا تھا،۔۔۔۔۔

مہیرہ نے سر تابوت سے ٹکایا۔۔اور سسکیوں میں رو پڑی۔۔۔درد اتنا تھا کہ کھل کر رویا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔۔۔اس کا اس وقت کوئی ارادہ نہیں تھا کچھ بھی بولنے کا۔۔یا حازم سے کچھ پوچھنے کا۔۔یہ کسی کو کچھ بتانے کا۔۔وہ اس وقت صرف رونا چاہتی تھی دکھ منانا چاہتی تھی۔۔۔۔مگر یہ ناممکن تب ہوا جب ایک جملہ اسکے دل چیڑ گیا۔۔۔

لڑکی نے خودکشی کی ہے۔۔کسی لڑکے سے عاشقی کر رہی تھی۔۔۔گھر" والوں کے خلاف جانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔بچپن سے بات پکی تھی پھر بھی دورے مرد کے ساتھ۔۔۔گھر والے نہیں مانے تو خودکشی کر لی۔۔۔ہائے دیکھو۔۔پھولوں سی بچی۔۔۔۔۔۔

وہ صدمے سے پیچھے مڑی تو اس عورت کا چلتا منہ رکا۔۔۔

کیا کہا ہے۔۔۔ہاں بولو۔۔۔کیا کہہ ہے۔۔۔" وہ ایکدم اٹھتے چلائی اسکے " قتل کو حرام موت کا نام دے دیا گیا تھا۔۔اسکا دماغ پھٹنے لگا۔۔۔۔

ماہی۔۔ "

کیا ہو گی۔۔۔

کیابکواس کی تم نے۔۔وہ سارالحاظ بھول گئی تھی۔۔۔سب ایکدم اسکی" طرف متوجہ ہوئے۔۔۔

کیاہواہے۔۔جوسچ ہے وہی توکہ رہی۔۔وہ عورت بھی کھڑی ہوئی۔۔۔ "

بکواس کررہی ہو جھوٹ بول رہی ہو۔۔۔اسکا قتل کیاہے۔۔۔میرے " سامنے اسکومارا ہے۔۔۔ہاں کدھر ہے وہ قاتل۔۔کدھر ہے۔۔۔اسنے مارا میرے سامنے اسے۔۔ قاتل ہے۔۔۔۔وہ چیختی ہوئی وہاں سے ہٹی۔۔۔ رمشاآئینور نے اسے روکناچاہا مگر وہ سیدھی سامنے مگر دور کھڑے حازم کے پاس پہنچی تھی۔۔۔۔

سارا گاؤں دیکھ رہا تھا۔۔۔سب حیران تھے۔۔ارتسام نے اگے ہوتے اسے روکنا چاہا۔۔۔

حازم سرد نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

ابھی وہ کچھ سمجھتا کہ۔۔۔

چٹاخ۔۔۔چٹاخ۔۔۔۔"منہ پر پرے والے تھپر اسکے ساتھ ساتھ سب کو" شل کر گئے تھے۔۔۔

قاتل ہو تم۔۔۔ قاتل ہو۔۔ تم نے میرے سامنے اسے مار دیا۔۔ قاتل ہو" تم۔۔۔"وہ دیوانی ہوتی۔۔اسکا گریباں پکڑے۔۔۔چیختے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔

وہ اس وقت ہوش میں نہیں لگ رہی تھی۔۔۔۔

سب جیسے ساکن ہوئے تھے۔۔۔

حازم نے اسکے بازوں کو پکڑتے اسے دور دھکا دیا۔۔۔غصے کے باعث وہ جنونی ہوتا اسکی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔

نمدیدہ دل ہے اور کچھ یہ رات بھاری ہے
یاد صنم میں آج پھر رو کر گزاری ہے
وقت سحر کیوں پھول پر شبنم ہے اشکبار
کیوں کر بہار میں چمن کی آہ وزاری ہے
آنچل بھگو رہے ہیں کیوں میری چشم تر سے وہ
برسات ہے کوئی یہاں یا اشک باری ہے
ہے کاغذی مکاں مرا طوفاں کی زد میں پھر
دھواں ہے 'آگ اور کہیں کوئی چنگاری ہے

اک غمزدہ کا درد تو سمجھے گا درد مند

آہ وفغاں سے اب مری گہری سی یاری ہے

کب سے سلگ رہے ہیں ہم سر بزم کیا کہیں

!چپ چاپ جلتے رہنا ہی پہچاں ہماری ہے

آ بیٹھے ہیں وہ آج پھر میری ذات میں کہیں

میرے آشنائے درد کی کیا دنیاداری ہے

چٹاخ۔۔۔چٹاخ۔۔۔۔"منہ پر پرے والے تھپر اسکے ساتھ ساتھ سب کو" شل کر گئے تھے۔۔۔

قاتل ہو تم۔۔۔قاتل ہو۔۔تم نے میرے سامنے اسے مار دیا۔۔قاتل ہو" تم۔۔۔"وہ دیوانی ہوتی۔۔اسکا گریباں پکڑے۔۔۔چیختے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔

وہ اس وقت ہوش میں نہیں لگ رہی تھی۔۔۔۔

سب جیسے ساکن ہوئے تھے۔۔۔

حازم نے اسکے بازوں کو پکڑتے اسے دور دھکا دیا۔۔۔غصے کے باعث وہ جنونی ہوتا اسکی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔

وہ پیچھے ہوتے گرنے لگی تھی جب سامر نے اسے تھاما۔۔۔

تمہاری ہمت بھی کیسے۔۔۔"

ہاتھ مت لگانا اسے۔۔۔۔"

بنا لوگوں کی پرواہ کیے۔۔ابھی وہ اسکا جبڑا دبوچتا کہ ارتسام نے اسے ایکدم دور کیا تھا مہیرہ سے۔۔۔اور اسے اپنے پاس کیا۔۔۔حازم کا دماغ گھوم گیا۔۔وہ جنونی ہو رہا تھا۔۔۔اسے لوگوں کی پرواہ نہیں رہی تھی۔۔۔۔زیاد اور دو لوگوں نے بمشکل اسے روکا تھا۔۔مگر وہ پیچھے نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

سب اتنی جلدی ہوا کہ کوئی کچھ سمجھ ہی نہیں سکا تھا۔۔۔سامر پریشانی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔جس کے ماتھے کی پٹی سرخ ہونے لگی تھی۔۔۔مگر وہ پھر بھی نفرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔ہاں مگر وہ کافی خوفزدہ تھی۔۔۔اگر ارتسام نا ہوتا تو۔۔۔۔

حازم نے اسے پھر اسکی انگلی کو دیکھا۔۔۔"تمہاری اتنی اوقات کے تم مجھ پر انگلی اٹھاؤ۔۔۔" وہ نفرت وشدت سے دھاڑا۔۔۔وہ اب مہیرہ کو چھوڑے اسے مارنا چاہ رہا تھا۔۔اسکی انا کیسے برداشت کرتی کہ بھری محفل میں اسے تھپڑ مارا گیا وہ بھی ایک لڑکی نے اور اب وہ۔۔۔وہ اسے وارن کر رہا تھا۔۔۔۔ اسکا دماغ پھٹنے لگا تھا۔۔۔۔

چھوڑ۔۔۔***اسکو ابھی بتانا۔۔۔۔"

سرحان۔۔۔۔ تیری بہن کا جنازہ ہے۔۔۔۔وہ مر چکی ہے مگر میت ابھی " گھر میں ہے۔۔۔ حوصلہ کر۔۔۔۔" وہ کچھ شانت ہوا۔۔۔۔ہاں ابھی میت ادھر ہی تھی۔۔۔لوگ طرح طرح کی باتیں کر رہے تھے۔۔۔۔ایک تماشا لگ چکا تھا۔۔۔۔اس نے شدت سے اپنے بازو چھڑوائے تھے۔۔۔

لوگ میت چھوڑے حیرت سے اس نئے تماشے کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

ت۔۔ تم قاتل ہو۔۔ تم نے قتل کیا۔۔۔۔" وہ ایک ایک لفظ چبا کر بولی" تھی۔۔۔اسکا اپنا دماغ پھٹ رہا تھا۔۔۔اسنے ارتسام کے بازو شدت سے پکڑے ہوئے تھے۔۔ حازم اب کچھ نہیں بولا۔۔ لمحہ لمحہ اسکی آنکھوں میں وحشت بھڑتی جا رہی تھی۔۔۔وہ سرد نگاہوں سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔وہ کچھ ہی فاصلے پر تھے۔۔۔۔۔

آئینور بے بسی سے کھڑی اسے دیکھ رہی تھی۔۔اسے بھی سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ ایسا کیوں کہہ رہی تھی۔۔۔سامر بھی باقی لوگوں کی طرح حیرت زدہ سا مہیرہ کو دیکھ رہا تھا۔۔وہ کیا کہہ رہی تھی۔۔۔

نکلو میرے گھر سے۔۔ابھی کہ ابھی نکلو۔۔۔۔"وہ سپاٹ لہجے میں" بولا۔۔۔شاھد جدیال نے اسکے بازو پر ہاتھ رکھتے اسے چپ رہنے کا کہا۔۔۔کوئی مہیرہ کو سمجھا رہا تھا۔۔۔مگر وہ دونوں۔۔۔ایک کا دماغ دکھ کے باعث شل ہو چکا تھا تو دوسرا غصے سے پاگل ہو رہا تھا۔۔۔۔

مہیرہ چلو یہاں سے۔۔۔۔"ارتسام نے گہری سنجیدگی سے کہا۔۔۔وہ خود تو" سب برداشت کر سکتا تھا مگر مہیرہ۔۔۔پھر اسکی حالت بھی کافی خراب ہوتی جا رہی تھی۔۔۔آواز بیٹھ چکی تھی۔۔گلہ دکھ چکا تھا۔۔مگر اسے جیسے پرواہ نہیں تھی۔۔۔

ہائے لڑکی پاگل ہوگئی ہے کیا یہ۔۔کیسی باتیں کر رہی ہے۔۔۔۔بلاوہ"
کیوں مارے کا اپنی۔۔۔۔

یہ سب کیا ہو رہا ہے۔۔لوگ تو کہہ رہیں ہیں لڑکی نے خود کشی کی۔۔۔مگر "
یہاں تو معاملہ ہی الگ۔۔۔۔۔

مجھے لگا ہے کوئی تو گڑ بڑ ہے۔۔شاید حازم سائیں نے۔۔۔ "
یہ لڑکی دیوانی ہوگئی ہے شاید جو اول فول بول رہی۔۔۔۔۔۔"

جتنے منہ اتنی باتیں تھی۔۔۔مہیرہ ایک بار پھر بے آواز رونے لگی۔۔جتنا چیخ چلا لیتی رملہ کو کیسے واپس لاتی وہ۔۔۔حازم کا یہ روپ اسے حازم سے شدید نفرت کرنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ حازم ایسا کر سکتا ہے۔۔۔وہ اتنا برا تو نہیں تھا پھر کیسے۔۔۔اس کے آنسو چہرہ بھگونے لگے تھے۔۔۔

چلوماہی۔۔جس کے لیے یہاں آتی تھی وہ نہیں ہے اب۔۔۔یہاں تمہارا " کوئی کام نہیں بنتااب۔۔۔۔"اس کو ناہلتا دیکھ کر ارتسام قدرے سخت لہجے میں بولا تھا۔۔۔ایسے کیسے کوئی بھی اسکی بہن پر ہاتھ اٹھا سکتا تھا۔۔وہ بھی اسکے ہوتے ہوئے۔۔اگر وہ نا ہوتا تو۔۔یہ سوچ اسے بے چین کر رہی تھی۔۔۔کون تھا جو اسکی سائیڈ لیتا۔۔۔۔کوئی بھی نہیں۔۔۔

رملہ کو۔۔جگادو بھائی۔۔۔پلیز۔۔۔۔۔وہ۔۔وہ آپ کی سن لے گی۔۔۔" وہ۔۔۔وہ آپ سے پیار کرتی ہے۔۔وہ سن۔۔۔۔۔

شییی۔۔۔۔"ارتسام نے ایکدم اسے ٹوکا مگر۔۔کچھ فاصلے پر کھڑا حازم " جس کا سارا دھیان ہی ادھر تھا۔۔۔وہ سن چکا تھا۔۔۔۔

اس نے شدید حیرت وہ غصے سے چونک کر ارتسام کو دیکھا۔۔تو یہ تھا وہ جس کی وجہ سے اسکی بہن بغاوت کرنے لگی تھی۔۔۔۔اسکا دماغ سائیں سائیں کرنے لگا۔۔۔دل کیا مار دے۔۔اسے بھی مار دے اسی وقت اسی جگہ۔۔ مگر نجانے کیسے برداشت کرتا رہا۔۔ کرتا رہا۔۔انہیں دیکھتا رہا تھا۔۔۔۔

سیاہ آنکھوں میں شدید نفرت تھی ارتسام کے لیے۔۔اور مہیرہ کے لیے۔۔۔۔ نجانے کیا تھا۔۔۔

لوگ ایک بار پھر میت کے پاس اکھٹے ہونے لگے تھے میت اٹھانے کا وقت جیسے جیسے قریب آرہا تھا،۔۔۔رونے میں اضافہ ہوتا جارہا تھا۔۔۔آئینور اب تابوت کر پاس گرنے کے انداز میں بیٹھی رو رہی تھی۔۔اسے نجانے کس کس کے واسطے دیتی واپس بلا رہی تھی۔۔اسکی ماں کو کوئی ہوش نہیں تھا۔۔۔۔اسکی جوان بیٹی مر گئی تھی انکی دنیا اجڑ چکی تھی۔۔سب ہوا کیسے یہ

کب جاننا چاہا تھا انہوں نے۔۔ان کے لیے یہی برداشت نہیں ہو رہا تھا کہ انکی معصوم بیٹی مر چکی تھی۔۔۔۔۔

مہیرہ حواس باختہ سی۔۔ نجانے کیا کیا کہہ رہی تھی اسکا سر ارتسام کے کندھے پر گرا ہوا تھا۔۔آنسو تھے کہ رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔دل تھا کہ غم سے بھر چکا تھا۔۔۔دماغ پھٹ رہا تھا۔۔۔۔مگر سب محسوس ہونے کی حد تک۔۔۔۔

ارتسام لب بھینچے کھڑا رہا۔۔۔اسے دوبارہ جانے کا نا کہا۔۔۔وہ کیسے کہتا۔۔۔ اسکی دوست کا جنازہ تھا آج۔۔۔پھر وہ زمین کے اوپر کہیں نا ملتی۔۔۔۔

حازم ہنور سرد نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔یوں کہ برباد کر دے گا۔۔۔اسے یاسب کو۔۔۔۔

سامر خاموشی سے حازم کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔اسے یقین نہیں ہو رہا تھا کہ حازم نے ایسا کچھ کیا ہو گا مگر وہ لڑکی۔۔۔۔

کافی لوگ باتیں کر رہے تھے۔۔۔۔۔شاھد جدیال نفرت سے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے۔۔۔مگر لوگوں کے سامنے چپ تھے۔۔رنج و ملال کی اعلیٰ تصویر بنے ہوئے تھے۔۔۔۔رملہ کا دکھ تھا مگر اتنا بھی نہیں تھا کہ سدھ بدھ کھو دیتے۔۔۔۔بس انہیں انتظار تھا یہ سب ختم ہونے کا۔۔۔۔

کبیر ابھی بھی کہیں نظر نہیں آ رہا تھا،۔۔۔شاید وہ اسے یوں جاتا نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔۔

میت اٹھانے کا وقت ہو گیا ہے۔۔۔"اور اچانک ہی اسکی ماں پھر چیخنے" لگی۔۔آئینور بھی رو رہی تھی۔۔مگر مہیرہ اونچا چاہنے کے باوجود بھی نہیں رو پا رہی تھی۔۔۔۔وہ نیم بیہوشی کی حالت میں تھی۔۔دو دن سے سہی سونا سکی نا ہی کچھ کھایا۔۔اور پھر یہ سب۔۔۔برداشت سے بہت زیادہ تھا۔۔۔۔

روک لونا۔۔رک جائے گی۔۔۔۔۔بھائی۔۔۔۔۔جا۔۔جا رہی ہے۔۔۔۔کچھ۔۔کہتے کیوں نہیں۔۔۔۔۔و۔۔وہ اٹھا رہیں ہیں۔۔دیکھو۔۔۔جاؤنا۔۔کندھا دے دو۔۔اتنا تو کر لو بھائی۔۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔وہ دیکھو۔۔۔اسے۔۔اسے مار دیا۔۔۔۔م میں نے تو اسے۔۔۔دلہن بنا دیکھا بھی نہیں تھا۔۔سہی سے۔۔۔۔۔اور۔۔وہ۔۔مر گئی۔۔۔۔۔اس۔۔۔نے " مجھ سے کچھ کہا ہی نہیں۔۔۔۔۔بھائی انہیں روکو۔۔۔۔۔۔۔

اللہ اکبر۔۔۔۔"سامر اور قمر جدیال کے ساتھ دو اور لوگوں نے میت کو " کندھا دیا تھا۔۔۔حازم وہ بھی نا دے سکا۔۔کیسے دیتا۔۔کس منہ سے۔۔۔۔شاید جدیال کی آنکھیں نم ہو گئی مگر کب تک۔۔۔۔۔

رو۔۔روک دو انہیں۔۔۔۔"وہ اسکا بازو جھنجھوڑ رہی تھی۔۔۔۔۔"

رملہ۔۔۔۔یہ۔۔۔ نہیں۔۔۔۔کیسے۔۔۔۔۔۔اٹھ جاؤ۔۔۔۔"وہ تونا" اٹھی البتہ اسکی میت اٹھ چکی تھی۔۔۔۔آئینور ادھر ہی ایک درخت کے ساتھ نیچے بیٹھتی چلی گئ تھی۔۔۔۔

چیخ و پکار میں اسے رخصت کیا گیا۔۔۔
وہ کبھی نا آنے کے لیے چلی گئ تھی۔۔۔۔۔

ZNZ Zubi Novels Zone

یہ ماہی کیا کہہ رہی تھی۔۔۔"رمشا نے حیرت و خوف سے پوچھا۔۔۔۔"

کافی دیر گزر گئ تھی۔۔لوگ کم ہوتے جا رہے تھے مگر وہ ادھر سے نا اٹھی۔۔۔ہمت ہی نہیں ہو رہی تھی۔۔کس منہ سے اندر جاتی اس اسکے

بغیر۔۔۔جب رمشا اسکے پاس آئی۔پہلے تو اسے اٹھانے کی کوشش کرتی رہی مگر جب وہ نا اٹھی تو اسکے پاس ہی بیٹھتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔

آئینور نے شدت سے دکھتے سر کے سنگ اسے دیکھا۔۔۔کچھ لٹیں چہرے پر چپک چکی تھی۔۔سوجھی آنکھیں اور سرخ چہرہ۔۔۔وہ سجی سنوری آئینور تو نا تھی۔۔۔

پتا نہیں۔۔۔۔شاید اسکی طبیعت زیادہ خراب ہے۔۔۔"اسکی آواز بیٹھ چکی" تھی۔۔۔پلکوں پہ جیسے صدیوں کا بوجھ پڑا ہوا تھا۔۔۔خوبصورت چہرے پر تکلیف کے سوا کوئی احسان نا تھا۔۔۔۔

رمشا نے سمجھنے کے انداز میں سر ہلایا۔۔مگر اسکے دل میں شک سا تھا۔۔۔وہ توان سے ہی بات کرنے گئی تھی پھر خودکشی کیسے۔۔۔۔اور حازم کی حالت۔۔اسے بہت کچھ سمجھا رہی تھی۔۔۔۔

اچھا تم اٹھو۔۔۔اندر چلو۔۔۔بہت دیر ہو رہی ہے۔۔۔"رمشا نے" زبردستی اسے کھڑا کیا۔۔اس بار اس نے کوئی مزاحمت بھی نا کی۔۔۔بس اس کے ساتھ چل دی۔۔۔

ماہی کدھر ہے۔۔۔۔"یاد آنے پر اس نے چونکتے ہوئے پوچھا۔۔۔"

جا چکی ہے۔۔رہ کر کیا کرتی۔۔مگر اسکی باتوں کی وجہ سے حویلی میں بہت" باتیں ہو رہی ہیں۔۔اس نے تو تھپڑ ہی مار دیے۔۔اور قتل۔۔۔۔افففف پتا نہیں اب کیا ہو گا۔۔۔۔حازم نے کبھی معاف نہیں کرے گا۔۔۔۔"وہ

خوفزدہ تھی۔۔۔۔آئینور کچھ نہیں بولی۔۔۔بولنے کی ہمت ہی نہیں تھی۔۔۔۔

کھالو پلیز۔۔۔۔سن لو۔۔۔مت تو ہمیں تکلیف۔۔۔"ارتسام نے تھک کر" کہا تھا۔۔۔

پچھلے دو دنوں سے وہ بخار میں تپ رہی تھی۔۔۔۔مگر نا کچھ کھا رہی تھی نا دوائی لے رہی تھی۔۔۔۔اسحاق خان اور اسکی ماں الگ پریشان تھے۔۔۔۔

وہ زرا سی ہوش میں آتی پھر وہی باتیں کرتی جو نا قابل یقین تھیں۔۔۔۔پھر رونے لگی اور پھر بہوش۔۔۔۔۔

رملہ کا آج تیسرا تھا۔۔۔اب تک ہر جگہ جیسے خاموشی تھی ارتسام کو یقین تھا کہ حازم چپ نہیں رہے گا۔۔۔ہر گز نہیں رہے گا۔۔ایسے میں اسکی خاموشی برداشت و سمجھ سے باہر تھی اوپر سے مہیرہ۔۔۔۔

و۔۔وہ اب جھ۔۔۔۔۔وٹ بول۔۔۔۔"

بس کر دو۔۔۔خدا کا واسطہ ہے بس کر دو۔۔ماہی۔۔۔۔"تم اپنی زندگی " کیوں مشکل بنا رہی ہو۔۔۔۔وہ مر چکی ہے۔۔۔"وہ شدت سے چلایا۔۔۔ کہتے ہوئے اسکا دل میں ٹیسیں اٹھی تھیں۔۔۔۔۔ماہی نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔۔۔بخار کی حدت سے چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔بکھرے بال اور ماتھے پر بندھی پٹی۔۔۔۔وہ دو دن میں جیسے بدل کر رہ گئی تھی۔۔۔

مر گئی ہے تو جائیں سب مر جائیں۔۔۔میری بات پر یقین نہیں ہے۔۔۔م" یہاں۔۔پاگل ہوں۔۔۔۔ جھوٹ بول رہی۔۔۔ہوں۔۔۔۔ہاں۔۔۔

سمجھ نہیں آرہا کچھ کسی کو۔۔۔کوئی نہیں سن رہا۔۔۔۔کوئی نہیں سن رہا۔۔۔۔"ایکدم اسکا ہاتھ جھڑکتے وہ چلاتے ہوئے بولتے روپڑی تھی۔۔۔۔

اسکی ماں بھی رونے لگی۔۔اسحاق خان باہر نکل گیا۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔تم ایسا چاہتی ہو تو ایسا ہی ٹھیک۔۔۔"شدید غصے کے عالم" میں کرسی کو ٹھوکر مارتے وہ کمرے سے ہی نکل گیا تھا۔۔۔۔۔

مہیرہ ایک بار پھر رودی تھی۔۔۔۔اسکا تیسرا تھا اور وہ نہیں گئی۔۔کیسے جاتی۔۔۔وہاں تھا کون۔۔۔۔اور اتنی ہمت کیسے جمع کرتی۔۔رملہ کی موت نے اسے توڑ دیا تھا۔۔۔۔۔پھر دکھ یہ تھا کہ کوئی اس کا یقین نہیں کر رہا تھا۔۔

سب کو لگ رہا تھا کہ وہ صدمے میں ہے۔۔۔مگر وہ ہی جانتی تھی یہ اس سچ کا صدمہ تھا جسے کوئی مان نہیں رہا تھا۔۔۔۔۔

یہ ثبوت کافی ہے شاید۔۔۔اس نے کافی سرد لہجے میں کہا تو انسپکٹر بوکھلا گیا" تھا۔۔ان لوگوں سے کون واقف نہیں تھا۔۔۔۔

مگر ہم۔۔۔۔ "

ہم کیا۔۔۔وہ شدت سے بولا۔۔میری بیٹی اس *** شخص کی وجہ سے مر" گئی ہے اور وہ سکون سے گھوم رہا ہے۔۔۔میں ایسا نہیں ہونے دوں گا۔۔۔ اس نے میری معصوم بیٹی کو پیار کے جال میں پھنسایا اور پھر چھوڑ دیا۔۔اور

میری بیٹی۔۔۔اس نے خود کشی کرلی۔۔۔۔"کوئی یقین نہیں کر سکتا تھا کہ وہ جھوٹ بول رہے تھے۔۔انکے لہجے سے سچ کی بو آرہی تھی۔۔۔انکی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔۔۔

وہ تو ویسے ہی ان دونوں بہن بھائی کو سبق سیکھانا چاہتے تھے مگر یہ سب اتنا آسان تھا انہیں نہیں پتا تھا۔۔۔رملہ کی آخری کال کی ریکارڈنگ نے انکا سارا کام آسان کر دیا۔۔۔اور بھی کافی کالز تھی جو اس نمبر سے کی گئی اور آئی گئی تھی۔۔ پھر وہ پیسے والے تھے ان کے ہاتھ میں سب کچھ تھا۔۔

ہم اس کے خلاف ایکشن لیتے ہیں سائیں۔۔۔اور امید دلاتے ہیں کہ وہ لڑکا" اب جیل سے کبھی نہیں چھوٹے گا۔۔۔۔"انسپکٹر نے اٹھتے ہوئے ان سے ہاتھ ملایا۔۔جو انہوں نے تھام کر چھوڑ دیا۔۔۔انسپکٹر سب کو سلوٹ جھاڑتا اپنی ٹیم کے ساتھ باہر نکل گیا تو شاھد جدیال بھی واپس بیٹھ گئے۔۔۔

اس کی ہمت کیسے ہوئی میری بیٹی کے بارے میں سوچنے کی۔۔۔"*** "
انکے لہجے میں نفرت تھی شدید تر تھی۔۔۔۔

حازم نے سگار ایش ٹرے میں مسلا۔۔۔اور دوسرے ہاتھ کی انگلی سے کنپٹی مسلی۔۔۔"مگر آپ کی بیٹی نے خودکشی نہیں کی۔۔۔"اس نے انہیں یاد دلانا ضروری سمجھا تھا۔۔جو جھوٹ کو۔شاید سچ ماننے لگے تھے۔۔۔۔

جو بھی ہوا اسکی اپنی غلطی کی وجہ سے ہوا۔۔۔تمہاری یا میری غیرت ہر گز" برداشت نا کرتی جو اس نے کیا۔۔کل کو اگر کبیر کو پتا چلتا تو وہ بھی یہی کرتا۔۔۔مگر تم بھول جاؤ کہ یہ قتل تھا۔۔یہ خودکشی ہی تھی۔۔میں نہیں چاہتا کہ کوئی تم پر شک کرے۔۔۔"وہ سپاٹ لہجے میں بول رہے تھے۔۔۔
قمر جدیال کچھ پریشان اور نادم لگ رہے تھے۔۔وہ بچی ان کے سامنے بڑی

ہوئی اور سامنے مر گئی۔۔۔بے وجہ قتل۔۔انکا دل خوفزدہ تھا اور پھر کبیر۔۔ کبیر کی کوئی خبر نہیں تھی اسکی ماں اب رو رو کر ہلکان ہو چکی تھی مگر وہ نہیں آیا۔۔۔اب تو باقاعدہ رملہ کے قتل کو خودکشی کا نام دے دیا گیا تھا۔۔۔

"مگر میں چاہتا تھا کہ جرگے کے سامنے اسے سزا ملے۔۔پولیس کو ہرگز نہیں لانا چاہیئے تھا اس معاملے میں۔۔۔"اسکا لہجہ ہنوز سپاٹ تھا۔۔۔۔

"مگر میں چاہتا ہوں وہ ساری زندگی جیل میں کاٹے۔۔۔پھر اسکی بہن کے پر بھی کاٹ دیں گے۔۔بوڑھا باپ آخر کیا کرے گا۔۔۔۔"انکا لہجہ پراسرار تھا۔۔۔چونک نے چونک کر انہیں دیکھا۔۔سرد و سپاٹ نگاہوں سے۔۔اور پھر مردان خانے سے نکلتا چلا گیا تھا بنا کچھ بولے۔۔۔

پیچھے وہ دونوں بیٹھے اپنی اپنی سوچوں میں گم تھے۔۔۔۔۔۔

ایک اپنے اندر کی جنگ سے لڑ رہا تھا اور دوسرا باہر کے ماحول کو جنگ میں بدلنے کا خواہش مند ہو چکا تھا۔۔۔

ایسے کیسے میرے بیٹے کو کوئی گرفتار کر۔۔۔ نہیں۔۔اس نے کچھ " نہیں۔۔۔

اوو بابا پیچھے رہو۔۔ تمہارے *** بیٹے کی وجہ سے بڑے سائیں کی بیٹی " نے خودکشی کر لی ہے۔۔ مر چکی ہے۔۔۔اس *** شخص نے اسے محبت کے جال میں پھنسایا اور پھر نکل گیا۔۔۔ تم پوچھتے ہو کیا کیا اس نے۔۔۔

"ایک پولیس والے نے اسحاق خان کو پیچھے دھکیلتے نفرت و حقارت سے کہا اور باقی کے اندر گھستے چلے گئے تھے۔۔۔

شور کی آواز سنتے۔۔ مہیرہ بمشکل اٹھی۔۔دوپٹہ کندھوں پر پھیلاتے۔۔۔وہ باہر نکلی۔۔۔۔مگر باہر اتنی پولیس دیکھ کر شدید خوفزدہ ہو گئی۔۔۔۔

مہیرہ اندر جاؤ۔۔۔"اسکے باپ نے اسے دیکھتے ہی اونچی آواز میں کہا تھا مگر " وہ۔۔۔وہ تو شل سی دیکھ رہی تھی۔۔۔ارتسام کو۔۔۔۔بکھرے بال اور شرٹ کے کھلے بٹن۔۔۔۔پولیس والا غلیظ گالیاں بکتے۔۔اسے ہتھکڑی لگا رہا تھا۔۔۔ارتسام خاموش تھا۔۔۔

میرے بیٹے نے کچھ نہیں کیا۔۔یہ۔۔یہ سازش۔۔۔سازش ہے۔۔۔اس" نے کچھ نہیں۔۔۔اسکی ماں منتیں کر رہی تھی۔۔

بھائی۔۔۔اسکے لب حیرت و صدمے سے ہلے۔۔۔۔۔ "

ہمیں کچھ وقت تو۔۔۔۔ "

اوو بابا اب باتیں تھانے میں ہوں گی۔۔۔عاشقی کرنے سے پہلے سوچنا" چاہیئے تھانا۔۔۔اتنے بڑے لوگوں کی لڑکی پر گندی نظر رکھی اب ساری " زندگی جیل میں کٹے گی۔۔۔

اور وہ لمحے میں سب سمجھ گئی۔۔۔دیوار کا سہارا لیتے اس نے خود کو گرنے سی بچایا مگر آنسوؤں کو کیسے بچاتی گرنے سے۔۔ابھی پہلے زخم ٹھیک ہی کب ہوئے تھے جو اور مل گئے حازم کے لیے دل میں اور نفرت بڑھ چکی تھی۔۔ وہ پتھرائی نگاہوں سے انہیں دیکھ رہی تھی۔۔۔

اسکی ماں رو رہی تھی۔۔۔

اسکا باپ منتیں کر رہا تھا۔۔۔

جبکہ ارتسام کو اس نے کچھ نہیں کہتے نا دیکھا۔۔۔

وہ۔خاموش تھا۔۔۔رملہ کی موت کے بعد خاموش تو ہو گیا تھا مگر ابھی ایک لفظ بھی نہیں بولا۔۔۔

شاید بول ہی نہیں سکا۔۔جس لڑکی سے اس نے شدید محبت کی۔۔۔اس لڑکی کی موت کا الزام لگ چکا تھا اس پر۔۔۔کیا کہتا۔۔۔کچھ بچتا تو کہتا۔۔رملہ کی موت کا ابھی تک اسے دکھ محسوس نا ہوا۔۔تکلیف نا سہی۔۔ابھی تک وہ جس حالت میں تھا۔۔وہ صدمے کی حالت تھی،بے یقینی کی حالت تھی۔۔ دکھ کی حالت میں ابھی پہنچا ہی نہیں تھا۔۔۔کہ۔ایک اور صدمہ۔۔۔

ان صدموں نے۔۔

ان خساروں نے۔۔۔

زلتوں نے۔۔

اس ہجر نے۔۔۔۔

ازیت نے۔۔

اور پھر۔۔

اس الزام نے۔۔

ارتسام "کو مار دیا تھا۔۔۔"

اسکا دل۔۔۔

دل۔کی نرمی۔۔۔

چہرے کی۔سنجیدگی۔۔۔

نگاہوں کی نرمی۔۔۔

سب ختم ہو چکا تھا۔۔۔

وہ اس گھر سے نکل چکا تھا۔۔

مگر وہ ادھر ہی رہ گیا۔۔۔۔

اب جو گیا تھا۔۔۔

یا جس نے آنا تھا۔۔۔

وہ ارتسام نہیں تھا۔۔۔۔۔

پولیس نے اسے گاڑی میں پھینکتے کے انداز میں بیٹھایا۔۔۔مگر وہ کچھ نہیں بولا۔۔

اپنے باپ کو منتیں کرتے دیکھا۔۔۔وہ کچھ نہیں بولا۔۔۔

اپنی بہن کو روتے دیکھا۔۔کچھ نہیں بولا۔۔۔

ماں تو تڑپتے دیکھا۔۔وہ کچھ نہیں بولا۔۔۔۔

گاڑیاں دور ہو گئی۔۔اسکا باپ گاڑی کے پیچھے بھاگنے لگا۔۔۔

مہیرہ ادھر ہی بیٹھتی چلی گئی تھی چہرہ کو تھامے۔۔۔

سب برباد ہو چکا تھا۔۔۔۔

سب کچھ۔۔۔۔۔

بڑے لوگوں سے پنگا لیا نا۔۔۔اب اس جیل میں پڑا رہ۔۔۔کیس چلے گا اور "
پھر تاریخیں۔۔ تیرا باپ زلیل ہو گا عدالتوں میں۔۔۔پھر تجھے پتا چلے گا۔۔۔

"پولیس والے نے اسے جیل کے اندر پھینکا۔۔۔اور تنزیہ لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔۔

ایسے کیس ہر دوسرے دن انہیں دیکھنے کو ملتے۔۔ مگر اس بار کافی بڑے لوگوں نے پرچہ کیا تھا۔۔۔۔

عشق معشوقی کرتے وقت سوچ لیتے برخوردار۔۔۔زلتیں ہی ملتی " ہیں۔۔۔یہ رسوائیاں۔۔یہ سب محبت ہی کے کرم سے ملتا ہے۔۔۔تجھے بھی مل گیا۔۔۔اب سہہ اور سہتا جا۔۔۔"۔۔۔

ارتسام نے ازیت سے آنکھیں بند کرلی۔۔۔۔اس کے جانے کا غم کم ملنا تھا کہ یہ پچھتاوا بھی نصیب میں رہا کہ وہ اسکی وجہ سے مر گئی۔۔۔ گھٹن میں سانس لینا مشکل ہونے لگا مگر اسے عادت ڈال لینی چاہیے تھی۔۔۔۔یہ اسکا نصیب تھا۔۔۔

👽👌☝ لاڈلو، کیسی لگی اپیسوڈ

🔪 ارتسام کے ساتھ ایسا ہونا چاہیے تھا..؟

😍😂 اب آگے کیا ہو سکتا ہے۔۔اندازے لگاؤ

👌😛 مہیرہ کا کیا ہو گا۔۔

🙈🍃 اور اتنے پیار کے لیے بہت شکریہ

🙈 اب تکے لگاؤ😉 ریویوز دو

گروپ لنک

https://face-book.com/groups/1778689675634647/"

ٹھیک ہے، تم اپنی بیٹی کو 'ونی' کی صورت میرے بیٹے کے نکاح میں دو۔اسی صورت میں تمہارا بیٹا بخشا جائے گا۔۔ورنہ تمہارے بیٹے کو کوئی بھی نہیں بچا سکتا ہے۔۔۔" شاھد جدیال نے سامنے کھڑے اسحاق خان کو دیکھتے ہوئے سپاٹ لہجے میں کہا تو جیسے سب پر سکتا طاری ہو چکا تھا۔۔۔۔

مہیرہ نے شدت سے باپ کا بازو دبوچا۔۔وہ کہیں چھپنا چاہ رہی تھی۔۔
حالات ایسے ہو جائیں گے کب اس نے سوچا تھا۔۔۔۔جبکہ ارتسام۔۔۔
ارتسام نے نفرت و صدمے سے انہیں دیکھا۔۔۔

م۔۔میری بہن کا نام بھی نہ لیں جرگے میں۔۔۔میری وجہ سے۔"۔اسکا"
دل کٹا۔۔۔"میری وجہ سے رملہ مری ہے تو سزام۔۔۔۔۔

جرگے میں تمہیں بولنے کا کوئی حق نہیں ہے لڑکے۔۔۔تمہارے باپ "
سے بات ہو رہی ہے تم چپ رہو۔۔اسحاق خان۔۔۔۔بیٹے یا بیٹے میں سے
کسی ایک کو چنو۔۔۔"اب کی بار بولنے والے واحد سدیال تھے۔۔۔
جرگے میں کافی لوگ تھے۔۔۔مگر سامر میر کہیں نہیں تھا ابھی تک۔۔۔۔

کیوں حازم۔۔ تمہارا کیا فیصلہ ہے۔۔۔اس *** کی بہن کو ونی میں "
لوگے۔۔۔"ایک اور سرپنچ میں سامنے بیٹھے۔۔سیاہ شلوار قمیض میں ملبوس
حازم کو دیکھتے ہوئے پوچھا تو حازم نے پہلے انہیں دیکھا۔۔۔پھر چہرہ ہلکا سا
موڑ کر اس لڑکی کو۔۔۔۔۔

اس کے دیکھتے ہی مہیرہ اور چھپ گئی۔۔ نجانے آج کیوں وہ اتنی خوفزدہ
تھی۔۔اگر اسے ونی کر دیا جاتا۔۔حازم کے نکاح میں دے دیا جاتا تو وہ اسکا
جینا مشکل کر دیتا۔۔۔ایک تو اس نے پورے گاؤں کے سامنے اسے تھپڑ
مارے تھے اور پھر رملہ کے قتل کا الزام بھی لگایا۔۔۔ خیر الزام تو نہیں تھا۔۔
مگر اس کے سچ کو اسی کے لیے مشکل بنا دیا گیا تھا۔۔خوف سے اسکا دل تیز
رفتار سے دھڑک رہا تھا۔۔۔اسے یقین تھا کہ اسکا باپ ہمیشہ کی طرح بیٹے کو
اس پر فوقیت دے گا۔۔۔اسے چھوڑ دے گا۔۔۔۔ مگر وہ پھر بھی اسحاق خان

کا بازو زور سے پکڑے رہی تھی۔۔۔ارتسام بس سپاٹ نگاہوں سے حازم کو دیکھ رہا تھا جس کی نگاہیں بیچ جرگے میں اسکی بہن پر تھیں۔۔۔

مجھے منظور ہے۔۔۔"وہ مدھم مگر بھاری آواز میں بولا۔۔آج سے پہلے" وہ بھی ونی کی رسم کے خلاف تھا مگر اس۔وقت۔۔اس وقت شاید اسکے دل میں چور تھا۔۔۔اسے وہ لڑکی مل سکتی تھی۔۔آج اور اسی وقت۔۔۔۔تو کیوں پیچھے ہو جاتا۔۔۔پھر کافی حساب چکنا کرنے تھے اس سے۔۔۔

مہیرہ نے خوف سے آنکھیں بھینچ لی۔۔۔۔

ارتسام کے دل میں کچھ اور نفرت وبدلے کی آگ بھڑکنے لگی تھی۔۔۔۔مگر وہ چپ تھا۔۔۔

اسکے اندر طوفان تھا ایک۔۔وہ برباد کر دینا چاہتا تھا حازم کو۔۔۔پہلے اسکی محبت پھر بہن۔۔۔۔اسکا دماغ سائیں سائیں کر رہا تھا۔۔۔۔۔

ابھی کوئی کچھ بولتا کہ یکے بعد دیگر کچھ گاڑیاں اکر رکی۔۔۔۔اور دوسرے نمبر والی گاڑی کا بیک ڈور کھولتے۔۔سفید کاٹن کی شلوار قمیض پہنے کندھوں پر شال رکھے۔سامر میر۔۔آنکھوں پر گاگلز لگاتے باہر نکلا تھا۔۔۔۔اسے نہیں پتا تھا آج جرگہ کس کا تھا۔۔ناہی وہ شامل ہونا چاہتا تھا جرگے میں۔۔۔۔مگر پھر جانے کیا سوچ کر وہ آگیا۔۔۔۔

سامر دائیاں ہاتھ ماتھے پر لے جاتے۔۔سب کو خاموش سلام کرتے۔۔۔حازم کے ساتھ بیٹھ گیا۔۔۔۔

سب نے ایک مؤدب نظر سے اسے دیکھا۔۔پھر اسحاق خان کو۔۔۔۔جو شاید فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔۔۔

بولو اسحاق خان۔۔۔۔شاھد جدیال نے مغرور لہجے میں کہا۔۔انہیں یقین" تھا ایک بار پھر بیٹے کا انتخاب ہو گا۔۔اور وہ اپنی چال میں کامیاب ہو جائے

گا۔۔۔اس لڑکی نے بھرے گاؤں کے سامنے انکے بیٹے کا تماشا بنایا۔۔۔اسکے بھائی نے اسکی بیٹی سے محبت کرنے کا گناہ کیا۔۔وہ کیسے جانے دیتا۔۔۔ہر گز نہیں۔۔۔۔ مہیرہ کو ونی میں لینے کے بعد وہ ارتسام کو کسی کیس میں کر کے اندر کرنے کا پورا ارادہ رکھتے تھے۔۔۔۔

ب۔۔ با۔۔ با۔۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں جانا۔۔۔۔"مہیرہ نے جیسے التجا " کی۔۔۔اسکی آنکھیں برس رہی تھی۔۔۔

سامر ایکدم جیسے چونکا۔۔۔۔سامنے ارتسام کو پھر اسحاق خان کو دیکھتے جب نظر مہیرہ پر گئی تو ساکت رہ گئی تھی۔۔۔دل بھی ساکن ہو گیا۔۔۔۔وہ شل نگاہوں سے اس لڑکی کو دیکھتے جیسے کچھ سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔ مگر واحد سدیال کی اگلی بات اس پر سب واضح کرتی۔۔اسکے دل کی دھڑکنوں کو روک چکی تھی۔۔۔

اپنی بیٹی کو ونی میں دے دو۔۔۔یہ تمہارے اور تمہارے بیٹے کے حق میں" بہتر ہو گا۔۔۔" وہ سرد لہجے میں بولے تو اسحاق خان نے نم آنکھوں کے سنگ۔۔۔اپنے بیٹے کو اور پھر خود میں چھپتی بیٹی کو دیکھا۔۔۔فیصلہ کرنا مشکل تھا۔۔۔مگر فیصلہ کرنا بھی تھا۔۔۔سب سانس روکے اس کے بولنے کے منتظر تھے۔۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

دکھ یہ ہے، میرے یوسف و یعقوب کے خالق
وہ لوگ بھی بچھڑے، جو بچھڑنے کے نہیں تھے.

اے بادِ ستم خیز، تیری خیر کہ تو نے
پنچھی وہ اُڑائے، جو اُڑنے کہ نہیں تھے

اٹھاوئے۔۔***کے بچے تیری ضمانت منظور ہو گئی ہے۔۔مگر یہ یاد" رکھتا کہ تمہیں پھر ادھر ہی آنا ہے۔۔۔"شکیل نامی پولیس والے نے جیل کا۔دروازہ کھولتے زہر خند لہجے میں کہا تو ارتسام نے سرد نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔۔بکھرے بال اور سپاٹ چہرہ۔۔۔۔آنکھوں میں جیسے کو احساس نہیں تھا۔۔۔۔کچھ لمحے اسے گھورتے رہنے کے بعد وہ باہر نکلا تو سامنے ہی اپنے باپ کو دیکھا۔۔جھکے تھکے کندھے۔۔اسے پشیماں کر گئے تھے۔۔۔

میرا بیٹا۔۔۔۔خدایا تیرا شکر ہے۔۔۔"اسے دیکھتے ہی اسحاق خان تقریباً" روتے ہوئے اس تک آئے اور اسے شدت سے سینے سے لگایا تھا۔۔وہ انکا لاڈلا بیٹا تھا۔۔۔آج اسکی یہ حالت ان سے برداشت نہیں ہو رہی تھی۔۔ تقریباً چار دن بعد ہاتھ پاؤں مارنے کے بعد ضمانت قبول ہوئی۔۔یہ بھی شاہد جدیال کا حکم تھا وہ چاہتے تھے کہ ارتسام جرگے میں ہو۔۔اور اپنی بہن کو ونی ہوتے دیکھے۔۔۔۔

ہم سب ٹھیک کر لیں گے بیٹا۔۔تو نے ٹینشن نہیں لینی۔۔۔" وہ اسے جیسے " بھلانا چاہ رہے تھے۔۔ارتسام یہ نا کہہ سکا کہ اگر کچھ بچتا تو ٹھیک کرتے۔۔۔ جب سب ختم ہو چکا تھا تو کیا ٹھیک کرتے۔۔۔

کل بڑے سائیں نے جرگہ بیٹھایا ہے۔۔مجھے تو سمجھ نہیں آرہا ہے کہ " پولیس کو ساتھ ملا کر اب جرگہ کیوں بیٹھایا ہے۔۔۔'وہ کافی پریشان لگ رہے تھے۔۔۔

ارتسام ایک دم چونکا۔۔جرگہ۔۔۔اب وہ جرگے میں کیا کہنا چاہتا تھا۔۔۔ اسکا دماغ شل ہونے لگا۔۔۔۔۔

وہ کب سے اسکے سینے لگے روئے جا رہی تھی۔۔۔رملہ کا دکھ کم تھا کہ اب ارتسام کا دکھ۔۔۔ پچھلے تین چار دن سکتے میں ہی گزرے تھے۔۔۔۔ارتسام کی کیا غلطی تھی جو اسکے ساتھ ایسا کیا۔۔۔۔

اب تم چپ ہو گی کہ نہیں۔۔۔" وہ اب سنجیدگی سے بولا تھا۔۔اسکا رونا" کب برداشت تھا۔۔۔۔اسکی ماں کبھی اسکے بال ٹھیک کرتی تو کبھی رونے لگتی۔۔۔۔

بھائی۔۔میری وجہ۔۔۔"

تمہاری وجہ سے کچھ نہیں ہوا ہے۔۔۔بس جو ہونا تھا ہو گیا ہے۔۔اب " مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ جرگے کی کیا تک بنتی ہے۔۔۔۔"اسکے سر پر لب رکھتے وہ قدرے پریشانی سے بولا تھا۔۔۔

" و۔۔وہ حاز۔۔۔حازم۔۔۔وہ۔۔مجھے تو کوئی سزا۔۔۔"

اسکا دل دھل گیا۔۔۔"ایسا نہیں ہونے دوں گا میں۔۔۔وہ سرد لہجے میں بولا اور باپ کی طرف مڑا۔۔۔"میری بہن اس سب میں کہیں نہیں آنی چاہیے بابا۔۔۔میں ہر گز بھی برداشت نہیں کروں گا۔۔۔۔"اسکا لہجہ سپاٹ۔۔ نگاہیں سرد تھی۔۔۔

اسحاق خان کچھ نہیں بولا۔۔ایک طرف لاڈلا بیٹا۔۔دوسری طرف جوان بیٹی۔۔۔کچھ کو چنتا۔۔۔۔

کچھ نہیں ہو گا تیری بہن کو۔۔اللہ نا کرے کچھ ہو۔۔۔"ماں نے نم لہجے " میں کہا تھا۔۔۔"میں تیرے لیے تیری گھانا بناتی ہوں۔۔تو تب تک تھوڑا آرام کر دے۔۔"وہ محبت سے بولی تھی۔۔

مہیرہ نے تھکن زدہ سا چہرہ اسکے کندھے پر رکھ دیا۔۔۔ارتسام کے ہوتے اسے خوف نہیں تھا مگر ارتسام۔۔۔اسکا کیا ہوتا۔۔۔اسکا دل اور زخمی ہوتا جا رہا تھا۔۔۔۔

❤❤❤

کل رات تیری یاد نے، طوفاں وہ اٹھایا
آنسو تھے کہ پلکوں پہ، ٹھہرنے کے نہیں تھے
اے گردشِ ایام!! ہمیں رنج بہت ہے

کچھ خواب تھے ایسے، کہ بکھرنے کے نہیں تھے!

رات کافی اندھیری ہو چکی تھی۔۔۔ہر طرف سناٹا تھا۔۔۔ایسے میں بھاری قدموں کی چاپ۔۔پاس آتی سنائی دے رہی تھی۔۔۔۔۔

قدموں میں لرکھراہٹ تھی۔۔۔۔بال ماتھے پر بکھرے تھے۔۔سفید شرٹ کے بٹن کھلے تھے۔۔۔وہ قبرستان میں داخل ہوا۔۔۔چال میں واضح ہار تھی۔۔۔آنکھوں میں درد لیے۔ہار لیے۔۔صدمہ لیا۔۔وہ گرتا پرتا اس قبر تک آگیا جو کچی تھی۔۔۔

وہ ادھر ہی گر گیا۔۔۔۔۔شکست خورسا۔۔۔

ایسی مات ہوئی کہ سب کچھ بھول گیا۔۔۔۔۔

اسے پانے کا جنون اتنا بڑھ چکا تھا کہ اسکی موت کے بعد جیسے کچھ بھی نظر نا آیا۔۔۔وہ سب چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔دن رات نشہ کرتے گزرنے لگی تھی۔ یہ سوچ اسکا جینا محال کر رہی تھی کہ وہ معصوم لڑکی اسکی ضد کی وجہ سے مر گئی۔۔۔اسے سانس نا آتا۔۔اسکی بند سانسوں کا سوچ کر۔۔۔مگر آج ہمت کر کہ حقیقت دیکھنے چلا آیا تھا۔۔۔۔

کبیر نے اسکی قبر کی مٹی کو ہاتھوں میں بھرا۔۔۔۔

ا۔۔۔ایسا۔۔ نہیں ہونا چاہیے تھا۔۔۔۔۔میں نے ایسا۔۔۔۔تو نہیں" چاہا۔۔۔میں نے یہ تو نہیں چاہا کہ تم مر ہی جاؤ۔۔۔۔مگر میری ضد نے تمہیں مار دیا۔۔۔۔۔آہہہ۔۔۔"وہ نادم لہجے میں سرگوشی نما سا بول رہا تھا۔۔۔مگر سننے والی اب کہاں سن رہی تھی۔۔۔۔اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ۔رملہ ایسا بھی کر سکتی تھی۔۔وہ اتنی بہادر تو نا تھی۔۔تو پھر کیسے۔۔۔

م میں اب کیا کروں۔۔کیسے کروں۔۔۔کچھ سمجھ نہیں آرہا رملہ۔۔۔"
ت۔۔تم کیوں چلی گئی۔۔۔۔ابھی تو تم نے بہت کچھ دیکھنا۔۔۔۔"اس سے
بولا نہیں جارہا تھا تو وہ رونے لگا۔۔۔وہ بھرپور مرد۔۔وہ دات کے اس
پہر۔۔۔اسکی قبر کے پاس بیٹھا رو رہا تھا۔۔۔۔مگر اب کیا ہو سکتا تھا۔۔ازالہ
تو نا ممکن تھا۔۔۔۔۔

❤❤❤

اگلی صبح جتنی روشن تھی اتنی خوفزدہ کرنے والی بھی تھی۔۔۔۔۔سفید کاٹن
کی شلوار قمیض پہنے۔۔۔وہ نجانے کن سوچوں میں گم تھا جب مہیرہ باہر
ائی۔۔۔

م۔۔مجھے نہیں جانا بھائی۔۔ جرگے میں نہیں جانا۔۔۔"وہ کافی ڈری ہوئی" لگ رہی تھی۔۔۔۔ارتسام کو اس پر ترس آیا۔۔۔

ہم۔ تمہارے ساتھ ہوں گے نہ ماہی۔"

چاہتا تو میں بھی نہیں تھا کہ تم جاؤ۔۔ مگر تمہارا جانا ضروری ہے۔۔پتا نہیں وہ لوگ کیا چاہتے ہیں۔۔مجھے تو سمجھ نہیں آرہا کچھ بھی۔۔۔ مگر مہیرہ تم چھوٹی چھوٹی باتوں پر روگی تو کیسے چلے گا۔۔میری ضمانت کچھ ہی دنوں کی ہے۔۔۔ پھر ماں بابا کو کون دیکھے گا۔۔۔ تم۔روتی رہو گی تو مجھے بہت فکر رہے گی۔۔ تم رونا تو چھوڑو۔۔۔اب میں تو نہیں ہوں گا جو بار بار تمہیں چپ کروائے۔۔۔۔"وہ اسے سمجھا رہا تھا۔۔۔۔ مہیرہ اور رونے لگی۔۔وہ کتنی آسانی سے کہہ رہا تھا کہ وہ نہیں ہو گا۔۔۔۔وہ نا ہو تو۔ مہیرہ کیا تھا۔۔وہ اسی

کے سہارے تو تھوڑی بہادر تھی یا بننے کی کوشش کرتی کیونکہ اسے پتا تھا ارتسام اسے ہر جگہ سے بچالے گا۔۔اب نا ہوتا تو پھر کیا ہوتا۔۔۔۔

اچھا چپ اب۔۔ادھر رونا مت۔۔۔میں نے بابا کو کہا ہے کہ تمہیں اس معاملے سے دور رکھیں۔۔۔میں اپنا کچھ کر لوں گا۔۔۔" وہ اسے سینے سے لگاتے ہوئے بولا۔۔۔حالانکہ وہ خود بھی کافی پریشان تھا اسے لے کر۔۔۔

❤❤❤

جرگے میں جاؤ گے۔۔آج بڑا جرگہ ہے۔۔۔" واحد سدیال نے سامنے " بیٹھے سفید شلوار قمیض میں ملبوس سامر کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔جو چاہے پی رہا تھا ان کی بات پر انکی طرف جتاتی نگاہوں سے دیکھا۔۔۔

میرا آنا وہاں کسی کو پسند نہیں آئے گا۔۔۔"اس کے لہجے میں طنز تھا جو واحد" سدیال نے بمشکل سہا۔۔۔۔

آئینور رملہ کی موت کے بعد کافی خاموش ہو گئی تھی۔۔وہ زیادہ کمرے میں رہتی۔۔سب اس کے لیے بھی پریشان تھے۔۔۔مگر وہ باہر نا آتی۔۔ماں نے تاسف سے اسے دیکھا۔۔۔۔باپ بیٹا نجانے کیوں آرام سے بات۔ نہیں کر سکتے تھے

کیونکہ کہ تمہیں فیصلے کرنے آتے ہی نہیں ہیں۔۔۔"وہ سنجیدگی سے" بولے تو سامر ہنس دیا۔۔۔۔

مجھے یہ دوغلے فیصلے کرنے سچ میں نہیں آتے۔۔یہ کام آپ ہی کو " مبارک۔۔۔۔وہ چائے کب واپس رکھتے اٹھ کھڑا ہوا۔۔واحد سدیال نے

لب بھینچے۔۔۔سب ان کے تابع تھے مگر انکا اپنا بیٹا انہیں کسی کھاتے میں ہی نہیں لاتا تھا۔۔۔

بیٹا ناشہ تو۔۔"

مر گئی بھوک۔۔۔"شال کندھے پر سیٹ کرتے وہ باہر نکل گیا۔۔اس " سے یہ برداشت نہیں ہوتا تھا ک ہی اسکا باپ لوگوں کی۔زندگیوں کے فیصلے کرتا۔۔فیصلے بھی غلط۔۔۔۔مگر وہ ان جیسا نہیں بن سکتا تھا۔۔۔وہ انکی صحبت سے دور رہنے لگا۔۔۔۔

میں نے تم سے ایک کام کہا تھا وہ بھی نہیں ہوا تم سے۔۔"وہ بھی غصے سے " بولتے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔۔۔۔

لڑکیوں درختوں پر تو نہیں لگی ہوتی کوئی بھی پسند کی توڑ لو۔۔۔اب اتنی جلدی کہاں سے لاؤں لڑکی۔۔۔" وہ سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔۔ باپ بیٹے کی لڑائی میں وہی رگڑی جاتی۔۔۔

گاؤں کے ایک بڑے میدان میں۔۔۔ گولائی کی صورت چارپائیاں اور کرسیاں رکھی جاتی۔۔۔۔ باقی لوگ دور سے دیکھتے اور سنتے تھے۔۔۔۔رفتہ رفتہ لوگ جمع ہوتے جا رہے تھے۔۔۔۔ جرگے میں عورتیں اور لڑکیاں بھی آسکتی تھی۔۔اس لیے رش بنتا جا رہا تھا۔۔جتنے منہ اتنی باتیں تھی۔۔ کوئی حازم کو قاتل کہہ رہا تھا کوئی مہیرہ کو پاگل۔۔۔۔ کوئی افسوس کر رہا تھا تو کوئی انتظار کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

ابھی کچھ بڑے لوگوں نے آنا تھا جن کا انتظار سب کر رہے تھے۔۔۔۔پھر ہی جرگہ شروع ہوتا۔۔۔

ہلکے نیلے رنگ کی شلوار قمیض پہنے۔۔سیاہ لمبے بال چٹیا میں بند کیے۔۔وہ سفید شال کندھوں کے گرد پھیلائے۔۔ارتسام کے پاس کھڑی تھی۔۔۔ خوف سے رنگت سرخ ہو رہی تھی۔۔دو لٹیں دائیں بائیں سے چہرے پر جھول رہی تھی۔۔۔۔

وہ یہاں سے بھاگ جانا چاہتی تھی مگر ایسا کیسے ممکن تھا۔۔۔

اس نے سامنے بیٹھے سیاہ شلوار قمیض میں ملبوس حازم کو دیکھا۔۔۔اسے گھٹن محسوس ہونے لگی تھی۔۔۔

مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔"وہ گھبراتے ہوئے ببولی تو ارتسام نے چونک کر" اسے دیکھا۔۔۔وہ اتنے لوگوں میں شاید گھبرا رہی تھی جو اسے گھور رہے تھے۔۔

تم تھوڑی دیر سائیڈ پر ہو جاؤ۔۔دھوپ بھی ہے۔۔۔جرگہ شروع ہونے" میں وقت ہے ابھی۔۔"وہ نرمی سے بولا تو مہیرہ سر ہلاتے۔۔دور ہوتی۔۔ گئی تھی۔۔۔۔

تم سے تو کوئی شکوہ نہیں، چارہ گری کا
چھوڑو، یہ میرے زخم ہی، بھرنے کے نہیں تھے
اے زیست!! ادھر دیکھ، کہ ہم نے تیری خاطر
وہ دن بھی گزارے، جو گزرنے کے نہیں تھے

تم کافی ڈری ہوئی لگ رہی ہو۔۔کیا ایسی ہی بات ہے۔۔۔"اسکا تمسخر اڑاتا" لہجہ۔۔بھاری آواز سنتے۔۔مہیرہ ایک دم پیچھے مڑی تو وہ سامنے ہی کھڑا تھا۔۔مگر اسے نہیں دیکھ رہا تھا۔۔

تمہیں لگتا ہے تم مجھے دھمکا کر چپ کروالو گے۔۔اور رملہ کا قتل معاف ہو" جائے گا تمہیں۔۔۔"کچھ پل پہلے والا خوف زائل ہو گیا تو وہ نفرت سے بولی۔۔۔حازم نے ایک پل کو اسے دیکھا۔۔کیسی نفرت تھی اسکے لہجے میں۔۔اسکی آنکھوں میں۔۔۔۔

ایسا ہو گا۔اور ہونا بھی چاہیئے۔۔۔دوسری صورت میں۔۔۔"

دوسری صورت میں کیا۔۔ہاں۔۔تم نے جوارتسام کے ساتھ کیاوہ میں " کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔تم نے میرے بھائی کی رسوا کیا۔۔تکلیف دی۔۔ نفرت ہورہی ہے مجھے تم سے۔۔شدید نفرت۔۔۔۔"وہ نفرت سے بولی مگر سیاہ پر کشش آنکھیں نم ہوگئی۔۔پھر وہی منظر یاد آگیا کیسے ماردیا تھا اس نے رملہ کو۔۔۔۔کتنا درد تھا اسکے چہرے پر۔۔۔کتنی آس تھی جینے کی۔۔مگر اسے رحم نا آیا۔۔آتا بھی کیسے۔۔اسکی غیرت کا سوال تھا۔۔۔اسے اور کیسے کچھ یاد رہتا۔۔۔

ٹھیک ہے میں تمہیں اور تمہارے گھر والوں کو معاف کردوں گا۔۔۔مگر " اس سے پہلے تمہیں میری شرط ماننی پڑے گی۔۔۔"اسکی بدتمیزی نظر انداز کرتے۔۔وہ اپنی بات پر آیا تھا۔۔۔

کیسی شرط۔۔"اسے حیرت ہوئی تھی۔۔وہ کیسے اس کے سامنے کھڑا" اعتراف کر رہا تھا۔۔کوئی شرمندگی نہیں تھی چہرے پر۔۔کوئی ملال نا تھا۔۔۔

تم نے پورے گاؤں نے سامنے مجھے تھپڑ مارا تھا یہی نہیں۔۔مجھ پر الزام " بھی لگایا قتل کا۔۔اب تم سب کو بتاؤ گی کہ تمہیں غلط فہمی ہوئی یہی نہیں تم مجھ سے معافی بھی مانگو گی۔۔"اسکے سرخ پڑتے دلکش چہرے کو دیکھتے۔۔وہ بالکل سرد لہجے میں بولا تو مہیرہ نے صدمے سے اسے دیکھا تھا۔۔

الزام کون سا حازم سرحان یہ تم بھی جانتے ہو اور میں بھی کہ رملہ کا تم " نے قتل کیا ہے۔۔تم مجھے جھوٹا ثابت۔۔۔

مجھے بحس نہیں کرنی ہے تم سے۔جتنا کہا ہے اتنا کرو ورنہ۔۔۔"

ورنہ کیا ہاں۔۔۔تم کیا کرو گے۔۔۔۔تم جیسے قاتل قتل کے سوا اور کر " بھی کیا۔۔۔

ٹھیک کہا تم نے۔۔ قتل کے سوا کر بھی کیا سکتے ہیں۔۔ تمہارا بھائی جیل کی " سلاخوں کے پیچھے بند رہے گا۔۔ کل کو یہ خبر بھی آسکتی ہے کہ کچھ قیدیوں کی لڑائی میں وہ مارا گیا۔۔" حد نظر تک پھیلی کھیتوں کو دیکھتے۔۔۔ وہ کافی آرام سے بولتا اسے شل کر گیا تھا۔۔

ت۔۔ تم۔۔ تمہاری ہمت بھی کیسے۔۔۔۔"

سب کو بتاؤ کہ رملہ نے خودکشی کی۔۔۔ سب کو بتاؤ گی تو چھوڑ دوں گا " تمہارے گھر والوں کو۔۔۔" وہ اسکی بات کاٹ گیا۔۔۔ مہیرہ اسے صدمے سے دیکھتی رہی۔۔۔۔

ایک بات۔۔۔۔ تمہارے گھر والوں میں تم۔۔ تمہارا باپ اور تمہاری ماں " شامل ہیں۔۔۔ اگر تم نے ایسا نا کیا تو خود کو اور اپنے ماں باپ کو مجھ سے بچا کر

دیکھانا۔۔۔"دیدہ دلیری سے اسکے سرخ بھرے بھرے گال پر اپنا کھردرا بھاری ہاتھ رکھتے۔۔۔وہ جیسے اسے بہلاتے ہوئے بولتا شل کر گیا تھا۔۔۔ مہیرہ اسے دیکھتی گئ۔۔۔اور وہ مہیرہ کو۔۔اسکے گال جیسے روئی سے بھی نرم لگ رہے تھے۔۔اسکادم مچلا تواس نے ہاتھ پیچھے کیے۔۔اور خود بھی دور ہوتا گیا۔۔۔۔

مہیرہ کوئی حرکت نا کر سکی۔۔۔

گال مزید سرخ ہو گئے تھے۔۔۔۔

❤❤❤

ٹھیک ہے، تم اپنی بیٹی کو 'ونی' کی صورت میرے بیٹے کے نکاح میں دو۔اسی" صورت میں تمہارا بیٹا بخشا جائے گا۔۔ورنہ تمہارے بیٹے کو کوئی بھی نہیں بچا

سکتا ہے۔۔۔"شاھد جدیال نے سامنے کھڑے اسحاق خان کو دیکھتے ہوئے سپاٹ لہجے میں کہا تو جیسے سب پر سکتا طاری ہو چکا تھا۔۔۔۔

مہیرہ نے شدت سے باپ کا بازو دبوچا۔۔وہ کہیں چھپنا چاہ رہی تھی۔۔ حالات ایسے ہو جائیں گے کب اس نے سوچا تھا۔۔۔۔جبکہ ارتسام۔۔۔ ارتسام نے نفرت و صدمے سے انہیں دیکھا۔۔۔

م۔۔میری بہن کا نام بھی نہ لیں جرگے میں۔۔۔میری وجہ سے۔"۔اسکا" دل کٹا۔۔۔"میری وجہ سے رملہ مری ہے تو سزام۔۔۔۔۔

جرگے میں تمہیں بولنے کا کوئی حق نہیں ہے لڑکے۔۔۔تمہارے باپ " سے بات ہو رہی ہے تم چپ رہو۔۔اسحاق خان۔۔۔۔بیٹے یا بیٹے میں سے

کسی ایک کو چنو۔۔۔"اب کی بار بولنے والے واحد سدیال تھے۔۔۔
جرگے میں کافی لوگ تھے۔۔۔مگر سامر میر کہیں نہیں تھا ابھی تک۔۔۔۔

کیوں حازم۔۔تمہارا کیا فیصلہ ہے۔۔۔اس *** کی بہن کو ونی میں "
لوگے۔۔۔"ایک اور سرپنچ میں سامنے بیٹھے۔۔سیاہ شلوار قمیض میں ملبوس
حازم کو دیکھتے ہوئے پوچھا تو حازم نے پہلے انہیں دیکھا۔۔۔پھر چہرہ ہلکا سا
موڑ کر اس لڑکی کو۔۔۔۔۔

اس کے دیکھتے ہی مہیرہ اور چھپ گئی۔۔نجانے آج کیوں وہ اتنی خوفزدہ
تھی۔۔اگر اسے ونی کر دیا جاتا۔۔حازم کے نکاح میں دے دیا جاتا تو وہ اسکا
جینا مشکل کر دیتا۔۔۔ایک تو اس نے پورے گاؤں کے سامنے اسے تھپڑ
مارے تھے اور پھر رملہ کے قتل کا الزام بھی لگایا۔۔۔خیر الزام تو نہیں تھا۔۔
مگر اس کے سچ کو اسی کے لیے مشکل بنا دیا گیا تھا۔۔خوف سے اسکا دل تیز

رفتار سے دھڑک رہا تھا۔ پھر حازم نے تو کہہ دیا تھا کہ وہ ارتسام کو کسی کھاتے میں نہیں لاتا وہ لوگوں کے سامنے بول بھی دیتی تب بھی ارتسام نہیں بچ سکتا تھا۔۔ پھر۔۔اسے یقین تھا کہ اسکا باپ ہمیشہ کی طرح بیٹے کو اس پر فوقیت دے گا۔۔۔اسے چھوڑ دے گا۔۔۔۔ مگر وہ پھر بھی اسحاق خان کا بازو زور سے پکڑے رہی تھی۔۔۔۔ارتسام بس سپاٹ نگاہوں سے حازم کو دیکھ رہا تھا جس کی نگاہیں بیچ جرگے میں اسکی بہن پر تھیں۔۔۔

مجھے منظور ہے۔۔۔۔" وہ مدھم مگر بھاری آواز میں بولا۔۔۔آج سے پہلے " وہ بھی ونی کی رسم کے خلاف تھا مگر اس۔وقت۔۔اس وقت شاید اسکے دل میں چور تھا۔۔۔اسے وہ لڑکی مل سکتی تھی۔۔آج اور اسی وقت۔۔۔۔تو کیوں پیچھے ہو جاتا۔۔۔پھر کافی حساب چکنا کرنے تھے اس سے۔۔۔پھر اسکا لمس۔۔اب بھی ہاتھ پر محسوس ہو رہا تھا

مہیرہ نے خوف سے آنکھیں بھینچ لی۔۔۔۔

ارتسام کے دل میں کچھ اور نفرت وبدلے کی آگ بھڑکنے لگی تھی۔۔۔۔ مگر وہ چپ تھا۔۔۔

اسکے اندر طوفان تھا ایک۔۔وہ برباد کر دینا چاہتا تھا حازم کو۔۔۔پہلے اسکی محبت پھر بہن۔۔۔۔اسکا دماغ سائیں سائیں کر رہا تھا۔۔۔۔۔

ابھی کوئی کچھ بولتا کہ یکے بعد دیگر کچھ گاڑیاں اکر رکی۔۔۔۔اور دوسرے نمبر والی گاڑی کا بیک ڈور کھولتے۔۔سفید کاٹن کی شلوار قمیض پہنے کندھوں پر شال رکھے۔سامر میر۔۔آنکھوں پر گاگلز لگاتے باہر نکلا تھا۔۔۔۔اسے نہیں پتا تھا آج جرگہ کس کا تھا۔۔ناہی وہ شامل ہونا چاہتا تھا جرگے میں۔۔۔۔مگر پھر جانے کیا سوچ کر وہ آگیا۔۔۔۔

سامر دائیاں ہاتھ ماتھے پر لے جاتے۔۔سب کو خاموش سلام کرتے۔۔۔

حازم کے ساتھ بیٹھ گیا۔۔۔۔

سب نے ایک مؤدب نظر سے اسے دیکھا۔۔پھر اسحاق خان کو۔۔۔۔جو شاید فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔۔۔

بولو اسحاق خان۔۔۔۔شاھد جدیال نے مغرور لہجے میں کہا۔۔انہیں یقین " تھا ایک بار پھر بیٹے کا انتخاب ہو گا۔۔اور وہ اپنی چال میں کامیاب ہو جائے گا۔۔۔اس لڑکی نے بھرے گاؤں کے سامنے انکے بیٹے کا تماشا بنایا۔۔۔اسکے بھائی نے اسکی بیٹی سے محبت کرنے کا گناہ کیا۔۔وہ کیسے جانے دیتا۔۔۔ہر گز نہیں۔۔۔۔ مہیرہ کو ونی میں لینے کے بعد وہ ارتسام کو کسی کیس میں کر کے اندر کرنے کا پورا ارادہ رکھتے تھے۔۔۔۔

ب۔۔با۔۔با۔۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں جانا۔۔۔۔"مہیرہ نے جیسے التجا " کی۔۔۔اسکی آنکھیں برس رہی تھی۔۔۔

سامر ایکدم جیسے چونکا۔۔۔سامنے ارتسام کو پھر اسحاق خان کو دیکھتے جب نظر مہیرہ پر گئی تو ساکت رہ گئی تھی۔۔۔دل بھی ساکن ہو گیا۔۔۔وہ شل نگاہوں سے اس لڑکی کو دیکھتے جیسے کچھ سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔مگر واحد سدیال کی اگلی بات اس پر سب واضح کرتی۔۔اسکے دل کی دھڑکنوں کو روک چکی تھی۔۔۔

وہ ایکدم کھڑا ہوا۔۔حیرت و صدمے سے۔۔۔

اپنی بیٹی کو ونی میں دے دو۔۔۔یہ تمہارے اور تمہارے بیٹے کے حق میں " بہتر ہو گا۔۔۔" وہ سرد لہجے میں بولے تو اسحاق خان نے نم آنکھوں کے سنگ۔۔۔اپنے بیٹے کو اور پھر خود میں چھپتی بیٹی کو دیکھا۔۔۔فیصلہ کرنا مشکل تھا۔۔۔مگر فیصلہ کرنا بھی تھا۔۔۔سب سانس روکے اس کے بولنے کے منتظر تھے۔۔۔۔۔

اسحاق خان نے مہیرہ کا ہاتھ چھوڑا تو اسے لگا وہ بس ختم اب اسے حازم سے کوئی نہیں بچا سکے گا۔۔۔

بیٹھ جاؤ۔۔۔"حازم نے اسکا ہاتھ پکڑتے سپاٹ لہجے میں کہا۔۔اسکی" نگاہوں کی بے قراری اور بے باک پن۔۔۔جو مہیرہ کو جیسے اپنا سمجھ کر دیکھ رہا تھا حازم سے برداشت نا ہوا جبھی اسے زبردستی بیٹھایا۔۔۔سامراب بھی اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ابھی تو دل میں جیسے وہ آئی تھی اور اب۔۔۔۔اسکا دل جیسے کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا۔۔وہ خوفزدہ سی۔۔۔جرگے کے بیچ۔۔۔ اکیلی کھڑی تھی۔۔۔

" ت تم میرے بیٹے ہوار تسام میں تمہیں کبھی نہیں چھوڑوں گا۔۔۔"

مہیرہ کی آنکھیں برسنے لگی۔۔۔اس کے باپ نے ایک بار پھر بیٹے کا انتخاب کیا۔۔۔

شاھد جدیال نے مونچھوں کو تاؤ دیتے اسے دیکھا۔۔۔

حازم کا دماغ کہیں اسی پل میں رہ گیا۔۔۔

سامر کی بے چینی۔۔

وہ بے قراری اسکی آنکھوں میں وحشت بھر پا کر گئی۔۔۔

سامر سانس روکے ہوئے تھا۔۔۔

وہ ایسا کبھی نا ہونے دیتا۔۔۔

وہ جانے کیا کر جاتا۔۔۔

مگر ونی ہر گز نہیں۔۔۔

ارتسام کچھ کہتا کہ۔۔۔

تم دنیا سے لڑ سکتے ہو۔۔ مگر میری بیٹی نہیں لڑ سکتی۔۔۔مجھے معاف کر دو۔۔ مگر میں مہیرہ کو ونی نہیں ہونے دے سکتا ہوں۔۔وہ معصوم برباد ہو

جائے گی۔۔۔"جہاں سب کا سانس رکا۔۔وہیں سامر اور مہیرہ نے گہرا سانس لیتے۔۔۔سانسیں بھال کی تھی۔۔۔۔

ارتسام نے انکے جڑے ہاتھوں کو تھامتے لبوں سے لگایا۔۔۔"وہ امانت ہے میری۔اسے کچھ نہیں ہونا چاہیے۔۔۔"اسکے لہجے میں التجا تھی۔۔۔۔

اسحاق خان تو بیٹے کو تم چھوڑ رہے ہو۔۔بیٹیاں تو ویسے بھی اپنی نہیں" ہوتی۔۔تم اسے چن کر غلطی کر رہے ہو۔۔۔"واحد سدیال کو جیسے سب غلط ہوتے لگا۔۔وہ نفرت و بے بسی سے بولا۔۔۔

حازم بس سپاٹ نگاہوں سے مٹی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

پرائی ہو گی تو عزت سے دوں گا کسی کو۔۔یوں جرگے میں نہیں۔۔ابھی وہ" میری عزت ہے۔۔اور میں ہر گز اسے ونی نہیں ہونے دوں گا۔۔جو میرے بیٹے پر الزام ہے وہ میرا بیٹا سہے گا۔بیٹی نہیں۔۔۔"انکا لہجہ سنجیدہ ہو گیا تھا۔۔۔

بیٹی عزت تھی۔۔

بیٹی معصوم تھی۔۔

بیٹی کمزور نازک تھی۔۔

مگر بیٹا تو بہادر تھا۔۔

دنیا کی اونچ نیچ سمجھ سکتا تھا۔۔مگر مہیرہ تو نہیں سمجھ سکتی تھی۔۔۔اسے باپ بھائی کا سہارا چاہیئے تھا۔۔۔انکا ساتھ چاہیئے تھا۔۔ارتسام بیشک انکا لاڈلا تھا میری بیٹی عزت تھی۔۔وہ رسوا ہوتی تو اسکے پاس کیا بچتا۔۔۔کچھ بھی تو نہیں۔۔۔۔

مگر تمہیں اپنی بیٹی کو خون بہا میں دینا ہو گا۔۔۔یہ جرگے کا فیصلہ ہے۔۔"
تمہیں ماننا ہو گا۔۔" وہ ایکدم کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔۔ حکم صادر کرتا لہجہ
سب کو شل کر گیا۔۔۔

❤❤❤

❤ نیکسٹ اپیسوڈ جلد

مہیرہ کو ونی کیا جائے گا کہ نہیں۔۔؟

💔 اگے کیا ہونا چاہیے۔۔😐پروف ریڈ کا ٹائم ہی نہیں ملا

🔪❤ اپنی رائے کا اظہار ضرور کریں

گروپ لنک

https://face-

book.com/groups/1778689675634647/"

وٹے۔۔سائیں۔۔یہ آپ کیا۔۔۔۔میں نہیں جانتی کچھ بھی۔۔پلیزم۔۔ مجھے جانے۔۔۔۔

وہ۔ایکدم گھبراتے ہوئے پیچھے ہوتے بولی تھی۔۔کمر گریل سے لگی اس نے دائیں بائیں ہاتھ رکھتے۔۔خود کو گرنے سے بچایا ہوا تھا۔۔اور پیچھے ہوتی تو گر جاتی نیچے اور سامنے وہ کھڑا تھا۔۔آنکھوں میں وجب وحشت تھی۔۔۔

میں جانتا ہوں تم نے ہی سب کو کہا کہ رملہ نے خودکشی کی ہے۔۔۔اور " تمہیں ایسا کرنے کا کس نے کہا مجھے بتاؤ۔۔ورنہ نیچے دھکہ دے دوں گا تمہیں لڑکی۔۔۔"کبیر سرد وسپاٹ نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔۔عیسل کی جان جا رہی تھی۔۔اس نے تو ویسے ہی کہہ دیا تھا مگر بات اس قدر بڑھ جائے گی وہ نہیں جانتی تھی۔۔۔کبیر شاید اس وقت ہوش میں نہیں تھا۔۔۔اسے کبیر سے خوف آرہا تھا۔۔۔۔

م کچھ نہیں۔۔۔۔آہہہ۔۔۔۔اسکی چیخ بے ساختہ تھی۔جب کبیر نے اسکا" بازو پکڑتے اسے پیچھے کی جانب دھکہ دیا۔۔۔وہ بازو چھوڑ دیتا تو وہ گر جاتی۔۔۔۔رملہ کی موت ویسے ہی اسے شدید ڈیسیپشن میں مبتلا کر گئی تھی اب یہ انکشاف کہ اس نے خود کشی نہیں کی بلکہ قتل ہوا تھا۔۔اس کا رہا سہا سکون بھی غارت کر گئی۔۔۔۔

آخری بار پوچھ رہا ہوں۔۔سچ بولو۔۔ورنہ بازو چھوڑ دوں گا۔۔۔" بے " مروت سرد لہجہ۔۔ عیسل رونے لگی تھی۔۔۔ کبھی اس کو دیکھتی تو کبھی مڑ کر نیچے۔وہ حویلی کی دوسری منزل پر تھے اگر وہ گرتی تو سر پھٹ جاتا۔۔۔اسکا تنفس بگڑ چکا تھا۔۔۔

بولو۔۔۔"وہ غرایا۔۔۔نگاہیں اسکے وجود پر تھی۔۔۔دماغ شل سا ہو رہا تھا۔۔۔۔

م۔۔میں بتاتی۔۔۔بتاتی ہوں۔۔۔م۔مجھے۔۔۔مجھے ہٹائیں یہاں" سے۔۔۔میں۔بتاتی۔۔۔

کبیر نے بازو سے کھینچ کر اسے آگے کیا۔۔۔عیسل کا ایک ہاتھ اسکے کندھے پر گیا۔۔۔بال پسینے سے تر چہرے کو چھوتے پیچھے ہوئے۔۔وہ گہرے سانس لیتی حواس بحال کر رہی تھی۔۔جب کبیر نے اسے دور کیا۔۔۔"میرے پاس ہر گز بھی وقت نہیں ہے تمہارے تماشے دیکھنے کے لیے۔۔۔جلدی بولو۔۔۔"

م۔۔میں نے۔۔اس رات۔۔۔۔رملہ ک۔۔کی باتیں سنی۔۔ تھی۔۔۔۔"
وہ کہہ رہی تھی کسی کو۔۔کہ اگر صبح میری شادی ک۔۔کبیر سے۔۔۔کرنے
کی کوشش کی تو میں۔۔۔مار۔۔دوں گی خود کو۔۔اور۔۔ کہہ رہی تھی
کہ۔۔۔۔وہ کچھ گھبرا کر چپ ہو گئی۔۔۔اسکو دیکھا جو اسے ہی دیکھ بلکہ گھور
" رہا تھا۔۔"کیا کہہ رہی تھی۔۔۔
کہہ رہی تھی کہ۔۔۔میں۔۔۔آپ سے۔۔۔۔م۔۔مطلب کسی اور کو۔۔"
کہہ رر ہی تھی کہ آپ سے پ۔۔۔یار کرتی ہوں۔۔۔۔"اسنے حلق تر
کرتے ہوئے کہا۔۔۔کبیر کی رنگت سرخ ہو گئی۔۔رگیں ابھر گئی تو سچ میں
وہ کسی اور سے محبت کرتی تھی۔۔۔اسکا دماغ شل ہونے لگا۔۔۔عیسل نے
وہاں سے بھاگنا چاہا مگر۔۔۔

تم نے اس وقت کسی کو کیوں نہیں بتایا۔۔۔"وہ ایکدم چلایا۔۔۔"

م۔۔میں ڈر گئی۔۔۔۔ڈر گئی۔۔۔۔ تھی۔۔۔۔۔۔ "

اس وقت ڈر گئی مگر تمہیں اس پر بہتان لگاتے وقت ڈر نہیں لگا۔۔۔میں "
تمہارا سارا ڈر نکالتا ہوں ابھی۔۔۔"اسکا بازو شدت سے دبوچنے کو اسے
گریل سے پن کر چکا تھا۔۔۔۔

سچ پوچھ تو یہ جان بڑی مشکلوں میں ہے
یٰسین پڑھ کے پھونک، ذرا میرے چہرے پر۔۔۔

مگر تمہیں اپنی بیٹی کو خون بہا میں دینا ہو گا۔۔۔یہ جرگے کا فیصلہ ہے۔۔"
تمہیں ماننا ہو گا۔۔" وہ ایکدم کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔۔ حکم صادر کرتا لہجہ
سب کو شل کر گیا۔۔۔ایک دم یوں بازی پلٹ جائے گی اسے خبر نہیں

تھی۔۔۔اسے لگا کہ وہ بھی بیٹے کو چنے گا مگر اسحاق خان نے بیٹی کو چن کر سب کو جیسے حیران کر دیا تھا۔۔۔

میں بیٹی ہر گز نہیں دوں گا۔۔اس کا اس سارے معاملے میں کوئی قصور " نہیں ہے تو سزا بھی اسے نہیں ملے گی۔۔۔ارتسام اگر گناہ گار ہے تو اسے سزا دیں۔۔۔وہ سب کے سامنے ہے۔ مگر بیٹی نہیں۔۔۔۔"خوفزدہ سی مہیرہ کو اپنے بازوں کے حصار میں لیتے۔۔وہ سپاٹ لہجے میں بولا تھا۔۔اگرچہ یہ فیصلہ بے حد مشکل تھا۔۔۔۔اس کے لیے تو فیصلہ ہی مشکل تھا اگر مہیرہ کے خلاف فیصلہ کر دیتا تو اس کے حالات کیسے ہو جاتے۔۔۔۔۔وہ جانتا تھا۔۔۔۔۔

حازم نے کچھ پل رک کر مہیرہ کو پھر ارتسام کو۔۔۔اور پھر سامر کو ایک نظر دیکھتے۔۔۔آنکھوں پر گاگلز لگاتے۔۔۔۔وہ بنا کوئی دوسری بات کیئے جرگے

سے ہی نکلتا چلا گیا تھا۔۔۔۔اسکی زات کی نفی کی گئی تھی۔۔وہ کیسے کر لیتا برداشت۔۔۔۔۔

مگر یہ میرا فیصلہ۔۔۔۔۔"

"شاھد جدیال۔۔۔۔۔یہ ہمارے اصولوں میں شامل نہیں ہے کہ جبرا کسی سے بات منوائی جائے۔۔جب مجرم حاضر ہے تو معصوم کو سزا نہیں مل سکتی ہے۔۔۔۔اور ونی کے خلاف رہا ہے ہمیشہ جرگہ۔۔۔ مگر تمہاری خاطر چپ رہے۔اب جب ارتسام خان حاضر ہے تو اس پر جرم ثابت کرو۔۔اور پھر پولیس کے ساتھ ساتھ ہم بھی اسے کڑی سے کڑی سزا سنائیں گے۔۔۔۔"

ایک اور سرپنچ نے قدرے اونچی آواز میں کہا تو باقی سارے بھی متفق ہوئے تھے۔۔۔۔۔

مہیرہ کی بس ایک پل کو نظر سامر پر گئی۔۔۔اور پھر وہ زاویہ بدل گئی اس وقت وہ اتنی خوفزدہ تھی کہ۔باقی کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا تھا،۔۔۔۔یا وہ سمجھنا ہی نہیں چاہ رہی تھی۔۔۔۔

ارتسام نے مطمئن سا ہوا کر گہرا سانس لیا تھا۔۔۔خود پر سب برداشت تھا مگر جوان بہن۔۔۔اسکی غیرت گوارا نا کرتی کہ جوان معصوم بہن کو بے جا ظلم سہتے دیکھتے۔۔۔۔وہ معصوم تھی۔۔۔وہ جانتا تھا۔۔۔۔۔

شاھد جدیال نے نفرت سے ان دونوں کو دیکھا تھا۔۔۔۔"اسی جرگے میں تم دونوں کو رسوا نا کیا تو میرا نام بھی شاھد جدیال نہیں۔۔۔"انہوں نے تفکر سے سوچا۔۔۔۔مات انہیں اور گرا چکی تھی۔۔۔

وہ اپنے بندوں کے ساتھ جرگے سے نکل گئے۔۔۔۔۔

چہہ مگوئیاں شروع ہو چکی تھی۔۔۔۔ہر کوئی اپنی اپنی کہہ رہا تھا۔۔۔۔
سرپنچ لوگ واپس بیٹھ گئے۔۔باقی کے لوگ جا رہے تھے۔۔۔۔

تم کیا کر رہے ہو اب یہاں۔۔جرگہ اٹھ چکا ہے۔۔"وہ جو سامنے کھڑی"
پریشان سی۔۔لڑکی کو دیکھ رہا تھا باپ کی آواز سن کر چونکا ضرور مگر ظاہر نا
ہونے دیا۔۔۔۔۔

آ۔۔ہاں۔۔بس نکل رہا تھا۔۔۔"سنجیدگی سے کہتے اس نے دوبارہ "
سامنے دیکھا تو وہ تینوں وہاں نہیں تھے۔۔۔۔اسے بے چینی ہوئی جبکہ واحد
سدیال نے قدرے ناگواری سے اسکی یہ بے چینی نوٹ کی تھی۔۔۔۔۔

اب تم رو کر ہمیں پریشان کر رہی ہو ماہی۔۔۔۔"پتا نہیں اس لڑکی کو اتنا " رونا کیوں آتا تھا ارتسام نے سر پکڑ لیا۔۔۔۔

م میری وجہ سے سب۔۔۔۔"

خدا کے لیے ماہی۔۔۔خدا کے لیے۔۔۔"اس نے باقاعدہ دونوں ہاتھ " جوڑے۔۔۔۔۔اسکی ضمانت کچھ دونوں کی ہوئی تھی اسے اب واپس جانا تھا مگر یہ لڑکی تو سب بعولے رو رہی ہیں تھی۔۔۔

اسحاق خان کمرے میں بند تھے جبکہ ماں دونوں بچوں پر نجانے کیا کیا پڑھ کر پھونک رہی تھی۔۔۔۔انکے جرگے میں جاتے وقت دل کافی خوفزدہ تھا۔۔یہ سوچ سوچ کر کہ اگر مہیرہ کو ونی میں مانگ لیا تو۔۔۔ مگر اب وہ مطمئن تھی مگر ارتسام کا دکھ دل چیڑ رہا تھا۔۔۔۔۔ مگر اگر مہیرہ کو کچھ ہوتا تو

وہ شاید سہہ نہیں پاتی۔۔۔ارتسام کے لیے انہیں یقین تھا کہ وہ لڑکا تھا۔۔ حالات سے لڑ سکتا تھا مگر مہیرہ تو بیٹی تھی۔۔۔وہ بیٹی جسے نازوں سے پالا پوسا۔۔۔ارتسام نے اسے ہتھیلی کا جالا بنائے رکھا۔۔اسکے باپ کو بیٹی بھی عزیز تھی۔۔اور کتنی عزیز تھی یہ آج پتا چل گیا تھا۔۔۔مگر بس خوفزدہ تھا۔۔۔بیٹی سے نہیں بیٹی کے نصیب سے۔۔۔وہ اس پر سختی بھی اسی لیے کرتا تھا کہ اسے سختی کا بھی پتا ہو۔۔مگر مہیرہ۔۔۔وہ کب انکے غصے یا ڈانٹ پر خفا ہوتی۔۔۔وہ تو باپ کی فکر سمجھتی خوش رہتی تھی۔۔

جب ونی میں اسکو مانگا گیا تو ایک پل کو اسے لگا۔۔اسکا سارا ڈر سامنے تھا۔۔۔ بیٹی کا نصیب اسے نگل جانے کو کھڑا تھا۔۔۔ایک پل کو وہ گھبرا گیا۔۔۔یوں لگا کہ بس اب بچا نہیں سکے گا اسے۔۔۔مگر پھر سامنے کھڑا ہو گیا۔۔ایک کوشش کی۔۔۔کرتو وہ یہ بھی سکتا تھا کہ اسے بیٹی کا نصیب سمجھ کر پیچھے ہو جاتا اور ساری زندگی غم مناتا کہ نصیب کی مار تھی۔۔۔مگر اب مہیرہ کو بچا

کراسے احساس ہوا کہ برے نصیبوں سے۔۔۔اچھے ماں باپ بیٹیوں کو بچا سکتے تھے اور اس نے بچالیا مگر ارتسام۔۔۔اسکا دکھ تھا مگر امید بھی تو تھی۔۔۔۔بس اسی امید کے یقین پر اب ایک بار پھر لڑنا تھا اولاد کے لیے بیٹے کے لیے۔۔۔۔

آپ کو پھر پولیس۔۔۔لے جائے گی ہمارا کیا ہو گا۔۔۔۔"وہ بے حد " اداس تھی۔۔۔ارتسام کے بغیر اسے کہاں رہنا آتا تھا۔۔۔۔وہ اسکا سایا تھا۔۔۔۔۔

مہیرہ۔۔۔ارتسام نے اسکے ہاتھ پکڑے۔۔۔۔"میں وہاں ٹھیک رہوں گا" اگر یہاں تم لوگ ٹھیک رہے تو۔۔بابا بہت پریشان ہیں۔۔۔اور ماں بہت اداس۔۔۔ایسے میں اگر تم انکو سہارا نہیں دو گی۔۔اسکی ہمت نہیں بنو گی تو کون بنے گا۔۔۔۔ تمہیں میں نے اتنا لاڈ پیار ہمت اس لیے تو نہیں دی تھی

کہ تم ضرورت کے وقت خوفزدہ ہو جاؤ یار۔۔۔تم سب کر سکتی ہو۔۔ تمہیں کرنا ہو گا۔۔۔۔پلیز زز۔۔۔" وہ اسے سمجھا رہا تھا۔۔۔ماں باہر جا چکی تھی۔۔وہ دونوں اکیلے تھے۔۔۔مہیرہ نے ایک بار پھر آنسوؤں کو صاف کیا۔۔۔

وہ تو آپ کے ساتھ میں بہت بہادر بننے کی کوشش کرتی تھی۔۔اب مجھے ڈر" لگ رہا ہے۔۔"اس نے معصومیت سے جیسے جرم کا اعتراف کیا تھا۔۔۔۔

نہیں تم ویسے بھی بہادر ہو۔۔ بابا کے ساتھ رہنا۔۔۔۔ماں کو میری کمی" محسوس نا ہونے دینا۔۔مجھے یقین ہے کہ میں جلد باہر آ جاؤں گا۔۔۔پھر اس حازم کو بھی دیکھ لیں گے۔۔"آخری بات اس نے قدرے سپاٹ لہجے میں کی تھی۔۔۔مہیرہ اب کچھ نہیں بولی۔۔۔وہ بس خوفزدہ تھی۔۔شدید خوفزدہ۔۔کچھ حازم کی دھمکی نے ڈرا دیا تھا کچھ ارتسام کے جانے نے۔۔۔

اس کے اندر ڈریوں پھر گیا تھا جیسے بند کمرے میں دھواں۔۔۔۔۔وہ ڈرنے ااسے خاموش کر دیا تھا۔۔۔۔

کوئی دسواں سگار اس نے سلگاتے لبوں کے درمیان رکھا۔۔۔اور کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتے۔۔۔اب سگار پیتے۔۔ کرسی پر آگے پیچھے جھول رہا تھا۔۔۔بکھرے بال۔۔اور سنجیدہ چہرہ۔۔۔

عجیب حالت ہو رہی تھی۔۔ صبح جب سے مہیرہ کو دیکھا اور جس حال میں دیکھا۔۔۔چین قرار سب لٹ گیا تھا۔۔۔وہ اسکے حواسوں پر یوں سوار ہوئی کہ پھر کچھ یاد رہنے کہ قابل نہیں رہا۔۔کچھ دنوں سے وہ بس خود کو دلاسے دے رہا تھا کہ ہاں وہ بے انتہا خوبصورت تھی۔۔۔کوئی بھی اسے دیکھتا تو بس

دیکھتا رہ جاتا۔۔اسکے چہرے کی معصومیت۔۔۔آنکھوں کی شرارت۔۔۔۔

اور وہ ہونٹ۔۔۔۔۔وہ پھولوں سے سجی لڑکی بس اسے پسند آئی تھی اس نے

خود کو بہت بہلایا مگر آج جب اسکا نام حازم کے ساتھ لیا گیا تو دل کیوں

دھڑکنے سے انکاری ہوا تھا۔۔۔کیوں بے قراری رگ وپے میں سرایت کر

گئی تھی۔۔۔آج تو وہ بچ گئی مگر یہ سوچ اسے کیوں ہلکان کر رہی تھی کہ وہ

کسی کی بھی ہو سکتی تھی۔۔۔۔۔

حازم کیوں اتنا بے حس ہو رہا تھا۔۔۔

وہ اس پر کیوں الزام لگا رہی تھی۔۔۔

یا پھر سچ۔۔۔

مگر کیا وہ حازم کو نہیں جانتی تھی۔۔۔

وہ تو یوں رسوا کرتا کہ پھر کوئی جینے کے قابل نہ رہتا۔۔۔۔

دشمنوں میں اس سے زیادہ دشمنی کون کر سکتا تھا۔۔۔۔

وہ۔کیوں خود کو مشکلوں میں ڈال رہی تھی۔۔۔۔

پھر خوفزدہ کیوں تھی۔۔۔

وہ بھی اس قدر۔۔۔

پہلی ملاقاتوں میں تو وہ کافی نڈر لگی تھی۔۔۔

پھر اس قدر خوف۔۔۔۔۔

سامر ایکدم کھڑا ہوا۔۔۔۔۔

سگار ایش ٹرے میں مسلا۔۔۔

اور گہرا سانس لیا تھا۔۔۔۔

اسے حازم سے بات کرنی چاہیے۔۔۔۔

معاملہ کیا تھا وہ جاننا چاہتا تھا۔۔۔

جبھی حلیہ کی پرواکیے بنا بس گاڑی کی چابیاں اٹھاتا باہر نکل گیا تھا۔۔۔۔

ڈیرے لے باہر اکر اسکی بلیک جیپ رکی اور وہ عجلت میں اندر داخل ہوا۔۔

جانتا تھا کہ اس وقت حازم وہیں ہو گا۔۔اور ہوا بھی یہی۔۔۔۔

ڈیرے کا یہ پورا کمرہ ہی جیسے دھویں سے بھرا ہوا تھا اور وہ سگار پیئے جا رہا تھا۔۔۔بال بکھرے سے اور چہرے پر چھائی وحشت۔۔۔سامر کچھ چونکا۔۔۔۔

اتنی پریشانی وہ بھی تمہیں۔۔۔"اسکے سامنے بیٹھتے وہ قدرے حیرانگی " سے بولا۔۔۔دونوں کچھ بکھرے سے لگ رہے تھے ایک ہی لڑکی کی وجہ سے۔۔۔

تم اپنی بے قراریوں کی داستان سناؤ سامر میر۔۔۔"چہرے کی طرح لہجے " میں بھی وحشت تھی۔۔۔سامر اسے سمجھ نا سکا۔۔وہ سگار کو اور سامر اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

میں سمجھا نہیں۔۔۔"وہ سچ میں آجکل کچھ سمجھ نہیں پا رہا تھا۔۔۔حالات " ہی کچھ ایسے بن چکے تھے۔۔۔۔

مگر میں سمجھ چکا ہوں کہ تم اس لڑکی کے حوالے سے بات کرنے آئے " ہو۔۔"سگار کو ایش ٹرے میں مسلتے وہ سیدھا ہوتے اب کافی نرمی سے بولا۔۔سامر کو حیرت نا ہوئی۔۔۔

ٹھیک سمجھ رہے ہو۔۔۔اور اگر سمجھ ہی گئے ہو تو مجھے وہ بتا دو جو میں " پوچھنا چاہ رہا ہوں۔۔تم چاہتے کیا ہو آخر۔"وہ سنجیدہ ہو گیا تھا۔۔۔۔

دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔

سنجیدہ۔۔۔کچھ گہری نگاہوں سے۔۔۔

دو باتوں میں سے ایک بات چاہتا ہوں۔۔۔"پراسرار لہجہ۔۔۔۔سامر" متوجہ تھا۔۔۔

" اور وہ دو باتیں کیا ہیں۔۔۔۔"

اتنا تو تم نے دیکھا کہ اس لڑکی نے میرے۔۔مطلب حازم سرحاں کے منہ " پر بھرے گاؤں کے سامنے تھپڑ مارے۔۔۔۔۔"وہ رکا۔۔۔۔سامر اب سپاٹ نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

اور یہ بھی جانتے ہو کہ میں ایسی حرکتیں کسی کو معاف نہیں کرتا۔۔۔" " اسکے لہجے میں بلا کا غرور تھا۔۔۔۔۔

سامر کو جسکا ڈر تھا وہی ہوا۔۔۔وہ بس سرد نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

اس کو بھی نہیں کر سکتا ہوں کسی صورت نہیں۔۔"اس نے صاف سر "
نفی میں ہلا یا۔۔۔وہ۔ کہیں نا کہیں اسکے دلی جزبات سے واقف ہو گیا تھا اور یہ
نا قابل برداشت سا لگ رہا تھا۔۔۔

تم چاہتے کیا ہو وہ بتاؤ۔۔۔۔"بے لچک۔۔۔بے مروت۔۔۔سپاٹ "
لہجہ۔۔۔سامر کی نگاہوں میں اتنی ہی آگ تھی۔۔۔۔

یا تو اسے برباد کر دینا چاہتا ہوں۔۔یا پھر۔۔۔۔"وہ رکا۔۔زرا سا اسکے پاس "
جھکا۔۔۔۔

یا پھر۔۔۔"وہ سوالی ہوا۔۔۔دل کچھ تیزی کچھ نا گواری سے دھڑکا "
تھا۔۔۔

یا پھر اسے پانا چاہتا ہوں۔۔اب تم مشورہ۔۔۔۔۔"
تیری تو۔۔۔۔۔مگر اسکی بات پوری ہونے سے پہلے ہی سامر نے پل "
میں اسکا گریباں پکڑا۔۔۔یوں کہ دونوں مقابل ہو گئے۔۔۔۔۔پھولی

رگیں۔۔سرخ رنگت۔۔۔۔حازم سرحاں کو اسی پل یقین ہو گیا کہ سامنے کھڑا اسکا دوست، وہ خوبرو شخص اس لڑکی سے محبت کر بیٹھا تھا۔

وہ لاپرواہ، حسین لڑکی شاید اس بات سے ابھی ناواقف تھی کہ وہ ایک حاکم کا عشق اور دوسرے حاکم کا جنون بن چکی تھی

تو کیوں پریشان ہو گیا۔۔۔"اسکا ہاتھ کالر سے جھڑکتے۔۔۔وہ طنزیہ لہجے" میں بولتا سامر کو جیسے اپنی جلد بازی کا احساس ہوا تھا۔۔۔

تو لڑکے کو جو۔۔۔ "

لڑکی کو بھی۔۔۔"وہ عجب ضدی لہجے میں بولا۔۔۔اب وہ بدلے لی۔ضد" بن چکی تھی۔۔۔۔

معاف کردے اسے۔۔۔"سامر نے پھر سے کہا۔۔وہ نہ تو دوست کو کھونا" چاہتا تھا نا۔ہی اس لڑکی کو تکلیف میں دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔۔

تیری کیا لگتی ہے۔۔۔۔"گہری تمسخر اڑاتی نگاہیں۔۔۔۔وحشت زدہ " نگاہیں۔۔۔۔

سامر چپ رہا۔۔۔۔اسے دیکھتا رہا اسکے سوال کا جواب سوچتا رہا مگر۔۔۔۔" کچھ بھی تو نہیں بول پایا۔۔جواب ہوتا تو دیتا۔۔اس کے لیے لڑ سکتا تھا مگر کس حیثیت سے۔۔۔وہ تو کوئی نہیں تھا۔۔۔کچھ نہیں تھا۔۔۔۔بس خاموش ہو گیا۔۔۔۔

بچانا چاہتا ہے۔۔۔۔حازم اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے۔۔قدرے کان کے " پاس جھکا۔۔۔۔"تو بچا لے۔۔۔"عجیب پراسرار لہجے میں کہتے۔۔۔وہ باہر نکلتا چلا گیا۔۔۔۔

سامر کو اب بھی بہت سے سوالوں کے جواب نہیں ملے۔۔۔ملا تو بس ایک ہی سوال کا جواب کہ۔۔۔

وہ ہار بیٹھا تھا۔۔

دل اپنا۔۔

اس دلکش لڑکی پر۔۔۔۔

❤❤❤

مزید کچھ دن گزرے اور آج ارتسام کو دوبارہ تھانے جانا تھا۔۔۔مگر اج وہ شور وغل نہیں تھا۔۔۔مگر دکھ و تکلیف کی شدت ہنوز وہی تھی۔۔۔۔

ان دنوں میں ارتسام نے اسے بہت سمجھایا۔۔۔۔وہ کچھ سمجھی یا نہیں۔۔یہ تو معلوم نہیں تھا۔۔ مگر اب رونا بند ہو چکا تھا۔۔۔۔

تم جلد باہر ہو گے ارتسام۔۔ہم کچھ کر لیں گے۔۔۔۔"اسحاق خان نے " قدرے تھکے ہوئے لہجے میں کہا۔۔۔لاڈلا بیٹا تھا۔۔دکھ کیسے نا ہوتا۔۔۔۔

ضرور۔۔۔بس ماں اور میری بہن امانت ہیں۔۔۔۔"وہ سنجیدگی سے " بولا۔۔ کہیں نا کہیں اسے ڈر تھا حازم کا کہ وہ انہیں نقصان نا دے۔۔ مگر جب یہاں تک خدا پر یقین کر کے آ ہی گئے۔ تو آگے بھی اسے نے ساتھ دینا تھا۔۔۔۔

سب سے مل کر وہ پولیس کی جیپ میں بیٹھ کر ایک بار پھر چلا گیا تھا۔۔۔۔۔ سب رنجیدہ تھے مگر سنبھل بھی چکے تھے۔۔۔۔۔

مہیرہ واپس کمرے میں اگئی اور جی بھر کر روئی تھی۔۔۔۔

جب سے کبیر کو سب بات پتا چلی وہ جیسے شل سا رہا۔۔کافی لوگوں میں پھیلا ہوا تھا کہ رملہ کا قتل حازم نے کیا تھا۔۔۔کبیر کو یقین نا آیا۔۔کیا وہ اتنا سفاک بھی ہو سکتا تھا۔۔۔۔مگر ابھی تک ہر بات کے آگے لفظ "الزام" لگا ہوا تھا۔۔۔اس ایک لفظ سے کتنوں کے بھرم قائم تھے۔۔۔ایک لفظ نے کئی عزتیں رکھی ہوئی تھی۔۔۔۔

مگر یہ بات پھر اسے پریشان کرتی رہی کہ خودکشی کی خبر یا الزام کس نے لگایا۔۔۔مگر جلد وہ اس بات کی تہہ تک بھی پہنچ چکا تھا۔۔۔۔

سب کیادھرااس کل کی آئی لڑکی کا تھا۔۔۔شکیلابی نے اسے ڈر کر سب بتا دیا۔۔۔کبیر تب سے جلے پیر کی بلی بنے کمرے میں گھوم رہا تھا۔۔۔۔۔۔ آنکھیں سرخ سی ہو رہی تھی۔۔۔شاید اس کی نے پھر شراب پی تھی۔۔۔اب تو شراب "پانی" کی حیثیت قائم کر گئی تھی۔۔۔جیسے لوگ پانی پیتے وہ شراب پینے لگا۔۔البتہ رملہ کے بعد پھر کسی لڑکی کے ساتھ نا رہ سکا۔۔۔اسکا دم گھٹنا تھا۔۔مگر اب کیا فائدہ تھا۔۔جانے والی جا چکی تھی۔۔۔۔۔

اگر یہ قتل ہوا۔۔۔تو جو جو اس میں شامل ہوا۔۔۔اسے میں معاف نہیں" کروں گا۔۔۔پھر چاہے ہو کوئی بھی کیوں نہ ہو۔۔۔"شدت پسندی سے سوچتے۔۔اس نے شراب سے بھرا گلاس۔۔۔۔ٹیبل سے نیچے دھکیلا۔۔۔۔اور کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔اس لڑکی کو تو وہ نہیں چھوڑنے کا ارادہ رکھتا تھا جو نجانے کس سے ملی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

ہلکے گلابی رنگ کی شلوار قمیض پہنے۔۔۔وہ چھوٹے بالوں کو کھلا چھوڑے۔۔۔۔آسمان میں چمکتے اس چاند کو دیکھ رہی تھی۔۔۔سبز آنکھوں میں عجب درد تھا۔۔ازیت تھی اس چاند کا داغ دیکھ کر۔۔۔داغ کو اسکے دامن پر بھی لگا۔۔۔لگا نہیں۔۔پھر بھی نشان تھے۔۔صرف دامن پر نہیں روح پر بھی۔۔۔۔

وہ اتنی بڑی نہیں تھی۔۔اس واقعے سے پہلے وہ بھی ایک لاپرواہ لڑکی تھی مگر اب۔۔۔اب تو ہنستی بھی سوچ سمجھ کر تھی۔۔۔۔وقت اسے اسکی چاہ کے بغیر بہت کچھ سمجھا چکا تھا۔۔۔۔۔

اووو تو تم یہاں ہو۔۔۔۔"وہ انہی سوچوں میں گم تھی کہ بھاری مردانہ آواز" سنتے جیسے اچھلی۔۔۔اور ایکدم مڑی تھی۔۔ مگر سامنے کبیر کو دیکھ کر کچھ خوفزدہ سی ہو گئی۔۔۔۔وہ عجیب شخص تھا۔۔۔

ج۔۔جی۔۔آپ کو کچھ چاہیئے۔۔۔۔۔۔تھا۔۔۔۔"ایک دو قدم اور پیچھے" لیتے وہ بمشکل بول پائی۔۔وہ ایسے کیوں کہہ رہا تھا۔۔۔

جو پوچھوں اسکا جواب۔۔۔بالکل ٹھیک دینا۔۔ٹھیک ہے نا۔۔۔"اسکا لہجہ " سرد تھا۔۔۔اور نگاہیں گہری۔۔چیل سی۔۔۔عیسل گھبرا چکی تھی

کس کے لیے کام کرتی ہو ہاں۔۔۔تم دھوکا دے رہی ہو ہمیں ہاں۔۔۔""" وہ ایکدم غرایا تھا

چھوٹے۔۔سائیں۔۔یہ آپ کیا۔۔۔۔میں نہیں جانتی کچھ بھی۔۔پلیز"
م۔۔مجھے جانے۔۔۔۔

وہ۔ایکدم گھبراتے ہوئے پیچھے ہوتے بولی تھی۔۔کمر گریل سے لگی اس نے دائیں بائیں ہاتھ رکھتے۔۔خود کو گرنے سے بچایا ہوا تھا۔۔اور پیچھے ہوتی تو گر جاتی نیچے اور سامنے وہ کھڑا تھا۔۔آنکھوں میں وجب وحشت تھی۔۔۔

میں جانتا ہوں تم نے ہی سب کو کہا کہ رملہ نے خودکشی کی ہے۔۔۔اور " تمہیں ایسا کرنے کا کس نے کہا مجھے بتاؤ۔۔ورنہ نیچے دھکہ دے دوں گا تمہیں لڑکی۔۔۔"کبیر سرد وسپاٹ نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔۔عیسل کی جان جا رہی تھی۔۔اس نے تو ویسے ہی کہہ دیا تھا مگر بات اس قدر بڑھ جائے گی وہ نہیں جانتی تھی۔۔۔کبیر شاید اس وقت ہوش میں نہیں تھا۔۔۔اسے کبیر سے خوف آرہا تھا۔۔۔۔

م کچھ نہیں۔۔۔۔آہہہہ۔۔۔۔اسکی چیخ بے ساختہ تھی۔جب کبیر نے اسکا" بازو پکڑتے اسے پیچھے کی جانب دھکہ دیا۔۔۔وہ بازو چھوڑ دیتا تو وہ گر جاتی۔۔۔۔رملہ کی موت ویسے ہی اسے شدید ڈیسیپشن میں مبتلا کر گئی تھی اب یہ انکشاف کہ اس نے خود کشی نہیں کی بلکہ قتل ہوا تھا۔۔اس کا رہا سہا سکون بھی غارت کر گئی۔۔۔۔

آخری بار پوچھ رہا ہوں۔۔سچ بولو۔۔ورنہ بازو چھوڑ دوں گا۔۔۔" بے " مروت سرد لہجہ۔۔ عیسل رونے لگی تھی۔۔۔ کبھی اس کو دیکھتی تو کبھی مڑ کر نیچے۔وہ حویلی کی دوسری منزل پر تھے اگر وہ گرتی تو سر پھٹ جاتا۔۔۔اسکا تنفس بگڑ چکا تھا۔۔۔

بولو۔۔۔"وہ غرایا۔۔۔نگاہیں اسکے وجود پر تھی۔۔۔دماغ شل سا ہو رہا تھا۔۔۔۔

م۔۔میں بتاتی۔۔۔بتاتی ہوں۔۔۔م۔مجھے۔۔۔مجھے ہٹائیں یہاں" سے۔۔۔میں۔بتاتی۔۔۔

کبیر نے بازو سے کھینچ کر اسے آگے کیا۔۔۔عیسل کا ایک ہاتھ اسکے کندھے پر گیا۔۔۔بال پسینے سے تر چہرے کو چھوتے پیچھے ہوئے۔۔وہ گہرے سانس لیتی حواس بحال کر رہی تھی۔۔جب کبیر نے اسے دور کیا۔۔۔"میرے پاس ہر گز بھی وقت نہیں ہے تمہارے تماشے دیکھنے کے لیے۔۔۔جلدی بولو۔۔۔"

م۔۔میں نے۔۔اس رات۔۔۔۔رملہ ک۔۔کی باتیں سنی۔۔ تھی۔۔۔۔"
وہ کہہ رہی تھی کسی کو۔۔کہ اگر صبح میری شادی ک۔۔کبیر سے۔۔۔کرنے
کی کوشش کی تو میں۔۔۔مار۔۔دوں گی خود کو۔۔اور۔۔ کہہ رہی تھی
کہ۔۔۔۔وہ کچھ گھبرا کر چپ ہو گئی۔۔۔اسکو دیکھا جو اسے ہی دیکھ بلکہ گھور
" رہا تھا۔۔"کیا کہہ رہی تھی۔۔۔
کہہ رہی تھی کہ۔۔۔میں۔۔۔آپ سے۔۔۔۔م۔۔مطلب کسی اور کو۔۔"
کہہ رر ہی تھی کہ آپ سے پ۔۔۔یار کرتی ہوں۔۔۔۔"اسنے حلق تر
کرتے ہوئے کہا۔۔۔کبیر کی رنگت سرخ ہو گئی۔۔رگیں ابھر گئی تو سچ میں
وہ کسی اور سے محبت کرتی تھی۔۔۔اسکا دماغ شل ہونے لگا۔۔۔عیسل نے
وہاں سے بھاگنا چاہا مگر۔۔۔

تم نے اس وقت کسی کو کیوں نہیں بتایا۔۔۔"وہ ایکدم چلایا۔۔۔"

م۔۔میں ڈر گئی۔۔۔۔ڈر گئی۔۔۔۔ تھی۔۔۔۔۔۔ "

اس وقت ڈر گئی مگر تمہیں اس پر بہتان لگاتے وقت ڈر نہیں لگا۔۔۔میں "
تمہارا سارا ڈر نکالتا ہوں ابھی۔۔۔"اسکا بازو شدت سے دبوچنے کو اسے
گریل سے پن کر چکا تھا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔"وہ ایکدم شدت سے چلائی تھی۔۔۔بس ایک بازو کبیر نے "
پکڑ رکھا تھا اور وہ ساری جھکی ہوئی تھی۔۔۔۔بس بازو چھوڑتا اور وہ دوسری
منزل سے نیچے گرتی مر چکی ہوتی۔۔۔۔

ڈر لگ رہا ہے اب بھی۔۔۔"اس نے اور دھکا دیا۔۔۔۔اب کہ عیسل "
سے خوف سے چیخا بھی نہیں گیا تھا۔۔۔۔کبیر پر تو یہ جان پر خون سوار ہو گیا

کہ وہ سچ میں کسی کو چاہتی تھی۔۔۔اس کے اندر عجیب طوفان بھر پا ہو چکا تھا۔۔۔۔اور پھر سامنے عیسل ہی تھی۔۔۔

خ۔۔۔۔۔خدا۔۔۔۔۔کا واسطہ۔۔۔مجھے جا۔۔جانے۔۔۔۔۔۔ "

کبیر نے سرد نگاہ اس پر ڈالتے اسے واپس کھینچا اور شدت سے دوسری طرف دھکہ دیا تھا۔۔۔۔عیسل گر گئی۔۔۔وہ رو رہی تھی بہت۔۔۔۔۔

خدا کا واسطہ دیا تو چھوڑ دیا۔۔ورنہ تم جیسے لوگ جو بنا جانے۔۔ معصوم " لوگوں کی موت کا مزاق بنائیں۔۔جو زندہ نہیں چھوڑنا چاہیئے۔۔۔۔"اسکے پاس جھکے۔۔اسکا جبڑا دبوچنے۔۔۔وہ سرد و سپاٹ لہجے میں بولا۔۔۔۔۔عیسل بس رو رہی تھی۔۔۔کبیر ایک سرد نگاہ اس پر ڈالتے۔۔ ٹیرس سے نکلتا چکا گیا تھا۔۔۔عیسل روتی رہی تھی۔۔۔اس نے تو اندازاً بات کی تھی۔۔۔۔یہ بات اس طرح کوئی استعمال کر لے گا اسے کیا پتا تھا۔۔۔۔تب کسی کو نہیں پتا

تھا کہ رملہ کو قتل ہوا تھا۔۔خیر اب بھی کسی کو پتا نہیں تھا بس شک ہی تھا ایک الزام پر۔۔۔۔۔اب نجن؛ نجانے کیا سچ تھا کیا جھوٹ۔۔مگر اس سب میں وہ ڈر چکی تھی۔۔۔۔

اس بات کا کوئی گواہ نہیں ہے کہ وہ لڑکی سچ بول رہی ہے۔۔۔"سامر نے " قدرے بے چینی سے پوچھا۔۔۔۔دلدار خان نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔

لوگ باتیں کر رہے ہیں کہ اپنے بھائی کو بچانے کی خاطر حازم سائیں پر الزام " لگا رہی ہے۔۔۔

اور کچھ لوگ کہہ رہے ہیں کہ حازم نے قتل کیا۔۔۔۔۔۔

مگر قتل کے الزام میں ارتسام خان کو پولیس لے گئی تھی کچھ دن پہلے۔۔۔۔

اب کیس چل رہا ہے۔۔شاید دو دن بعد پہلی سنوائی ہے۔۔۔۔۔" وہ بول رہا تھا اور سامر پریشان تھا۔۔۔

پیچھے کھڑی آئینور شل سی رہ گئی۔۔اتنا کچھ ہو چکا تھا۔۔۔اور وہ بے خبر تھی۔۔۔

اور حازم نے پھر انکے گھر والوں کو کوئی تکلیف یا کچھ کیا۔۔۔۔ "

مطلب۔۔۔۔۔

نہیں سائیں۔۔۔ابھی تک تو خاموشی ہے۔۔۔اسکا باپ جاتا ہے شہر " روز۔۔باقی بیٹی اور ماں گھر میں ہی ہوتے ہیں۔۔۔اب تک ایسی کوئی خبر نہیں ملی۔۔۔ "

ہمم تم جاؤ۔۔۔اور دھیان رکھنا۔۔۔۔"وہ پر سوچ سا بولا۔۔۔"

آئینور تیزی سے واپس بھاگی تھی اندر۔۔۔۔۔۔

کمرے میں آتے ہی اپنے موبائل اور پرس کندھے پر ڈالتے وہ کافی تیزی سے باہر نکلی۔۔۔اسے مہیرہ سے ملنا تھا۔۔۔دل تیزی سے دھڑک رہا تھا اسکا۔۔۔سیڑھیوں سے اترتے۔۔وہ باہر نکلی۔۔۔۔

لمبی پونی والا گل خان نے قدرے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔۔جس کے پیچھے روشنی بھاگتے ہوئے آرہی تھی۔۔۔۔

وہ۔دونوں آئینور کے مخصوص گارڈز تھے۔۔۔گل خان اس کے ساتھ جاتا ہر جگہ اور روشنی بھی ہر جگہ اس کے ساتھ جاتی کبھی کبھی وہ شدید تنگ ہو جاتی تھی مگر وہ دونوں بھی مجبور تھے۔۔۔

چھوٹی بی بی اس وقت۔۔۔"

گاڑی نکلواؤ۔۔۔مہیرہ کے گھر جانا ہے۔۔۔"وہ عجلت میں بولی۔۔سفید " شارٹ شرٹ اور کیپری پہنے۔۔بال درمیان سے نکال مانگ نکال کر کھلے چھوڑے ہوئے تھے جو اطراف میں کندھوں پر پھیلے ہوئے تھے۔۔۔۔ موبائل جتنا بلیک پرس۔۔جس کی چین کافی لمبی تھی۔۔۔کندھے پر لٹک رہا تھا۔۔خوبصورت چہرے پر شدید پریشانی تھی۔۔۔

گل خان نے ڈرائیور کو گاڑی نکالنے کا کہا۔۔۔۔

روشنی اس کے ساتھ اکر کھڑی ہو گئی۔۔۔

آئینور اسے سناتی مگر اس وقت وہ پریشانی تھی۔۔۔

وہ چپ رہی۔۔۔۔

آئینور میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔۔۔ تم یاد کرو تم اسے وہیں چھوڑ کر " گئی تھی۔۔ میں رملہ کے کمرے میں گئی تھی۔۔۔ رمشا نے مجھے بتایا کہ وہ اپنے بابا سے ملنے گئی ہے تو میں اسکے پیچھے گئی اور جب میں اندر داخل ہوئی۔۔۔۔ حازم اسے مار چکا تھا۔۔۔۔ "اس کی آنکھیں برسنے لگی تھی شدت سے۔۔۔۔ کافی وقت بعد کوئی اسے توجہ سے سن رہا تھا۔۔۔۔

آئینور کا دل خوف سے دھڑکا۔۔۔حازم سے اسے اس بات کی امید نہیں تھی۔۔پہلے اسے لگا یہ صدمہ ہو گا۔۔مگر اتنا بھی صدمہ تو نا تھا کہ ختم ہی نا ہو۔۔۔پھر وہ خود رملہ کو چھوڑ کر گئی تھی ادھر۔۔۔۔اسے جیسے یقین آنے لگا۔۔۔

تو۔۔تمہارے بھائی کو کیوں۔۔۔۔۔میرا مطلب انہیں گرفتار کیوں" کیا۔۔۔"وہ کچھ بے بسی و پریشانی سے بولی تھی۔۔۔۔۔

بھائی رملہ کو پسند کرتے تھے۔۔۔۔۔۔ "

آئینور کا۔دل۔جیسے ساکن ہوا۔۔۔۔۔۔نگاہیں پھٹرا گئی تھیں۔۔۔۔

مہیرہ ایک کے بعد ایک اسے ہر بات بتاتی گئی۔۔۔۔۔

کیسے سب ہوا۔۔۔

ارتسام کیوں پھنسا۔۔۔

ونی کے بارے میں اور۔۔

سب کچھ۔۔۔۔۔

آئینور ساکن تھی۔۔وہ اسکی پہلی بات سے آگے بڑھ ہی نا پائی۔۔۔۔

آج پہلی بار اسے احساس ہوا کہ کچھ ہارا گیا تھا اس سے۔۔۔۔

دوسری جانب کبیر پاگلوں کی طرح ہر کسی سے پوچھے جا رہا تھا۔۔۔۔

معلومات جمع کرتا جا رہا تھا۔۔اب بس اسے مہیرہ سے ملنا تھا جس نے حازم پر الزام لگایا۔۔۔

اس نے اپنے باپ سے بھی پوچھا مگر خاموشی کے سوا کچھ نا ملا۔۔۔رملہ کی۔ ماں تو جیسے بولنا بھول چکی تھی۔۔۔بس خاموشی سے سب دیکھتی اور سنتی رہتی۔۔شاید اسے یقین ہو گیا تھا کہ رملہ کا قتل ہوا تھا۔۔۔۔

باقی کبیر کو حیرت تو ہوئی حازم اور شاھد جدیال کو جیسے ویسا دکھ نہیں تھا جیسا ہونا چاہیے تھا۔۔۔اسے شک تو ہو رہا تھا مگر وہ یقین نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔حازم کیسے اپنی ہی بہن کا قاتل ہو سکتا تھا۔۔۔۔مگر جو بھی تھا اسے بس پتا کرنا تھا۔۔اگر اس سب میں حازم کو ہاتھ ہوتا تو وہ اسے بھی نا چھوڑتا۔۔۔اسے رملہ سے محبت کبھی نہیں تھی۔۔۔مگر وہ ہمیشہ سے اس کے لیے بہت اہمیت رکھتی تھی۔۔کیونکہ اس کے نام سے پہلے لوگ کبیر کا نام لیتے۔۔۔کیونکہ وہ بہت معصوم تھی۔۔۔مگر اس سب سے پہلے وہ انسان بھی تھی۔۔۔اس کے گھر میں اس کا اگر قتل ہوا تھا تو قاتل کو۔سزا دینا وہ خود پر فرض کر بیٹھا تھا۔۔۔۔شاید رملہ کو انصاف دلا کر اس کے دل کو کچھ

سکون مل جاتا۔۔۔ہاں شاید۔۔۔۔۔۔اس نے شراب کا ایک اور گھونٹ بھرا۔۔۔اور بوتل زور سے دور پھینکی تھی۔۔جو گرتے ہی چکنا چور ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

وہ سپاٹ نگاہوں سے زمین کو گھور رہا تھا۔۔بکھرے بال اور سرخ ہوتی " رنگت۔۔۔یہ قید کی زندگی اس میں زندگی کے خوبصورت احساس کو بھی قید کر رہی تھی رفتہ رفتہ۔۔۔۔وہ نرم مزاجی کھوتا جا رہا تھا۔۔۔اسکے اندر جیسے وحشت بھر پا ہو چکی تھی۔۔۔۔۔حازم سے بدلے کی چاہ اسے دیوانہ کر رہی تھی۔۔۔ان کچھ دنوں میں کئی بار اس کی۔۔ساتھ رہتے لڑکوں سے ہاتھا پائی ہو چکی تھی۔۔۔۔ کبھی انہیں مار مار کر پاگل ہو جاتا اور کبھی انہیں موقع دیتا خود کو تکلیف دینے کا۔۔۔۔بڑھی ہوئی شیو اور بڑھے ہوئے بال۔۔۔وجہی

چہرے پر کئی نشان تھے۔۔۔۔۔ جسم کے نشان کو مٹ جاتے مگر جو زخم روح کو لگے ان کا بھرنا شاید ممکن نہیں رہا تھا۔۔۔۔

رملہ کی یاد کسی آسیب کی طرح اس سے چمٹ گئی۔۔۔۔۔

وہ پہلی سی محبت اس سے بچھر گئی۔۔۔

یوں بچھڑی کہ پھر ہر چاہ کو مار گئی۔۔۔۔

جب وہ۔ نہیں مل پائی تو اب کسی کی تمنا نہیں رہی تھی۔۔۔۔

اسکی آخری کال پر کی گئی باتیں یاد آتی تو اکثر راتیں آنکھوں میں گزر جاتی۔۔۔۔

وقت ایسا گزر رہا تھا کہ گزارنا مشکل تھا۔۔۔شدید مشکل۔۔۔۔

اس کے بس نہیں چلتا وہ وقت کو پیچھے لے جاتا اور رملہ کو پا۔ پاتا۔۔۔

مگر وقت کہاں پیچھے جا سکتا تھا۔۔۔۔

اوئے۔۔آج پھر بھوکا رہنے کا ارادہ ہے۔کھالے کھانا۔۔۔بعد میں نہیں" ملے گا۔۔۔"ساتھ بیٹھے شیری نے قدرے اونچی آواز میں کہا۔۔۔

وہ چند لڑکے ہر وقت لڑتے۔۔۔اپنی بھراس ایک دوسرے پر۔نکالتے پھر ایسے ہو جاتے جیسے گہری یاری ہو۔۔۔۔

ارتسام نے کھانے کو دیکھا۔۔۔اور پھر خاموشی سے کھانے لگا۔۔۔اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا۔۔۔پچھلے دو روز سے شاید ہی اس نے کچھ کھایا ہو۔۔۔ مگر اب کھانا ہی تھا۔۔۔اس نے کھانے کے لیے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ

اس کی بہن سالی حسین لڑکی ہے۔۔۔دل چاہتا ہے کہ۔۔۔۔۔"

اور پھر ایک بار پھر وہ پاگلوں کی طرح اسے مارے جا رہا تھا۔۔۔ کھانا الٹ پلٹ گیا۔۔۔ باقی لڑکے کوئی ارتسام کے ساتھ مل گیا اور کوئی اس کے ساتھ۔۔۔۔۔

جان لے لوں گا میں تیری سالے ***** تیری ہمت بھی کیسے۔۔۔ " ہوئی۔۔۔۔" وہ ایک کے بعد ایک مکہ اسکے منہ پر مارے جا رہا تھا۔۔۔ بال ماتھے سے آنکھوں تک آ گئے۔۔۔ سرخ رنگت اور ہونٹ کے پاس سے نکلتا خون۔۔۔۔ وہ دیوانہ لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

چھوڑ دے۔۔ مر جائے گا۔۔۔۔ ارتسام۔۔ سالے *** چھوڑ۔ مر جائے " گا۔۔۔" شیری نے بمشکل اسے پیچھے کرتے۔۔ پیچھے دھکا دیا تھا۔۔۔۔۔ دوسرا لڑکا اب شدید کھانس رہا تھا۔۔۔۔

یہ یہاں کا معمول بن چکا تھا۔۔۔۔۔۔

اداسی میں لپٹی اک شام اسے کہنا

وہ لاکھ چہرے پہ ہنسی سجائے

"میں اسے نہیں دیکھ رہی"

آنگن میں لگی بیل کے کتنے پھول ہوا سے ٹوٹے

کتنے محلے کے بچے توڑ کر لے گئے

کتنے بیل پہ باقی ہیں دیکھ چکی ہوں

پانچ نج کر بیس منٹ پہ بارش آئی

چند بوندیں ابھی بھی میرے بالوں میں اٹکی ہیں

جو پلکوں پہ جمی ان کا شمار نہیں

اسکے جوتے پہ لگے کیچڑ سے

دھلا دھلایا صحن خراب ہوا

اس نے کس گلاس میں کتنی بار پانی پیا

کتنے لقمے مجھے نظر انداز کرتے ہوئے لیے

اک دوست کا فون آنے پر

آنگن میں چلتے چلتے

انیس منٹ ہنس کے باتیں کی

پھر اک سنجیدہ نگاہ مجھ پہ ڈالی

پر ہواؤں اسے یہی بتانا

" میں اسے نہیں دیکھ رہی"

رابعہ ساجد

تھکے ہارے کمرے میں آتے اس نے کندھے سے پرس اتار کر بیٹھ کر رکھا اور خود بھی گرنے کے انداز میں بیٹھ گئی۔۔بال اطراف میں پھیلے ہوئے تھے۔۔خوبصورت چہرے پر دکھ تھا شاید۔۔یا پھر صدمہ۔۔۔بھوری چھوٹی آنکھیں نمکین پانی سے بھری پری تھی۔۔۔مگر اس نے ضبط کیئے رکھا۔۔۔۔

ارتسام کو اس نے ایک دو بار گاؤں میں دیکھا تھا پھر شہر میں بھی دیکھا۔۔۔ کب دل اسکی جانب جھک گیا۔۔کب اس نے چپکے سے سپنے سجائے۔۔۔ کب محبت ہوئی اسے معلوم ہی نا ہوا۔۔۔وہ تو اسکا نام تک نہیں جانتی تھی اس اس روز اسے مہیرہ کے ساتھ دیکھ کر۔۔اسے بھائی کے روپ میں دیکھ کر

حیران رہ گئی تھی۔۔۔۔اتنی حیران کے کئی پل بس اسے دیکھتی رہی مگر اس نے ایک نظر نا دیکھا۔۔۔

وہ جب بھی ملا کافی پریشان لگا تھا اسے۔۔۔۔اب اسے اس پریشانی کی وجہ پتا چلی تو اداسی روح میں چھا گئی۔۔۔وہ تو کسی اور کی محبت میں جل رہا تھا۔۔۔۔وہ بھی اسکی دوست۔۔۔۔اسکا دل بھر چکا تھا۔۔۔۔آنسو اب ٹپ ٹپ گالوں پر گرتے جا رہے تھے۔۔۔۔

وہ بیڈ پر پیچھے گر گئی۔۔۔نگاہیں چھت پہ بنے فانوس پر جم گئی۔۔۔۔

اسے تو لگا تھا زندگی ہمیشہ اس کی دوست رہے گی۔۔۔

وہ جو پائے گی مل جائے گا۔۔۔

اسے لگا تھا۔۔۔

اسکی کوئی خواہش۔۔۔

کوئی بات۔۔۔

کوئی چاہ۔۔۔

کوئی ارمان ادھورا رہ ہی نہیں سکتا تھا۔۔۔

اسے لگا تھا۔۔۔

مگر لگنے سے کیا ہوتا جواب ہوتا۔۔۔۔

پہلی سی محبت میں پہلی سیڑھی پر ہی شکست۔۔۔۔

آسائشوں بھری زندگی نے۔۔۔

ماں باپ کے پیار نے۔۔۔

بھائی کے مان نے۔۔

اسے ضرورت سے زیادہ احساس بنا دیا۔۔۔

زندگی نے اس میں نزاکت بھر دی تھی اور اب۔۔۔

اچانک سے یہ بات برداشت نہیں ہو پا رہی تھی۔۔۔

بلکل نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔

وہ ویسے ہی گری روتی رہی۔۔۔

کمرہ بجتا رہا۔۔۔

وقت گزرتا گیا۔۔۔

مگر وہ ویسی ہی پڑی رہی تھی۔۔۔۔

آج کا پورا دن اور رات۔۔۔اس نے رو کر گزاری تھی۔۔۔

جو کہ کافی بھاری تھی۔۔۔

❤❤❤

تم ایسا کرو مجھے اس لڑکی کے گھر تک لے چلو۔۔مجھے ضروری کام ہے۔۔۔۔"کبیر نے پی کیپ سر کر رکھتے۔۔۔۔ سنجیدگی سے کہا تو گل زار نے سر ہلاتے۔۔۔۔اسکے لئے دروازہ کھولا تھا۔۔۔

کبیر بیٹھا تو وہ بھی آگے بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔

ایک وہی تھا جو ایک دو بار رملہ کو مہیرہ کے گھر لے کر گیا تھا۔۔۔ جبھی وہ اس کے ساتھ جا رہا تھا۔۔۔۔

وائیٹ شرٹ اور بلیک جینز پہنے۔۔۔ سر پر پی کیپ رکھے۔۔ وہ اچھا لگ رہا تھا۔۔ چہرے پر بلا کی سنجیدگی تھی۔۔۔ شاید مہیرہ اسکی کوئی مدد کر پاتی۔۔۔۔ وہ اس سے ملنا چاہتا تھا۔۔۔

جی بیٹے۔۔ کس سے ملنا ہے آپ کو۔۔۔ "اسحاق خان آج بھی شہر گیا ہوا تھا" مہیرہ اپنے کمرے میں تھی جب دروازہ بجا تو ماں نے ہی جا کر کھولا سامنے کھڑے انجان لڑکے کو دیکھ کر کچھ سنجیدگی سے بولی تھی۔۔۔۔

" وہ۔۔۔۔ مہیرہ۔۔۔ مہیرہ کا گھر یہی ہے نا۔۔۔"

جی یہی ہے آپ کون۔۔"انکا دل ڈر کے باعث شدت سے دھڑکا۔۔۔۔"

میں رملہ کو کزن۔۔۔۔مجھے مہیرہ سے کافی ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔"
اگر آپ اجازت۔۔۔۔

ماں نے اسکے لئے دروازہ کھولا تو وہ اندر آگیا تھا۔۔۔گھر چھوٹا تھا مگر خوبصورت تھا۔۔۔دائیں بائیں کیاریوں میں گلاب کے پھول لگے ہوئے تھے جن کی خوشبو سے گھر مہک رہا تھا۔۔۔۔

ماں نے اسے صوفے پر بیٹھایا اور خود مہیرہ کے کمرے میں چلی گئی تھی۔۔۔

ہاں بخش خان۔۔۔کیا بنا کام کا۔۔۔"سگار کو ایش ٹرے میں مسلتے۔۔۔ "
حازم نے سپاٹ لہجے میں پوچھا تھا۔۔۔

سائیں۔۔آج رات کو ساری کھیتوں میں آگ لگا دی جائے گی۔۔۔۔ "
ساری تیاری مکمل ہے۔۔۔"خان سے ابھرتی بخش خان ہی آواز اسے
پر سکون کر گئی تھی۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔تم ایسا کرو اب اسکے باپ پر نظر رکھو۔۔۔ساتھ میں اس"
لڑکی پر بھی۔۔۔"اسکا لہجہ ہنوز سپاٹ تھا۔۔۔۔

" جو حکم سائیں۔۔۔۔"

کال کاٹتے حازم نے موبائل سامنے اچھالا۔۔۔اور سر کرسی کی۔پشت سے ٹکاتے۔۔آگے پیچھے جھولنے لگا تھا۔۔۔۔

مہیرہ نے جو کیا وہ اسے اسکی سزا دینا چاہتا تھا۔۔۔ہر صورت۔۔۔ مگر اتنا سب ہونے کے باوجود اس لڑکی کے لیے دل میں ابھی تک نفرت نہیں جاگی تھی۔۔۔۔۔بس جنون تھا ایک۔۔۔۔۔

جب سے اسے پتا چلا تھا سامر اس سے محبت کرتا تھا تب سے ایک پل۔ بھی سکون کا۔ نا ملا۔۔۔

وہ اسکی ہوتے ہوتے رہ گئی اس بات کا ملال شاید اسے ہمیشہ رہنے والا تھا۔۔۔۔حالانکہ دل میں محبت بھی نہیں تھی بس چاہ تھی۔۔۔۔

مگر اب انا اور ضد سب سے پہلے تھی۔۔۔۔

وہ اب بھی اپنی بات پر قائم تھا۔۔۔

یاتواسے وہ چاہیئے تھی۔۔۔

یاپھر بدلہ۔۔۔۔۔

اس کے علاوہ وہ سکون سے نہیں بیٹھ سکتا تھا۔۔۔۔

میں صرف یہ جاننا چاہتا ہوں کہ تم نے وہاں کیا دیکھا تھا مہیرہ۔۔۔۔" وہ" کافی سنجیدگی سے بولا۔۔اسے لگا تھا کہ مہیرہ ڈرپوک لڑکی ہو گی مگر مجال ہو جو وہ سہی جواب دے رہی ہو۔۔۔یہ شاید نا ہوتا اگر اس رات وہ اسے فلیٹ میں ویسی حالت میں دیکھتی۔۔۔۔

اب کیوں جاننا چاہ رہے ہیں۔۔مری تو وہ آپ کی وجہ سے اب۔۔اب یہ پریشانی کیسی۔۔۔"اسے سچ میں حیرت ہو رہی تھی۔۔۔اسے ہر گز امید نہیں تھی وہ آئے گا۔۔۔۔اور سب جاننا چاہے گا۔۔۔۔

دیکھو لڑکی۔۔۔وہ اپنی پر آیا۔۔اتنی دیر عزت سے بات کیسے کر سکتا" تھا۔۔۔"رملہ کا اگر قتل ہوا ہے تو میری وجہ سے نہیں مری۔۔اور بقول تمہارے اسکا قتل ہوا ہے۔۔۔یہی نہیں بلکہ حازم نے کیا ہے۔۔۔۔تو وجہ میں نہیں ہوں سمجھی۔۔اب تم بتاؤ کہ کیا ہوا تھا۔۔۔اور تمہارے بھائی کو کیوں گرفتار کیا اس سب میں۔۔۔۔"وہ اسے گھورتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔۔

کیونکہ بھائی رملہ سے محبت کرتے تھے۔۔۔"اس نے صاف اسکا دل جلانا" چاہااور کامیاب بھی ہوئی۔۔۔کبیر نے لب بھینچے۔۔۔۔آنکھوں میں سرخی تیرنے لگی۔۔۔

مہیرہ کو سکون ملا۔۔اسکی وجہ سے رملہ کتنا روئی تھی۔۔اتنا تو اسکا بھی بنتا تھا۔۔۔۔

پھر کیا۔۔۔آپ کے کزن اور رملہ کے بھائی کو پتا چلا تو غیرت جاگ اٹھی" اور مار دیا۔۔۔یہی نہیں۔۔پھر الزام لگایا کہ اس نے میرے بھائی کی وجہ سے خودکشی کرلی۔۔۔۔کچھ وائس ریکارڈز موجود تھی تو بس۔۔۔۔"اسکے لہجے میں درد تھا نفرت تھی۔۔۔۔

کبیر شل سا اسے دیکھتا رہا۔۔۔ مگر کہیں سے نہیں لگ رہا تھا کہ وہ جھوٹ بول رہی تھی۔۔۔۔اور ایسا ہی کچھ توعیسل نے بھی کہا تھا۔۔۔اسکا دماغ شل ہونے لگا تھا۔۔۔۔

میں اس سب کر کیسے یقین کر لوں۔۔۔"اپنی ہی آواز کہیں دور سے آتی سنائی دی تھی۔۔۔

مہیرہ ہنسی تو آنکھوں سے آنسو بھی گر گئے۔۔۔

مجھے یقین تھا کہ آپ کو یقین نہیں آئے گا میری بات پر۔۔۔اسی لئے اب" آپ گھر جائیں اور اپنے والد محترم سے پوچھیں مجھے یقین ہے وہ آپ کو سب سچ بتائیں گے اور آپ کو وہ قابل یقین بھی لگے گا۔۔۔"سنجیدگی سے کہتے وہ

اٹھ گئی تھی۔۔۔کبیر کو ایک اور جھٹکا لگا۔۔۔تو اسکا باپ سب جانتا تھا مگر کچھ نہیں بتایا۔۔۔۔۔

رگیں ابھر چکی تھی۔۔۔وہ تیزی سے اٹھا اور بنا کچھ اور کہے اسکے پاس سے گزر کر باہر نکل گیا تھا۔۔۔مہیرہ نے نم آنکھوں سے اسے جاتا دیکھا۔۔۔کیا ہو جاتا جو وہ رملہ کے لیے خود کو بدلنے کی کوشش کرتا یا پھر جھوٹی ہی سہی امید تو دے دیتا۔۔۔۔اب جب وہ نہیں رہی تھی تو کیا فائدہ تھا اس سب کا۔۔۔۔اسکا دل بھرنے لگا۔۔۔۔

بیٹا یہ انکا اپنا معاملہ۔۔۔۔"

اپنا معاملہ۔۔۔اس نے قیمتی واس اٹھا کر پوری شدت سے دیوار پر مارا " تھا۔۔۔دماغ پھٹ رہا تھا اسکا۔۔۔قمر جدیال گبھرا گئے تھے۔۔۔اسکی ماں بھی خوفزدہ سی اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

میری تھی وہ۔۔۔وہ میری منگ تھی میری عزت میری غیرت تھی۔۔۔" یہی سب تو بتایا مجھے اور اسے۔۔۔اور قتل کے وقت یہ بھول گئے ہاں۔۔۔۔ اسے کیسے مار دیا۔۔۔خدایا۔۔۔" وہ صدمے و غصے سے ادھر ہی صوفے پر سر پکڑ کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

م میں کیا۔۔۔"

ترس نہیں آیا اس پر۔۔۔وہ ادھر ہم۔سب کے ساتھ بڑی ہوئی۔۔اس " خاندان کا خون تھی بابا۔۔۔وہ معصوم تھی۔۔۔کیسے۔۔۔کیسے کر لیا۔۔۔۔۔

"وہ نفی سے سر ہلا رہا تھا۔۔۔یقین کرنا مشکل لگ رہا تھا۔۔۔۔اسکی ماں کی آنکھیں برس رہی تھی۔۔۔۔

باپ خاموش ہو چکا تھا کیا کہتا۔۔کچھ بچا ہی نہیں تھا۔۔۔۔۔

میں حازم کو زندہ نہیں چھوڑوں گا۔۔۔۔میں اسے ہر گز زندہ نہیں چھوڑوں گا۔۔۔۔"وہ نفرت و غصے سے بولتا اٹھا۔۔۔۔

وہ دونوں پکارتے رہے مگر وہ کمرے سے نکل چکا تھا۔۔۔۔۔۔

آہہہ۔۔۔۔"وہ ایکدم چیخ کر پیچھے ہوئی تھی۔۔۔۔ارد گرد کانچ بکھرے "
ہوئے تھے۔۔۔

ہاتھ سے صاف کرو۔۔۔۔"کبیر نے سپاٹ لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔"

کمرہ سارا تہس نہس کرنے کے بعد اب اس سے صاف کروا رہا تھا۔۔۔وہ ادھر نہیں آنا چاہ رہی تھی مگر کبیر نے بلایا ہی اسے تھا۔۔۔اب جب صاف ہونے لگتا وہ کوئی اور چیز توڑ دیتا۔۔۔وہ شدید خوفزدہ ہو چکی تھی۔۔ سبز آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھی۔۔۔انگلیوں کے پورے سرخ ہو رہے تھے۔۔۔ مگر کبیر کب ہوش میں تھا۔۔۔

ادھر آؤ۔۔۔۔۔"ابھی اس نے وہ کانچ اٹھا کر بن میں ڈالے ہی تھے کہ " اسکی بھاری آواز سنتے جیسے دل سینے میں رک چکا تھا دھڑکنا۔۔۔۔

اس نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔۔

وہ جابر حاکم سا لگا۔۔

اپنا آپ کنیز سا لگا تھا۔۔۔۔

وہ شدید سرخ ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

ن۔۔ نہیں۔۔۔۔" وہ گھبراتے ہوئے بڑبڑائی۔۔۔۔۔ایسا لگا اگر ابھی نا" بھاگی تو وہ اسے نہیں چھوڑے گا۔۔۔وہ ایکدم کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

میری آواز۔۔سنائی دی ہے۔۔۔۔" وہ اٹھنے لگا تھا غصے سے۔۔۔عیسل " ایکدم کمرے سے بھاگ گئی۔۔۔دل تھا کہ اب کانوں میں گھونجے لگا تھا۔۔۔۔پورا وجود پسینے سے تر ہو گیا تھا۔۔۔

اس کے بھاگتے ہی وہ دوبارہ کرسی پر گر گیا۔۔۔آج کچھ زیادہ ہی پی لی تھی۔۔ مگر اسکا ارادہ کچھ غلط نہیں تھا۔۔۔وہ بس اسے ڈرانا چاہتا تھا۔۔۔اسے رلانا چاہتا تھا۔۔۔اسی کی وجہ سے سب سے رملہ کے قتل کو خودکشی کا نام دیا۔۔۔ وہ اگر سبک وبتا دیتی تو شاید کچھ ہو جاتا۔۔۔وہ اسے ہی بتا دیتی مگر وہ چپ رہی اور اسکی چپ کسی کو کھا گئی۔۔۔۔۔

ہر سو آگ بھڑک رہی تھی اور بھی تیزی سے پھیل رہی تھی۔۔وہاں کچھ لوگ تھے جو اب جیپوں میں بیٹھ کر بھاگ چکے تھے۔۔۔۔اسحاق خان کی ساری کھیتوں جل چکی تھی۔۔ساری فصل تباہ ہو چکی تھی۔۔۔وہ شہر میں تھا اور کسی کو ابھی پتا نہیں تھا۔۔۔۔۔

آس پاس گھر نہیں تھے۔۔۔۔۔لوگوں کو رات پھر پتا نا چل سکا۔۔۔۔کچھ گاؤں کے لوگ کافی کلدی ہی گھروں میں بند ہو جاتے تھے۔۔۔۔۔

کام ہو گیا سائیں۔۔۔۔۔"بخش خان اسکے سامنے سر جھکائے کھڑا کہہ رہا" تھا۔۔۔

حازم پر اسرار سا مسکرایا۔۔۔۔"ہاں۔۔پرسوں کیس کی سنوائی ہے۔۔۔ پوری کوشش کرو۔۔پرسوں ہی فیصلہ ہو اور اسے عمر قید کی سزا ہو جائے۔۔۔جج خرید و یا کچھ بھی کرو۔۔۔بس ایسا ہونا چاہیے۔۔۔"اسکا لہجہ سرد تھا۔۔برف کی مانند۔۔۔۔۔وجہی چہرے پر بھی چٹانوں کی سی سختی تھی۔۔۔۔

صاحب اسحاق خان کی بیٹی کو اٹھالیں اور پھر۔۔۔۔"

مگر منہ پر پڑنے والا جاندار مکہ اسے پیچھے گرا چکا تھا۔۔۔۔۔۔

سوچنا بھی مت۔۔۔۔"وہ غرایا تھا۔۔۔۔۔۔ "

سفید کلر کی شارٹ شرٹ اور کھلا ٹراؤزر پہنے اسکے سفید جالی دار دوپٹہ کندھوں پر پھیلا رکھا تھا۔۔۔سیاہ لمبے بالوں کو آگے سے کیچر کر لگا پیچھے کھلا چھوڑ دیا۔۔۔چہرے پر کچھ لٹیں جھول رہی تھی۔۔۔۔

وہ پریشان سی لان میں رکھے خوبصورت جھولے پر بیٹھی۔۔ نجانے کن سوچوں میں گم تھی۔۔۔۔

آئینور نے اس سے کہا تھا کہ وہ کل اس کے ساتھ شہر جائے گی۔۔ کیونکہ پھر کل سنوائی تھی اور جب سے ارتسام گیا تھا وہ ایک بار ہی اس سے ملنے گئی۔۔ اسحاق خان کو نہیں پسند تھا اسکا وہاں جانا۔۔ مگر وہ کیا کرتی۔۔ دل کو سکون نہیں مل رہا تھا پھر نجانے کل کیا ہوتا۔۔۔ ایسے میں آئینور کی مدد اسے کافی پر سکون کر گئی جبھی وہ صبح صبح یہاں آگئی تھی۔۔۔ اسحاق خان کے گھر پہنچنے سے پہلے ہی۔۔۔۔ مگر شاید زیادہ ہی جلدی اگئی آئینور تب سو رہی تھی۔۔ ماں سے مل کر وہ اسکے کمرے میں آئی۔۔ اسے خود ہی اٹھایا۔۔ مگر کافی دیر لگا رہی تھی وہ اور مہیرہ کافی بور ہو چکی جبھی اس نے اسے باہر لان میں بھیج دیا۔۔۔ یہاں اکر اسے اچھا لگ رہا تھا۔۔۔۔

حویلی کافی بڑی اور خوبصورت تھی۔۔۔ صبح صبح پھول کھل رہے تھے اور خوبصورت ہوا چل رہی تھی۔۔۔

وہ بس چاہتی تھی کہ سامریا اسکے باپ سے سامنا نا ہو۔۔اور بقول آئینور کے وہ دونوں ہی اس وقت سو رہے تھے۔۔ جبھی اسے کچھ سکون ملا۔۔۔اب وہ پچھلے دس منٹ سسے یہاں بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔

❤

بلیک ویسٹ گرے ٹراؤزر پہنے۔۔وہ جم روم سے باہر نکلا۔۔۔ جسم پر۔پسینہ پانی کی طرح چمک رہا تھا اور بال ماتھے پر بکھرے تھے۔۔۔۔ہاتھوں میں وائٹ شرٹ پکڑے ابھی وہ وہاں سے گزر کر اندر جاتا کہ نظر سامنے لان میں پڑی۔۔۔اسے حیرت ہوئی۔۔۔وہ کون تھی۔۔۔آئینور تو تھ نہیں وہ۔۔اور اتنی صبح۔۔۔

ماتھے پر بل لیے۔۔شرٹ پہنتے وہ اسکی جانب بڑھا۔۔۔شرٹ کے بٹن بند کرنے کی زحمت نا کی تھی۔۔۔

اس کے پاس پہنچ کر اسے یقین ہو گیا کہ وہ آئینور نہیں تھی۔۔۔ابھی وہ اسے کچھ کہتا کہ۔۔۔

مہیرہ کو ایکدم لگا کوئی پاس آیا تھا۔۔۔وہ ایکدم ڈر کر پیچھے مڑی۔۔بالوں نے ایک پل کو چہرے کو چھوا تھا۔۔۔مگر سامنے اسے دیکھ کر جیسے سینے میں دھڑکتا دل دھڑکنا بھول گیا۔۔۔۔

وہ بدحواسی میں ایکدم کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔سامر کے بھینچے لب کھلے۔۔ ماتھے سے بل ہٹے۔۔اور سیاہ چھوٹی آنکھیں میں بے یقینی در آئی۔۔۔اسے یقین نا آیا کہ وہ سامنے تھی۔۔۔۔

"تم۔۔۔"

"آپ۔۔۔"

دونوں ایک ساتھ بولے۔۔۔۔اس کی آواز سنتے اسے یقین آگیا کہ وہ ادھر ہی تھا۔۔۔۔

ایکدم سے سب حسین ہو گیا۔۔۔وہ بے مروت نگاہوں سے اسے دیکھنا لگا تھا۔۔۔اتنی حسین صبح پہلے کب نصیب ہوئی تھی۔۔۔۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔"مگر لہجہ کافی سنجیدہ تھا۔۔مہیرہ نے حلق تر" کیا۔۔وہ ہلکا سا رخ بدل کر دیکھا۔۔وہ بھاگ سکتی تھی مگر۔۔

م۔۔میں یہاں۔۔ہاں وہ آئینور سے ملنے۔۔۔آئی تھی۔۔۔۔"اس نے" خود کو کہتے سنا۔۔۔ہتھیلیاں نم ہو رہی تھی۔۔۔وہ بھاگ جانا چاہ رہی تھی ادھر سے۔۔۔

سامر نے دائیں بائیں دیکھا۔۔۔"تو کدھر ہے آئینور۔۔۔"وہ اسے اور نروس کر رہا تھا۔۔۔۔نگاہیں ایک بار پھر اس دلکش لڑکی کو چھونے لگی۔۔ بے باکی سے۔۔۔بے مروت سے۔۔۔۔مگر مہیرہ لب نوٹ کر رہی تھی

وہ۔۔۔۔اندر ہے۔۔میں اسکا انتظار کر رہی تھی۔۔ادھر۔۔اب میں" چلتی۔۔۔ہوں۔۔۔"دائیں جانب سے بال کان کے پیچھے کرتے۔۔۔تیزی سے بولتے۔۔ابھی وہ مڑتے بھاگتی ہی کہ۔۔۔

رکو۔۔۔"حکم صادر کرتا سنجیدہ لہجہ۔۔۔۔مہیرہ کو رکنا پڑا۔۔۔مگر وہ"
مڑی نہیں۔۔۔۔یہاں تک کہ بھاری قدموں کی چاپ اسکے انتہائی قریب
اکر رکی۔۔۔پلکیں جھکتی اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگی تھی وہ۔۔دل خوف
سے۔۔ تیزی سے دھڑکا رہا تھا۔۔۔۔وہ اتنا پاس آگیا کہ اسکے وجود سے اٹھتی
خوشبو اسکے ارد گرد حصار قائم کر گئی تھی۔۔۔

سامر نے جھکی پلکوں کا فائدہ اٹھا کر اسکے چہرے کے ایک ایک نقش کو نگاہوں
سے چھوا۔۔۔دماغ میں محفوظ کیا اور دل میں سمایا تھا۔۔

" ج۔۔جی۔۔۔"

سرخ لب ہلتے اسکی نگاہوں کو بہکا گئے تھے۔۔۔۔۔سیاہ آنکھیں سرخ
ہونے لگی تھی خمار کے باعث۔۔۔میں بنا کوئی لحاظ کیے دیکھنے لگا تھا ان سرخ

لبوں کو۔۔۔مگر جیسے ہی مہیرہ نے اسے دیکھا۔۔وہ نگاہوں کا زاویہ بدل گیا۔۔۔۔

ذرا دیکھیئے تو سہی مجھ تشنہ لب بیمار کو
قریب ایئے !قریب کیجئے رخسار کو

سامر نے جھکی پلکوں کا فائدہ اٹھا کر اسکے چہرے کے ایک ایک نقش کو نگاہوں سے چھوا۔۔۔دماغ میں محفوظ کیا اور دل میں سمایا تھا۔۔

" ج۔۔جی۔۔۔"

سرخ لب ہلتے اسکی نگاہوں کو بہکا گئے تھے۔۔۔۔۔سیاہ آنکھیں سرخ ہونے لگی تھی خمار کے باعث۔۔۔میں بنا کوئی لحاظ کیے دیکھنے لگا تھاان سرخ لبوں کو۔۔۔۔ مگر جیسے ہی مہیرہ نے اسے دیکھا۔۔وہ نگاہوں کا زاویہ بدل گیا۔۔۔۔

تم یہاں انتظار کر رہی تھی نا۔۔اب مجھے دیکھ کر کیوں بھاگ رہی ہو۔۔۔ "

"جلد ہی سب جزبات چھپاتے۔۔وہ اسے گھورتے ہوئے بولا تو مہیرہ سٹپٹا گئی۔۔۔

ن۔۔ نہیں تو۔۔۔میں تو بس۔۔۔۔۔اسے سمجھ نا آیا کیا بولے۔۔وہ اسی" سے تو بھاگ رہی تھی۔۔۔

میں تمہیں کھا جاؤں گا کیا۔۔"وہ دو قدم پاس ہوتے۔۔۔۔قدرے "
بوجھل لہجے میں بولا۔۔۔نگاہیں بھٹک رہی تھی۔۔۔اسے چھونا چاہ رہا
تھا۔۔۔مگر وہ غیر تھی اس کے لیے۔۔۔

مہیرہ کچھ اور گھبرا گئی۔۔۔۔"آئینور میرا۔۔انتظار کر رہی ہو گی۔۔۔۔"
دوپٹے پر گرفت سخت کرتے۔۔پیچھے ہوتے وہ بے بسی سے بولی تھی۔۔۔
دل تھا کہ کانوں میں گھونج رہا تھا۔۔۔۔سامرا سے دیکھتا رہا کچھ پل۔۔۔۔

ہمم ٹھیک ہے جاؤ۔۔۔۔"اسکی بات پوری ہونے سے پہلے وہ بھاگی۔۔۔۔"
سامرا سے دیکھتا رہا۔۔۔۔۔

لمبے سیاہ بال پشت پر بکھرے۔۔۔۔لہرا رہے تھے۔۔۔۔
پتلی کمر اور دلکش سراپا۔۔۔۔
کیا غضب ہوتا جو وہ اسے مل جاتی۔۔۔۔

ملنا تو پڑے گا۔۔۔"اس نے شدت پسندی سے سوچا تھا۔۔۔۔"

باہر سے بھاگ کر اندر آئی تو سامنا ایکدم واحد سدیال سے ہو گیا۔۔۔وہ کمر پر بازو باندھے بالکل سامنے کھڑے تھے۔۔۔ مہیرہ نے حلق تر کیا۔۔۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔۔"وہ نروس لگ رہی تھی۔۔۔واحد جدیال نے پل میں" اسے پہچانا تھا یہ وہی جرگے والی لڑکی تھی۔۔۔۔ان لے ماتھے پر بل پڑے۔۔۔۔ سر کے زریعے ہی سلام کا جواب دیا۔۔ مگر پتھر اسے گھورتے رہے۔۔۔

وہ میں۔۔۔آئینور کی دوست ہوں۔۔۔۔"اس نے خود ہی تعارف کروایا تھا۔۔۔۔یہاں اکر ہی غلطی کی اسے شدت سے احساس ہو رہا تھا۔۔۔۔

ہمم ٹھیک ہے۔۔۔وہ سامنے اوپر کمرہ ہے اسکا۔۔۔"انہیں لگا وہ ابھی آئی تھی جبھی سنجیدگی سے کہتے مڑ گئے تھے۔۔۔۔

مہیرہ سانس بحال کرتے۔۔۔تیزی سے اوپر بھاگ گئی تھی۔۔۔۔۔۔

❤❤❤

تم کسی سے پوچھ کر کیوں نہیں جا رہی ہو۔۔۔"مہیرہ نے پریشانی سے پوچھا" تو آئینور نے اسے گھورا تھا۔۔۔

تو تم۔کیوں پوچھ کر نہیں آئی۔۔۔۔"مہیرہ چپ ہو گئی تھی۔۔۔ابھی تک" دل کی دھڑکنیں معمول سے ہٹ کر دھڑک رہی تھی۔۔۔۔وہ شخص تو جیسے جان کو آگیا تھا۔۔۔۔وہ اس کے بارے میں اور کچھ نہیں جانتی تھی۔۔۔ بس اتنا کہ وہ آئینور کا بھائی تھا۔۔مگر وہ اس سے کافی ڈرتی تھی۔۔۔۔

ڈر خوف والا نا تھا بس پتا نہیں کیوں مگر اسے سامر سے ڈر لگتا۔۔جیسے وہ ہمیشہ اسکے سامنے آجاتا۔۔۔اسے دیکھتا۔۔۔۔

بیٹھو بھی۔۔۔کن سوچوں میں گم ہو۔۔۔"اسے گاڑی میں نا بیٹھتا دیکھ کر" آئینور نے پھر سے کہا۔۔۔۔گل زار مودب سا اسکے بیٹھنے کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔روشنی سے وہ بچ آئی تھی۔۔۔

مہیرہ بوکھلا کر بیٹھ گئی۔۔۔۔تو آئینور بھی بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔

دونوں اپنی جگہ کافی خوفزدہ تھیں۔۔۔مگر شاید دونوں ہی ارتسام سے ملنا چاہ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ سب ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے جب سامر کا موبائل روشن ہوا۔۔۔

اسنے اٹھا کر دیکھا۔۔تو پل میں چہرے پر سنجیدگی چھا گئی تھی۔۔۔۔۔

"لالا میں مہیرہ کے ساتھ شہر جا رہی ہوں۔۔سوری بتایا نہیں مگر آپ جانے نادیتے۔۔۔پلیززز۔۔۔"

تووہ دونوں شہر گئی تھی یقیناً ارتسام سے ملنے۔۔تھانے میں۔۔۔اسنے دانت پیسے۔۔۔۔

کیا ہوا بیٹا کوئی بات ہے۔۔۔۔"ماں نے اسے پریشان دیکھ کر پوچھا تھا"

نہیں۔۔کچھ نہیں۔۔۔"وہ دوبارہ ناشتے کی طرف متوجہ ہو گیا تھا۔۔۔"

کوئی آیا تھا ابھی۔۔۔"واحد سدیال بغور اسے دیکھتے ہوئے بولے۔۔سامر" ایک پل۔بوکھلا گیا۔۔۔

آں۔۔نہیں۔۔۔کوئی نہیں آیا۔۔۔"وہ نجانے کیوں چھپا گیا تھا۔۔۔۔ " ماں چپ ہو گئی۔۔۔

واحد سد یال نے کچھ پل خاموشی سے اسے دیکھا۔۔۔انہوں نے خود دیکھا تھا اسے مہیرہ سے بات کرتے ہوئے۔۔۔۔تو اب وہ کیوں چھپا رہا تھا۔۔۔شاید کچھ تھا اس کے دل میں۔۔۔۔انہوں نے ناگواری سے سوچا۔۔ایک ایسی لڑکی کو وہ اپنے خاندان کی بہو نہیں بنا سکتے تھے جس پر جرگہ بلایا گیا ہو۔۔۔ اور پھر شاھد جدیال نے بلایا تھا۔۔۔وہ ایسا نہیں چاہتے تھے۔۔۔مگر پھر یہ سوچ کر تسلی ہوئی کہ انکا وہم بھی ہو سکتا تھا۔۔۔

جبکہ اسکی ماں سب باتوں سے انجان اسے سامر کے لیے سوچ رہی تھیں۔۔۔۔

چائے کا بولا تھا۔۔۔ کتنی بار کہا جائے تو تمہیں سمجھ آسکتی ہے۔۔۔"کافی" دیر پہلے اس نے چائے کا کہا تھا مگر اب تک نہیں آئی جبھی وہ باہر نکلا۔۔اور سامنے سے گزری عیسل کو دیکھتے۔۔۔ قدرے اونچی آواز میں بولا۔۔۔۔

عیسل ایک دم گھبرا کر رکی۔۔۔"و۔۔وہ۔۔۔ شکیلابی لا۔۔۔۔

جس کو کہوں وہی لائے۔۔۔اگلی بار زبان سے نہیں سمجھاؤں گا۔۔ٹھیک" ہے نا۔۔۔"وہ بے وجہ غصہ کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔
عیسل نے سر ہلایا اور کچن کی جانب بھاگی تھی۔۔۔۔

وہ ابھی اسے ہی دیکھ رہا تھا کہ۔۔۔۔"کیا بات ہے۔۔۔بات بات پر اسے بلا رہے ہو۔۔۔رملہ کا غم اتنے جلدی بھول گئے۔۔۔۔"پشت پر ابھرتی حازم کی آواز سنتے اسکے جبڑے بھینچے گئے۔۔۔ مگر پھر ضبط کر گیا۔۔۔۔

تمہیں تو شاید کوئی غم بھی نہیں ہوا۔۔۔میں نے تو پھر کچھ دن سوگ کی " نزر کئے۔۔۔"اسکی جانب مڑتے۔۔۔وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔۔۔اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ ابھی ہی مار دے اسے۔۔۔حازم نے اسے دیکھا۔۔۔"تو تمہیں بھی شک ہے کہ میں نے اسکا قتل کیا۔۔۔"اسنے مصنوعی غم سے کہا تھا۔۔۔گھر میں تقریباسب ہی اس سے کھنچے کھنچے رہتے تھے سوائے اسکے باپ کے۔۔۔اور یہ اس برداشت نہیں ہو رہا تھا۔!

نہیں۔۔۔کبیر نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔"مجھے ہر گز بھی تم پر شک نہیں " ہے۔۔۔"کبیر نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔(مجھے یقین ہے۔۔)اس نے دل میں کہا۔۔ابھی سے اسے الرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

حازم فقط مسکرایا۔۔۔کبیر اس کے پاس سے گزر گیا تھا۔۔۔۔حازم نے ایک نظر عیسل کو دیکھا۔۔پھر باہر نکل گیا۔۔۔اب تک اسحاق خان کو پتا چل گیا ہوتا۔۔۔اور وہ تماشا دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔

سب کچھ جلا دیا ظالموں نے۔۔۔کچھ نہیں چھوڑا۔۔۔ تمہیں کہا بھی تھا کہ " مت الجھوں ان بڑے لوگوں سے۔۔جو کہتے ہیں مان لو۔۔ مگر تم نے کب سنی کسی کی۔۔۔" خاور خان نے افسوس سے کہا تھا۔۔۔کافی لوگ جمع ہو چکے تھے۔۔۔کوئی ترس بھری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا کوئی افسوس کر رہا تھا۔۔۔کوئی طنز کر رہا تھا کوئی مشورے دے رہا تھا مگر اسحاق خان کب کچھ سننے کے قابل رہا تھا۔۔۔اسکا سب کچھ جل گیا تھا۔۔۔۔وہ بخوبی جانتا تھا یہ سب کس نے کروایا مگر کون ساتھ دیتا۔۔۔

تمہیں بیٹی پیاری تھی دیکھ لو اسی کی بدولت یہ سب دیکھنے کو ملا ہے۔۔۔۔ "
میں تو کہتا ہوں مان لو انکی بات۔۔بیٹی دے دو انہیں۔۔ارتسام سے باہر
آجائے گا اور زندگی بھی اچھی ہو جائے گی۔۔۔۔بیٹیوں کا کیا ہے۔۔۔دینی تو
ہے کسی کو۔۔۔تو دو اور جان بچاؤ۔۔۔۔" وہ پھر بول رہا تھا۔۔۔۔

میں اس سے جان نہیں بچانا چاہتا۔۔۔ہاں البتہ اس پر۔۔اپنے بیٹے پر جان " لٹا سکتا ہوں۔۔۔یہ تو عارضی خسارہ ہے۔۔۔کل مجھے نفع بھی ہو سکتا ہے۔۔
مگر میں آج ہار گیا تو ساری زندگی کے خسارے میرے نصیب میں لکھے جائیں
گے۔۔۔۔میں ہار نہیں مانو گا۔۔۔میری بیٹی بھی سلامت رہے گی اور بیٹا
بھی۔۔۔۔نا بیٹی کے لیے بیٹا قربان ہونے دوں گا نا ہی بیٹے کے لیے
بیٹی۔۔۔۔" دکھ تھا کہ روح جھنجھوڑ چکا تھا۔۔۔ساری زندگی اس زمین پر لگا

دی اور ایک رات میں برباد ہو گئی۔۔۔۔ مگر زمین اپنے خون سے پیاری تو نا تھی۔۔۔

اسکا خان تھے وہ دونوں۔۔۔انہیں کچھ ہوتا تو کیسے زندہ رہتا۔۔۔۔آج اگر مہیرہ کو دے دیتا انہیں ارتسام کو بچا لیتا تو کیا بچا پاتا۔۔اسکی ماں بیٹی کے لیے روز مرتی روز جیتی۔۔ارتسام سب ہار جاتا اور خود زندگی پھر کا۔پچھتاوا۔۔۔۔

اور اگر آج ہمت سے کام لیتا تو دونوں کے ساتھ خود کو بھی بچا لیتا۔۔۔وہ مرد تھا۔۔اسکی غیرت یہ نہیں تھی کہ بیٹی قربان کر دیتا۔۔بلکہ غیرت تو یہ تھی کہ بیٹی کو بچا لیتا۔۔۔سفاک لوگوں سے، ظالم دینا سے۔۔۔۔اور اسحاق خان نے نم آنکھیں صاف کی اور اٹھ گیا۔۔۔۔

سب نے اسے دور جاتے ہوئے دیکھا تھا۔۔۔۔

" اگر ایسے مرد معاشرے کا حصہ ہیں تو ہمیں فخر کرنا چاہیئے۔۔۔ "
میں متفق ہوں اسحاق سے۔۔۔ بیٹیوں کے نصیب سے اگر ماں باپ لڑیں"
" تو کئی بیٹیاں رسوا ہونے سے بچ جائیں۔۔۔

بیٹا ہو یا بیٹی۔۔۔ دونوں۔۔ دونوں بازوں کی صورت ہوتے ہیں۔۔۔۔ "
ایک کو کاٹو تب بھی تکلیف دوسرے کو کاٹو تب بھی اتنی ہی تکلیف ہوتی
" ہے۔۔۔

بیٹا تو لڑ جائے گا دنیا سے۔۔۔ بیٹی کے لیے اس باپ کو ہی لڑنا ہو گا۔۔۔۔۔"
لوگوں کے ہجوم میں کئی باتیں جھوم رہی۔ تھی۔۔۔

جو شخص گردن جھکائے لوگوں سے نکل گیا جس نے چند روز پہلے ہی بیٹی کو
ونی کر دیا تھا۔۔۔۔ اور اب۔۔۔ اب اس نے سوچ لیا تھا کہ کیا کرے
گا۔۔۔ اس نے سوچ لیا تھا اب جتنا ظلم کیا سو کیا۔۔ مگر اب بیٹی کو تنہا نہیں
کرے گا۔۔۔۔ وہ نئے عزم سے چل پڑا تھا۔

اوئے۔۔۔اٹھ۔۔ملاقات آئی ہے۔۔۔"پولیس کی وردی پہنے اس "
بندے نے قدرے اونچی آواز میں اطلاع دی اور باہر نکل گیا۔۔۔ارتسام
ویسے ہی بیٹھا رہا اس لگا کسی اور کو کہا ہے۔۔کیونکہ رات کو ہی اسکا باپ لوٹا
تھا۔۔اور اس نے منع کیا تھا کہ ماہی کو ادھر نا آنے، دے۔۔۔۔سو وہ بیٹھا
رہا۔۔۔۔

شیری نے اٹھ کر باہر جھانکا تو بوکھلا گیا۔۔۔ارتسام اسکا بھی حال برا کر
دیتا۔۔۔۔

بہن ہے تیری۔۔۔"اسکے پاس بیٹھتے سنجیدگی سے کہاتوارتسام ایک دم' چونکا۔۔۔چہرے پر ناگواری آئی اور مڑ کران لڑکوں کو دیکھا۔۔۔۔انہوں نے ایکدم ہاتھ اٹھائے تھے۔۔۔۔ابھی پہلے والے زخم کہاں بھرے تھے۔۔ارتسام کو تو جیسے فرق ہی ناپڑتا جتنے زخم مل جاتے۔۔۔

ارتسام اٹھ کر سلاخوں کے پاس آیا۔۔۔اور یوں کھڑا ہوا کہ اندر سے وہ جھانک نا سکیں۔۔۔

بھائی۔۔۔"مہیرہ تڑپ ہی تو گئی تھی اسے دیکھ کر۔۔۔چہرے پر جابجا" نشان۔۔بکھرے بال سرخ آنکھیں اور گریباں کے کھلے بٹن یہ اسکا بھائی تو نہیں تھا۔۔۔

کیوں آئی ہو یہاں۔۔۔ تمہیں کتنی بار کہوں مت آؤ۔۔۔" وہ ایکدم غصے " سے بولا۔۔ وہ جو پہلے ہی رو رہی تھی اور رونے لگی تھی منہ پر ہاتھ رکھے۔۔ کیا کر دیا تھا اسکے بھائی کا۔۔۔

آئینور حیرت و دکھ۔۔ خوف سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔ یہ کیا بن گیا تھا وہ۔۔۔ آنکھوں میں اتنا سرد پن۔۔ چہرے پر زخم ہی زخم۔۔۔ وہ ارتسام تو اسے نا لگا۔۔ بے ساختہ اس نے موبائل پر گرفت سخت کی۔۔ اور لبوں کے زریعے گہرا سانس لیا تھا۔۔۔

بھائی۔۔۔۔ یہ۔۔۔ یہ کیا۔۔۔۔ 'اس سے بولا نہیں جا رہا تھا۔۔۔۔"

ماہی۔۔۔رونا بند کرو۔۔۔"اسنے بمشکل لہجے پر قابو پایا۔۔۔"تمہیں " یہاں نہیں آنا چاہیئے تھا۔۔۔"اب وہ کافی سنجیدگی سے بولا تھا۔۔یہ جگہ ایسی نہیں تھی کہ وہ آتی۔۔۔۔

میرا۔۔دل گھبرا رہا تھا۔۔۔اور کل۔۔۔تاریخ بھی۔۔۔۔ہے۔۔بابا لا نہیں" رہے تھے۔۔۔۔"وہ بار بار آنسو صاف کر رہی تھی بار بار چہرہ بھیگ رہا تھا۔۔۔۔

تاریخ نہیں۔۔فیصلہ ہو گا کل۔۔۔حازم اتنا لٹکائے گا نہیں۔۔۔"وہ" سپاٹ لہجے میں بولا۔۔جانتا تھا کہ وہ کتنی پریشان تھی۔۔بلکہ سب ہی پریشان تھے۔۔۔مہیرہ اور گھبرا گئی۔۔۔۔

ف۔۔فیصلہ۔۔۔۔کیسا فیصلہ۔۔۔۔"ارتسام تلخی سے ہنسا"

جج بک چکا ہے۔۔۔کل میرے خلاف ہی ہو گا فیصلہ اور پھر جیل میں بھیج" دیا جائے گا یقیناً۔۔۔"وہ شاید سب جانتا تھا۔۔۔مہیرہ کے لیے کھڑا ہونا مشکل ہوا۔۔۔خوف سے رنگت پیلی پر گئی۔۔۔ڈر تو آئینور بھی گئی تھی۔۔۔

۔۔اب۔۔۔۔اب کیا ہو گا۔۔۔"وہ بمشکل بول پائی تھی۔۔۔۔۔"

اب کیا ہو سکتا ہے۔۔مگر تم فکر نا کرو۔۔۔سچ زیادہ دیر چھپ نہیں سکتا " اور جھوٹ چل نہیں سکتا ہے۔۔۔کوئی نا کوئی سبب ضرور بنے گا۔۔۔"وہ سنجیدہ تھا کافی۔۔۔اسکا باپ اور دوست رضا ہر ممکن کوشش کر رہے تھے۔۔اور رضا کو ہی کسی نے بتایا تھا۔۔۔نا بھی بتاتا تو وہ جانتا تھا کہ یہ سب ضرور ہو گا۔۔۔پیسہ سب خرید چکا تھا۔۔۔

بھائی۔۔۔نہیں۔۔۔کل آپ گھر آئیں گے۔۔۔مجھے ن۔۔نہیں پتا۔۔۔""

وہ چپ ہی نہیں ہو رہی تھی۔۔۔اتنا سب ہو جائے گا اس نے کب سوچا تھا۔۔دل تھا کہ پھٹنے لگا تھا۔۔۔۔

تم رونا بند کرو۔۔۔اور پریشان نا ہو۔۔۔رضا کوشش کر رہا ہے۔۔۔حازم" کے خلاف کوئی ثبوت مل جائے تو کام ہو سکتا ہے۔۔۔بابا نے کر اس کیس کیا ہوا ہے۔۔۔اب دیکھو۔۔۔"وہ کوئی جھوٹی امید نہیں دینا چاہتا تھا۔۔۔

" کیسے۔۔۔ہو گا سب۔۔۔۔ "

ہو جائے گا۔۔اور تم کل نہیں آؤ گی۔۔جیل میں چلا گیا تو آ جانا ملنے۔۔مگر"

" یہاں نہیں۔۔۔اب تم جاؤ۔۔۔

ن۔۔ نہیں۔۔۔پلیز نا۔۔بھائی۔۔۔آپ نے کچھ نہیں۔۔۔"

ماہی جاؤ پلیز۔۔۔۔"وہ کافی سنجیدہ تھا۔۔۔۔ "

وہ روتے ہوئے باہر بھاگی تو ارتسام کی نگاہ اس پر گئی۔۔۔

جو سٹل کھڑی۔۔۔خوفزدہ نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔سکائے بلو شرٹ کے بازو نیٹ کہ تھے۔۔جن کے بازو صاف نظر آرہے تھے۔۔۔ کیپری کافی اوپر تھی۔۔۔۔وہ ایکدم پیچھے مڑا تو سلیم باہر ہی جھانک رہا تھا۔۔ اسکے چہرے پر ناگواری آگئی۔۔۔۔وہ پیچھے ہو گیا۔۔۔جناتا تھا اگر نا ہوا تو وہ ویسے ہی کھڑی رہے گی۔۔۔۔

سلیم بھی بوکھلا کر پیچھے ہو گیا تھا۔۔۔۔

کوئی طلسم تھا جو ٹوٹا تھا۔۔۔

آئینور کو ہوش آیا تھا۔۔۔

شدید شرمندہ ہوتے۔وہ واپس مڑ گئی تھی۔۔۔

دل میں اور درد بھر چکا تھا۔۔۔۔

واپسی کے پورے رستے وہ خاموش رہی اور مہیرہ روتی رہی تھی۔۔۔

مگر گھر جانے پر ایک اور خبر اسکے ہوش اڑا گئی۔۔۔۔۔

سائیں۔۔۔کہتا ہے جان دوں گا مگر بیٹی نہیں۔۔۔"خاور نے شدید" ناگواری سے کہا تھا۔۔۔

کب تک بچائے گا۔۔۔اور کیا کیا بچائے گا۔۔۔۔" وہ ہنس دیا تھا۔۔۔۔ "
اب بات انا پر آچکی تھی۔۔وہ کسی صورت ہار نہیں ماننا چاہتا تھا۔۔۔۔

سائیں میں نے کافی کوشش کی کہ منوا سکوں۔۔دکھ میں تھا مگر ہوش پھر "
بھی تھا اسے۔۔"خاور کو غصہ تھا کافی۔۔۔

حازم نے بنا کچھ کہے اسے جانے کا اشارہ کیا وہ نکلا تو شاھد جدیال اندر داخل
ہوئے۔۔۔۔

کیا بنا۔۔۔کل کیس کا کیا فیصلہ ہو گا۔۔دیکھو حازم۔۔۔وہ لڑکا باہر نہیں "
نکلنا چاہیئے۔۔۔۔"ان کے لہجے میں سرد مہری تھی۔۔۔۔

نہیں نکلے گا۔۔جب تک میں ناچاہوں وہ باہر نہیں نکلے گا۔۔۔"حازم "
مطمئن تھا۔۔۔سب اسکے مطابق ہو رہا تھا اگر کچھ نہیں ہو رہا تھا تو وہ اسحاق
خان تھا جو کسی صورت نہیں مان رہا تھا۔۔۔مگر وہ اتنا بے بس کر دے گا کہ
اسے ماننا مڑے گا۔۔۔اسے یقین تھا۔۔۔

❤❤❤

اگلا دن نکلا تو ہر طرف افراتفری مچی ہوئی تھی۔۔کبیر بھی عدالت جانے کے
لیے تیار ہو چکا تھا۔جبکہ حازم اور شاہد جدیال نکل چکے تھے۔۔۔۔

دوسری طرف اسحاق خان ایک بار پھر ہمت جمع کرتے۔۔۔نکل چکا تھا۔۔۔
حالانکہ کہ وہ فیصلہ جانتا تھا اور کوئی ثبوت نہیں تھا اس کے پاس۔۔جج بک چکا
تھا۔۔پیسہ جیت چکا تھا۔۔۔۔مگر وہ پھر بھی گیا تھا۔۔۔۔

مہیرہ کبھی خود رونے لگتی کبھی ماں کو چپ کروانے لگتی تھی۔۔۔

آئینور ہر پل دعا کر رہی تھی۔۔۔

سامر بھی چلا گیا تھا۔۔۔

گاؤں کے سرپنچ میں سے کافی لوگ گئے تھے۔۔۔۔سب جمع تھے۔۔۔۔

سب فیصلہ جانتے تھے۔۔۔۔

بس ایک بار یہ لڑکا جیل میں چلا جائے۔۔۔پھر اسکی بہن اور باپ کو بھی " دیکھ لیں گے۔۔۔بہت اکڑ ہے نا۔۔نکل جائے گی۔۔۔۔" شاھد جدیال نے حازم کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔حازم نے کچھ نہیں کہا۔۔۔وہ خاموش رہا تھا۔۔۔۔

عدالت کی کاروائی شروع ہو چکی تھی۔۔۔

ارتسام کو پیش کیا جا چکا تھا۔۔۔

وہ۔کافی پریشان اور تھکا ہوا لگ رہا تھا۔۔رضا اس کچھ سمجھا رہا تھا۔۔مگر وہ سب جانتا تھا۔۔آگے کیا ہونے والا تھا۔۔

سب ثبوت اسکے خلاف تھے۔۔۔۔۔

مجسٹریٹ کے استقبال کے لیے سب کھڑے ہوئے تھے۔۔

کاروائی شروع ہو گئی۔۔۔

ہر طرح ہے غلیظ اور جھوٹے الزام اس پر لگائے جا رہے تھے۔۔۔نجانے کون کون اسکے خلاف گواہی دے رہا تھا۔۔۔الزام اتنے گھٹیا بھی تھے کہ کمرہ عدالت میں سکتہ طاری ہو گیا۔۔۔

حازم مطمئن ہو گیا تھا۔۔۔

سامر حیران پریشان تھا۔۔۔

اسحاق خان اور رضا بوکھلا گئے۔۔۔

ارتسام سب جانتا تھا۔۔۔۔

مگر روح پر کچھ اور زخم لگ گئے۔۔۔۔

اسکی پاک محبت کو گالی بنا دیا گیا۔۔۔

اس معصوم پر تہمتوں کی بھرمار کر دی گئی۔۔۔

کبیر کی آنکھوں میں نفرت بھر گئی۔۔۔

ارتسام خان کو لوگ نفرت بھری نگاہوں سے دیکھنے لگے تھے۔۔۔

آبجیکشن۔۔"وکیل نے بوکھلا کر کچھ کہنا چاہا۔۔۔"

آبجیکشن اوور رولڈ۔۔مرعی وکیل کو اپنی بات کہنے دیں۔۔موقع آپ کو "
دیا جائے گا۔۔"مگر اسکے وکیل کے پاس کہنے کو کیا بچا تھا۔۔۔ارتسام نے
ہتھ کڑی لگے ہاتھوں سے دیوار کے تھاما تھا۔۔۔

وکیل چلا چلا کر اس پر الزام لگا رہا تھا۔۔مگر وہ اب نہیں سن رہا تھا۔۔۔

نجانے کب کون گواہی دے رہا تھا۔۔۔

جن کو اس نے دیکھا بھی پہلی بار تھا۔۔۔

کمرہ عدالت میں افراتفری مچ گئی۔۔۔

اس نے آنکھیں بند کر لی۔۔اتنی زلت۔۔۔اسکی محبت رسوا ہوئی اسکے باپ کو گالیاں ملی۔۔۔

ہتھوڑی کی گھونج پر بھی آنکھیں نا کھولی۔۔۔

مجسٹریٹ نے سب کو خاموش ہونے کا حکم۔دیا تھا۔۔۔

اور پھر سزا سنادی گئی تھی۔۔۔

مگر اس نے نہیں سنا۔۔۔

حازم طنزیہ ہنس دیا تھا۔۔

رضا اور اسکے باقی دوست چلا رہے تھے۔۔۔کچھ کہہ رہے تھے

اہلکار اسے کھینچ کر لے جا رہے تھے۔۔وہ کچھ بھی نہیں بولا۔۔لب سل گئے۔۔الفاظ مر گئے۔۔احساس کا خون ہوا۔۔۔

اسے جیل میں شفٹ کر دیا گیا۔۔۔اسکا لباس جیل کے مخصوص سفید لباس میں تبدیل کر دیا گیا۔۔ہزاروں لوگوں میں وہ تنہا بیٹھا رہا۔۔۔اسکا باپ اور کتنا زلیل ہوا اسے کوئی خبر نہیں تھی۔۔رضا اور اسکے دوست اب بھی پاگلوں کی طرح گھوم رہے تھے۔۔۔

پیسہ جیت گیا اور وہ ہار گیا تھا۔۔۔

ہار کا دکھ اتنا نہیں تھا جتنی یہ تکلیف مار رہی تھی کہ اس معصوم پر تہمتیں لگائی گئی۔۔وہ تو مر کر بھی پر سکون نہیں ہو سکی۔۔۔

کبیر پاگل ہو چکا تھا۔۔۔

گھرا کر اب کچھ تہس نہس کر چکا تھا۔۔۔

مہیرہ رو رو کر پاگل ہو چکی تھی۔۔۔

آئینور کے پاس کچھ کہنے کا بچا نہیں تھا۔۔

اسحاق خان کئی دن کمرے سے نا۔نکلا۔۔۔

حازم جیت کی خوشی میں سب بھول چکا تھا۔۔بس ایک مہیرہ نہیں بھولی۔۔۔اسے بھی وہ نہیں چھوڑنا چاہتا تھا۔۔۔

بس۔۔۔بہت ہو گیا۔۔۔۔ تمہیں اس سے بری مات ملے گی سرحان۔۔"""

کبیر کمرے سے نکل گیا۔۔اسکی برداشت یہاں تک ہی تھی۔۔

جس دن مجھے یقین ہو گیا کہ تو قاتل ہے وہ دن ہماری دوستی کا آخری دن ہو گا۔۔"سامر کو اس پر شک ہو چکا تھا۔۔

حازم ہنس دیا۔۔اس نے تو دوستی اسے دن ختم کر دی جب اسے پتا چلا تھا کہ " وہ مہیرہ سے محبت کرنے لگا تھا۔۔اسے کوئی فرق نہیں پڑا۔۔۔ہر جیت کی طرح اب وہ مہیرہ کو بھی جیتنا چاہ رہا تھا۔۔۔۔

وہ جیت کی خوشی میں مست تھا۔۔۔

اڑتے اڑتے اس کا پنچھی دور افق میں ڈوب گیا
روتے روتے بیٹھ گئی آواز کسی سودائی کی۔۔۔

یہ سردیوں کی ایک سرد شام تھی۔۔۔وقت کیسے گزرا پتا ہی نہیں چلا۔۔۔ ارتسام کو جیل شفٹ ہوئے کافی عرصہ گزر چکا تھا۔۔۔۔۔مہیرہ ایک دو بار اس سے ملنے گئی۔۔وہ بھی کافی مشکل سے۔۔باقی اسکا باپ تقریباً روز جاتا۔۔۔مگر کوئی سرا ہاتھ نہیں لگ رہا تھا۔۔۔جب سے رملہ مری تھی تب سے اسحاق خان نے مہیرہ سے بات نا کی۔۔۔۔وہ خفا بھی نہیں تھے ہر جگہ اسکا ساتھ دے رہے تھے مگر اس سے بات نا کرتے۔۔۔ان کے مطابق اگر مہیرہ اس خاندان سے دوستی نا کرتی تو شاید ابھی حالات مختلف ہوتے۔۔۔۔ آئینور تقریباً روز آتی مگر دل کسی کا نا بہل سکا تھا۔۔۔۔۔سامر اور مہیرہ کی

پھر ملاقات نا ہوئی۔۔اور حالات نے شاید اسے وہ چند ملاقاتیں بھی بھلا دی۔۔یا پھر یاد نا آسکی۔۔۔۔۔

جبکہ دوسری جانب سامر کو اور کچھ یاد نہیں تھا۔۔۔وہ اسے شدید چاہنے لگا تھا۔۔۔اور اب پانے کی تمنا کر بیٹھا تھا۔۔۔مگر وہ کہیں نظر ہی نا آتی۔۔۔اسکی برداشت ختم ہوتی جا رہی تھی۔۔البتہ اس نے اپنا ایک خاص بندہ رکھا ہوا تھا جو ہر پل کی خبر دیتا۔۔۔وہ ہر گز اس سے بے خبر رہ کر پھر پچھتانا نہیں چاہتا تھا۔۔۔حازم اسے وارن کر چکا تھا۔۔۔۔۔وہ مہیرہ پر آنچ بھی نہیں آنے دے سکتا تھا۔۔۔

اسکا شک جیسے یقین میں بدلتا جا رہا تھا۔۔۔حازم ہی قاتل تھا مگر بات ساری اکر ثبوت پر رک جاتی۔۔اس کے پاس کوئی ثبوت نہیں تھا۔۔۔۔۔

کبیر سر توڑ کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔ارتسام کے دوست کی لگے ہوئے تھے۔۔ مگر وقت شاید ابھی حازم کا ساتھ دے رہا تھا جو کوئی کڑی ہاتھ نا لگ رہی تھی۔۔۔۔

کبیر کافی بار ان کے گھر آیا۔۔۔ مہیرہ سے بات کی۔۔۔ مگر آج وہ خالی ہاتھ نہیں آیا تھا۔۔۔۔۔۔

اب وہ سامنا کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔

بابا۔۔۔۔"ان کے پاؤں پر سر رکھے وہ سسک پڑی تھی۔۔پہلے غم کم" تھے کہ بات بھی ناراض تھا۔۔۔اسحاق خان ویسے ہی لیٹا رہا تھا۔۔۔۔بیٹے کے غم نے جیسے اسے توڑ کر رکھ دیا تھا۔۔۔ کھیتوں کو آگ لگانے کے بعد

سرحان نے اور کچھ نا کیا۔۔۔ مگر جو کیا وہ بھی بہت تھا۔۔۔ سارا سرمایہ ختم ہو چکا تھا۔۔۔۔۔ مگر وہ۔ نجانے کیسے حالات سے لڑ رہا تھا۔۔۔۔ وکیل پھر گھر کے اخراجات۔۔۔ نجانے کیسے پورے ہو رہے تھے۔۔اس نے کبھی کچھ نہیں بتایا۔۔ بنا ماتھے پر شکن لائے۔۔ ہر چیز انہیں دے رہا تھا۔۔۔۔۔ مہیرہ کے اخراجات الگ تھے۔۔ وہ اب کوئی فرمائش نہیں کرتی تھی کچھ نہیں مانگتی تھی۔۔ مگر اسحاق خان جانتا تھا۔۔ وہ اسے ہر وہ چیز لا دیتا جو وہ ارتسام سے ضد کر کے لیتی تھی۔۔۔ کئی بار ماں نے اور اس نے منع کیا۔۔ مگر وہ کہاں سنتا تھا۔۔ شاید وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کے گھر یا گھر والوں کو بیٹے کی کمی محسوس ہو۔۔ مگر وہ ہر چیز تو دے رہا تھا مگر ارتسام کی کمی کچھ پورا نہیں کر رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ بچپن سے ارتسام کے ساتھ باہر گھومتی۔۔ کبھی کھیتوں میں کبھی رملہ کے گھر۔۔ کبھی شہر۔۔ارتسام نہیں تھا تو اس نے باہر قدم رکھنا چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔۔

آئینور نے کافی بار اسے حویلی بلایا مگر وہ پھر نہیں گئی تھی۔۔۔۔۔

وہ روئے جا رہی تھی۔۔۔آنسوؤں سے چہرہ تر ہو چکا تھا۔۔۔اسحاق خان کا کلیجہ منہ کو آیا جبھی اٹھ بیٹھا تھا۔۔۔۔ جگر کا ٹکڑا تھے وہ دونوں۔۔کیسے برداشت کر لیتا رونا۔۔۔ان کی خوشی کے لئے تو وہ جیسے اپنی زات فراموش کر چکا تھا۔۔۔

روتی کیوں ہے۔۔۔"انہوں نے اسے سینے سے لگاتے کہا تو وہ اور رونے" لگ گئی تھی۔۔۔کس کس بات کا غم سناتی انہیں۔۔ہر غم لاحق ہو چکا

تھا۔۔۔مگر باپ کا کندھا ملا تو آنسوؤں کو روکنے کی کوشش نا کی۔۔۔کافی عرصہ بعد اس نے بیٹی کو گلے لگایا تھا۔۔۔

با۔۔با۔۔۔۔میں نہیں جانتی تھی۔۔ایسا ہو جائے گا۔۔۔۔میں ایسی نہیں " چاہتی۔۔۔

تو نے کچھ نہیں کیا۔۔۔تو روئے گی تو تیرے باپ کو تکلیف ہو گی۔۔۔" " اسکے سر پر لب رکھتے۔۔اسحاق خان نے بمشکل خود کے آنسو روکے تھے۔۔ دروازے پر کھڑی ماں نے بھی دوپٹے کے پلو سے آنکھیں صاف کی۔۔۔۔

ارتسام۔۔۔۔بھائی۔۔۔انکو لے۔۔آئیں نا۔۔۔۔ان کے بغیر کچھ بھی " اچھا نہیں۔۔۔لگ رہا۔۔۔"وہ دکھ و بے بسی سے بولی تھی جانتی تھی کہ باپ کتنا خوار ہو رہا تھا۔۔۔

وہ جلد آئے گا۔۔کبیر نے کہا تھا وہ آج آئے گا۔۔امید تو ہے کہ کچھ ہو" جائے۔۔۔اس کے پاس گواہ ہیں۔۔۔اگر کوئی گواہی دے دے تو بات بن سکتی ہے۔۔۔مگر کوئی راضی نہیں ہو رہا ابھی تک تو۔۔۔" وہ پر سوچ سا بول رہا تھا۔۔۔۔۔

مہیرہ نے آنسو صاف کرتے اسے دیکھا۔۔۔اگر اسحاق خان نا ہوتا تو وہ شاید حازم کی دھمکیوں سے شدید خوفزدہ رہتی مگر اسکا باپ تھا۔۔بیشک اسکے پاس پیسے نہیں تھے۔۔مگر وہ بہت بڑا سہارا تھا تھا ان سب کے لیے۔۔۔

اب تو پریشان نا ہو۔۔۔ارتسام تجھے ایسے دیکھے گا تو گلہ کرے گا باپ " سے۔۔۔کھایا پیا کر۔۔خوش رہا کر۔۔۔" انہوں نے اب قدرے خفگی سے کہا تھا۔۔۔۔

ان کی بیٹی ایسی تو نہیں تھی جیسی وہ بن رہی تھی۔۔۔۔رنگت پیلی پڑ گئی تھی اور آنکھیں سرخ۔۔۔

مہیرہ نے پھر آنسو صاف کیے۔۔اور دوبارہ ان کے کندھے پر سر رکھ لیا" تھا۔۔دل اب بہت مطمئن تھا۔۔۔۔

❤❤❤

" تم کیوں میرے ہاتھوں مرنا چاہتی ہو لڑکی۔۔۔۔باخدا میرے ہاتھ کھلے ہوتے تو تمہارا گلا دبا چکا ہوتا۔۔۔" وہ شدت ضبط سے بولا۔۔ گردن کی اور کنپٹی کی رگیں ابھری ہوئی تھی۔۔رنگت شدید سرخ ہو چکی تھی۔۔۔۔

وہ گھبرا تو گئی۔۔۔ مگر کچھ نا بولی۔۔۔ بھوری آنکھیں آنسوؤں سے بھر چکی تھی۔۔۔۔ وہ ایسی تو کبھی نہیں تھی۔۔۔ آج تک کسی نے ڈانٹنا تو دور اونچی آواز میں بات تک نا کی۔۔۔ اسکی کوئی بات کبھی رد نا ہوئی۔۔۔ بھائی کی طرح اس میں بھی بہت ضد اور انا تھی۔۔۔۔ وہ دوسری دفعہ بات نا کرتی۔۔۔ پھر مڑ کر نا دیکھتی۔۔۔ مگر محبت اسے بھی رسوا کر چکی تھی۔۔۔۔

اس کی کوئی انا، انا نا رہی۔۔۔۔ دل نے اسے زلیل کر کے رکھ دیا تھا۔۔۔۔ جب سوچتی تو دل کٹتا تھا۔۔۔ محبت کی خاطر سب قربان کر چکی تھی۔۔ مگر محبت ملنے کے جیسے کوئی آثار نا تھے۔۔۔

تم کیوں آتی ہو یہاں۔۔۔۔ تمہیں کون سی زبان میں سمجھایا جائے تو " سمجھو گی۔۔۔ "ارتسام نے شدید غصے سے کہا۔۔ بکھرے بال۔۔ بڑھی ہوئی شیو۔۔۔۔ اسکے چہرے پر فقط سرد مہری تھی۔۔۔

میرے۔۔۔پاس دوسرا کوئی۔۔۔آپشن نہیں۔۔۔۔ہے۔۔۔یہی ہے"
بس۔۔۔"آنسوؤں کو روکنے کی چاہ میں آواز بھاری ہو گئی تھی۔۔۔۔

ارتسام نے سرد نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔۔اسکا بس نہیں چل رہا تھا ہاتھ آزاد کر کے اسکا منہ لال کر دے۔۔۔۔جو کسی کی پرواہ کیے بنا یہاں آجاتی تھی۔۔۔

کبھی کچھ بولتی ہی نا۔۔ کبھی روتی کبھی بولتی تو وہی باتیں۔۔۔
محبت کی باتیں۔۔۔۔
محبت جس نے رسوا کی۔۔۔
محبت جو رسوا ہوئی ہزار لوگوں میں۔۔۔
محبت جس نے یہاں تک پہنچایا۔۔۔۔

وہ اسکا حال دیکھ کر محبت سے اجتناب نہیں کر رہی تھی۔۔۔

وہ جانتی تھی محبت فقط رسوا کرے گی مگر پھر بھی۔۔۔۔

رملہ کے بعد اسکا دل جیسے مر چکا تھا۔۔۔۔۔

مگر مرے دل میں جیسے اب بھی پہلی محبت کی تڑپ باقی تھی۔۔۔۔

ایک بار پھر وہی غلطی کرنے کے بارے میں وہ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا۔۔

مگر سامنے بیٹھی لڑکی۔۔شاید پھر اسے رسوا کرنا چاہتی تھی محبت میں۔۔۔

مجھ سے تمہیں کچھ نہیں ملے گا۔۔۔"وہ بمشکل لہجے کو نرم کر پایا تھا۔۔۔"

مجھے کچھ چاہے بھی نہیں آپ سے۔۔۔سوائے۔۔۔۔۔۔۔آ۔۔۔آپ"

کے۔۔۔۔۔"بار بار بات رد ہو رہی تھی اسکی۔حد ہو رہی تھی۔۔۔

یقیناً تمہارے باپ بھائی کو پتا نہیں ہو گا تم یہاں غیر مرد سے ملنے آتی تو"

تنہا۔۔۔۔"اسکی بات سنتے ساری نرمی ختم ہو گئی۔۔وہ ایکدم کھڑا ہو گیا

تھا۔۔۔آئینور چہرہ جھکا گئی۔۔۔۔۔۔جب وہ اس کے پاس آیا۔۔۔دل تھم جانا چاہ رہا تھا۔۔۔۔مر جانا چاہ رہا تھا۔۔۔

ارتسام نے ہتھکڑی لگے ہاتھوں کو اس کے سامنے میز پر رکھا۔۔۔۔۔۔آئینور نے گھبرا کر اسے دیکھا تھا۔۔۔اسکی آنکھوں کی وحشت سے وہ گھبرا گئی۔۔۔۔پیچھے ہونا چاہا مگر جگہ نہیں تھی۔۔۔۔

وہ خوفزدہ نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

اور وہ سرد نگاہوں سے اسے۔۔۔

" آج کے بعد تم یہاں آئی تو میں یہاں سے نکلنے کے بعد سب سے پہلے تمہارا قصہ ختم کروں گا۔۔۔پھر چاہے زندگی یہاں گزرے۔۔۔یہاں دوبارہ مت آنا۔۔۔۔"اسکے لہجے میں بلا کی ٹھنڈک تھی۔۔۔

تمہارے جیسی لڑکی کبھی میری چاہ نہیں بن سکتی۔۔۔"وہ دل توڑنا چاہ رہا " تھا یا اسے۔۔وہ کامیاب ہو رہا تھا۔۔۔

میرے جیسی۔۔۔"اسکے لب ہلے۔۔دکھ سے۔۔۔تکلیف سے۔۔۔بے " بسی سے۔۔۔کب ایسی باتیں سننے کی عادت تھی جو سن رہی تھی۔۔۔۔

ہاں تمہارے جیسی۔۔۔۔جانتی ہو۔۔۔۔وہ اسکی نم آنکھوں میں جھانکنے " لگا۔۔نگاہوں میں وحشت اور لبوں کی تراش میں طنزیہ مسکراہٹ رقص کر رہی تھی۔۔۔"رملہ بہت اچھی تھی۔۔وہ اس قابل تھی کہ اسے چاہا جائے اسکی تمنا کی جائے۔۔۔وہ پاک تھی۔۔۔تمہاری جیسی ہر گز نہیں تھی۔۔۔مجھے یقین ہے۔۔کسی غیر مرد کے سامنے وہ تمہارے طرح جانا تو دور کی بات۔۔سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔مگر تم۔۔۔۔تمہیں پرواہ نہیں

ہے۔۔۔۔تم یہاں اکیلی آتی ہو۔۔۔ تمہیں دن رات کا ہوش نہیں۔۔۔ تمہیں اپنے لباس کا ہوش نہیں۔۔۔ تمہیں اپنے وجود کا ہوش نہیں جسے نجانے کتنے لوگ کتنی غلیظ نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔۔۔۔ تمہیں بس محبت کی پرواہے۔۔۔جو صرف رسوا کرتی ہے۔۔اور تم رسوا ہونے لی لیے بھی تیار ہو۔۔۔۔مجھے یقین ہے۔۔۔ تمہیں میں ابھی کچھ بھی۔۔۔کچھ بھی۔۔۔۔ اسکا سرد لہجہ معنی خیز ہوا۔۔۔"کہوں تو تم وہ سب کرنے کے لیے بھی راضی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔۔منہ پر پڑنے والا غیر متوقع تھپڑ نازک تھپڑ اسے کچھ لمحے " شل کر گیا تھا۔۔۔

آئینور نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسے شدت سے دور کیا۔۔اور اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔خوف سے اسکا جسم کپکپا رہا تھا۔۔۔۔ارتسام نفرت سے اسے دیکھنے لگا تھا۔۔۔

م۔۔محبت کی تھی۔۔۔اتنی توہین نا کرتے۔۔۔۔اتنی نفرت اور اتنا سب " آپ کے دماغ میں ہے میرے لیے۔۔۔اسکا دل بند ہونے لگا۔۔۔"م۔۔ میں نہیں جانتی تھی۔۔۔"رملہ تھی اچھی۔۔۔مگر میں رملہ نہیں ہوں۔۔۔ ہر کو۔۔۔کوئی رملہ نہیں ہو سکتا۔۔اس قدر نفرت ہے آپکو مجھ سے۔۔ مجھے۔۔۔یقین نہیں۔۔۔آرہا۔۔۔"وہ گرنے لگی تھی اس نے میز کا سہارا لیا۔۔۔آنسوؤں سے چہرہ بھیگ چکا تھا۔۔۔بولنا محال ہو رہا تھا۔۔۔۔اس قدر توہین۔۔۔۔اس قدر نفرت۔۔۔۔اسکا دماغ شل ہو رہا تھا۔۔۔۔

ارتسام نے سرد نگاہ اس پر ڈالی۔۔۔۔اور باہر نکل گیا تھا۔۔۔

آئینور کچھ کہنے کے قابل نا بچی۔۔۔۔۔وہ ادھر ہی گر گئی۔۔۔۔

اتنی تزلیل۔۔۔۔اس قدر۔۔۔وہ اس کے بارے میں ایسا سوچتا تھا۔۔۔

اس نے اپنے کپکپاتے ہاتھ کو دیکھا۔۔ جس سے اسے مارا۔۔۔۔اسی ہاتھ پر چہرہ رکھے وہ سسکنے لگی تھی۔۔۔۔کب معلوم تھا کہ محبت یہ دن بھی دیکھائے گی۔۔۔۔

♥♥♥

" میرا باپ نہیں مانے گا۔۔۔۔اور مہیرہ کی گواہی کافی نہیں ہے۔۔۔ مگر ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنے سے وہ صرف شیر ہو گا۔۔۔۔ ہمیں یہی کرنا ہو گا۔۔بس ایک بار ارتسام باہر نکل آئے اس کے بعد حازم کو میں دیکھ لوں گا۔۔" اسکے لہجے میں کوئی نرمی نہیں تھی۔۔۔۔سر پر پی کیپ پہنے۔۔۔وہ سپاٹ لہجے میں بول رہا تھا۔۔۔

مہیرہ اسحاق خان اور اسکی ماں ایک دوسرے کو دیکھنے لگے تھے۔۔۔۔سامنے میز پر کچھ پیپرز پڑے تھے۔۔۔۔

"تم اس کے خلاف جاؤ گے۔۔۔تمہارا پورا خاندان اسکی طرف ہے۔۔۔" "انہیں جیسے یقین نہ آیا۔۔۔۔

" میں اپنے ضمیر پر اتنا بڑا بوجھ لے کر زندہ نہیں رہ سکتا ہوں۔۔کئی بار سوچا جہاں ہزار گناہ کیے وہاں کچھ اور سہی۔۔۔اسے مار دوں۔۔مگر اس طرح ارتسام کو انصاف نہیں ملے گا وہ اندر ہی رہ جائے گا۔۔۔۔" وہ سنجیدہ تھا۔۔۔۔۔

آپ بس یہ کیس فائل کریں۔۔۔میں اپنی طرف سے کروں گا۔۔۔رملہ "
آپ کی کچھ نہیں لگتی۔۔۔آپ اس کے حق میں نہیں بول سکتے ہیں مگر بیٹے
کے لیے بولیں۔۔۔رملہ کے قتل کا کیس میں دیکھوں گا۔۔۔آپ بیٹے کو
بچائیں اور میں خود کو ایک بوجھ سے بھری کرنا چاہتا ہوں۔۔خاندان کی پرواہ
" نہیں ہے مجھے جو ہو گا وہ دیکھا جائے گا۔۔

مگر میری بیٹی۔۔وہ اسکو نقصان نا پہنچا۔۔۔۔"

نہیں بابا۔۔پہلے آپ نے مجھے بچانے کے لیے بھائی کا معاملہ اللہ پر "
چھوڑا۔۔۔اب بھائی کے لیے سوچیں۔۔۔مجھے کچھ نہیں ہو گا۔۔پلیز۔۔۔"
مہیرہ نے التجا کی۔۔۔ایک امید ملی تھی۔۔ڈر کی وجہ سے ہاتھ سے نہیں
جانے دے سکتی تھی۔۔۔۔

اسکا باپ سوچ میں پڑ گیا۔۔۔۔"ہماری بیٹی کے ساتھ اللہ ہے۔۔ہم بھی ہیں اسے کچھ نہیں ہو گا۔۔۔آپ مان جائیں۔۔۔"ماں کو بھی جیسے امید ملی تھی۔۔۔

اسحاق خان نے پیپرز اٹھا لیے۔۔۔۔

" ہمم ٹھیک ہے۔۔۔۔میں کل ہی جاتا ہوں۔۔۔۔۔"

ٹھیک ہے کل ساتھ چلیں گے۔۔۔۔"وہ اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔ایک نظر مہیرہ" کو دیکھا اور باہر نکل گیا۔۔۔اسکا دماغ تیزی سے کام کر رہا تھا۔۔۔۔

حازم کچھ لمحے حیرت زدہ سا سنتا گیا۔۔۔اسے یقین نا آیا۔۔کبیر اور اسحاق خان اس پر کیس کر رہے تھے۔۔۔کبیر اسکے خلاف ہو چکا تھا۔۔۔۔اسے ڈر نہیں تھا۔۔۔۔۔مگر دکھ ضرور تھا۔۔۔۔

اسحاق خان پر اسے حیرت ہوئی۔۔۔۔اس میں اتنی ہمت آگئی تھی۔۔اس قدر۔۔۔۔ڈرنے کے بجائے وہ آگے بڑھتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔

اسکی کمزوری اسکی بیٹی ہے۔۔۔اب وقت آگیا ہے حازم۔۔۔۔ورنہ بعد میں پچھتانا پڑے گا۔۔۔"شاھد جدیال کافی پریشان تھے۔۔۔۔حازم کے خلاف کوئی ثبوت نہیں تھا مگر اسکی ساک پر کافی اثر پر رہا تھا۔۔۔۔۔جو ہر گز بھی قابل قبول نہیں تھا۔۔۔۔۔

وہ نہیں مانے گا۔۔۔۔"حازم کو یقین تھا۔۔۔"

بیٹی کی عزت پر جب بات آئے گی تو پیچھے ہو جائے گا۔۔۔"انکا دماغ چل رہا" تھا۔۔۔۔۔

کیسے۔۔۔"وہ حیران ہوا۔۔۔"

اس پر پھر جرگہ بیٹھائیں گے۔۔بس تم اتنا کرو کہ کسی طرح اس لڑکی کو " حویلی لے آؤ۔۔۔اس پر الزام لگا کر جرگے میں لے جائیں گے۔۔۔۔ ! پھر۔۔۔۔

وہ اسے سمجھا رہے تھے۔۔۔۔حازم مطمئن نہیں تھا۔۔۔وہ شاید ایسا نہیں چاہتا تھا۔۔۔ مگر دوسرا کوئی چارہ نہیں تھا۔۔۔۔وہ مان گیا۔۔۔۔۔

موبائل بج بج کر بند ہو گیا تھا جب وہ کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔۔۔

مہیرہ نے موبائل اٹھایا انون نمبر سے کال تھی۔۔۔۔۔

ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کہ کال پھر آنے لگی تھی۔۔۔۔

" اس نے کچھ سوچ کر موبائل کان سے لگایا۔۔۔۔"کون۔۔۔۔

حازم سرحان۔۔۔۔تم شاید بھول چکی ہو۔۔۔"دوسری جانب سے آتی " آواز اسے کچھ خوفزدہ کر گئی مگر کتنا ڈرتی۔۔۔

مجھے کال کیوں کی۔۔۔"وہ سنجیدگی سے بولی تھی۔۔۔۔ "

ملنا ہے۔۔۔"اسنے آرام سے کہا۔۔۔مہیرہ حیران رہ گئی۔۔۔"

مجھ سے۔۔۔آپ کو کیوں لگا کہ میں آپ سے ملنے آؤں گی۔۔۔"اسے" حیرت ہوئی۔۔دوسری جانب شاھد وہ ہنسا تھا۔۔۔

کیونکہ تم اپنے بھائی کو باہر لانا چاہتی ہو۔۔اور رملہ کو انصاف دلانا چاہتی" ہو۔۔۔"وہ اسے ٹریپ کر رہا تھا۔۔۔مہیرہ کس دل دھڑکا۔۔۔"تو۔۔۔ ملنا کیوں ہے۔۔۔"اسکا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

وہ مل کر بتاؤں گا۔۔۔اگر تم کل حویلی آئی بنا کسی کو بتائے تو تمہیں اپنے" بھائی کو بچانے کا ایک موقع ملے گا۔۔۔آخری موقع۔۔پھر مجھ تک خبر آئی ہے کہ تم لوگوں نے پھر کیس کرنے کا سوچ لیا ہے۔۔یہ نا ہو۔۔کیس سے پہلے۔۔۔جس کے لیے لڑ رہے ہو۔۔اسکی لاش گھر آئے۔۔جانتی

ہو گی۔۔ جیل میں کتنے خطرناک لوگ ہوتے ہیں۔۔۔۔۔کچھ بھی ہو سکتا ہے کچھ بھی۔۔۔۔"مہیرہ نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔وہ کافی ڈر چکی تھی۔۔۔

تم کل حویلی آؤ گی۔۔۔ورنہ کل بھائی کو دیکھنے کے لیے تیار رہنا۔۔۔ "

مردہ۔۔۔۔اور میں جو کہتا ہوں کرتا ہوں۔۔۔۔۔دھمکی مت سمجھنا۔۔۔۔

"

فون بند ہو چکا تھا۔۔۔

مہیرہ کے ہاتھ سے گر چکا تھا۔۔

وہ کیا کرتی۔۔۔اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی۔۔۔۔

اسکا دل جیسے بند ہو رہا تھا۔۔۔۔

وجود کپکپا رہا تھا۔۔۔۔

اگلا دن بھی آ گیا۔۔۔وہ۔ شیشے کے سامنے کھڑی۔۔سیاہ لمبے بالوں کی پونی بنا رہی تھی۔۔۔سفید ہائی نیک پر لانگ کوٹ پہنے۔۔۔وہ تیار تھی مگر دل۔۔۔وہ بہت خوفزدہ تھی۔۔۔

پھر یہ سوچ کر مان گئی کہ حویلی میں بہت لوگ ہوں گے۔۔وہ اکیلے تو بلا نہیں رہا تھا۔۔پہلے اس نے سوچا کبیر کو بتا دے۔۔اس نے کال بھی کی مگر نمبر بند جا رہا تھا۔۔۔اور کسی کو۔بتا نہیں سکتی تھی۔۔۔جبھی تیار ہو چکی تھی۔۔۔۔

ماں۔۔میں آئینور کی طرح جا رہی ہوں۔۔۔"اس نے ماں کے کمرے میں" جھانکتے ہوئے کہا۔۔۔اسحاق خان صبح کی کبیر کے ساتھ جا چکا تھا۔۔۔۔

اسکی ماں نماز پڑھ رہی تھی۔۔۔۔کچھ بول نا سکی۔۔۔۔مہیرہ موبائل لیے باہر نکل چکی تھی۔۔۔

سائیں۔۔۔وہ ابھی باہر نکلی ہیں اکیلی۔۔۔۔"مخبر نے پل میں اطلاع اس" تک پہنچائی تھی۔۔سامر ایکدم الرٹ ہوا۔۔۔۔

پیچھے جاؤ اسکے۔۔۔دیکھا کوئی اونچ نیچ نا ہو پائے۔۔۔۔حازم کے بندے" اسکے آس پاس بھی نا بھٹک سکیں۔۔۔۔"وہ غیر آرام دہ ہو چکا تھا۔۔۔۔ جبھی تیزی سے باہر نکلا۔۔موبائل کان سے لگا تھا۔۔۔مخبر اسے پل پل کی اطلاع دے رہا تھا۔۔۔

اسے یہ جان کر حیرت ہوئی وہ وہ جدیال حویلی جا رہی تھی۔۔۔اسکا وہاں کیا کام تھا۔۔۔غصے کے باعث کئی بل اس کے ماتھے پر پڑے۔۔۔وہ۔انجان تو نہیں تھی حازم سے۔۔پھر ایسی حماقت کیوں۔۔۔

حویلی میں قدم رکھا تو سب ویسا ہی تھا۔۔کچھ بھی بدلا نہیں تھا مگر در حقیقت کتنا کچھ بدل چکا تھا۔۔۔رملہ نا رہی۔۔انکی زندگی ویسی نا رہی۔۔۔۔کچھ بھی ویسا نا رہا تھا۔۔۔۔

اسکی آنکھیں شدید نم ہو چکی تھی۔۔۔وقت نے اچھا داؤ کھیلا تھا کہ کچھ بچنے کے آثار نا تھے۔۔۔

آنکھوں کو صاف کرتے۔۔۔۔وہ اندر بڑھی۔۔۔جس جگہ حازم نے اسے بتائی وہ وہاں پہنچ چکی تھی۔۔۔ابھی تک اسے کسی نے نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔۔

یہ کمرہ تھا۔۔مگر حازم کا نہیں تھا۔۔۔۔۔وہ اندر نہیں جانا چاہ رہی تھی۔۔۔ خوف سے اسکی جان جیسے نکل رہی تھی۔۔۔مگر پھر دل بڑا کر کے اندر چلی گئی۔۔۔۔

کمرے میں خاصا اندھیرا تھا وہ کچھ دیکھنا چاہ رہی تھی کہ

کمرے کا دروازہ کسی نے بند کر دیا تھا۔۔۔اسکا دل بھی جیسے بند ہو گیا۔۔۔۔۔

ک۔۔کون۔ہے۔۔۔"اسکے لب ہلے تھے۔۔۔"

سامر کافی تیزی سے اندر داخل ہوا۔۔مگر دور دور تک وہ کہیں نہیں تھی۔۔
ابھی ہی تو وہ اندر داخل ہوئی تھی اب کدھر گئی۔۔۔

اس نے گارڈ سے پوچھا۔۔۔اس نے صاف انکار کر دیا۔۔۔سامر تیزی سے اندر بھاگا تھا۔۔۔۔مگر وہ کہیں تھی ہی نہیں۔۔۔۔

ابھی یہاں لڑکی۔۔۔۔"

نہیں صاحب۔۔کوئی نہیں آیا۔۔۔"ملازمہ نے حیرت سے کہا۔۔۔ "

سامر کا دماغ شل ہو گیا۔۔۔۔۔ابھی تو آئی تھی۔۔۔۔

گھر میں کوئی مالک نہیں تھا۔۔۔

ناکبیر کے ماں باپ۔۔ناہی حازم اور اسکے ماں باپ۔۔۔۔

اسے حیرت ہوئی تو وہ کیوں آئی یہاں اور کدھر گئی۔۔۔وہ تیزی سے اوپر بھاگا تھا۔۔۔۔

سُورۃ النّاس کے ہالے میں کھڑی ہوں گم صم
اور تاحدِّ ِ نظر شور مچاتے ہوئے شَر ہیں۔

د۔۔دروازہ۔۔۔کیوں بند کیا۔۔۔کو۔۔کون ہے۔۔۔۔"دروازہ بند ہوتے ہی وہ شدید گھبرا چکی تھی پل میں اسے احساس ہوا حازم کی بات مان کر حویلی

میں اکر اس نے کتنی بڑی غلطی کر دی تھی۔۔۔خوف اتنا تھا کہ کچھ پل تو جگہ سے ہل نا سکی۔۔۔

اسی وقت۔۔کمرے کے باہر سامر گھوم رہا تھا۔۔۔۔رنگت سرخ ہو چکی تھی اگر مہیرہ کو کچھ ہوتا یا حازم کا اس میں ہاتھ ہوتا تو وہ اسے نا چھوڑتا۔۔۔وہ پاگل لڑکی اپنے لیے عزاب چن چکی تھی۔۔۔

م۔مجھے باہر۔۔نکال۔۔۔۔پھر ایکدم ہی وہ دروازے کے پاس" پہنچتے۔۔۔ابھی دروازہ ٹھکٹاتی کہ یکدم ہی کسی نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھتے۔۔ اسے سختی سے پیچھے دھکیلا۔۔۔۔اور پھینکنے کے انداز میں کرسی پر بیٹھایا تھا۔۔۔مہیرہ کا جیسے سانس رک گیا تھا۔۔۔۔

م۔۔۔م۔۔۔۔وہ کچھ بولنا چاہ رہی تھی مگر لبوں پہ ہاتھ کی گرفت شدید " سخت ہو چکی تھی۔۔ نیم اندھیرے میں وہ اسے پہچاننے کی کوشش کر رہی تھی۔۔ جس کی سیاہ آنکھوں میں وحشت ہی وحشت تھی۔۔ مگر زیادہ دیر وہ غور نا کر سکی۔۔۔۔وہ پہچان چکی تھی۔۔۔

زرا بھی آواز آئی تو یہ ساری گولیاں تم میں اتار دوں گا۔۔۔۔" بنا لبوں سے " ہاتھ ہٹائے۔۔۔ پسٹل اسکی گردن پر رکھتے۔۔۔وہ سرد لہجے میں بولتے اسے شل کر گیا تھا۔۔۔۔۔

آنسو گالوں سے بہتے جا رہے تھے۔۔۔اور دل۔ کی دھڑکنیں مدھم پڑ چکی تھی۔۔۔وہ آدھا اس پر جھکا ہوا تھا۔۔۔انتہائی قریب۔۔۔۔ مہیرہ کا دماغ شل ہو رہا تھا۔۔۔۔

حازم نے ایک نظران بھیگے نینوں کو دیکھا۔۔۔اور پھر پسٹل والے ہاتھ سے اسکے کوٹ سے موبائل نکالا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ مسلسل نفی میں سر ہلا رہی تھی۔۔۔۔خوف تھا کہ جان نکال رہا تھا۔۔۔۔

حازم نے موبائل آف کر دیا اور ٹیبل پر پھینکا۔۔۔۔کمرے سے کوئی آواز باہر نہیں جا سکتی تھی۔۔۔۔کمرہ ساؤتھ پروف تھا۔۔۔۔

مجھے یقین تھا تم آؤ گی۔۔۔"وہ جلد ہی پیچھے ہوا۔۔۔مہیرہ نے گہرا سانس " لیتے۔۔رکے سانس کو بحال کیا تھا۔۔۔۔۔پورا وجود سفید پڑ چکا تھا۔۔۔۔۔

تم نے۔۔۔۔تم نے مجھے دھوکہ دیا ہے۔۔۔۔۔م۔۔۔مجھے جانے۔۔۔۔"

حازم مجھے جانے دیں۔۔۔۔آہہہ۔۔۔"وہ اٹھنے لگی تو حازم نے ایک بار پھر

اسے شدت سے کرسی پر پٹخا۔۔کہ اسکی کمر زور سے کرسی کے ہتھ سے لگی۔۔درد کی ٹیسیں پورے وجود میں چھا گئی تھی۔۔۔۔۔۔

میری بات مکمل سنو پہلے۔۔۔۔"حازم نے کرسی کے دائیں بائیں ہاتھ " رکھتے سپاٹ لہجے میں کہا تھا۔۔وہ اسے تکلیف نہیں دینا چاہ رہا تھا مگر دے رہا تھا۔۔۔۔اس پر دو۔ کیس ہو چکے تھے۔آج۔۔۔ کیس تو وہ بند کروالیتا مگر یوں اسکے نام پر حرف آرہا تھا۔۔۔جو اسے کسی صورت برداشت نہیں تھا۔۔۔

م۔۔مجھے جانے۔۔۔۔ "

ششششش۔۔۔۔."اسکا لہجہ پر اسرار ہوا۔۔۔نگاہیں برف سی ٹھنڈی" تھی۔۔وہ انتہائی پاس سے اس دلکش لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔۔جس نے بھرے

گاؤں کے سامنے اسے تھپڑ مارے اس پر "الزام" لگایا۔۔۔اسے رسوا کرنا چاہا۔۔اسے ٹھکرایا۔۔۔ مگر وہ حیران تھا اسے آج بھی مہیرہ سے نفرت نہیں ہو رہی تھی۔۔البتہ وہ اس سے محبت بھی نہیں کرتا تھا۔۔۔بس اسکے کافر دل کو وہ پسند تھی۔۔۔۔

مگر مجھے یہ نہیں پتا تھا کہ سامر کو بھی لاؤ گی ساتھ۔۔۔"مہیرہ صدمے سے" اسے دیکھنے لگی تھی۔۔۔وہ کب کسی کو لائی تھی۔۔۔وہ تو کسی کو بتا کر نہیں آئی۔۔۔ایک اور الزام۔۔۔۔مگر سامر کے نام پر جیسے امید ملی اسے۔۔وہ یہاں تھا تو شاید اسے بچا لیتا۔۔۔

م۔۔میں نہیں لائی۔۔۔۔"وہ روتے ہوئے بولی۔۔ساتھ ہی بار بار " دروازے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

حازم بغور اسے دیکھتے۔۔۔۔کرسی سامنے رکھتے۔۔اس پر بیٹھ گیا۔۔۔۔ ٹانگ پر ٹانگ رکھے۔۔۔۔وہ پسٹل کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔آنکھوں میں وحشت تھی اسے سامر کا یہاں آنا ہر گز پسند نہیں آیا تھا۔۔۔۔۔

مگر وہ تمہارے پیچھے یہاں آگیا۔۔۔"وہ بات کیوں بڑھا رہا تھا۔۔۔۔مہیرہ" نے نفرت سے اسے دیکھا۔۔۔اس کے دل میں حازم کے لیے اور نفرت بڑھ چکی تھی۔۔۔

م مجھے جس کام کے لیے بلایا ہے وہ بتاؤ۔۔۔"وہ جلد ہی سنبھل گئ" تھی۔۔۔حازم نے بڑی دلکشی سے اسے دیکھا۔۔۔۔

وہ بھی پتا چل جائے گا۔۔مگر میں چاہتا ہوں کہ ناپتا چلے۔۔۔۔"اسکا لہجہ " " پراسرار تھا۔۔۔"اس لیے ایک آفر ہے تمہارے لئے۔۔۔۔

جو کہنا ہے جلدی کہو۔۔۔مجھے جانا ہے یہاں سے۔۔۔"اس نے ایک بار" پھر دروازے کو دیکھا۔۔۔کمرے میں زیادہ روشنی نہیں تھی۔۔۔۔۔

تم اس سب سے دور ہو جاؤ۔۔۔"وہ سنجیدہ ہو گیا۔۔اور مہیرہ" حیران۔۔۔

کس سب سے۔۔۔۔"اسے حقیقتاً سمجھ نا آیا۔۔۔"

تم جانتی ہو کیا کہہ رہا ہوں۔۔۔تمہارا باپ کیس کرتا ہے۔۔میں اسے " دیکھ لوں گا۔۔۔تمہارا بھائی اپنی جگہ پر ہے۔۔۔۔میں چاہتا ہوں تم اپنی ماں کو لو اور یہاں سے چلی جاؤ۔۔۔تاکہ تم بچ سکو۔۔۔"مہیرہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی تھی اسے ایسی کسی بات کی امید نہیں تھی۔۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔ت۔۔تم نے مجھے ارتسام کو بچانے کے لیے یہاں بلایا "
"تھا۔۔۔

نہیں۔۔میں نے تمہیں یہاں۔۔ تمہیں بچانے کے لیے بلایا۔۔سوچا ایک "
موقع دے دوں۔۔۔۔"وہ ہنوز سنجیدہ تھا۔۔۔اور مہیرہ صدمے
میں۔۔۔۔

تم کیا دیکھو گے میرے باپ کو۔۔۔"وہ نفرت وغصے سے بولی۔۔رنگت "
شدید سرخ ہو چکی تھی۔۔۔

وہ میرا کام ہے۔۔تم۔۔۔۔ "

دروازہ کھولو مجھے جانا ہے۔۔۔"وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔۔حازم کچھ "
لمحے اسے دیکھتا رہا۔۔۔

دوسری صورت میں تمہارا نقصان ہے۔۔شدید نقصان۔۔۔۔"وہ اسے "
سمجھا رہا تھا۔۔

میرا کیا نقصان کرو گے تم۔۔تم نے کچھ چھوڑا ہے اب تک جسے تم برباد کرنا"
چاہتے ہو۔۔۔آخر تم چاہتے کیا ہو۔۔۔"وہ بھری پڑی تھی پھٹ گئی۔۔۔۔
مگر اونچی آواز بھی کمرے سے نا نکل سکی تھی۔۔۔

چھوڑا ہے نا۔۔۔۔"ایک نظر موبائل کو دیکھتے۔۔وہ اسکے عین مقابل "
کھڑا ہو گیا۔۔۔اسکی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔۔نہایت دلفریبی سے۔۔۔۔۔

تم نے کچھ نہیں چھوڑا۔۔تم نے سب برباد کر دیا ہے حازم۔۔سب "
کچھ۔۔۔۔"اسکے لہجے میں درد سمٹ آیا۔۔کیا کچھ کھو دیا تھا اس نے۔۔۔۔

حازم پاس ہوا۔۔۔"میں نے بہت قیمتی چیز چھوڑ دی مہیرہ۔۔۔۔تمہاری
عزت اب تک محفوظ ہے۔۔۔۔ورنہ کیا روک سکتا ہے مجھے۔۔۔۔تم یہاں
چیخو گی چلاؤ۔گی۔۔۔"وہ پاس ہو رہا تھا۔۔۔مہیرہ پیچھے ہو رہی تھی۔۔۔
حقیقی معنوں میں اب اسکی جان نکلنے لگی تھی۔۔۔۔

وہ اتنا پیچھے ہوئی کہ کمر ٹیبل سے لگ گئی۔۔۔"..ن۔۔نہیں۔۔۔۔
جانے۔۔۔۔۔۔آہہہہ۔۔۔۔

حازم نے ہاتھ مار کر ٹیبل پر موجود سب چیزیں نیچے گرا دی۔۔۔وہ چیخ پڑی
تھی۔۔۔۔۔خوف تھا کہ جسم کے جان نکال رہا تھا۔۔۔۔

حازم نے دائیں بائیں ہاتھ رکھتے۔۔۔اسے دیکھا۔۔۔۔خوف سے سفید پڑتا چہرہ۔۔۔کپکپاتے لب۔۔اور فریاد کرتی نگاہیں۔۔اسکا دل مچل سا گیا۔۔۔۔۔۔مگر سنبھل گیا۔۔۔۔۔۔

"مگر تمہاری تھوڑی سی آواز بھی باہر نہیں جاسکے گی۔۔۔اور جب تم باہر جاؤ گی تو رسوا ہو چلی ہو گی۔۔۔ "

نہیں۔۔۔۔وہ تڑپ گئی۔۔۔شدید مزاحمت کرتے اسے دور کرنا چاہا مگر وہ ہلا تک نہیں۔۔۔۔۔

"تو تم کیا چاہتی ہو۔۔۔ویسے میں اتنا برا بھی نہیں ہوں۔۔۔۔"اسکا ہاتھ ٹیبل سے ہوتا۔۔۔اسکی کمر پر آگیا۔۔۔۔مہیرہ کی بس ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اس نے پوری شدت سے اسکے منہ پر تھپڑ مارنا چاہا۔۔مگر اس سے پہلے اسکے چہرے کو چھوتا۔۔حازم نے شدید سخت گرفت میں اسکے ہاتھ کو دبوچتے۔۔۔ٹیبل سے لگایا۔۔۔اتنی شدت سے کہ اسکی چیخ نکل گئی۔۔۔۔

دوبارہ یہ غلطی نہیں کرنا۔۔۔۔وہ بہت برا حشر کروں گا۔۔۔بے حد " برا۔۔۔۔۔۔" وہ دوسرے ہاتھ سے اسکا چہرہ دبوچتے وہ غرایا تھا۔۔۔۔۔ مہیرہ کی سانسیں مدھم پڑ چکی تھی۔۔۔۔اسکے قدموں سے جان جیسے نکل رہی تھتھی رفتہ رفتہ۔۔۔۔۔

جا۔۔نے۔۔۔۔دو۔۔۔۔"اس کے لبوں نے التجا کی۔۔۔۔سب " خسارے برداشت تھے مگر عزت پر حرف۔۔وہ مر جاتی۔۔۔ماردیتی خود کو۔۔۔

حازم نے اسے جھٹکے سے چھوڑا تھا۔۔۔۔۔وہ دائیں جانب کو گرتے گرتے بچی۔۔سیاہ لمبے بال پونی سے نکلتے کمر و کندھوں پر بکھر چکے تھے اسکی طرح۔۔۔اسکا دماغ کئی لمحے کام نا کر سکا۔۔۔اسکی ٹیبل کو سختی سے پکڑا ہوا تھا۔۔۔آنکھیں بند تھی۔۔۔۔مگر جلد ہی کانوں میں آواز پڑی۔۔جیسے دروازہ کوئی شدت سے بجا رہا تھا یا شاید توڑنا ہی چاہ رہا تھا۔۔۔۔آواز دماغ تک پہنچی تو جیسے اسکے ہوش بحال ہوئے۔۔۔وہ تیزی سے مڑی۔۔۔۔۔حازم وہاں نہیں تھا۔۔۔مگر اس وقت اسے پرواہ کب تھی۔۔۔۔۔وہ بھاگتے ہوئے دروازے تک گئی۔۔۔۔اس نے روتے ہوئے دروازہ بجایا۔۔۔اس سب میں وہ یہ دیکھ ہی نا سکی کہ دروازہ اندر سے بند تھا۔۔۔۔۔

اس نے گردن کو چھوتے۔۔۔۔گھومتے دماغ کے سنگ موبائل دیکھنا چاہا۔۔۔یہاں کوئی اسکا نہیں تھا۔۔وہ اسحاق خان کو کال کرنا چاہتی تھی۔۔۔

جبھی واپس بھاگی۔۔۔وہ ابھی جھکتی موبائل اٹھاہی رہی تھی کہ کلک کی آواز کے ساتھ دروازہ کھل گیا تھا۔۔۔۔

سامرای ایک جگہ دیکھ چکا تھا مگر وہ ایسی غائب ہوئی کہ پھر ملی ہی نہیں۔۔۔ اسکا نمبر کئی بار ملایا مگر مسلسل بند جارہا تھا۔۔۔مگر اس نے خود اسے اندر آتے دیکھا تھا۔۔اس نے رملہ کے کمرے میں بھی چیک کیا۔۔۔کئی اور ملازموں سے پوچھا۔۔مگر کسی نے اسے دیکھا ہی نہیں تھا۔۔۔۔۔

حویلی کے تقریباً سب کمرے ااس نے دیکھ لیے۔۔بس ایک کمرہ نا دیکھا۔۔۔۔وہ کمرہ کافی زاتی کمرہ تھا شاھد جدیال کا۔۔۔ان کی ہر ضروری چیز۔۔۔ہر کام اسی کمرے میں ہوتا۔۔۔وہ بچپن سے یہاں آتا تھا مگر اس

کمرے میں کبھی نہیں گیا۔۔۔اس کمرے کے باہر گارڈ ہوتا۔۔۔کسی کو بھی وہاں جانے کی اجازت نہیں تھی۔۔پھر بھی اس نے پوچھا۔۔۔اسکا کہنا تھا یہاں کوئی نہیں تھا۔۔سامر کا۔دماغ چکرا گیا۔۔۔۔ایسا کیسے ممکن تھا۔۔۔۔

ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ حویلی میں گاڑیاں آنے کی آواز آئی وہ باہر نکلا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اس بات سے انجان ہے اس کے نکلتے ہی کچھ ملازم اس کمرے کو کھولنے کی کوشش کرنے لگے تھے۔۔۔باقی بھی وہاں جمع ہو رہے تھے۔۔۔۔۔وہ۔ گارڈ وہاں کھڑا تھا رفع چکر ہو چکا تھا۔۔۔۔

ایک کے بعد ایک گاؤں رکی۔۔۔شاھد جدیال باہر نکلے ساتھ ہی قمر جدیال بھی تھے۔۔۔۔گھر کی خواتین البتہ نہیں تھی۔۔۔۔

کیوں برخوردار۔۔۔حازم کا انتظار تھا۔۔"شاھر جدیال نے اسکے " کندھے پر ہاتھ رکھتے ہلکے پھلکے لہجے میں کہا۔۔۔سامرا نہیں حازم جیسا ہی پسند تھا۔۔۔

سامر نے کچھ نہیں کہا۔۔۔وہ جیسے حازم کو دیکھنا چاہ رہا تھا۔۔۔"آرہا ہے بس۔۔۔لو آگیا۔۔۔"جبھی گاڑی اندر داخل ہوئی اور گرے شلوار قمیض میں ملبوس حازم سرحاں گاڑی سے نکلا تھا۔۔۔۔

باقی لوگ اندر چلے گئے۔۔۔حازم اس کے پاس اکر رک گیا۔۔۔

اتنی بے چینی۔۔۔۔خیریت تو۔۔۔ "

مہیرہ کدھر ہے۔۔۔"وہ بات کاٹ گیا تھا۔۔۔سات ہی اسکا ہاتھ شدت "

سے بازو سے دور کیا۔۔۔۔

حازم مسکرایا۔۔مگر کوئی صاحب نظر ہوتا تو جان پاتا اسکی مسکراہٹ کتنی زہریلی تھی۔۔۔۔

کدھر ہے کیا مطلب۔۔۔وہ اپنے گھر ہو گی نا۔۔۔"وہ صاف انجان "

بنا۔۔۔۔سامر نے دانت پیسے۔۔۔۔۔۔اور پھر پوری شدت سے مکہ اسکے منہ پر مارا تھا۔۔۔اتنی شدت سے کہ حازم کے منہ میں خون کا زائقہ محسوس ہوا۔۔۔چہرہ دائیں جانب کو ہوا۔۔۔۔بال ماتھے پر بکھر گئے۔۔وہ۔امید نہیں کر رہا تھا۔۔۔ابھی وہ سنبھلا نہیں تھا کہ سامر نہیں اسکا گریباں پکڑا۔۔۔۔۔

تجھے کہا تھا اس سے دور رہ۔۔۔۔۔"اسکے لہجے میں شدید وحشت تھی۔۔۔" دماغ جیسے شل ہو چکا تھا۔۔یہ سوچ جان نکال رہی تھی کہ وہ اچانک کدھر غائب ہو چکی تھی۔۔۔۔

حازم اس عمر سے نکل آیا تھا جہاں وہ بہانے بناتا وہ کیسے کیوں کدھر کب جیسے سوال کرتا۔۔۔۔

اس نے انگلیوں کے پوروں سے خون صاف کیا تھا لبوں سے اور اسکے کان کے پاس جھکا۔۔۔۔

بے حد حسین لڑکی ہے وہ۔۔۔ مجھ سے بہتر کون جان سکتا ہے۔۔۔ کئی " بار۔۔۔اسنے معنی خیزی سے بات ادھوری چھوڑی۔۔۔۔سامر کی رگیں تک ابھر گئی۔۔۔

تو نے اسے چھوا کیسے۔۔۔۔" وہ شدت سے چلاتے اس پر جھپٹا مگر وہ پہلے ہی " پیچھے ہو گیا تھا۔۔۔

آجا اندر یار میرے۔۔۔۔ تماشا لگ چکا ہو گا تیری محبوبہ کا۔۔۔بچا لے " اسے۔۔۔۔۔" وہ طنزیہ ہنستی ہنستے اندر چلا گیا۔۔۔سامر کچھ لمحے کچھ نا کہہ سکا۔۔ مگر جلد اسکے پیچھے گیا تھا۔۔۔اتنا تو اسے یقین تھا کہ وہ اندر ہی تھی۔۔۔۔

کیاہورہاہے یہاں۔۔۔"شاھد جدیال نے سرد آواز میں پوچھاتوایک ملازم" ان کے پاس آیاتھا۔۔۔

سائیں اندر کوئی ہے۔۔۔۔۔شاید کوئی چور ہے۔۔دروازہ نہیں کھل " رہا۔۔۔۔۔"وہ تیزی سے بولا تھا۔۔۔چہرے پر گھبراہٹ تھی۔۔۔۔۔کچھ لوگوں کو سمجھایاہواتھاسب۔۔۔باقی کے ملازم سب میں گھبراچکے تھے۔۔۔معاملہ جیسے سنگین ہوچکاتھا۔۔۔۔

شاھد جدیال کے ساتھ قمر جدیال بھی چونکے اور تیزی سے دروازے کی جانب بڑھے تھے۔۔۔حویلی کے تقریباً سبھی ملازم یہاں جمع ہوچکے تھے۔۔۔۔

کون ہے اندر۔۔۔۔۔وہ غرائے۔۔بخت خان۔۔دروازہ کھولو۔۔۔"

دوسری چابی لاؤ۔۔۔"انہوں نے ہوش دلایا تو بخت خان بھاگتے ہوئے نیچے اترا تھا۔۔۔۔۔

ایسے کیسے اندر کوئی جا سکتا ہے۔۔بابر خان کدھر تھے تم۔۔۔" وہ اس پر " چلائے۔۔۔

سائیں میں دو منٹ کے لیے ہی ہٹا تھا۔۔۔۔۔م مجھے معاف۔۔۔۔شاھد" جدیال نے اسے پیچھے دھکا دیا تھا۔۔۔۔۔سب ان کے مطابق جا رہا تھا۔۔۔۔

یہ۔۔چابی۔۔۔"بخت خان واپس بھاگتے ہوئے آیا اور چابی بابر خان کو " دی تھی۔۔۔۔

اسی لمحے وہ دونوں بھی اندر آئے۔۔۔۔سیڑھیوں سے اوپر چڑھتے۔۔۔۔وہ عین دروازے کے پاس پہنچ چکے تھے۔۔۔ملاز پیچھے ہو گئے۔۔سامر حیرت سے دیکھ رہا تھا کمرے کے بند دروازے کو۔۔۔ابھی تو وہاں کوئی نہیں تھا۔۔۔۔پھر اب یہ سب۔۔۔۔حازم نے گہرا سانس لیا۔۔۔۔وہ لڑکی نہیں مانی تھی۔۔۔تو یہی ٹھیک ہے۔۔۔۔

کلک کی آواز کے ساتھ دروازے کھلا۔۔۔۔سب ایکدم جیسے کمرے میں داخل ہوئے تھے۔۔

مہیرہ موبائل اٹھا رہی تھی ایکدم پیچھے مڑی۔۔اتنے سب لوگوں کو دیکھ کر موبائل گر گیا ہاتھوں سے۔۔۔اسکی نگاہ سامر پر نہیں گئی۔۔جبکہ سامر۔۔۔۔وہ شل ہو گیا۔۔۔وہ یہاں کیا کر رہی تھی

ت۔۔تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔۔کس کی اجازت سے یہاں آئی۔۔۔""

شاھد جدیال یکدم اسکے پاس پہنچتے چلائے تھے۔۔۔۔

ملازموں نے اسے پہچان لیا۔۔۔جو کچھ نہیں جانتے تھے وہ حیران تھے۔۔ جو پلین کا حصہ تھے مطمئن ہو گئے سب ٹھیک ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

م۔۔۔میں۔۔حازم۔۔۔۔"

۔

چوری کرنے آئی ہو۔تم یہاں۔۔۔۔ "

ن۔۔ نہیں۔۔وہ تڑپ گئی۔۔۔۔۔اس نے حازم کو دیکھا۔۔۔وہ۔ مطمئن" تھا۔۔۔اسے دیکھتے ہی آنکھ ماری۔۔۔وہ صدمے سے چکرا گئی۔۔۔۔۔تو سب اس نے کیا تھا۔۔۔۔

چوری کرو گی تم۔۔ہاں۔۔میرے گھر چوری۔۔۔۔انہوں نے اسکے بال " مٹھی میں دبوچتے ہی تھے کہ

یہ کیا کر رہے ہیں چھوڑیں۔۔۔۔"سامر تڑپ گیا۔۔۔مہیرہ کو دور کرنا چاہا" مگر جبھی۔۔۔۔

یہ میرے گھر کی مجرم ہے۔۔اس نے یہاں سے چوری کرنی چاہی۔۔۔۔ " میں کھڑے کھڑے اسکو مار دوں گا۔۔۔"پل میں انہوں نے پسٹل نکالتے اسکے سر پر رکھ دی۔۔۔جہاں مہیرہ کی چیخ بے ساختہ تھی وہی حازم بھی بے چین ہوا۔۔۔اسکا باپ یہ کر بھی سکتا تھا۔۔۔۔

پیچھے ہٹو۔۔۔ورنہ اس کا فیصلہ جرگہ نہیں میں کروں گا اور ادھر "
ہی۔۔۔۔۔مجھے کوئی روک نہیں سکتا۔۔۔۔"سامر نے اسکا ہاتھ چھوڑ
دیا۔۔۔۔اگر ابھی نہیں چھوڑتا تو وہ اسے مار دیتے۔۔۔۔انکی آنکھوں میں
اتنی نفرت تھی مہیرہ کے لیے۔۔۔وہ شل رہ گیا۔۔اتنی نفرت۔۔۔۔۔۔

بند کرو اسے کال کوٹھری میں۔۔۔۔اسکا فیصلہ جرگہ کرے گا اور میں دیکھتا "
ہوں اسے اب کون بچاتا ہے۔۔۔"انہوں نے پوری قوت سے اسے دو
ملازموں کے پاس پھینکا تھا۔۔۔

وہ اس قدر ڈر چکی تھی کہ پھر کچھ بول نا سکی۔۔وہ دو عورتیں اس گھسیٹ کر
لے گئی۔۔رفتہ رفتہ سب کمرے سے نکل گئے۔۔وہ دو بچ گئے۔۔۔۔

بے چاری۔۔۔بات مان لیتی تو۔۔۔۔ "

سامر باہر نکل گیا۔۔۔حازم کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔۔۔وہ ایسا نہیں چاہتا تھا۔۔ مگر اور کوئی رستہ نہیں تھا۔۔۔اس نے جھک کر مہیرہ کا موبائل اٹھالیا۔۔۔گلابی کور والے موبائل کو وہ دیکھتا رہا تھا۔۔۔۔

❤❤❤

اس سے اسکا سب لے لیا گیا۔۔یہاں تک کہ جو اس نے کپڑے پہنے ہوئے تھے وہ بھی۔۔۔سیاہ رنگ کی شلوار قمیض میں۔۔۔وہ بکھرے بالوں میں۔۔۔۔اندھیرے کمرے میں ایک کونے میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔پورا وجود لرز رہا تھا۔۔۔

آنسو تھے کہ تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔۔یہ کیا بیوقوفی کر لی تھی اس نے۔۔۔۔مگر وہ کیا کرتی۔۔۔نا آتی تو حازم ارتسام کو مروا چکا ہوتا اب تک۔۔۔آئی تو بھی کچھ نا بچا۔۔۔نجانے اسکا باپ اور کتنا خوار ہو رہا ہو گا اب۔۔۔۔

وہ روئے جا رہی تھی۔۔۔۔مگر سننے والا کوئی بھی نہیں تھا۔۔۔۔۔

حازم کے بندوں نے اسے اطلاع دے دی۔۔۔اسکی بیٹی ان کے قبضے میں تھی۔۔۔اور کل شام پھر جرگہ بلایا گیا تھا۔۔۔وہ نہیں جانتا تھا کہ۔ مہیرہ اندر کیوں گئی۔۔اس وقت اسے صرف مہیرہ کی فکر تھی۔۔۔۔ماں رو رو کر دعائیں کر رہی تھی۔۔۔۔یہ کیسی آزمائش تھی کہ ختم ہونے کا نام نہیں لے

رہی تھی۔۔۔۔۔نجانے اب اسکی بچی کے ساتھ کیا ہوتا۔۔۔۔اسے دنیا داری کب آتی تھی۔۔۔وہ ہمیشہ ہر کسی کی باتوں میں آجاتی۔۔۔۔وہ معصوم تھی دنیا سے بے خبر تھی۔۔۔۔اب نجانے کیا ہوتا اس کے ساتھ۔۔۔

شام بھی آگئی تھی جرگہ بیٹھ چکا تھا۔۔لوگوں کا ہجوم تھا ایک۔۔۔۔کیونکہ جرگہ پنچایت کے بڑے نے بیٹھایا تھا۔۔لوگ تجسس کے ہاتھوں مجبور جمع ہو چکے تھے۔۔۔باقی سب سرپنچ جمع تھے۔۔مدع بیان کر دیا گیا تھا۔۔۔

پنچایت اس فیصلے پر پہنچی ہے کہ مہیرہ خان دختر اسحاق خان کو اپنی بے " گناہی ثابت کرنے کے لیے جلتے کوئلوں پر چلنا ہو گا۔۔اور یہ پنچایت کا آخری فیصلہ ہے" قبرستان کی سی خاموشی میں واحد سدیال کی بھاری آواز گونجتی

ایک آخری فیصلہ سنا چکی تھی۔۔۔۔یہاں کئی جلتے دلوں پر پھوار برسی وہیں کئی دھڑکتے دل خوف کے باعث دھڑکنا بھول گئے تھے۔۔۔۔

کاٹن کی سیاہ شلوار قمیض میں ملبوس۔سامر میر سدیال نے حیرت وغصے سے باپ کو دیکھا۔۔اسکا بس نہیں چل رہا تھا انکے بولنے کی قوت لے لے یا پھر فیصلہ کرنے کا اختیار۔۔۔مگر کوئی اختیار تھا نہیں۔۔۔شدت سے سرخ ہوتی آنکھوں کو بھینچتے اسنے جیسے بہت کچھ ضبط کرنا چاہا تھا۔۔۔وہ ابھی کچھ نہیں بولنا چاہتا تھا۔۔مگر یہ بات بھی پکی تھی کہ وہ اس کے ساتھ ناانصافی برداشت نہیں کرے گا۔۔۔

بلوچستان کے گاؤں میں یہ ایک رسم تھی۔۔یہاں جس عورت یا مرد پر کوئی الزام لگتا چوری زنا یا بر کاری کا۔۔۔تو خود کو بے گناہ ثابت کرنے کے لیے یا سزا کے طور پر سلگتے کوئلوں پر چلنا پڑتا تھا۔گو کہ یہ ایک بوسیدہ رسم تھی مگر

یہاں کے لوگ اپنی جانوں سے زیادہ رسم ورواج کو اہمیت دیتے تھے۔۔آج پھر ایک جرگہ بیٹھا تھا۔۔اور ملزم و مجرم دونوں مہیرہ خان کو مانا جارہا تھا۔۔۔ اس وقت جرگے میں کافی لوگ تھے جنہیں فیصلے سے اعتراض تھا مگر بولنے کا حق کسی کے پاس نا تھا۔۔۔۔

حازم سرحان نے مونچھوں کو تاؤ دیتے سامنے کھڑی اس لڑکی کو دیکھا۔۔۔سیاہ سادی شلوار قمیض پہنے۔۔اسکے بال کندھوں پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔سیاہ شال کندھوں پر گر چکی تھی جبکہ جرگے کے فیصلہ سنتی۔۔۔وہ پتھرائی نگاہوں سے ان سب کو دیکھ رہی تھی مزاحمت ترک ہو گئی مگر شاھد جدیال کی دو ملازمین نے اسے شدت سے پکڑا ہوا تھا۔سچ کا ساتھ دینے کی سزا تھی یا پھر ایک گناہ گار ایک قاتل کو اسکے انجام تک پہنچنے کی خواہش یہاں تک لے آئی جو بھی تھا۔۔یہ اسکی سوچ سے زیادہ تھا۔۔شدید خوف کے باوجود۔۔۔چاہنے کے باوجود اسنے ایک آنسو نا بہنے دیا تھا۔۔۔

البتہ سیاہ آنکھیں شدید خوف سے لبریز تھی۔۔۔کل سے ناکچھ کھایاناہی پیا تھا۔۔۔پوری رات اندھیرے میں جاگ کر گزاری تھی۔۔۔۔

ن۔۔ نہیں۔۔میری بیٹی۔۔۔بے گناہ ہے۔۔۔اس کو یہ سزا نہیں مل۔۔" سکتی۔۔۔رحم سائیں۔۔۔ ہمیں کچھ وقت۔۔۔۔۔اسحاق خان جرگے کا فیصلہ سنتے ہی تڑپ کر کچھ کہنا چاہا مگر شاھد جدیال نے اسکی بھی اجازت نا دی۔۔۔

فیصلہ سنایا جا چکا ہے اسحاق خان۔۔۔۔اگر اتنا ہی ڈر تھا تو اپنی بیٹی کو لگامیں " ڈال کر رکھتے۔۔۔بخت خان۔۔ تیاری کرو۔۔" سرد آواز میں بولتے۔۔۔ شاھد جدیال نے ساتھ ہی اپنے خاص ملازم کو حکم سنایا تھا۔۔ کئی ترس بھری نگاہیں اس معصوم پر پڑی تھی۔۔یہ موقع وہ ہاتھ سے جانے نہیں دے سکتے تھے۔۔اور یہ رسم بھی نہیں ہونے دینا چاہتے تھے کیونکہ یہ بے گناہ کو بے

گناہ ثابت کرتی تھی۔۔آخری لمحے میں وہ فیصلہ بدلنے کا سوچے بیٹھے تھے۔۔۔۔

"مجھے فیصلے سے اعتراض ہے۔۔اس لڑکی کو ایسی کوئی سزا نہیں دی جائے گی۔۔۔"جب چاہنے کے باوجود بھی برداشت نا ہوا تو یکدم کھڑے ہوتے۔۔۔وہ تقریباً چلاتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔رگیں ابھری ہوئی تھی۔۔۔غصے کے باعث رنگت شدید سرخ ہو رہی تھی۔۔۔یہاں کے رسم ورواج سے وہ اکتا چکا تھا۔۔پھر اب سزا اسکے محبوب کو سنائی جا رہی تھی۔۔وہ جو معصوم تھی بے گناہ تھی۔۔۔وہ ایسا ہر گز نہیں ہونے دے سکتا تھا۔۔۔۔

سب کی آنکھوں میں حیرت ابھری۔سب ایکدم کھڑے ہوئے تھے۔۔آج دوسری بار واحد سدیال کے فیصلے پر کسی نے اعتراض کیا اور وہ کوئی اور نہیں بلکہ اپنا ہی اکلوتا بیٹا تھا۔۔

مہیرہ نہیں جناتی تھی کہ وہ اس لیے لیے کیوں بول رہا تھا۔۔وہ بھی اپنے باپ کے فیصلے کے خلاف جا کر۔۔۔وہ بس دیکھ رہی تھی۔۔ کبھی حازم سرحان کو تو کبھی سامر میر کو۔۔۔باقی سب جیسے پس منظر میں چلے گئے تھے۔۔۔

دھڑکنیں کانوں میں گھونجنے لگی تھی۔۔وہ کیسے چلتی کوئلوں پر۔۔۔ گو کہ وہ بے گناہ تھی مگر خوف اسے اپنی لپیٹ میں لے چکا تھا۔۔۔۔

اب تم ہمارے فیصلے پر اعتراض کرو گے۔۔۔" واحد سدیال بے یقینی سے " بولے۔۔۔ایسی بغاوت تو آج تک کوئی نا کر سکا تھا۔۔۔پھر سامر ہی ہر بار کیوں۔۔۔ مگر کہیں نا کہیں انہیں ڈر ضرور تھا۔۔۔اور اب یقین ہو گیا۔۔۔ ان کے بیٹے کو یہی لڑکی ملی تھی۔۔۔انکا دماغ شل ہونے لگا۔۔۔شاھد جدیال حیران تھے۔۔وہ کیوں انکے خلاف جا رہا تھا۔۔انہوں نے حازم کو دیکھا۔۔ مگر وہ نہیں دیکھ رہا تھا انہیں۔۔۔!

میں جب گواہی دے رہا ہوں کہ یہ لڑکی' وہ مڑا نہیں مگر ہاتھ سے اسکی " جانب اشارہ کیا۔۔۔وہ سانسیں روک گی تھی۔۔"یہ گناہ گار نہیں ہے۔۔۔ چوری نہیں کی اس نے تو پھر۔۔۔"وہ آنکھ بند کر کے اس پر یقین کر سکتا تھا۔۔وہ اسکی سانسوں میں رچ بس چکی تھی۔۔اب کیسا شک۔۔اب کیسی تصدیق۔۔۔

صرف چوری نہیں۔۔یہ ایک بد کردار لڑکی ہے۔۔آج پہلی بار نہیں کئ " بار اسکی پنچ حرکتوں کی خبر ملتی رہی ہے اور پہلے بھی جرگے میں بلایا گیا ہے اسے۔۔ مگر اب بس۔۔۔اسے جرگے کے فیصلے کا۔۔۔

کیسی برکرادی۔۔۔ہاں۔۔۔بیچ محفل ایک عورت پر بہتان لگاتے آپکو خدا" سے ڈر نہیں لگ رہا۔ کوئی ثبوت ہے آپ کے پاس۔۔"شاھد جدیال کہ

بات کاٹتے وہ حیرت و بے یقینی سے بولا۔۔اسے اس قدر نفرت کی وجہ سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔جبکہ مہیرہ نے کرب سے آنکھیں مینچی۔۔وہ تو اپنی بہن سی دوست کو انصاف دلانے نکلی تھی اپنے بے گناہ بھائی کو جیل سے نکلوانا چاہتی تھی۔۔۔مگر یہاں تو اسکے کردار کی دھجیاں اڑائی جارہی تھی۔۔۔سب ناقابل برداشت تھا۔۔ان دونوں عورتوں نے ہنورا سے پکڑ رکھا تھا۔۔۔ اس کے باوجود بھی کہ وہ اب بھاگنے کی سکت نہیں رکھتی تھی۔۔۔۔اسحاق خان گرتے گرتے بچا تھا۔۔۔

ثبوت ہے نا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں خود ثبوت ہوں۔۔یہ لڑکی کئی بار مجھ " سے تنہائی میں مل چکی ہے۔۔۔اس سے زیادہ اسکے خلاف کیا چاہیئے۔۔۔ "آخر کار حازم سرحان نے سرد و سپاٹ نگاہوں سے ماہر کو دیکھتے ہوئے کہہ ہی دیا۔۔اسے ایک آنکھ نا بہا تھا سامر کا مہیرہ کی سائیڈ لینا۔۔وہ آج اسے اتنا خوفزدہ کر دینا چاہتا تھا کہ پھر کبھی وہ اسکے خلاف جانے کی کوشش نا

کرے۔۔۔خان پور میں کسی کی ہمت نا ہوئی تھی اسکے خلاف بولنے کی تو پھر وہ چھوٹی سی لڑکی کیسے۔۔۔۔اسی کی وجہ سے لوگ اس سے بدگمان ہونے لگے تھے۔۔وہ خوف طاری کرنا چاہتا تھا سب پر۔۔۔

سامر کے ساتھ ساتھ مہیرہ کی آنکھیں بھی حیرت سے پھیلی۔۔۔۔آنکھ سے آنسو گرتے گالوں کو بھگونے لگا تھا اب۔۔۔اسحاق خان نے بمشکل درخت کا سہارا لیتے خود کو گرنے سے بچایا۔۔۔اتنا بڑا بہتان۔۔۔۔اسکی معصوم بیٹی پر۔۔۔اسکی برسوں کی بنائی عزت کو ملیا میٹ کر دیا گیا تھا اج اس جرگے میں۔۔۔پہلے ہی کب دکھ تھے۔۔پہلے کم رسوائی ملی تھی کہ اب۔۔۔۔

واحد سدیال اور شاھد جدیال سمیت وہاں کھڑے سب سرپنچ اب حازم اور سامر کو دیکھ رہے تھے۔۔وہ۔دونوں ایک سے بڑھ کر ایک تھے۔۔کسی ایک کی حکم عدولی کرتے تو خسارہ خود اٹھانا پڑتا۔۔۔

یہ تم سے ملتی رہی ہے تنہائی میں "کافی لمحوں بعد وہ بولنے کے قابل "
ہوا۔۔۔جو لڑکی شدید تکلیف میں بھی کسی غیر محرم کی مدد لینے سے انکاری
ہوئی تھی وہ کیسے۔۔۔وہ سرد نگاہوں سے حازم کو دیکھ رہا تھا جس کا ایک پل۔
کو رنگ فقط ہوا مگر پھر۔۔۔

ہاں بالکل۔۔اور تم جس لڑکی کی طرفداری کر رہے ہو سامر میر۔۔۔ "
جس کے عشق میں مرمٹے ہو۔۔یہ کئی بار مجھ سے تنہائی میں مل چکی
ہے۔۔اس کے معصوم چہرے پر نا جاؤ۔۔۔۔یہ ایک برکرار لڑکی ہے۔۔۔"
جرگے کے سامنے خود کو سچا ثابت کرنے کے لیے وہ یہ تک بھول گیا کہ جس
لڑکی پر بہتان لگا رہا تھا وہ لڑکی اسکے کافر دل کی پہلی تمنا تھی۔۔

اچھا تو پھر ٹھیک ہے۔۔۔وہ ایکدم مڑا۔۔اس سے پہلے کوئی کچھ سمجھتا۔۔۔ "
وہ۔پل میں مہیرہ تک پہنچا تھا اور اسکا بازو سختی سے پکڑے۔۔۔اپنے ساتھ
زبردستی کھینچا تھا۔۔۔۔

اسے کچھ سمجھ نا آیا۔۔۔خوف کے باعث جیسے جان نکلنے لگی تھی۔۔۔وہ اسکے
ساتھ گھسیٹی جاتی۔۔۔اسکو حیرت و خوف سے دیکھ رہی تھی۔۔۔جس نے
اسے بیچ جرگے میں لاتے۔۔۔ایکدم چھوڑا تھا یوں کہ وہ گرتے گرتے
بچی۔۔۔اسے کم از کم سامر سے ایسی امید نہیں تھی۔۔۔

باقی سب حیرت کی تصویر بنے اسے دیکھ رہے تھے جو کچھ لمحے پہلے اسکے حق
میں بول رہا تھا اب کیسے اسے سب کے حوالے کر سکتا تھا۔۔۔اسحاق خان
نے تڑپ کر آگے بڑھنا چاہا مگر واحد سدیال کے بندوں نے بے دردی سے
اسے پکڑ لیا تھا۔۔وہ چیخ رہا تھا۔۔

جرگے میں ایک پہلی بار افر تفری مچ گئی تھی۔۔۔جس کے آثار کچھ اچھے نہیں لگ رہے تھے۔۔

تنہائی میں یہ تم سے ملتی رہی ہے۔۔۔اور تم اس سے۔۔۔تو گناہ گار تم " دونوں ہو۔۔اور جو سزا پہلے صرف مہیرہ اسحاق کے لیے تجویز کی گئی تھی اب اسی سزا کے حق دار تم دونوں ہو۔۔۔

انصاف کرنا ہے تو پھر سب کے لیے انصاف کرو۔۔۔"اسکی سرد و سپاٹ آواز گھونجتی۔۔وہاں موجود ہر زی روح کو ساکت کر گئی تھی۔۔۔۔جس نے جرگہ لگایا تھا اسے ہی سزا سنائی جا چکی تھی۔۔۔اور یہ پہلی بار ہوا تھا۔۔۔۔۔

ہم تواب ہیں ہی مگر کاش ہمارے جیسے

دربدر ہونے سے پہلے ہی سنبھالے جائیں

تنہائی میں یہ تم سے ملتی رہی ہے۔۔۔اور تم اس سے۔۔۔تو گناہ گار تم "
دونوں ہو۔۔اور جو سزا پہلے صرف مہیرہ اسحاق کے لیے تجویز کی گئی تھی
اب اسی سزا کے حق دار تم دونوں ہو۔۔۔
انصاف کرنا ہے تو پھر سب کے لیے انصاف کرو۔۔۔"اسکی سرد و سپاٹ
آواز گھونجتی۔۔وہاں موجود ہر زی روح کو ساکت کر گئی تھی۔۔۔۔جس نے
جرگہ لگایا تھا اسے ہی سزا سنائی جا چکی تھی۔۔۔اور یہ پہلی بار ہوا تھا۔۔۔۔۔

کیا مطلب کے تمہارا سامر میر۔۔۔اب تم ہمارے خلاف جاؤ گے۔۔۔۔""
شاھد جدیال کو سب سے پہلے ہوش آیا تھا جبھی وہ چلاتے ہوئے بولے۔۔۔

حازم کے چہرے پر پل میں وحشت چھا گئی۔۔۔ایک بار پھر اسے زلیل کر رہے تھے وہ۔۔۔

آپ کے نہیں۔۔۔غلط فیصلے کے خلاف جا رہا ہوں۔۔۔میں نے پہلے بھی" کہا تھا میرے ہوتے ہوئے کوئی غلط فیصلہ نہیں ہو گا۔۔۔سو نہیں ہو گا۔۔۔۔ جو مجرم ہے اسے سزا دو۔۔۔۔۔ورنہ میں ادھر ہی ہوں۔۔۔۔سب کھڑے تھے۔۔وہ بیٹھ گیا کرسی پر۔۔ٹانگ پر ٹانگ رکھے وہ انہیں دیکھ رہا تھا۔۔۔" ہاتھ لگا کر دیکھاؤ لڑکی۔۔۔۔"سگار لگاتے اس نے لبوں کے درمیان رکھا۔۔۔۔

ان۔دونوں عورتوں نے سہم کر مہیرہ کو چھوڑا تھا۔۔۔وہ بھاگتے ہوئے باپ تک پہنچی۔۔اور انکا بازو تھام چکی تھی۔۔۔۔

جرگے میں ناتو غلط فیصلہ ہو گا ناہی کوئی بدمزگی۔۔سب بیٹھے۔۔۔"ایک " سرپنچ نے بھاری آواز میں کہاتو چارو ناچار سب کو بیٹھناپڑا تھا۔۔۔۔۔

" اسحاق خان۔۔۔ تمہیں آخری موقع دیا جاتا ہے۔۔۔۔اپنی بات واضح کرو۔۔یادرہے۔۔ جھوٹ کی گنجائش نہیں ہے۔۔۔"اسی سرپنچ نے سپاٹ لہجے میں کہا۔۔۔جہاں لوگ بکے ہوئے تھے وہیں کچھ ہمیشہ سے انصاف کرتے آئے تھے۔۔۔۔

" مگر فیصلہ۔۔۔۔"

" شاھد جدیال فیصلہ صرف تم نہیں بلکہ پورا جرگہ کرتا ہے۔۔۔۔اسے بات کرنے دو۔۔۔"اسے چپ کروادیا گیا۔۔۔۔

واحد سدیال سرد نگاہوں سے بیٹے کو دیکھ رہے تھے۔۔۔وہ ایسے سگار پی رہا تھا کہ وہاں اس کے علاوہ کوئی نا ہو۔۔۔ مگر وہ جانتے تھے۔۔۔ جیسے ہی اپنی مرضی کے خلاف فیصلہ اسے سنائی دے گا وہ بپھر جائے گا۔۔۔۔انہیں افسوس ہونے لگا۔۔کاش وہ اسے باہر نہیں بھیجتے۔۔۔۔

۔بولو۔۔۔۔اسحاق خان۔۔ جرگہ فیصلہ اسی کے حق میں کرے گا جو حق پر " ہو گا۔۔۔" چار و ناچار انہیں کہنا پڑا۔۔ورنہ وہ شاھد جدیال کے خلاف نہیں جانا چاہتے تھے۔۔انکی یاری برسوں پرانی تھی۔۔۔۔

سائیں۔۔۔میرے بچے معصوم ہیں دونوں۔۔۔۔پہلے میرے بیٹے " ارتسام کو رملہ بی بی کے قتل کے الزام میں جیل میں بند کروا دیا اور اب بیٹی پر جھوٹے الزام لگا رہیں ہیں۔۔۔۔م میری بیٹی نے خود دیکھا تھا حازم سرحان کو۔۔۔اس نے ہی اپنی بہن کا قتل کیا۔۔۔۔یہی نہیں پھر قتل کو خودکشی کا

نام دے کر میرے بیٹے پر۔ سارا الزام لگا دیا۔۔۔ میرے دونوں بچے نے گناہ ہیں۔۔۔" وہ بولتا جا رہا تھا۔۔۔ جرگے میں سکتا چھچھا گیا۔۔۔ کسی میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ اتنے لوگوں میں ایک غریب آدمی جدیال خاندان کے لوگوں پر بات کرتا۔۔ مگر اس وقت وہ ایک باپ تھا۔۔۔۔ اس کے پاس آخری موقع تھا دونوں کا بچانے کا۔۔۔

اور لڑکی تم۔۔۔۔ شاھد جدیال نے مہیرہ کو مخاطب کیا۔۔ وہ کچھ گھبرا گئی " تھی۔۔۔

تم کل جدیال حویلی میں کیا کرنے گئی تھی جبکہ اب وہاں تمہاری دوست " نہیں رہتی ہے۔۔۔" ان کا۔ لہجہ سرد تھا۔۔۔۔ حازم اسے دیکھ رہا تھا۔۔ اور سامر سگار کو۔۔۔! دونوں کا دھیان اسی پر تھا

وہ۔۔۔مجھے حازم نے بلایا تھا۔۔۔اس نے کہا!۔کہ۔۔اگر نا آئی تو پھر "
تمہارے بھائی کی لاش آئے گی۔!م۔۔میں گھبرا گئی تھی۔"اسے باپ کے
پاس ہونے کا سہارا تھا جبھی بولی تھی۔۔اس نے حازم کو نہیں دیکھا۔۔
دیکھتی تو شاید نا بول پاتی۔۔۔۔

سامر نے لب بھینچے۔۔۔۔تو وہ کسی کو بتا بھی سکتی تھی۔۔۔۔

حازم نے داد دیتی نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔۔۔

شاھد جدیال کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اسی سب کے سامنے مار دیں۔۔۔

انہیں اب لگ رہا تھا کہ جرگہ اس کے خلاف جا رہا تھا۔۔۔۔۔

اس نے غلطی کر دی تھی۔۔۔۔

سچ سب اگلا جا رہا تھا۔۔۔

واحد سدیال زرا حیران تھے۔۔انہیں یقین نہیں آ رہا تھا کہ حازم قاتل ہو
سکتا تھا پھر اتنا بڑا پلین۔۔۔

قمر جدیال پریشان تھے۔۔۔۔۔

باقی سب اور سننے کی چاہ میں تھے۔۔۔۔۔۔

"اور تمہارے پاس اس بات کا کیا ثبوت ہے۔۔۔۔کیا ثبوت ہے کہ حازم سرحان نے قتل کیا اور پھر تمہیں وہاں بلایا۔۔۔۔"انکی سرد آواز گھونجی تھی۔۔۔۔

اب کہ سامر نے بھی اسے دیکھا۔۔۔۔

حازم طنزیہ مسکرایا۔۔۔۔

اس نے کوئی ثبوت نہیں چھوڑا تھا۔۔۔۔۔۔

ماں۔۔لالا کدھر ہیں۔۔۔۔"وہ کافی دنوں بعد نیچے آئی تھے۔۔آسمانی"
رنگ کا شفون کا فراک پہنے۔۔اسکے بال اطراف میں پھیلے ہوئے تھے۔۔۔
چہرہ کافی سرخ ہو رہا تھا۔۔۔۔ارتسام کی باتیں اسے توڑ گئی تھی۔۔۔اس نے
اسکی محبت کو گالی دی۔۔اسے گالی دی۔۔۔محبت عزیز تھی بے حد تھی۔۔مگر
بات عزت پر آئی تو وہ پیچھے ہو گئی۔۔۔وہ پھر اندر نا گئی مگر اسکے خیال سے پیچھا
بھی نا چھڑا سکی تھی۔۔۔۔

بیٹا جرگہ ہے آج کوئی بہت بڑا۔۔۔۔وہ جو تمہاری دوست تھی نا "
" رملہ۔۔۔۔اسکے قتل کا بھی اور بھی۔۔

" کیا۔۔۔وہ ایکدم کھڑی ہوئی۔۔۔۔"اور کس کا۔۔۔۔"

پتا نہیں۔۔۔تمہارے بابا سائیں ہی بتا رہے تھے۔۔وہ جو لڑکا اندر جیل " میں بند ہے نا۔۔اسکے قتل کیس میں۔۔اسکی بہن ہے کوئی۔۔۔وہ کل انکی حویلی میں تھی۔۔انہوں نے اسے اندر ہی بند کر دیا اور آج جرگہ لگایا ہے اس پر۔۔۔پتا نہیں کیا سچ ہے کیا جھوٹ۔۔۔بے چاری قتل ہوئی یا۔۔۔۔

مگر انکی بات پوری ہونے سسے پہلے وہ باہر بھاگی۔۔۔ایکدم شدید خوفزدہ ہو چک تھی۔۔پھر سے مہیرہ مصیبت میں پھنس چکی تھی۔۔۔

" گل زار۔۔گاڑی نکالو جلدی۔۔مجھے جرگہ والی جگہ جانا ہے۔۔۔"

مگر بی بی سائیں نے منع۔۔۔۔"

میں اکیلی چلی جاؤں گی۔۔۔"وہ بے بسی سے بولی تو گل زار کو ماننا پڑا " تھا۔۔۔۔

پتا نہیں ہمیشہ مہیرہ ہی کیوں۔۔۔۔رملہ کے بعد اب اسکی ایک ہی دوست " بچی تھی۔۔۔مگر وہ حویلی گئی کیوں۔۔بتایا کیوں نہیں۔۔۔"اسکے دماغ میں کئی سوال تھے۔۔۔۔

پی کیپ سر پر پہنے۔۔۔وہ تھکا تھکا سا حویلی میں داخل ہوا۔۔۔۔تو حویلی میں سناٹا چھایا ہوا تھا۔۔۔اسے حیرت ہوئی۔۔۔رملہ کی ماں تو کمرے سے نکلتی ہی نہیں تھی۔۔پرسوں سے انکی طبیعت کافی خراب ہو چکی تھی تو انہیں ڈاکٹر

کے پاس لے کر گئے۔۔اسکی ماں بھی شاید ادھر ہی تھی۔۔۔۔مگر باقی سب۔۔۔۔

وہ لاؤنج میں آیا تو سامنے اسے دیکھتے رک گیا۔۔۔گلابی رنگ کی شلوار قمیض پہنے۔۔۔اسکے چھوٹے بال چہرے پر آ رہے تھے۔۔۔۔وہ گلدان میں تازہ گلاب کے پھول سجا رہی تھی۔۔۔

سنو۔۔۔گھر والے سب کدھر ہی۔۔۔۔۔۔۔"اسکی بات پوری نہیں " ہوئی کہ وہ ایکدم گھبرا کر مڑی۔۔۔کانچ کے گلدان نیچے گرتے ٹوٹ چکا تھا۔۔۔ایکدم اسے تاؤ آیا۔۔۔

کیا تم یہاں سب کچھ توڑنے کے لیے آئی ہو۔۔۔"ایکدم اسکا بازو " دبوچتے۔۔۔۔وہ نیم گر جا تھا۔۔۔۔عیسل اور گھبرا گئی۔۔۔

سائیں وہ۔۔۔وہ میں۔۔ڈر۔۔۔۔"

تمہارے ڈر کا میں کچھ کرتا ہوں۔۔۔"وہ سرد لہجے میں بولا۔۔ہر بات پر "
ڈر۔۔۔۔عیسل نے نفی میں سر ہلایا۔۔سبز رنگ آنکھیں آنسوؤں سے بھر چکی تھی۔۔۔کبیر نے زور سے اسے جھٹکا دیتے صوفے پر پٹخا۔۔وہ خود پیچھے ہوتی تو یقیناً کانچ پر پاؤں آجاتے۔۔۔نجانے وہ کیوں سوچ بیٹھا۔۔۔

کدھر ہیں سب۔۔۔"لبوں پہ ہاتھ پھیرتے اس نے خود کو نارمل کرنا چاہا" تھا۔۔۔عیسل کہاں جانتی تھی۔۔وہ ابھی کچھ بولتی کہ شکیلابی آگئی اس نے سکھ کا سانس لیا۔۔۔

" چھوٹے سائیں وہ جرگے ہے آج۔۔۔۔ "

ٹھیک ہے۔۔۔"یہ روز کی بات تھی۔۔۔اسے جرگے میں جانا ہر گز پسند" نہیں تھا۔۔۔جو کبھی گیا بھی مگر پھر پوچھ لیا۔۔۔۔

کچھ پتا ہے۔۔ کس بات کا جرگہ ہے۔۔۔"اسکی نگاہیں عیسل سے ہوتی" شکیلابی کی جانب گئی۔۔۔۔

وہ جی۔۔۔وہ رملہ بی بی کی جو دوست تھی۔۔وہی ماہی بی بی۔۔۔وہ کل " ادھر حویلی میں تھی جی۔۔۔ بڑے سائیں نے انہیں اندھیرے کمرے میں " بند کر دیا اور کافی الزام لگائے۔۔اسی بات پر جرگہ ہے۔۔۔

کبیر شل ہو گیا۔۔۔۔اتناسب ہو گیا تھا۔۔۔کل کوٹ جانے کے بعد وہ ادھر سے ہی ایک دوست کی طرف چلا گیا تھا۔۔حویلی میں اب اسکا دل نہیں لگتا۔۔مگر ایک دن میں کیا کیا ہو گیا۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔"وہ جیسے آیا تھا ویسے ہی نکل گیا۔۔۔۔۔ "

عیسل نے دل پر ہاتھ رکھتے سانسیں بحال کی۔۔۔۔

اسکا معصوم دل باغی ہو چکا تھا۔۔۔۔

سپنے سجانے لگا تھا۔۔۔۔

بولو لڑکی۔۔۔۔ہم کیسے مان لیں گے حازم سرحان نے ہی تمہیں بلایا"

ہے۔۔۔"شاھد جدیال پھر بولے تھے۔۔۔

ی۔۔یہ سچ کہہ رہی ہے۔۔۔اس نے جانے سسے پہلے مجھے بتایا "
تھا۔۔۔۔"آئینور کو اور کچھ سمجھ نہیں آئی تو جلدی میں یہی بول گئی۔۔۔۔

شاھد جدیال اور سامر نے اسے گھورا۔۔اسے وہاں آنا منع تھا۔۔باقی سب اسے دیکھنے لگے تھے۔۔وہ تیزی سے مہیرہ کے پاس پہنچ گئی تھی۔۔۔۔رملہ کو تو کوئی نہیں بچا سکا مگر ایک اور دوست کیسے کھوتی۔۔۔

حازم کے جبڑے بھینچے گئے۔۔۔۔۔

تو تم سب جانتی تھی۔۔۔"ایک اور سرپنچ نے اس سے پوچھا۔۔۔سب کی "
نگاہوں میں عزت تھی اسکے لئے۔۔۔مہیرہ کو جیسے سہارا مل گیا۔۔۔۔

جی۔۔۔مجھے سب پتا تھا۔۔۔رملہ کو میں ہی دیوان خانے تک چھوڑ کر گئی"
تھی۔۔اور پھر۔۔اسکی لاش ملی۔۔۔۔"وہ کوئی خوفزدہ نہیں تھی۔۔۔۔
اسے حازم کا ڈر بھی نہیں تھا۔۔اسکا باپ اور بھائی یہاں تھے۔۔۔۔وہ تفکر
سے بولی تھی۔۔۔۔۔

لوگوں میں سرگوشیاں شروع ہو گئی۔۔لوگ یقین کرنے لگے۔۔۔
حازم کو قاتل ماننے لگے تھے۔۔۔۔
حازم زمین کو گھور رہا تھا۔۔۔
اسکا باپ شدید بے چین ہو چکا تھا۔۔۔۔
جن سے اسے امید نہیں تھی۔۔
وہی اسکے خلاف بول رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

حازم سرحان اس میں کتنی سچائی ہے۔۔۔"سر پنچ حازم سے مخاطب "
ہوا۔۔۔۔۔

یہ جھوٹ ہے۔۔۔"وہ نفرت سے بولا تھا۔۔۔۔۔۔"

ی۔۔یہ میری بچی پر الزام ہے۔۔۔۔حازم ہی قاتل ہے اسی نے میری بچی"
کو بلایا۔۔اور اب رسوا کر رہا ہے جرگے میں۔۔۔"اسحاق خان اس سے زیادہ
اونچی آواز میں چلایا۔۔۔اسے فکر نہیں تھی کہ اسکا نتیجہ کیا ہو گا۔۔۔وہ اپنے
بچوں کو بچانا چاہتا تھا۔۔۔۔وہ بیٹا بیٹی نہیں۔۔اسکا خون تھے۔۔۔خود کی جان
جاتی اسے دکھ نا ہوتا جو اولاد کی تکلیف ازیت دے رہی تھی۔۔۔۔۔

بالکل۔۔۔۔حازم سرحان قاتل ہے۔۔۔اس بات کے گواہ یہاں موجود "
ہیں۔۔۔۔ایک گواہی تو مل گئی آپ لوگوں کو۔۔۔دوسری میں دلا دیتا

ہوں۔۔۔"سب نے اسے دیکھا۔۔۔۔وہ کافی کروفر سے چلتا ہوا آیا تھا۔۔۔ پی کیپ اب سر پر نہیں تھی۔۔بال کچھ ماتھے پہ آرہے تھے۔۔۔۔۔چہرے پر دل جلادینی والی مسکراہٹ تھی۔۔۔۔قمر جدیال نے دکھ سے آنکھیں بند کرلی۔۔۔شاھد جدیال کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی۔۔انکا خون انکے خلاف جارہا تھا۔۔۔۔حازم کا چہرہ سرد تھا۔۔۔۔

سامر نے بھی اسے دیکھا۔۔۔۔

تمہارے پاس کون گواہ ہے۔۔۔۔"واحد سدیال حیران تھے۔۔اب جیسے " انہیں یقین آرہا تھا کہ حازم قاتل تھا۔۔قاتل بھی اپنی ہی بہن کا۔۔انکا دل دھل گیا۔۔۔وہ بھی کافی ظالم تھے۔۔سرد مزاج تھے۔۔غرور سے بھرے تھے مگر قاتل۔۔۔آج تک کسی کا قتل تو نا کیا۔۔ناسوچا۔۔

میرا باپ۔۔۔۔کیوں باباسائیں۔۔۔۔"وہ کافی محبت سے باپ کی طرف مڑا۔۔۔مگر آنکھوں میں سرد پن تھا۔۔۔۔

کبیر یہ پاگل پن۔۔۔۔ "

نہیں باباسائیں۔۔۔۔پاگل پن نہیں ہے۔۔۔۔اسکالہجہ بھی بدل" گیا۔۔۔۔

اس نے جنونیت سے پسٹل نکال لی۔۔۔۔

" میں اس بوجھ کے ساتھ زندہ نہیں رہ سکتا ہوں۔۔۔جو سچ ہے۔۔جو آپ نے دیکھا۔۔وہ بتائیں۔۔جو بھی سچ ہے۔۔۔وہ۔ مہیرہ کے حق میں ہے یا حازم کے۔۔۔جو بھی ہے۔۔بس سچ بتائیں۔۔۔دوسری صورت میں اگر یہ

خود کشی ہے۔۔وہ بھی میری وجہ سے تو میں بھی مر جاتا ہوں۔۔یہ بوجھ ویسے بھی مجھے مار رہا ہے۔۔۔۔میں اور برداشت نہیں کر سکتا ہوں۔۔۔۔"اسکے لہجے میں کوئی مزاق نہیں تھا۔۔۔قمر جدیال تڑپ گئے۔۔جوان اکلوتا بیٹا تھا۔۔۔وہ کئی بار کہہ چکا تھا گواہی دینے کے لیے مگر وہ کیسے اپنے بھائی کے خلاف جاتے۔۔دونوں ہی خون تھے۔۔۔۔

سب سانس روکے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔شاھد جدیال بے چین ہو چکے تھے۔۔انکا دھیان تو کبھی گیا ہی نہیں اس طرف۔۔۔انہیں سب الٹا ہوتا نظر آ رہا تھا۔۔۔۔

قمر جدیال۔۔۔تمہارا بیٹا کیا کہہ رہا ہے۔۔۔۔کیا تم نے کچھ دیکھا" تھا۔۔۔کیا شاھد جدیال کی بیٹی کا قتل ہوا تھا۔۔۔کس نے کیا قتل۔۔۔۔۔ "کئی سوال پوچھے جا رہے تھے۔۔اور وہ ساکن تھے۔۔۔۔

میں مزاق نہیں کر رہا ہوں۔۔۔"پسٹل کنپٹی پر رکھ دی۔۔۔اور وہ۔مزاق" کر بھی نہیں رہا تھا۔۔۔وہ تھک چکا تھا اس سب سے۔۔اسے اب سکون چاہیئے تھا۔۔۔وہ زندگی دیتی یا موت۔۔۔۔اسے فرق نہیں پڑ رہا تھا۔۔۔

کبیر پسٹل۔۔۔۔۔"

اب اگر میری بات کا جواب نا ہوا تو ساری زندگی جواب دیتے رہنا۔۔میں " نہیں سن سکوں گا۔۔۔"عجیب جنون چھا گیا اس پر۔۔۔حالانکہ وہ قانونی کاروائی کرنے کا سوچے ہوئے تھا۔۔کیس بھی فائل کیا تھا مگر۔۔یہ موقع۔۔۔کیسے ہاتھ سے جانے دیتا۔۔۔

مہیرہ نے بھی جیسے سانس روک رکھا تھا۔۔۔

آئنور بھی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔شاھد جدیال کو یقین ہو گیا کہ اب اسکا بیٹا ہار گیا تھا۔۔۔

سامر نے نفرت سے حازم کو دیکھا۔۔۔

وہ۔ قاتل تھا اپنی ہی بہن کا۔۔۔۔

وہ تو آئنور پر سخت دھوپ نہیں پڑنے دے سکتا تھا تو حازم اتنا جگر کہاں سے لایا۔۔۔ قتل کر دیا۔۔بے گناہ کا۔۔ایک معصوم کا۔۔۔۔

ہا۔۔۔ہاں۔۔۔سچ ہے۔۔۔۔رملہ کا۔۔۔۔۔ قتل ہوا تھا۔۔اور حازم" سرحان نے کیا تھا۔۔۔۔ا۔۔۔اور پھر۔۔ارتسام پر الزام۔۔۔۔۔سب الزام لگائے۔۔۔۔میرے سامر مارا تھا اسے۔۔وہ شادی سے ناخوش تھی۔۔ کبیر۔۔اسے پسند نہیں تھا۔۔۔۔وہ شاھد جدیال سے بات کرنے آئی تھی۔۔۔اور۔۔۔حازم نے غصے میں اکر اسکا گلا دبا دیا۔۔۔۔" آنکھیں شدت سے بھینچے۔۔۔وہ بولتے چلے گئے۔۔۔سب شل ہو گئے تھے۔۔۔

انہیں یقین نا آیا۔۔۔۔کبیر نے تھکے ہارے پسٹل والا ہاتھ نیچے کیا۔۔۔۔ کیسے مری ہو گی۔۔کتنا تڑپی ہو گی۔۔مزاحمت کی ہو گی۔۔۔۔۔مگر ترس نہیں کھایا کسی نے۔۔اس نے شدید نفرت سے باپ کو دیکھا۔۔۔

شاھد جدیال۔۔۔تم اب کیا کہو گے۔۔۔"سر پنچ گرجے تھے۔۔۔"

جھوٹ۔۔۔۔جھوٹ۔۔۔۔"

تمہیں افسوس نہیں ہوا۔۔۔ہاں۔۔۔۔بیٹی تھی تمہاری۔۔۔تمہارا " خون۔۔۔۔تم نے کیسے مرنے دیا۔۔۔

اور حازم تم۔۔اس قدر گر گئے۔۔۔تمہیں رحم نا آیا۔۔۔۔"وہ حیرت کی شدت سے چلا اٹھے۔۔۔مہیرہ رو رہی تھی۔۔۔وہ بے گناہ ثابت ہو گئی۔۔

اسکا بھائی بھی۔۔۔وہ تشکر سے رو رہی تھی شاید یار ملہ کا دکھ پھر تازہ ہو گیا۔۔۔۔

اسحاق خان نے تشکر سے آسمان کو دیکھا۔۔۔۔

لوگ حازم اور اس کے باپ پر تھو تھو کرنے لگا۔۔

اسے شرم دلانے لگے۔۔۔

افسوس کرنے لگا۔۔۔۔

غصہ کرنے لگا۔۔۔۔

حالانکہ جرگے میں اس بس کی اجازت نہیں تھی مگر شور سا مچ گیا تھا۔۔۔۔

اب کیا سزا سنائیں گے۔۔ مجرم کو۔۔ کیونکہ چربیلی قاتل کے لیے نہیں" ہوتی۔۔۔"سامر نے تفکر سے پوچھا۔۔۔اگر دوستی کا کچھ لحاظ بچا تھا تو مر گیا۔۔ایک قاتل اسکا دوست ہر گز نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔۔

یہ جرگہ تم سے سارے اختیار لیتا ہے شاھد جدیال۔۔۔تم یا تمہارے " خاندان کا کوئی فرد اب اس قابل نہیں رہا کہ وہ قابل عزت کہلایا جائے۔۔۔۔حازم کے خلاف اب فیصلہ عدالت کرے گی۔۔۔اسے سزائے موت ہونی چاہیے۔۔۔۔جرگے کی کوئی بھی سزا اس کے لیے کم ہے۔۔۔"سب کھڑے ہو گئے۔۔۔۔

یہ۔۔میری خاندانی "

مگر قاتل بننے کے بعد تم لوگ خاندانی نہیں رہے۔۔۔قتل بھی اپنی بہن" بیٹی کا۔۔۔شہروز سائیں۔۔۔۔اس سے دستار لے لو۔۔۔باقی کے سب اختار لے لو۔۔۔یہ اس قابل نہیں ہے۔۔۔اور اسحاق خان اور اسکے بچوں سے جرگہ معزرت کرتا ہے۔۔۔۔عدالتی کاروائی میں ہر طرح سے انکا ساتھ دیا

جائے گا۔۔۔انکو تحفظ دیا جائے گا۔۔۔"اسحاق خان نے اسکے سر ہر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔۔۔۔۔۔

حازم خاموش تھا۔۔۔لوگوں کی طرح بھری نگاہیں اس میں بھی نفرت بھر چکی تھی۔۔۔کئی جملے اسکے کانوں تک پہنچے تھے۔۔۔۔۔کبیر کب کا جا چکا تھا۔۔۔۔

شاھد جدیال۔۔۔۔انکے تحفظ کی زمہ داری تمہاری ہے۔۔۔۔"شاھد" جدیال نے سر ہلایا۔۔۔وہ ابھی تک بے یقین تھے۔۔۔

شہروز آگے بڑھا۔۔۔۔۔

شاھد جدیال چلا رہے تھے۔۔۔۔مگر شہروز نے بے دردی سے پگ ان کے سر سے اتار لی۔۔۔

اسی عزت۔۔ غیرت و مرتبے کی وجہ سے قتل لیا۔۔آج یہی نہیں رہی "
تمہارے پاس۔۔۔۔"سب سے بڑے سرپنچ گرجے تھے۔۔۔۔۔

حازم وہاں سے نکل پڑا۔۔۔۔
نفرت سے اسکا انگ انگ بھر گیا۔۔۔۔

" بہن کا قتل کر دیا۔۔۔"
" خدا غارت کرے ایسے لوگوں کو۔۔۔"
" غیرت کے نام پر قتل۔۔۔ غیرت ہوتی تو قتل کی نوبت نا آتی۔۔۔ "
ہائے سفاک لوگ۔۔۔۔ایسے لوگوں کے ہاں تو بیٹیاں محفوظ ہی "
" نہیں۔۔۔
" ایسے لوگوں کو اوپر والا اپنی رحمت سے محفوظ رکھے۔۔۔۔ "

" ظالم لوگوں سے اللہ نے رحمت چھین لی۔۔۔۔ "

کئی اور تیز جملے اسکے کانوں تک ائے تھے۔۔۔

لوگ اسے پہلے عزت سے رستہ دیتے اب خوف و نفرت سے پیچھے ہو رہے تھے۔۔۔۔

اس پر لفظوں کے تیر اچھالے جا رہے تھے۔۔۔۔۔

شاھد جدیال چلا رہا تھا مگر اس سے سب اختار لے لیے گئے۔۔۔ قمر جدیال چلے گئے۔۔۔۔

لوگ باتیں کرتے۔۔۔نکلتے جا رہے تھے۔۔۔۔

" گل زار۔ان لوگوں کو حویلی لے چلو۔۔اب یہ وہیں رہیں گے جب تک حالات بہتر نہیں ہوتے۔۔"سامر نے گل زار سے کہا۔۔۔۔ نگاہیں اس پر

تھی مگر جلد سنبھل گیا۔۔۔کئی لوگوں نے ان پر بھی باتیں کی۔۔۔آئینور کی خوشی کا تو کوئی ٹھکانہ نہیں رہا تھا۔۔۔۔۔

مگر میری ماں۔۔۔وہ ایکدم برائے راست اس سے مخاطب ہو گئی۔۔ بھیگی" آنکھیں گلابی چہرہ۔۔۔سرخ ہونٹ۔۔۔بکھرے بال۔۔سامر کے دل کو ایک بار پھر لے گئی۔۔۔اسکی دھڑکنیں مدھم ہو گئی۔۔۔مگر جلد سنبھل گیا۔

وہ پہنچ رہیں ہیں۔۔آپ لوگ چلیں۔۔۔۔"اسحاق خان کو بھی یہی ٹھیک " لگا۔۔یہ جرگے کا فیصلہ تھا۔۔انکے حق میں بہتر بھی تھا۔۔ایسا نہیں تھا کہ وہ ڈر رہے تھے مگر احتیاط ضروری تھی۔۔۔۔۔

مجھے یقین نہیں آرہا اب تم میرے ساتھ رہو گی۔۔۔"آئینور اسے گاڑی " میں بیٹھاتے ہوئے بولی۔۔۔وہ خوشی سے جیسے پاگل ہونے کو تھی۔۔۔۔۔

وہ لوگ گاڑی میں بیٹھ گئے۔۔۔گاڑی دور ہو گئی تھی۔۔۔۔

شاھد جدیال اب بھی چلا رہے تھے۔۔بہس کر رہے تھے۔۔۔۔مگر فیصلہ ہو چکا تھا۔۔سامر مطمئن تھا اب باقی تو جا سکتے تھے واپس مگر وہ مہیرہ کو واپس جانے نہیں دے گا۔۔۔اسنے شدت پسندی سے سوچا تھا۔۔۔

سا۔۔۔سائیں۔۔کدھر جا رہیں ہیں۔۔۔"اس کے کہنے پر وہ چائے بنا کر" لائی مگر اسے اپنا سامان بند کرتے دیکھ کر بے ساختہ ہو چھ بیٹھی تھی۔۔۔

کبیر پیچھے مڑا۔۔۔اور پھر اسکی جانب آیا۔۔۔آنکھیں شدید سرخ ہو رہی تھی۔۔۔وجہی چہرہ بالکل سرد تھا۔۔۔"ہاں جا رہا ہوں۔۔۔"وہ سرد نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔اسکے ہاتھ سے چائے لیتے۔۔اسکی انگلیوں نے عیسل کی انگلیوں کو چھوا۔۔۔اسکا دم۔ جیسے دھڑکنا بھول گیا۔۔۔

ک۔کدھر۔۔۔"وہ کیوں پوچھ رہی تھی۔۔۔۔ "

تم سے مطلب۔۔۔۔"کبیر نے اسے گھورا تو وہ شرمندہ ہو گئی۔۔۔"

معزرت سائیں۔۔۔۔"ابھی خواب دیکھے بھی نہیں تھے کہ ٹوٹنے" لگے۔۔۔۔۔

ابھی وہ مر کر جاتی ہی کہ۔۔۔

رکو۔۔"وہ غرایا۔۔۔عیسل کا دل کانپ گیا۔۔۔۔"

یہ کیا بنایا ہے۔۔۔نمک کیوں ڈالا ہے اس میں۔۔۔"وہ شدید غصے سے "
بولا تھا۔۔۔عیسل نے گھبرا کر اسے دیکھا۔۔۔

م ن۔۔میں نے نہیں وہ شکیلا۔۔۔۔"

لو پیو اسے اب۔۔۔۔"اس نے زبردستی اسکے ہاتھ میں کپ پکڑایا۔۔۔ "

م۔میں چائے نہیں۔۔۔۔"

ختم کرواسکوا بھی کہ ابھی۔۔۔۔"اسکالہجہ سرد تھا۔۔۔عیسل نے کپکپاتے " ہاتھوں سے کپ لبوں کولگایا۔۔۔۔۔اسے حیرت ہوئی

مگراس میں تو چینی۔۔۔۔"

کبیر نے واپس چھین لیا"اب ہوگئی ہوگی۔۔۔نکلواب۔۔۔"وہ کافی سنجیدہ تھا۔۔۔۔اسکاہاتھ پکڑ کر کمرے سے باہر کیا۔۔۔

مگراس میں نمک نہیں۔۔۔۔۔"

دروازہ اس کے منہ پر بند ہوگیا تھا۔۔۔۔اسکی حرکت سوچنے عیسل کادل اب تیزی سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔۔۔

کبیر نے اسکے لبوں کے نشان پر چھوا انگلیوں سے۔۔۔اور کپ ٹیبل پر پٹخ دیا۔۔۔۔اس کا دماغ شل ہو رہا تھا۔۔۔۔اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا، مگر اتنا وہ جانتا تھا کہ اب وہ حویلی میں نہیں رہنا چاہتا تھا۔۔۔کسی قیمت پر نہیں۔۔۔۔۔

اس نے کرسی پر گرتے۔۔وائن کی بوتل لبوں سے لگائی۔۔اور کرسی پر جھولنے لگا۔۔۔۔حازم چین سے بیٹھنے والوں سے نہیں تھا۔۔۔۔اسے ڈر بھی نہیں تھا۔۔۔وہ بس انتظار میں تھا کب اسے سزا ہو۔۔۔کب وہ جیل جائے یا کب پھانسی ہو۔۔۔۔وہ بس قانونی طور پر کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔۔"واحد سدیال چلائے مگر اس پر فرق " نہیں پڑا۔۔۔۔اسکی ماں سب سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

میں اور کچھ نہیں جانتا۔۔۔بس اسکے باپ سے بات کریں۔۔ورنہ میں" خود کروں گا۔۔۔"وہ ضدی لہجے میں بولا۔۔۔وہ اتنی پاس تھی اب دوری برداشت نہیں تھی۔۔۔۔

وہ ہماری زمہ داری ہے۔۔۔میر۔۔"انہوں نے تھک کر۔ سمجھانا" چاہا۔۔۔۔

تو میں "ہماری" سے صرف "اپنی" زمہ داری بنانا چاہتا ہوں۔۔۔اور آپ" بھی چاہتے تھے میں شادی کر لوں۔۔اب جب مان رہا ہوں تو کیا مسئلہ ہے۔۔"اسے غصہ آنے لگا تھا۔۔۔۔

تمہیں ہزاروں بہتر لڑکیاں۔۔۔ "

وہ ایکدم کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

بہتر کوئی مجھے کچھ نہیں پتا۔۔۔وہ میرے گھر میں ہے۔۔میری پسند "
" ہے۔۔۔اگر کچھ غلط کیا تو زمہ دار آپ ہوں گے۔۔۔

تم۔۔۔تم باپ کو دھمکی دے رہے ہو۔۔۔اور کیا غلط ہاں۔۔۔"انکا دماغ"
آؤٹ ہو گیا۔۔۔

میں کچھ نہیں جانتا ہوں۔۔بس اتنا چاہتا ہوں کہ وہ جلد میرے نکاح میں "
ہو۔۔۔جلد مطلب جلد۔۔۔۔ایسا نا ہوا تو مجھ سے کسی اچھے کی امید نا
رکھنا۔۔۔"اسکے لہجے میں ضد تھی۔۔واحد سدیال نے سر پکڑ لیا۔۔۔۔

بیٹا۔۔تم غصہ کیوں ہوتے ہو۔۔۔ہم سوچتے ہیں۔۔۔"ماں جانتی تھی"
اسکی طبیعت کو۔۔ جبھی محبت سے بہلانا چاہا۔۔۔۔مگر اب اسے 'محبت' ہی
بہلا سکتی تھی۔۔۔

سوچنے کا وقت نہیں ہے ماں۔۔۔مجھے وہ چاہیئے ہے تو ہے۔۔۔میں اب"
حویلی میں تب آؤں گا جب وہ میرے لیے سج چکی ہو گی۔۔۔"انکا ماتھا چومتے
وہ نکل گیا تھا باہر۔۔۔۔

دیکھ لیا۔۔۔کیسے باپ کو دھمکی دی ہے۔۔۔بے غیرت۔۔۔۔باپ کا لحاظ"
نہیں ہے اس میں۔۔۔"وہ ہنوز سر پکڑے بیٹھے تھے۔۔۔

آپ نے ہی اسے ایسا بنا دیا ہے۔۔۔"انہوں نے دکھ سے کہا۔۔۔۔واحد "
سدیال انہوں گھورنے لگے تھے۔۔۔

❤❤❤

😁😍 لو ایک سیاپا تو ختم ہوا

😎😂 نکاح کے بارے میں کیا خیال ہے

😳😳 کبیر عیسل کو ملایا جائے یا چھوڑ دیا جائے۔۔

😘 اپنی رائے ضرور دیں۔۔۔

گروپ لنک

https://face-book.com/groups/1778689675634647/"

تم کس کی اجازت سے حویلی سے باہر نکلی۔۔۔تم نے اپنے بال کس سے پوچھ کر کٹوائے۔۔۔۔ہاں۔۔۔"شدید غصے میں اسکا بازو دبوچتے۔۔وہ نیم گرجا تھا۔۔۔اسکے بال تو اسے حد سے زیادہ پسند تھے۔۔۔کندھوں سے بمشکل

نیچے تک آتے بال دیکھ کر اسکا غصہ سوا نیزے پر پہنچ گیا!۔۔ مہیرہ ایک پل کو گھبرا چکی تھی۔۔۔

میرا بازو۔۔۔ چھوڑیں۔۔مج۔۔۔۔ "

میں یہاں بکواس کر رہا ہوں۔۔۔۔جواب دو۔۔۔۔"اسکی مزاحمت اور جواب نا دینا اسے اور تیش دلا رہا تھا۔۔۔ مہیرہ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی۔۔۔۔

مجھے چھوڑیں ورنہ۔۔۔۔۔ "

ورنہ کیا۔۔۔"اس نے گرفت بازو پہ اور تنگ کرتے اسے پاس" کیا۔۔۔ مہیرہ کی سانسیں مدھم ہونے لگی۔۔۔

میں آپکی شکایت لگاؤں گی سب کو۔۔۔آپ میرے ساتھ ایسا ہر گز نہیں "
کر سکتے ہیں۔۔۔"مزاحمت ترک کرتے۔۔وہ اسے دیکھتے کافی خفگی وغصے
سے بولی۔۔البتہ اسکے اتنے پاس ہونے پر اسکا دل شدت سے دھڑک رہا
تھا۔۔رنگت گلابی ہو رہی تھی۔۔۔سامر عیش عیش کر اٹھا۔۔۔۔

اسکی پناہوں میں۔۔اسکے کمرے میں کھڑی۔۔۔وہ اسکی آنکھوں میں
آنکھیں ڈال کر اسے دھمکی دے رہی تھی۔۔۔

تم مجھے دھمکی دے رہی ہو۔۔۔"اسے جیسے یقین نا آیا۔۔۔کنپٹی کی رگیں "
ابھری ہوئی تھی۔۔۔اسکے سامنے مہیرہ چھوٹی اور کافی نازک لگ رہی تھی وہ
دو پل میں اسکے ہوش ٹھکانے لگا سکتا تھا۔۔۔

میں۔۔۔دھمکی نہیں۔۔۔دے رہی۔۔میں سچ میں۔۔۔۔اسکی آواز تھم " گئی۔۔دل تھم گیا۔۔۔۔ہاتھ بے ساختہ اسکے بازو پر گیا تھا۔۔۔۔

وہ جو کب سے ضبط کیئے ہوئے تھا۔۔ضبط کھو بیٹھا۔۔۔۔اتنی شدت سے اسے چھوا کہ وہ جیسے سانس لینا بھول گئی۔۔۔دھڑکنیں رکتی پھر تیزی سے دھڑکنے لگی۔۔۔خون کی گردش جیسے تیز ہو گئی تھی اسے امید نہیں تھی۔۔ ہر گز نہیں تھی۔۔۔اسکی بولتی بند ہوئی۔۔۔۔آنکھیں بھی بند ہو گئی۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔بڑی زبان چل رہی تھی ابھی تمہاری۔۔۔بتاؤ تو سہی۔۔۔ " کس کی دھمکی دے رہی تھی مجھے۔۔۔"بھاری آواز۔۔بوجھل لہجہ۔۔۔مگر آنکھوں میں ہنوز سختی تھی۔۔اس کے کٹے بال اس کی برداشت سے باہر ہو رہے تھے۔۔نگاہیں بے مروت سی ان بھیگے لبوں کو چھونے لگی۔۔۔۔ اسے زرا سا چھوا تو تشنگی مٹنے کے بجائے پوری روح پر سوار ہو گئی۔۔۔۔ہاتھ

اسکے بازو سے ہوتا کمر پر چلا گیا تھا۔۔۔سب بے ساختہ تھا۔۔۔ مہیرہ کو جیسے ہوش آیا۔۔۔

میر۔۔۔۔م۔۔۔"

تم جانتی ہو آج تک کسی نے مجھ سے اس لہجے میں بات نہیں کی۔۔اتنے " نکھرے نہیں دیکھائے۔۔اتنا نظر انداز نہیں کیا جتنا دو دنوں میں تم مجھے کر چکی ہو۔۔۔جانتی ہو یہ جو میں برداشت کر رہا ہوں کس قدر نا قابل برداشت ہے۔۔۔۔"اسکا لہجہ بدل گیا۔۔سرد ہو گیا۔۔یہ لڑکی اس کے دل و دماغ کو اپنے کنڑول میں لے چکی تھی۔۔۔ضد میں اسکا کوئی ثانی نہیں تھا۔۔۔وہ اسکی ہر ضد مان رہا تھا۔۔

کوئی اسکی بات کے خلاف نہیں جاتا۔۔یہ لڑکی مسلسل اپنی مرضی کر رہی تھی۔۔۔

وہ کسی کی اونچی آواز برداشت نہیں کرتا اور یہ لڑکی اسے دھمکیاں دے رہی تھی۔۔۔اس کے سامنے کھڑی۔۔۔اسکی پناہوں میں بے بس۔۔۔اتنی ہمت اسے صرف نکاح کے دو بول دے گئے۔۔۔ گر جو وہ محبت کا اعتراف کر لیتا تو کتنا بچتا خود کے پاس۔۔

م۔مجھے کچھ نہ۔۔ نہیں پتا۔۔۔مجھے بس اپنے کمرے میں۔۔۔۔۔سامر میر " نے اسے شدت سے بیڈ پر پٹخ دیا۔۔۔اس کی برداشت یہی تک تھی۔۔۔۔ مہیرہ شدید خوفزدہ سی ہوتی اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

جا کر دیکھاؤ اب مجھے اس کمرے سے باہر۔۔۔۔میں دیکھتا ہوں کیسے جاتی " ہو۔۔۔"وہ صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھ گیا۔۔سگار سلگاتے۔۔۔وہ سپاٹ نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا تھا۔۔۔۔

اس سے محبت نہیں عشق تھا۔۔۔

اسکی طلب کی تمنا نہیں جنون تھا۔۔۔

اسکی ہر ادا پر دل مر مٹتا۔۔۔ مگر اتنے جلدی اس سے یہ برداشت نہیں ہو رہا تھا کہ وہ اس قدر اس پر حاوی ہو رہی تھی۔۔ایسے انداز اسے کبھی برداشت نہیں کرنے پڑے۔۔۔اب جب کر رہا تھا تو انا آڑے آ رہی تھی۔۔۔

مہیرہ کچھ دیر ویسے ہی بیٹھی خوفزدہ سی اسے دیکھتی رہی۔۔۔۔سیاہ بال لوز کرل سے دائیں کندھے پر بکھرے تھے سارے۔۔۔رنگت۔۔کچھ دیر پہلے لمس کے احساس سے شدید گلابی ہو رہی تھی۔۔۔سگار کا دھواں اسکی برداشت سے باہر تھا۔۔۔اس نے جب دیکھا۔۔۔سامر نے آنکھیں بند کرتے۔۔سر صوفے سے ٹکا لیا تو وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔کچھ دیر اور اس کے ساتھ کمرے میں نہیں رہ سکتی تھی۔۔اسکی ماں جانے اسے کہاں ڈھونڈ رہی ہوتی۔۔۔۔چپل ادھر ہی اتارتے وہ۔۔۔سامر پر نظریں جمائے دروازے کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔سامر کا دماغ بالکل آؤٹ ہو گیا تھا پل میں۔۔۔

ہم اسی آس پہ بگڑے ہیں کئی برسوں سے
تیرے ہاتھ لگیں گے تو سدھر جائیں گے

مگر۔۔۔۔۔وہ تو ابھی چھوٹی ہے۔۔۔"مہیرہ کی ماں کافی پریشان ہو چکی" تھی سن کر پریشانی سے زیادہ حیرانگی بھی تھی۔۔۔ان لوگوں کو یہاں آئے ہفتے سے زیادہ گزر گیا تھا اور سامر کا کچھ نہیں پتا تھا۔۔۔وہ کال تو اٹھاتا ہی نا اور میسجز دیکھ کر چھوڑ دیتا۔۔شاید اسے ابھی تک اپنے مطلب کا میسج نہیں ملا تھا۔۔۔اس سے پہلے ایسا کبھی نہیں ہوا تھا جبھی ان دونوں کو ہار ماننی پڑی۔۔ سامر کی ماں تو رضامند تھی مگر واحد سدیال نہیں چاہتے تھے مگر پھر انہیں ماننا پڑا۔۔۔۔

جبکہ مہیرہ کے ماں باپ کچھ پریشان سے ہو گئے تھے۔۔کیس چل رہا تھا۔۔ چھ دن بعد سنوائی تھی اور ان سب کو یقین تھا کہ پہلی سنوائی میں ہی وہ رہا ہو جاتا اور حازم کو گرفتار کر لیا جاتا۔۔۔حازم کے خلاف کافی گواہ تھے۔۔۔۔وہ مطمئن تھے مگر یہ بات۔۔۔۔

چھوٹی تو نہیں ہے بہن۔۔۔ماشاءاللہ سے کافی بڑی ہو گئی ہے۔۔پھر" حالات ایسے ہیں کہ اسے محفوظ ہاتھوں میں دے دینا چاہیے۔۔۔سامرا سے بہت خوش رکھے گا۔۔۔۔"وہ کسی طرح بس انہیں آج ہی منا لینا چاہتی تھی۔۔۔۔

ارتسام کے بغیر اتنا بڑا فیصلہ لینا ممکن نہیں ہے۔۔۔"اسحاق خان نے کمزور" کا احتجاج کیا تھا۔۔۔

نکاح ہی کریں گے۔۔رخصتی ارتسام کے آنے پر ہی ہو گی۔۔۔۔میں جانتی" ہوں کافی جلدی ہے مگر ہم اگر آپ لوگوں کو اعتراض نا ہو تو اتوار کو سادگی سے نکاح رکھنا چاہتے ہیں پھر رخصتی پر سارے ارمان پورے ہو جائے گے۔۔۔۔"ابھی حالات ایسے تھے بھی نہیں کہ وہ دھوم دھام سے نکاح کرتے۔۔مگر اکلوتا بیٹا تھا۔۔انکے بہت ارمان تھے۔۔۔

آخری فیصلہ مہیرہ کا ہی ہو گا۔۔۔"اسحاق خان سنجیدگی سے بولے تھے۔۔" سامر میر کو کون نہیں جانتا تھا۔۔وہ کافی سلجھا ہوا تھا۔۔۔۔مگر بات بیٹی کی زندگی پر آئی تو وہ اور بھی چھان بین کروانا چاہتے تھے۔۔۔۔۔

بالکل بیٹی کی مرضی کے بغیر تو کچھ نہیں ہو گا۔۔آپ اس سے ضرور" پوچھیں۔۔۔"وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ان کے ساتھ ہی ان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔جیسے ابھی تک یقین نا ہو۔۔۔

میں سامر کے مطابق پوچھ گچھ کرتا ہوں تم مہیرہ سے بات کرو۔۔۔پہلا رشتہ خدا کی طرف سے ہوتا ہے۔۔۔امید ہے اچھا ہی ہو گا۔۔۔" انہوں نے سر ہاں میں ہلایا ہے۔۔۔اتوار پرسوں تھا۔۔۔زیادہ وقت تھا ہی کدھر۔۔۔۔

❤❤❤

کیا۔۔۔۔۔۔" آئینور اتنے روز سے چیخی کے اسکی ماں نے کان پر ہاتھ رکھ لیے تھے۔۔۔

" تمہیں کب تمیز آئے گی۔۔۔آرام سے بولو۔۔۔"

ماں سچ میں۔۔۔۔ماہی اور لالا۔۔۔۔اووو خدایا۔۔۔۔۔"اسے یقین نہیں "
آرہا تھا۔۔۔۔خوشی سے اسے سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کہ کیا بولے۔۔۔۔مہیرہ
اسے بے حد پسند تھی۔۔رملہ کی موت کے بعد تو بس وہی تھی۔۔۔۔کہیں نا
کہیں دل میں اس نے ایسا چاہا مگر سامر نہیں مانتا۔۔۔۔مگر اب یہ خبر سن کے
اس کے پاؤں زمین پر نہیں لگ رہے تھے۔۔۔۔

ماں۔۔لالا خود چاہتے ہیں ایسا۔۔۔!"وہ ان کے پاس بیٹھتے !رازداری "
سے بولی تو ماں اسے
دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔

نہیں۔۔میں نے اسے راضی کیا ہے۔۔اچھی بچی ہے ماہی۔۔خوش رہے گی"
اور سامر بھی اسکے ساتھ خوش رہے گا۔۔۔"وہ ایک بہن کے سامنے بھائی کی
بے باک ضد چھپا گئی تھی۔۔بلکہ باقی بھی کسی کو نہیں بتایا تھا۔۔۔۔

اووو۔۔وہ زرا مایوس ہوئی۔۔۔"مگر خیر ہے۔۔ماہی اتنی پیاری اور معصوم" ہے۔۔۔لالا کو اس سے پیار ہو جائے گا۔۔۔۔"وہ پر یقین تھی۔۔۔

ہٹ پرے۔۔بد تمیز۔۔۔"وہ سامر کو کال لگانے لگی تھی۔۔۔۔انہیں" یقین تھا وہ لوگ انکار نہیں کریں گے۔۔۔۔

آئینور بھاگ کر کمرے سے نکلی تھی۔۔اسے ماہی کو بتانا تھا۔۔۔۔۔

م۔۔میں۔۔۔۔"اسکا چہرہ پل میں شدید سرخ پر گیا۔۔دھڑکنیں سینے میں" مچلنے لگی تھی۔۔۔۔اس کے سامنے سامر میر گھوم گیا۔۔وجہی خوبرو۔۔۔ شخص کسی کی بھی چاہ ہو سکتا تھا۔۔۔جرگے کے بعد وہ کئی بار اسے سوچ چکی

تھی جیسے اس نے اسے بچایا۔۔۔ہر ملاقات۔۔۔ کبھی کبھی نگاہیں بھٹکتی اسے ڈھونڈنے لگتی مگر وہ ایک بار بھی نظر نہیں آیا تھا۔۔ مگر اس نے ایسا نہیں سوچا۔۔۔ابھی تو اسے مانگا بھی نہیں۔۔چاہ بھی نہیں کی۔۔۔۔پھر کیسے۔۔۔اسکا دل پاگل ہونے لگا تھا۔۔۔

" ہاں تو اور کون۔۔دیکھ ماہی۔۔اچھے رشتے بار بار نہیں آتے۔۔۔پھر حازم سرحان۔۔۔تو جانتی ہے۔۔اور سامر اور یہ حویلی والے بھی سب جانتے ہیں ہمیں یا تجھے کوئی صفائی نہیں رہنے پڑے گی۔۔۔لڑکا بہت اچھا ہے۔۔۔۔ "
وہ اسے یقین دلا رہی تھی۔۔۔

" مگر پھر بھی۔۔۔ہماری ماہی لاکھوں میں ہے۔۔۔تو بس ایک بار انکار کر۔۔پھر کوئی یہ بات نہیں کرے گا۔۔۔شادی تجھے کرنی ہے۔۔زندگی

تیری ہے۔۔۔فیصلہ تیرا ہو گا۔۔۔"وہ اس کے لیے فیصلہ کرنا آسان بنا رہی تھی۔۔۔بیٹی کب اتنی بڑھ ہو گئی انہیں پتا ہی نہیں چلا۔۔۔

مہیرہ نے گھبراہٹ میں ہاتھ مسلے۔۔۔۔اسکے سرخ گال انگاروں کی طرح دہک رہے تھے۔۔۔۔دل کی حالت غیر تھی۔۔۔۔کچھ بولا ہی نہیں جا رہا تھا۔۔۔

م۔۔۔مگر میں۔۔۔۔بھائی کے بغیر شادی۔۔۔۔نہیں کرنا چاہتی۔۔۔""" آخر کار یہی بول پائی۔۔اسکی ماں صدقے واری ہوئی۔۔۔۔

ابھی تو نکاح ہے۔۔۔رخصت تو ارتسام کے سامنے ہو گی۔۔۔اور فکر نا" کر۔۔۔تو راج کرے گی۔۔۔"اسکا ماتھا چومتے انکی آنکھیں نم ہو گئ تھی۔۔۔۔۔

وہ اٹھ کر چلی گئی۔۔۔۔ مہیرہ اس سے زیادہ رضامندی میں اور کچھ نہیں بول سکتی تھی وہ جانتی تھی۔۔۔۔

مہیرہ بھاگ کر واش روم میں گئی۔۔۔اور چہرے پر پانی پھینکا تھا۔۔۔۔

ن۔۔ نہیں۔۔۔"اس نے سنک کر گرد ہاتھ رکھتے۔۔چہرہ شیشے میں" دیکھا۔۔۔یوں لگ رہا تھا کہ خون سارا نچڑ کر اسکے چہرے پر آ چکا تھا۔۔۔اسکا دل بند ہونے کی رفتا پر دھڑک رہا تھا۔۔۔۔

اس نے پھر ہاتھوں میں پانی بھر کر چہرے پر مارا۔۔۔اور آنکھیں روز سے بند کی۔۔دل کی دنیا جیسے بدل رہی تھی۔۔۔۔بدلتی حالت اسکی حالت غیر کر گئی تھی۔۔۔آئینور نے دوسری بار دروازہ بجایا۔۔۔۔

ماہی۔۔۔باہر آؤنا یار۔۔۔بات بتانی ہے۔۔۔۔"اسے مجبوراً باہر نکلنا" پڑا۔۔۔۔

ابھی تو نکلی نہیں تھی کہ آئینور اسکے ہاتھوں کو پکڑے گول گول گھومنے لگی تھی۔۔۔

رکوو۔۔۔۔آئینور۔۔۔رکو۔۔۔۔"وہ بوکھلا گئی۔۔۔۔"

تمہیں پتا ہے تم میری بھابھی بننے جا رہی ہو۔۔۔۔مجھے تو یقین نہیں" آرہا۔۔۔کتنا مزا آئے گا نا۔۔۔تم نند اور میں بھابھی کے خوف سے آزاد۔۔۔" وہ شدت سے اسکے گلے لگی۔۔۔مہیرہ کا چہرہ ایک بار پھر سرخ ہوا تھا۔۔۔۔

کال کیوں نہیں اٹھا رہے تھے۔۔۔"وہ کافی خفگی سے بولی۔۔دوسری "
جانب سامر بے چین تھا کچھ۔۔۔

میں نے کہہ دیا تھا کہ میری شرط ہے۔۔۔بتائیں۔۔۔کب رکھا ہے "
نکاح۔۔۔"میسج دیکھ کر ہی کال اٹھا ہی تھی تبھی بے چینی سے بولا۔۔۔۔

ابھی تو بات۔۔۔ "

ابھی تک بات۔۔آپ اور بابا سائیں چاہتے ہی نہیں کہ میں حویلی آؤں۔۔"
باخدا میں اکر اسے لے جاؤں گا۔۔۔"وہ غصہ ہو گیا۔۔۔حازم کی جانب
سے خاموشی اسے پریشان کر رہی تھی۔۔۔

" بیٹا وہ لڑکی والے ہیں کچھ تو وقت دو۔۔۔"

نہیں ہو سکتا۔۔۔مجھے جلد چاہیئے ماں۔۔میں آخری بار کہہ رہا"
ہوں۔۔۔اسکو لے کر میرا دل بے چین ہے۔۔خوف ہے۔۔بس اسے
" میرا کر دیں۔۔۔آگے میں سب دیکھ لوں گا۔۔۔

بیٹا میں نے تو اتوار کا کہا ہے۔۔اب وہ جواب کیا دیتے ہیں یہ تو ان پر ہے"
" نا۔۔ان کی بیٹی ہے چاہے جہاں بھی دیں۔۔۔

جہاں بھی۔۔۔"وہ ہنسا۔۔۔"اتوار کو اگر وہ میرے لیے سجی تو ٹھیک"
ہے۔۔۔۔ورنہ پھر میں خود آؤں گا۔۔۔"عجیب ضدی لہجہ تھا۔۔۔انہوں
نے سر پکڑ لیا تھا۔۔۔۔

مہیرہ کی طرف سے اقرار ہوتے ہی حویلی میں کافی ہلچل مچ گئی تھی۔۔۔۔ہر
طرف ملازم بھاگتے تیاریوں میں مصروف تھے۔۔۔گو کہ نکاح سادگی سے
ہونا تھا۔۔۔مگر وہ حویلی کے اندرونی حصے کو سجا رہے تھے۔۔۔۔۔۔مہیرہ کو
حویلی سے جانا منع تھا۔۔۔اسکی ساری تیاری آئینور کر رہی تھی۔۔۔اسحاق
خان نے بیٹے کو نہیں بتایا تھا۔۔وہ اسے بے چین نہیں کرنا چاہتے
تھے۔۔۔۔۔

مہیرہ کی نیندیں اڑ چکی تھی۔۔۔ہر وقت دل سینے میں شدت سے دھڑکتا رہتا۔۔ نجانے وہ خوش تھا یاماں باپ کے کہنے پر۔۔۔پھر اسے سامر سے ڈر بھی الگ لگتا تھا۔۔۔ارتسام کی کمی الگ دل شدت سے اداس کر گئی۔۔اس نے کئی بار پھر ماں سے کہا تھاارتسام کو آنے دیں۔۔۔مگر وہ رسک نہیں لینا چاہتی تھی شاید۔۔۔حازم کا ڈراب بھی تھا۔۔وہ کیوں خاموش تھا۔۔۔۔۔

صبح اسکا نکاح تھا۔۔کمرے میں زیور اور آف وائٹ نفیس اور خوبصورت فراک پڑا تھا۔۔۔باقی بھی کافی سامان پھیلا ہوا تھا۔۔۔تازہ پھولوں کی مہک حویلی میں پھیلی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

آئینور کے پاؤں زمین پر ہی نہیں آرہے تھے۔۔وہ گن چکر بن کر رہ گئی۔۔ بار بار شہر جانا ہو رہا تھا۔۔۔مہیرہ تھک کر بیڈ پر گرنے کے انداز میں بیٹھی اور اس فراک کو چھوا تھا۔۔۔سب کتنا خوبصورت تھا۔۔۔کسی خواب کی

طرح۔۔۔ مگر وہ دل میں اور خوفزدہ ہو گئی۔۔۔۔ جس سے نکاح تھا اسکی کوئی خبر نہیں تھی۔۔۔۔۔ شاید اسے مجبور۔۔۔۔۔ن۔۔ نہیں۔۔۔اس نے تڑپ کر نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔وہ کسی پر بوجھ نہیں بننا چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔

♥♥♥

ارتسام ایک کونے میں بیٹھا ماضی کی یادوں میں گم تھا۔۔۔ بکھرے بال اور بڑھی ہوئی شیو۔۔۔ یہاں اسے کئی مہینے گزر چکے تھے۔۔۔ کئی دوست بن چکے تھے زبردستی۔۔۔۔۔ مگر وہ اکیلا رہنا پھر بھی پسند کرتا۔۔۔ماضی کو سوچنا۔۔ سوچے جانا۔۔اس کے علاوہ اسے کوئی کام نہیں تھا۔۔۔۔

رملہ کا دکھ اب بھی دل میں اتنی ہی شدت سے تھا۔۔۔۔

حازم سے نفرت اتنی ہی شدت سے تھی۔۔۔

مہیرہ اور گھر والوں کی فکر۔۔۔۔

سب ویسا ہی تھا مگر کچھ بھی تو ویسا نہیں تھا۔۔۔۔

جیل کی زندگی اسے مکمل توڑ پر بدل چکی تھی۔۔۔۔

شکر تھا وہ لڑکی پھر نہیں آئی۔۔۔ مگر کیوں نہیں آئی۔۔۔

بس یہی تھی محبت۔۔۔۔

خیر محبت لفظ نے اسے زمانے میں اتنا رسوا کیا کہ محبت سے نفرت ہو چکی تھی اسے۔۔۔

وہ مر جاتا مگر اب محبت جیسے لفظ کو زبان پر نا لاتا۔۔۔۔

اور دوسرے جرگے اور ماہی کے نکاح کا نہیں پتا تھا۔۔۔

ہاں مگر رضا اور اسکا باپ روز آتے۔۔۔

ایک دو بار کبیر بھی آیا۔۔

ایک بار سامر بھی۔۔۔

مگر وہ کیوں آیا تھا۔۔۔

اسے پتا تھا کہ حازم کے خلاف کیس کر دیا تھا۔۔۔چار دن بعد پیشی تھی فیصلہ تھا۔۔۔ مگر وہ پر امید نہیں تھا۔۔۔۔زندگی جینے کی اب ویی تمنا نہیں بچی تھی مگر بوڑھے ماں باپ اور جوان بہن کی فکر اسے ستائے رکھتی۔۔اس کے علاوہ اب اس کے لیے کچھ نہیں بچا تھا۔۔۔وہ لڑکی بھی نہیں۔۔۔ کبھی نفرت۔ کبھی تلخی کبھی غصے کی صورت وہ دماغ میں آ ہی جاتی۔۔۔۔

ارتسام۔۔۔۔تو جانے والا ہے جگر۔۔باہر نکل کر بھول نا جانا۔۔۔"کہیں" سے آواز آئی مگر اس نے توجہ نہیں دی تھی۔۔۔۔

چلے جاؤ تم یہاں سے۔۔۔۔کیوں نہیں مان رہے ہو۔۔۔"شاھد جدیال" بے بسی سے چلا اٹھے تھے۔۔حازم سرحان نے ہاتھ میں پکڑے گلابی کور

والے موبائل کی سکرین، بند کرتے انہیں سپاٹ نگاہوں سے دیکھا۔۔۔۔۔
وجہی چہرے پر عجب وحشت چھائی رہتی تھی۔۔۔

حازم سرحان ڈر کر بھاگنے والوں میں سے نہیں ہے۔۔۔۔"اس کا لہجہ "
برف کی مانند سرد تھا۔۔۔وہ بے بسی سے اسے دیکھ کر رہ گئے۔۔۔

تو اتنے آرام سے کیوں بیٹھے ہو۔وہاں وہ لوگ خوشیاں منا رہے ہیں تم کیسے "
اتنے پر سکون ہو۔۔۔"ان کے لیے یقین کرنا مشکل تھا۔۔۔حازم کچھ نہیں
بولا۔۔دل میں کئی کچھ چھبا۔۔۔موبائل پر گرفت سخت ہوئی تھی۔۔۔۔

رحم کرو مجھ پر۔۔میرے پاس بچا کون ہے تمہارے سوا۔۔۔۔"وہ التجا "
کرنے لگے مگر حازم اٹھ کر چلا گا تھا وہاں سے۔۔۔۔۔

وہ پکارتے رہ گئے۔۔۔۔۔حویلی میں وہی تین رہ گئے تھے۔۔کبیر اور اسکی ماں اور رملہ کی ماں شہر میں تھے۔۔رملہ کی ماں کافی سیریس تھی۔۔کبیر حویلی تو کیا۔۔پورا خاندان۔۔سب سے قطع تعلق کر گیا تھا۔۔۔نا اسے کچھ چاہے تھا نا کچھ لیا۔۔۔وہ چلا گیا تھا۔۔۔۔حویلی کاٹ کھانے کو دوڑتی تھی پھر سرحان۔۔۔۔۔انہیں کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔۔

❤❤❤

وہ دن بھی آیا جس کا سب کو انتظار تھا۔۔۔کمرے میں کافی شور تھا مگر وہ اپنی دھڑکنوں کا شور پھر بھی سن پا رہی تھی۔۔۔۔آئینور اپنا پرپل فراک بمشکل سنبھالتے یہاں سے وہاں بھاگ رہی تھی۔۔۔لمبے بال اب بمشکل کندھوں تک آرہے تھے۔۔۔یہ کارنامہ اس نے کل ہی کیا اور ماہی کے بھی کاٹ دیے تھے۔۔۔۔ہلکے میک اپ میں وہ کافی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

جبکہ آف وائٹ نفیس فراک پہنے۔۔نیوڈ میک اپ کیے۔۔۔سرخ رنگ سے لبوں کو رنگے۔۔اس نے بالوں کا جوڑا بنایا ہوا تھا۔۔دائیں بائیں جھولتی لٹ۔۔اور گلابی رنگت اس پر ٹوٹ کر رنگ آیا تھا۔۔کانوں میں بھاری جھمکے پہن رکھے تھے اور دونوں کلائیوں میں گجرے تھے۔۔وہ کافی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔بیوٹیشن اب اس کے سر پر دپٹا سیٹ کر رہی تھی۔۔۔

جلدی کرو۔۔لالا بھی آگئے ہیں۔۔۔۔"آئینور کی آواز اسکی دھڑکنیں" ایک بار پھر مدھم کر چکی تھی۔۔۔

وائٹ کلر ڈ کاٹن کی شلوار قمیض پہنے۔۔آف وائٹ شال کندھے پر رکھے۔۔۔وہ شاہانہ چال چلتے حویلی میں داخل ہوا تھا۔بال جیل سے سیٹ کر رکھے تھے۔۔ سجی ہوئی حویلی اسے بے باکی سے مسکرانے پر مجبور کر گئی تھی۔۔۔تو آخر وہ دلکش لڑکی اسکی ہونے جا رہی تھی۔۔۔

واحد سدیال نے اسے گھورا مگر وہ شاید زیادہ خوش تھا آج جبھی انکے بغلگیر ہوا۔۔ایک پل کو وہ ساکن ہوئے۔۔برسوں بعد وہ انکے گلے لگا تھا۔۔۔ورنہ تو ہر وقت تو تو میں میں رہتی۔۔۔ان کے اندر تک اطمینان چھا گیا۔۔۔تو اسکو شدت سے سینے میں بھینچا تھا۔۔۔

خوش رہو۔۔۔"انہوں نے دل سے کہا۔۔گو کہ وہ یہ رشتے پر راضی نہیں" تھے مگر اکلوتا بیٹا تھا۔۔اسکی خوشی تھی۔۔۔وہ مان گئے تھے۔۔۔ویسے بھی

آج تک انہوں نے جبرا ان دونوں سے کوئی فیصلہ نا منوایا۔۔۔وہ دونوں آزاد تھے۔۔۔ہاں مگر اچھا برا ان دونوں کو سیکھایا ہوا تھا۔۔۔۔

سامر میر پھر مسکرایا۔۔۔اب اسکا دل مچلنے لگا تھا۔۔وہ بس اسے دیکھنا چاہ رہا تھا ہر صورت ابھی ہی۔۔۔

یہ خواہش جلد پوری ہو گئی اس کی۔۔۔۔۔

آئینور اور چند اور لڑکیوں کی سنگت میں۔۔۔۔وہ سفید لباس میں ملبوس لڑکی اسکا دھڑکتا دل ساکن کر چکی تھی۔۔۔۔

بے موت مار ڈالیں گی، یہ ہوش مندیاں

جینے کی آرزو ہے تو دھوکے بھی کھایئے

آئینور اور چند اور لڑکیوں کی سنگت میں۔۔۔۔وہ سفید لباس میں ملبوس لڑکی اسکا دھڑکتا دل ساکن کر چکی تھی۔۔۔۔

سفید فراک آگے سے پاؤں تک آرہا تھا۔۔ باقی پیچھے سے کافی پھیلا ہوا۔۔ سیڑھیوں کو چھو رہا تھا۔۔ جس پر نفیس نگینوں کا کام ہوا تھا۔۔۔۔ سر پر جالی دار دوپٹہ جوڑے سے ہوتا پشت پر گر رہا تھا اور سرخ رنگ کی دوپٹا اسکے چہرے کو چھپائے ہوئے تھا۔۔۔۔۔

وہ کئی لمحے تو حواس بحال ہی نا کر سکا۔۔۔ نگاہیں ہٹا ہی نا سکا۔۔۔ دھڑکنوں کو معمول پر لا ہی نا سکا۔۔۔ شاید اس سے زیادہ حسین منظر وہ کبھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔

بیٹھ جاپتر۔۔۔"ماں نے اب کی بار بار اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے۔۔شریر" لہجے میں تو وہ شدت سے چونکا تھا۔۔۔آئینور اور لڑکیاں اسے صوفے پر بیٹھا رہی تھی۔۔۔۔وہ رج کر خجل ہوا۔۔ تھوڑی کھجاتے وہ اسکے مقابل رکھے صوفے پر اکر بیٹھ گیا تھا۔۔۔ مگر دھڑکنیں معمول پر نا آسکی۔۔وہ اسکے چہرے کو دیکھنا چاہ رہا تھا مگر۔۔۔۔۔

سب لوگ آس پاس اگئے تھے۔۔۔ایک جانب مولوی صاحب بیٹھے تھے اور ساتھ واحد سدیال۔۔۔ مہیرہ کے ساتھ اسکی ماں اور آئینور تھے۔۔۔ خوشی آئینور کے چہرے سے جھلک رہی تھی وہ بے تحاشا خوش تھی۔۔۔۔۔

مہیرہ کا دل جیسے رگ رگ میں دھڑک رہا تھا۔۔بار بار ہتھیلیاں نم ہوتی بار بار آنکھیں نم ہوتی۔۔۔وہ شدید خوفزدہ تھی۔۔سب اتنے جلدی ہو رہا تھا کہ اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔۔

نکاح شروع کریں۔۔۔۔"واحد سدیال نے کہا تو سامر نے نگاہوں کا زاویہ " بدل دیا۔۔۔۔وہ نگاہیں جھکائے۔۔پاؤں میں پہنے سیاہ چکتے بوٹس کو دیکھنے لگا تھا۔۔یقین کرنا تھوڑا مشکل تھا۔۔

مہیرہ بنت اسحاق خان۔۔۔۔کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے۔۔۔۔"مولوی " صاحب نے دوسری بار تھوڑی اونچی آواز میں پوچھا۔۔۔۔آنکھوں سے آنسو بہتے گالوں کو چھونے لگے تھے۔۔۔۔۔ارتسام کے بغیر اتنا بڑا فیصلہ۔۔۔اسکی کمی شدت سے محسوس ہو رہی تھی۔وہ ہمیشہ اسکے ساتھ رہا۔۔آج جب اسے سب سے زیادہ ضرورت تھی تو وہ نہیں تھا۔۔۔اسکے

ہاتھ باقاعدہ کانپ رہے تھے اسحاق خان نے اسکے جھکے سر پر ہاتھ رکھتے اسے ہمت دینی چاہی تھی۔۔دل اپنا بھی کافی دکھی تھا مگر وہ مطمئن بھی تھے۔۔۔

بیٹا۔۔۔ہم تمہارے ساتھ ہیں۔۔"ماں نے اسے یقین دلایا۔۔۔ "

ماہی نے آنکھیں زور سے بند کرتے کھولی۔۔۔دل دھک دھک کر رہا تھا۔۔۔"ق۔۔ قبول۔۔۔۔ہے۔۔۔"وہ بمشکل بول پائی۔۔۔۔سامر نے آنکھیں بند کرتے کھولی۔۔۔ایک سرور پورے وجود پر چھا گیا تھا۔۔۔۔۔

سامر میر ولد واحد سدیال۔۔۔آپ کا نکاح مہیرہ بنت اسحاق خان سے بحق" مہر تیس لاکھ روپے سکہ راج وقت تہہ پایا ہے۔۔۔کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔۔"مہیرہ سے پوچھنے کے بعد وہ وہ سامر سے پوچھ رہے تھے۔۔۔۔"

قبول ہے۔۔۔"بھاری گھمبیر آواز ماہی کے کانوں میں گھونجی اسکی دھڑکنیں مدھم کر چکی تھی۔۔۔۔

دو بار پھر پھر پوچھنے کے بعد اب وہ اس سائن کر رہا تھا۔۔۔مہیرہ نے سائن کیا تو مبارک باد دینے سب کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔آئینور نے اسے شدت سے گلے سے لگایا۔۔۔"اب تم میری بھابھی بن گئی ہو۔۔اب تم ادھر ہی رہو گی۔۔۔'وہ بہت خوش تھی۔۔۔مہیرہ شدت سے نچلے لب کو دانتوں میں دبائے۔۔۔آنسوؤں کو روکے ہوئے تھی۔۔اسکی جان کا مالک۔۔۔ اسکے وجود کا۔مالک۔۔۔اس کا سب کچھ سامر پل میں بن گیا تھا۔۔۔اس کے سارے اختیارات سامر کو دے دیے تھے۔۔۔وہ اب اس سے زیادہ اس پر حق رکھتا تھا۔۔۔۔

سامر سب سے گلے مل رہا تھا۔۔۔اسے جیسے سب مل چکا تھا۔۔اب کسی کی تمنا نا بچی۔۔۔شہروز سے گلے ملنے ہی لگا تھا کہ نگاہیں بھٹک گئی۔۔۔۔

اسکی ماں نے اسکے سر سے سرخ دوپٹہ اتار دیا تھا۔۔۔اسکا رو یا رو یا۔۔۔ چہرہ۔۔ہر ہر نقش کو سجایا گیا تھا۔۔۔اسکے سرخ ہونٹ غضب کے لگ رہے تھے۔۔۔۔

آئینور کی کسی بات پر مسکراتے آنسوؤں کو صاف کر رہی تھی۔۔۔اسے اور کوئی ہوش نا رہا۔۔۔۔"کیا بات ہے۔۔ابھی سے جادو چل گیا بھابھی ہے۔۔ "شہروز نے اسکے سینے پہ مکہ مارتے ہوئے کہا۔۔۔سامر نے ٹرانس کی سی کیفیت میں اسے دیکھا۔۔۔۔پھر گلے لگایا تھا۔۔۔۔مگر دل کی ضد تھی۔۔۔ وہ اسے چھونا چاہ رہا تھا۔۔۔یقین کرنا چاہتا تھا وہ اسکی تھی۔۔۔۔بس اسی کی۔۔۔۔

کچھ دیر بعد اسے مہیرہ کے ساتھ بیٹھا مگر وہ زیادہ نا بیٹھ سکا۔۔اسکے وجود سے آتی خوشبو۔۔۔اس کے حواس قابو میں نہیں رہنے دی رہی تھی۔۔۔ جبھی وہ اٹھ گیا۔۔۔۔

مہیرہ کو رونا آیا۔۔شاید وہ خوش نہیں تھا۔۔۔لوگوں کے رش میں وہ بھاری لباس پہنے اب شدید تھک چکی تھی۔۔۔۔ مگر لوگ اور آتے جا رہے تھے۔۔۔۔

جدیال حویلی میں ایک بار پھر ماتم کا سماں تھا۔۔۔رملہ کی ماں دونوں بچوں کا غم لیے جا چکی تھی۔۔۔۔سفید وسیاہ کپڑوں میں ملبوس عورتیں بین کر رہی تھی۔۔۔کوئی افسوس کر رہا تھا تو ترس بھری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

حویلی کو جیسے کسی کی نظر کھا گئی۔۔یا کسی کی آہیں عرش پر جا پہنچی تھی۔۔۔گاؤں والوں نے اس حویلی میں رہنے والے کے ٹھاٹھ دیکھے تھے۔۔۔اب اجڑے حال دیکھتے تو کانوں کو ہاتھ لگاتے تھے۔۔۔۔۔

سفید شلوار قمیض پہنے۔۔حازم سرحان ایک کونے سے لگ کر کھڑا تھا ماں اسے پیاری تھی۔۔۔اتنی جلدی چلی گئی اسے یقین نہیں آ رہا تھا۔۔۔اسکا دل غم سے پھٹا جا رہا تھا۔۔۔مگر وجیہی چہرہ بالکل سرد تھا۔۔ایک کے بعد ایک نقصان ہو رہا تھا اسکا۔۔۔شاہد جدیال لوگوں سے مل رہے تھے۔۔انہیں اتنا

غم نہیں تھا۔۔مگر تھا ضرور۔۔۔مگر حازم کی پریشانی سب پر حاوی تھی۔۔وہ انکے چشم وچراغ تھا۔۔۔ان کے ڈوبتے خاندان کی آس تھا۔۔۔۔۔

کچھ تو بول۔۔اتنا چپ کیوں ہے۔۔"زیادا سے یوں نہیں دیکھ پا رہا تھا۔۔ "

وہ اسکی خالہ کا اکلوتا بیٹا ہونے کے ساتھ ساتھ بہترین دوست تھا۔۔۔ہر بات سے واقف تھا مگر اسے یقین نہیں تھا کہ حازم قاتل تھا یا شاید وہ کرنا ہی نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔حازم پھر بھی کچھ نہیں بولا۔۔۔وہ اسے دکھ سے دیکھتا رہ گیا۔۔۔۔مہیرہ سے اسے شدید نفرت محسوس ہونے لگی تھی۔۔۔۔

بلیک شلوار قمیض میں ملبوس۔۔کبیر بھی وہیں تھا۔۔۔۔اسے حازم سے اور نفرت ہوئی۔۔۔اس کی وجہ سے سب کچھ تباہ ہو چکا تھا۔خاندان پورا ٹوٹ چکا تھا۔مگر اسکا مغرور اب بھی نا ٹوٹا۔۔۔۔

عورتوں کی چیخ وپکار میں۔۔۔میت کو اٹھالیا گیا تھا۔۔۔۔حازم چاہ کر بھی ماں کو کندھا نادے سکا۔۔۔اس میں اتنی ہمت نہیں تھی۔۔۔۔

ایم اور میت اس حویلی سے اٹھی تھی۔۔۔۔۔۔

میں بہت تھک چکی ہوں۔۔"مہیرہ کو آخر کار کہنا ہی پڑا تھا۔۔۔عورتیں" اتی اسکا ماتھا چومتی اور جا رہی تھی۔۔۔۔

سامر سب کا لاڈلا تھا۔۔اسے ابھی ہی احساس ہو چکا تھا۔۔۔مگر پھر وہ کہیں نظر نہیں آیا۔۔اچھا ہی تھا۔۔۔۔

اچھا یار۔۔۔رکو میں تمہیں اندر لے جاتی ہوں۔۔۔یہ تو کم ہونے کے " بجائے نجانے کہاں سے آتی ہی جا رہی ہیں۔۔حالانکہ اتنے لوگوں کو بلایا نہیں تھا۔۔"ائینورا ٹھتے ہوئے بولی۔۔۔۔ماں سے پوچھ کر اس کے پاس اگئی تھی۔۔۔

چلو تمہیں کمرے میں چھوڑ آتی ہوں۔۔۔تم آرام کر لو۔۔۔اندر ویسے " بھی شور نہیں ہے۔۔۔"دو کزنوں نے جھک کر اسکا فراک اٹھایا تھا۔۔۔۔وہ اسکا بازو پکڑے کمرے میں لے آئی تھی

تم سو جاؤ۔۔۔میں باہر ہوں۔۔۔"مہیرہ نے فقط سر ہلایا۔۔وہ بے حد " تھک چکی تھی۔۔۔۔۔دو لوگ دروازہ بند کرتی نکل گئی تو۔۔مہیرہ نے بمشکل ہی سہی مگر جوڑے سے بھاری دوپٹہ کو الگ کیا تھا۔۔۔۔چہرے پر لٹیں جھول رہی تھی۔۔۔

کلائیوں میں پہنے کافی اچھے لگ رہے تھے۔۔۔اسکا دلکش چہرہ تھکن سے چور لگ رہا تھا۔۔۔۔وہ چینج کرنا چاہتی تھی مگر اتنی ہمت ہی نا بچی۔۔۔۔۔

وہ ویسے ہی بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔۔رہ رہ کر سامر کا خیال آتا اسکا دل دھڑکا جاتا۔۔۔ نجانے وہ خوش تھا یا زبردستی۔۔۔۔وہ کسی پر بوجھ نہیں بننا چاہتی تھی۔۔۔

نکاح کے پیپرز پر سائن کرتے وقت اس کے دل کی دنیا بھی بدلی تھی۔۔۔وہ تو شاید پہلے ہی کہیں دل میں آچکا تھا۔۔۔۔ مگر احساس اسے اب ہوا۔۔۔یا شاید اس نے اب یہ بات مانی۔۔۔جو بھی تھا۔۔۔وہ اب اسکا سب کچھ بن گیا تھا۔۔۔۔

مہیرہ نے دہکتے گالوں پر ہاتھ رکھے۔۔۔۔نیند اڑ سی گئی تھی۔۔۔دل پورے وجود میں جیسے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔نجانے وہ کیسا ہوتا۔۔۔اسے تو کچھ نہیں پتا تھا۔۔۔۔اور وہ اپنا آپ اس کے نام کر چکی تھی۔۔۔۔دل دھڑکتا احساس تھا۔۔۔۔۔

اس نے پانی کی چاہ میں نظر دہرائی تو پانی کا جگ خالی تھا۔۔۔۔پہلے تو اس نے دفہ کیا مگر پیاس زیادہ لگ چکی تھی۔۔۔۔حویلی میں تھا بھی کوئی نہیں۔۔۔ سب باہر تھے۔۔۔کھانا لگا ہوا تھا۔۔۔۔

چار و ناچار اسے ہی اٹھنا پڑا۔۔۔۔بھاری دوپٹہ وہ دوبارہ تو کر نہیں سکتی تھی۔۔۔ویسے بھی تھا ہی کون حویلی میں۔۔۔۔وہ ویسے ہی اٹھتی باہر نکلی۔۔۔۔

سیاہ اونچی ہیل کی ٹک ٹک گھونجتی عجب ساز بکھیر رہی تھی۔۔۔۔

وہ مہمانوں میں تھا مگر جلد ہی اکتا گیا۔۔اسے پھر سے دیکھنا چاہا مگر اب وہ نہیں تھی۔۔۔وہ چونکا۔۔۔۔شاید وہ اندر چلی گئی تھی۔۔۔۔

خود کو کافی روکا مگر جب دل نہیں مانا تو مجبوراً دل کی سنتے وہ اندر چلا گیا تھا۔۔۔

بازووں کو فولڈ کرتے۔۔۔وہ آگے بڑھ رہا تھا کہ یکدم رک گیا۔۔۔۔ہیل کی آواز اسکے پاس آرہی تھی وہ چونک کر مڑا تو ساکن رہ گیا۔۔۔اپنے لمبے

بھاری فراک کو بمشکل سمبھالتے۔۔۔وہ کافی پریشان سی نیچے اتر رہی تھی۔۔۔

فراک کبھی ایک تو کبھی دوسری طرف سے نیچے لگتا۔۔۔وہ پھیلے فراک کے ساتھ اونچی ہیل پہنے نہیں اتر پا رہی تھی۔۔۔۔خوبصورت دلکش چہرہ شدید تھکن زدہ سا ہوتا سرخ پڑا ہوا تھا۔۔۔دائیں بائیں کچھ لٹیں جھول رہی تھی۔۔۔۔وہ یک ٹک اسے دیکھے جا رہا تھا۔۔۔

جواب تھک کر ادھر ہی بیٹھ گئی۔۔۔اور آگے کو جھک کر ہیل اتارنے لگی تھی۔۔۔سامر کی نگاہیں کچھ بے باکی سے بھٹکی۔۔۔دل اتنا بے لگام ہوا کہ اس نے گھبرا کے نگاہوں کا رخ موڑتے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔۔۔وہ اتنی لاپرواہی کیسے ہو سکتی تھی۔۔۔کوئی اور بھی تو اس وقت یہاں ہو سکتا تھا۔۔۔۔

ہیل کو ایک جانب رکھے فراک کو پکڑے اب وہ آرام سے اتری مگر ابھی تک اسے نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔

سامر اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔کچھ سنجیدگی سے۔۔۔وہ اب اسکی تھی۔۔۔۔ تھوڑا تو خیال رکھنا چاہیئے تھا نا۔۔۔اسکو غصہ آنے لگا تھا۔۔۔مگر دل ہنوز اس منظر میں کھویا ہوا تھا۔۔۔

ہیل اتارتے ہی مہیرہ مطمئن ہوتے اب نیچے اترنے لگی تھی۔۔حالانکہ اسے احساس ہو گیا تھا کہ نہیں آنا چاہیئے تھا کسی کو کال کر لیتی مگر تب یاد ہی نہیں رہا تھکن میں۔۔۔۔

سیڑھیوں سے اترتے۔۔۔اس نے جیسے ہی اور آگے بڑھنا چاہا۔۔۔یکدم رک گئی۔۔۔کچھ ہی فاصلے پر سیاہ چمکتے بوٹ تھے۔۔۔۔

مہیرہ نے گھبرا کر دیکھا تو دیکھتی رہ گئی۔۔۔۔۔سفید کاٹن کی شلوار قمیض پر اب سلوٹیں پڑ چکی تھی۔۔شال اب کندھوں پر نہیں تھی۔۔۔بال جو پہلے جیل سے سیٹ تھے کچھ بکھرے ہوئے تھے۔۔۔وجیہی چہرے پر بلا کی سنجیدگی چھائی ہوئی تھی۔۔۔وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔مہیرہ کی دھڑکنیں شدت اختیار کر گئی۔۔وہ بے ساختہ دو قدم پیچھے ہوئی۔۔۔یہاں اکر اس نے سچ میں غلطی کر دی تھی۔۔۔اوپر سے ابھی یہاں کوئی تھا بھی نہیں۔۔۔۔

اس نے سوچا۔۔۔واپس بھاگ جائے۔۔۔مگر وہ اس کے پاس آنے لگا۔۔۔مہیرہ کا دل جیسے رگ رگ میں دھڑکنے لگا تھا۔۔۔وہ خوفزدہ سی اسکے بڑھتے قدموں کو دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔

جب نہیں رکا تو وہ بھی پیچھے ہونے لگی۔۔۔۔

کدھر جا رہی ہو۔۔۔"وہ بالکل پاس اکر رکا تھا۔۔۔مہیرہ کی پشت دیوار "
سے لگ گئی تھی۔۔۔اسکی بھاری سنجیدہ آواز سنتے۔۔اسے دیکھتے حلق تر
کیا۔۔وہ نہایت پاس تھا۔۔۔اسکا دل مچلنے لگا تھا سینے میں۔۔۔۔

م۔۔۔میں۔پانی پینے۔۔۔وہ اوپر کمرے میں پانی نہیں تھا تو۔۔۔۔"وہ بے "
ربط جملے بولی۔۔۔اسکے پاس آجانے پر جیسے دماغ کام کرنا چھوڑ رہا تھا۔۔۔۔
اسکی ہتھیلیاں نم ہونے لگی۔۔رنگت شدید سرخ ہو چکی تھی۔۔۔۔ابھی
ابھی تو وہ اسکے نکاح میں آئی تھی۔۔۔

دوپٹہ کدھر ہے۔۔۔۔"اسکی گردن سے ہوتی نگاہیں بھٹکتی گئی۔۔۔۔۔"
لہجہ ہنوز سنجیدہ تھا۔۔۔ مہیرہ نے ایکدم گھبرا کر ادھر ادھر دیکھا۔۔۔اس کی بے باک نگاہیں اسکی جان لبوں پر لے آئی مگر اسے فرق نہیں پڑا۔۔۔

کدھر ہے دوپٹہ۔۔۔"اب کہ ایک ایک لفظ چبا کر بولا۔۔ساتھ ہی دائیاں"
ہاتھ دیوار پر رکھا۔۔۔کچھ اور قریب ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

و۔۔وہ بھاری تھ۔۔۔۔تھا۔۔۔"اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا"
تھا۔۔۔۔۔آنکھیں نم ہوتی جھک گئی۔۔۔۔اسے دور کرنے کی ہمت نہیں تھی ناہی اسکی بے باک آنکھوں کو دیکھنے کی ہمت تھی۔۔۔۔

یہ بھی بھاری ہے تو کیوں پہن۔۔۔۔۔۔ "

گردن کے پاس سے فراک کو پکڑتے اوپر کی جانب کرتے وہ سپاٹ لہجے میں کہہ ہی رہا تھ ہہ مہیرہ نے ایکدم شدید گھبرا کر اسے دور کیا۔۔۔۔اسکے بے باک عمل کر جیسے جان نکل گئ تھی۔۔ گردن پہ اب بھی اسکا ہاتھ محسوس ہوا۔۔۔اس نے گھبرا کر بھاگنا چاہا۔۔ مگر سامر نے شدت سے اسکا بازو پکڑتے اسے پاس کیا تھا۔۔۔اسکی تنگ گرفت میں وہ شدید مزاحمت کر رہی تھی۔۔۔رواں رواں سلگ اٹھا تھا۔۔۔کمر اور بازو پر اس نے یوں بازو پھیلا رکھے تھے کہ وہ فقط مچل ہی سکی۔۔

م۔۔مجھے چھوڑیں۔۔۔"وہ شدید خوفزدہ ہو چکی تھی اس کے ایک عمل " سے۔۔۔ گردن اب بھی سلگ رہی تھی۔۔ پھر اسکی خوشبو وہ پاگل ہونے لگی۔۔۔سامر پر کوئی اثر نہیں ہوا۔۔۔اسے لیے وہ دیوار کے ساتھ لگا۔۔۔۔

اپنے حسن کے جلوے مجھے کمرے میں دیکھا سکتی ہو۔۔۔ مگر دوبارہ ایسے " کھلے گلے والے لباس میں نادیکھوں تمہیں۔۔۔"اسے اور پاس کرتے۔۔وہ کافی سنجیدگی سے بولا تھا۔۔۔ نگاہیں اسکے چہرے پر ٹک سی گئی۔۔۔ماہی نے صدمے سے اسے دیکھا۔۔۔ابھی نکاح ہوا تھا اور وہ۔۔۔۔۔

مجھے چھوڑیں۔۔۔۔"وہ مزاحمت کرنے لگی۔۔۔انگ انگ پسینے سے " شرابور ہو گیا۔۔رنگت شدید سرخ ہو چکی تھی۔۔۔۔۔دھڑکنیں الگ منتشر تھی۔۔۔۔۔وہ یوں قریب تھا کہ کوئی فاصلہ نا چھوڑا تھا۔۔۔

نا چھوڑوں تو۔۔۔۔"کمر پر گرفت اور سخت کرتے۔۔۔اسکے چہرے پر " جھکتے۔۔۔قدرے بھاری آواز میں بولتے۔۔اسکی دھڑکنیں روک چکا تھا۔۔۔ گردن و کان پر پڑتی اسکی گرم سانسیں۔۔ جسم کی حرارت اور

حواسوں پر چھا جانے والی خوشبو۔۔وہ اسکی پناہوں میں ساکن ہو گئی۔۔۔۔۔

بازو اسکے کندھے پر دھرے کے دھرے رہ گئے۔۔۔۔۔

سامر کے ہونٹ۔۔۔بے باک انداز میں اسکے کانوں کو چھونے لگے تھے۔۔۔اس نے تڑپ کر مزاحمت کرنی چاہی۔۔۔مگر ہل بھی نا سکی۔۔۔۔۔سینے میں دھڑکتا دل۔۔۔جیسے تھم چکا تھا۔۔۔۔

بالکل ویسے جیسے لمحے تھم چکے تھے۔۔۔۔۔

اسکا لمس پایا تو دل کی دنیا اور برباد ہوئی۔۔۔۔۔پورے وجود میں سرور چھایا۔۔۔شدت پسندی و جنون سے رخ بدلتے اسے دیوار سے پن کیا۔۔۔ اور شدت سے اسکی گردن کو چھوا۔۔۔۔۔وہ تڑپ گئی۔۔۔۔اسکی بھاری سانسیں مزاحمت۔۔اسکے حواسوں پر سرور کی مانند چھا رہی تھی۔۔۔۔

م۔۔میر۔۔۔۔"اسے لگا وہ پیچھے نا ہوا تو اسکا دل بند ہو جائے گا۔۔۔اس " نے شدید تڑپ کر اسے پکارا۔۔۔۔اسکی گردن کو چھوتے میر ساکن ہوا تھا اسکی پکار کر۔۔۔۔۔

شدید سرخ پڑتی آنکھوں کے سنگ اسے دیکھا۔۔۔۔۔پل میں بے حال سی ہوتی۔۔وہ اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔بکھری سانسیں سرخ چہرہ۔۔۔التجا کرتی نگاہیں۔۔۔۔ مگر وہ تو اسکے پکارنے پر ساکن ہوا تھا۔۔۔۔

پھر سے کہو۔۔۔۔"وہ پھر وہی لہجہ وہی تڑپ وہی لفظ سننا چاہ رہا تھا۔۔۔ " مہیرہ پھر نہیں بول پائی۔۔اسکی سانسیں شدت سے بکھری ہوئی تھی۔۔۔۔ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ ہو کیا رہا تھا اس کے ساتھ۔۔۔۔۔۔وہ کچھ نہیں بولی۔۔۔۔بولنے کی حالت جیسے بچی ہی نا تھی۔۔۔۔۔

سنا نہیں تم نے۔۔۔۔"وہ بے چینی سے بولا۔۔۔۔نازک کمر پر اسکے " ہاتھوں کی گرفت شدید تر تھی۔۔۔۔آنکھوں میں بلا کا خمار تھا۔۔۔ تشنگی کے باعث رگیں ابھر چکی تھی۔۔۔۔۔

وہ یہ بھول گیا کہ وہ کدھر تھے۔۔۔وہ بھول گیا کہ ابھی ہی نکاح ہوا تھا۔۔۔ وہ بھول گیا کہ اسکی شدت پسندی وہ نہیں سہہ سکتی تھی۔۔۔اسے کچھ نہیں یاد رہا تھا۔۔۔کچھ بھی نہیں۔۔۔

مجھے جان۔۔۔۔۔اسکی بات بیچ میں رہ گئی۔۔۔اسکا چہرہ شدت سے ہاتھوں " میں دبوچے وہ اسکے لبوں کو چھو گیا۔۔۔۔۔

مہیرہ کا سانس لینا محال ہو چکا تھا۔۔۔وہ اسے پیچھے کرنا چاہ رہی تھی مگر وہ بار بار اسکے لبوں کو چھوئے جا رہا تھا۔۔۔۔

میر۔۔۔۔۔وہ پھر پکار بیٹھی۔۔۔۔۔آنسو گالوں پر گرنے لگے۔۔۔۔ "

سامر نے مغرور۔ خمار سے بھرپور نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔کچھ لمحوں میں وہ نڈھال ہو چکی تھی اس کے سہارے کھڑی گہرے سانس لیتی۔۔۔ سانسیں بحال کر رہی تھی۔۔۔

تم غضب ہو۔۔۔" وہ اسکے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھ کر بے ساختہ بول " گیا تھا۔۔۔اس قدر نازک مزاجی تھی۔۔۔اسکا دل اس پر پھر سے فدا ہوا۔۔۔اس کے سرخ لبوں کو چھوا تو نشہ پورے وجود کو اپنی لپیٹ میں لے گیا۔۔۔۔اسکی گردن کی نرماہٹ اور خوشبو سے زیادہ تباہ کن چیز اور کیا ہو سکتی تھی۔۔۔

اپنی پناہوں میں اسکا نازک نڈھال وجود۔۔۔۔اسکی سانسوں کا بھاری پن۔۔ بکھرا تنفس۔۔۔۔اس سے زیادہ کون سا منظر دلکش ہو سکتا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ ایک بار پھر اسکے چہرے پر جھکا۔۔۔۔اسکے لبوں کو چھونا چاہا۔۔۔ مگر اس سے پہلے ہی۔۔وہ شدت سے اسے دور کرتے۔۔۔۔بھاگی تھی۔۔۔۔

حالانکہ جسم میں جان نہیں بچی۔۔مگر وہ بھاگ گئی۔۔۔سامر اسے دیکھتا رہا۔۔۔اسے نہیں روکا۔۔۔ مگر اسکا رواں رواں سلگ اٹھا۔۔۔۔گہرا سانس لیتے لبوں کو چھوا۔۔۔۔پھر دوبارہ اوپر دیکھا۔۔۔وہ کمرے تک پہنچ چکی تھی۔۔۔۔

کب تک اور کدھر تک بھاگو گی۔۔۔۔"وہ ہنسا۔۔۔"آخر میں تو یہیں آنا " ہو گا۔۔۔"کچھ لمحوں پہلے ہوئی اسکی حالت یاد آئی تو وہ دلفریبی سے ہنسا چلا گیا تھا۔۔۔

مہیرہ نے جیسے تیسے کر کے کمرہ بند کیا اور دروازے سے لگتے نیچے بیٹھتی چلی گئی۔۔۔ بیٹھتی نا تو شاید گر جاتی۔۔۔۔لبوں پر ہاتھ رکھے۔۔۔۔وہ سمجھنے کی کوشش میں تھی۔۔۔۔

اسکی گردن کان ہونٹ گال۔۔۔۔یوں جل رہے تھے جیسے کسی نے کوئلے رکھ دیے ہوں۔۔۔۔دل کی دھڑکنیں اس حد تک مدھم تھی کہ چلنے پر شک ہوتا۔۔۔۔اسکا پورا وجود کانپ رہا تھا۔۔۔۔وہ شدید خوفزدہ ہو چکی تھی سامر سے۔۔۔۔اس قدر بے باکی کی امید اسے نہیں تھی۔۔۔۔۔

اس نے دل پر ہاتھ رکھتے۔۔ایک بار پھر گہرا سانس لیا تھا۔۔۔۔۔

وائٹ پی کیپ پہنے وہ سر جھائے پاؤں میں پہنے سفید جا گرز کو گھور رہا تھا یوں جیسے ساری غلطی ان کی ہو۔۔۔آج تیسرے کی دعا ہو چکی تھی لوگ اب گھروں کو جا رہے تھے۔۔ مجبوراً اسے بھی تین دن وہیں گزارنے پڑے تھے۔۔۔۔

حویلی جیسے اب کاٹ کھانے کو دوڑتی تھی شاید اسے ایک معصوم موت پسند نہیں آئی جبھی ایک کے بعد ایک حادثہ ہو رہا تھا۔۔۔کچھ بھی تو اچھا نہیں ہوا رملہ کے بعد۔۔۔یوں لگتا جیسے سارا خاندان اسی کے باعث تھا وہ گئی تو یکے بعد دیگر سب بکھرتا گیا تھا۔۔۔

کبیر نے شوز سے نظر ہٹاتے کچن کی طرف دیکھا۔۔۔گلابی قمیض پہنے اس لڑکی کا عکس ہی دیکھ پایا تھا وہ۔۔۔عیسل اندر جا چکی تھی۔۔۔۔

اسکے وجیہی چہرے پر سوچ کی لکیروں بکھری۔۔۔"مجھے کمرے میں اکر چائے دو۔۔۔"اپنے کمرے میں جانے سے پہلے اسکے ہانک لگائی تھی۔۔۔

عیسل نے مڑ کر دیکھا۔۔۔پھر گڑبڑا کر واپس مڑ گئی تھی۔۔۔۔

دو دن گزرے کیسے پتا ہی نہیں چلا مگر سامر کو سہی پتا چلا تھا۔۔اس کے بعد تو جیسے وہ نظر ہی نہیں آئی۔۔۔۔تینوں وقت کا کھانا کمرے میں کھاتی تھی۔۔۔

وہ حویلی میں داخل نہیں ہوتا تھا کہ وہ کمرے میں پہلے چھپ جاتی۔۔۔کچھ لمحوں کی قربت اسکا دل پاگل کر چکی تھی۔۔۔۔

وہ اسے دیکھنا چاہتا تھا چھونا چاہتا تھا مگر وہ اس سے چھپ رہی تھی۔۔۔۔ سامر شدید چڑ چڑا ہو چکا تھا۔۔۔آج تک کسی نے اسے نظر انداز نہیں کیا جتنا دو دن میں وہ کر چکی تھی۔۔۔۔ٹھیک ہے وہ تھی اسکی محبت مگر انا سے پیارا کون تھا اسے۔۔۔ٹھیک ہے وہ اسکے دل و دماغ پر چھا چکی تھی۔۔۔ مگر ضد میں وہ ہارا کب تھا۔۔اگر وہ اس سے بچنا چاہ رہی تھی تو وہ اسے ٹھیک کر دے گا۔۔۔۔اس نے دل میں سوچ لیا تھا۔۔۔بس بہت ہو گیا۔۔۔وہ اب اسکا دماغ ٹھکانے لگانا چاہتا تھا۔۔۔

ایسا انداز اس نے کبھی کسی کا برداشت نہیں کیا۔۔۔ کبھی کسی کے یوں نخرے نہیں دیکھے مگر ایک وہ تھی۔۔۔ ٹھیک ہے تو تھی محبت۔۔ مگر اتنی پیاری تو نہیں تھی نا اب۔۔۔اس نے خود کا باور کروایا تھا کئی بار۔۔۔۔

کل اس نے روشنی کو کہہ کر اسے بلایا بھی تھا۔۔۔۔ مگر وہ نہیں آئی۔۔۔۔وہ انگاروں پر لوٹ رہا تھا۔۔۔

کچھ ارتسام کے کیس کی وجہ سے ٹینشن۔۔۔حازم کی وجہ سے غصہ الگ ہر وقت دماغ پر چھایا رہتا۔۔۔۔ابھی بھی وہ براؤن کاٹن کی شلوار قمیض پہنے۔۔۔۔ہاتھ میں شال پکڑے شدید غصے میں حویلی میں داخل ہوا تھا۔۔۔۔رگیں ابھری ہوئی تھی رنگت سرخ پر رہی تھی۔۔۔۔

شاید باہر کسی سے جگڑا ہوا تھا۔۔۔۔ابھی وہ اندر آیا ہی کہ قہقہے کی آواز اسکے کان میں پڑی۔۔بیشک وہ مہیرہ کی آواز تھی۔۔۔۔اس نے مڑ کر دیکھا۔۔۔ وہ صدمے و دکھ سے دیکھتا رہ گیا۔۔۔۔۔۔

سیاہ بال جو پہلے کمر تک آتے تھے۔۔۔ بمشکل کندھوں تک آرہے تھے۔۔ جنہیں لوز کرل کیے اس نے کھلا چھوڑا ہوا تھا۔۔۔ سرخ شفون کا فراک پہنے۔۔۔۔۔وہ ہاتھ میں کوئی باؤل پکڑے کچھ کھا رہی تھی۔۔۔ ساتھ ہی آئینور سے باتیں کرتے ہنس رہی تھی۔۔۔۔۔

غصہ پہلے ہی دماغ پر سوار تھا اسکے بال دیکھ کر سوا نیزے پہ پہنچ گیا۔۔۔۔اس نے آؤ دیکھا نا تاؤ۔۔۔۔۔

پل میں اس تک پہنچتے۔۔اسکا بازو ہاتھ میں لیا۔۔۔۔۔

وہ دنوں اپنی جگہ گھبرا گئی۔۔۔۔

لالا۔۔۔۔"

سامر۔۔۔ "

ان دنوں نے گھبرا کر اسے پکارا۔۔۔

بات کرنی ہے۔۔۔ تم جاؤ یہاں سے۔۔۔"اسکا بازو شدت سے پکڑے وہ "
سنجیدگی سے بولا۔۔۔آئینور نے کچھ کہنا چاہا مگر پھر سلیپر پہنتے۔۔۔ سیڑھیاں
چڑھتے۔۔۔۔ کمرے میں چلی گئی۔۔۔

سامر۔۔مجھے۔۔۔۔۔ "

اوپر کمرہ بند ہوتے ہی سامر زبردستی لئے اپنے کمرے میں آیا تھا اور جھٹکے سے اسے چھوڑا۔۔۔۔

وہ گرتی گرتی بچی۔۔بال چہرے پر آتے پیچھے ہوئے تھے۔۔۔وہ تو اس سے بچ رہی تھی مگر اب وہ سامنے تھا۔شدید غصے میں دیکھتے اسکی جانب آیا۔۔۔۔

ن۔۔نہیں میں نے کچھ نہیں۔۔۔۔"وہ گھبرا کر پیچھے ہوئی۔۔۔دھڑکنیں" مدھم ہو چکی تھی۔۔۔۔

کہاں گئی تھی تم۔۔۔"اسے یہی لگا کہ وہ کہ اس نے باہر جا کر بال" کٹوائے۔۔۔حالانکہ اس نے کافی سختی سے منع کر رکھا تھا کہ حویلی سے باہر نا جائے۔۔حازم کا کچھ نہیں پتا تھا۔۔وہ کبھی بھی کچھ بھی کر سکتا تھا۔۔۔۔

ایسے میں وہ پہلے ہی کافی غصے میں تھا۔۔۔اب اور غصہ آگیا۔۔

مہیرہ نے لاک دروازے کو دیکھا۔۔اسکی ابھری رگیں اور سرخ رنگت اسے شدید خوفزدہ کر چکی تھی وہ باہر بھاگ جانا چاہ رہی تھی۔۔۔۔

جواب دو۔۔۔تم کس کی اجازت سے حویلی سے باہر نکلی۔۔۔تم نے اپنے " بال کس سے پوچھ کر کٹوائے۔۔۔۔ہاں۔۔۔"شدید غصے میں اسکا بازو دبوچتے۔۔وہ نیم گر جا تھا۔۔۔اسکے بال تو اسے حد سے زیادہ پسند تھے۔۔۔ کندھوں سے بمشکل نیچے تک آتے بال دیکھ کر اسکا غصہ سوا نیزے پر پہنچ گیا!۔۔مہیرہ ایک پل کو گھبرا چکی تھی۔۔۔

میرا بازو۔۔۔چھوڑیں۔۔مج۔۔۔۔ "

میں یہاں بکواس کر رہا ہوں۔۔۔۔جواب دو۔۔۔۔"اسکی مزاحمت اور " جواب نا دینا اسے اور تپش دلا رہا تھا۔۔۔۔ مہیرہ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی۔۔۔۔

مجھے چھوڑیں ورنہ۔۔۔۔۔ "

ورنہ کیا۔۔۔۔"اس نے گرفت بازو پہ اور تنگ کرتے اسے پاس" کیا۔۔۔۔ مہیرہ کی سانسیں مدھم ہونے لگی۔۔۔

میں آپکی شکایت لگاؤں گی سب کو۔۔۔آپ میرے ساتھ ایسا ہر گز نہیں " کر سکتے ہیں۔۔۔۔"مزاحمت ترک کرتے۔۔وہ اسے دیکھتے کافی خفگی و غصے سے بولی۔۔البتہ اسکے اتنے پاس ہونے پر اسکا دل شدت سے دھڑک رہا تھا۔۔رنگت گلابی ہو رہی تھی۔۔۔سامر عیش عیش کر اٹھا۔۔۔۔

اسکی پناہوں میں۔۔اسکے کمرے میں کھڑی۔۔۔وہ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اسے دھمکی دے رہی تھی۔۔۔ابھی نکاح کو وقت ہی کتنا ہوا تھا۔۔۔۔۔

تم مجھے دھمکی دے رہی ہو۔۔۔"اسے جیسے یقین نا آیا۔۔۔کنپٹی کی رگیں" ابھری ہوئی تھی۔۔۔اسکے سامنے مہیرہ چھوٹی اور کافی نازک لگ رہی تھی وہ دو پل میں اسکے ہوش ٹھکانے لگا سکتا تھا۔۔۔

میں۔۔۔دھمکی نہیں۔۔۔دے رہی۔۔میں سچ میں۔۔۔۔اسکی آواز تھم " گئی۔۔دل تھم گیا۔۔۔۔ہاتھ بے ساختہ اسکے بازو پر گیا تھا۔۔۔۔

وہ جو کب سے ضبط کیئے ہوئے تھا۔۔ضبط کھو بیٹھا۔۔۔اتنی شدت سے اسے چھوا کہ وہ جیسے سانس لینا بھول گئی۔۔۔دھڑکنیں رکتی پھر تیزی سے دھڑکنے لگی۔۔۔خون کی گردش جیسے تیز ہو گئی تھی اسے امید نہیں تھی۔۔ ہر گز نہیں تھی۔۔۔اسکی بولتی بند ہوئی۔۔۔۔آنکھیں بھی بند ہو گئی۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔بڑی زبان چل رہی تھی ابھی تمہاری۔۔۔بتاؤ تو سہی۔۔۔ " کس کی دھمکی دے رہی تھی مجھے۔۔۔"بھاری آواز۔۔بوجھل لہجہ۔۔۔مگر آنکھوں میں ہنوز سختی تھی۔۔اس کے کٹے بال اس کی برداشت سے باہر ہو رہے تھے۔۔نگاہیں بے مروت سی ان بھیگے لبوں کو چھونے لگی۔۔۔۔ اسے زرا سا چھوا تو تشنگی مٹنے کے بجائے پوری روح پر سوار ہو گئی۔۔۔۔۔ہاتھ اسکے بازو سے ہوتا کمر پر چلا گیا تھا۔۔۔سب بے ساختہ تھا۔۔۔مہیرہ کو جیسے ہوش آیا۔۔۔

میر۔۔۔۔م۔۔۔"

تم جانتی ہو آج تک کسی نے مجھ سے اس لہجے میں بات نہیں کی۔۔اتنے " نکھرے نہیں دیکھائے۔۔اتنا نظر انداز نہیں کیا جتنا دو دنوں میں تم مجھے کر چکی ہو۔۔۔جانتی ہو یہ جو میں برداشت کر رہا ہوں کس قدر نا قابل برداشت ہے۔۔۔۔"اسکا لہجہ بدل گیا۔۔سرد ہو گیا۔۔یہ لڑکی اس کے دل و دماغ کو اپنے کنڑول میں لے چکی تھی۔۔۔ضد میں اسکا کوئی ثانی نہیں تھا۔۔۔وہ اسکی ہر ضد مان رہا تھا۔۔

کوئی اسکی بات کے خلاف نہیں جاتا۔۔یہ لڑکی مسلسل اپنی مرضی کر رہی تھی۔۔۔

وہ کسی کی اونچی آواز برداشت نہیں کرتا اور یہ لڑکی اسے دھمکیاں دے رہی تھی۔۔۔اس کے سامنے کھڑی۔۔۔اسکی پناہوں میں بے بس۔۔۔اتنی

ہمت اسے صرف نکاح کے دو بول دے گئے۔۔۔ گر جو وہ محبت کا اعتراف کر لیتا تو کتنا بچتا خود کے پاس۔۔

م۔مجھے کچھ نہ۔۔ نہیں پتا۔۔۔مجھے بس اپنے کمرے میں۔۔۔۔۔سامر میر " نے اسے شدت سے بیڈ پر پٹخ دیا۔۔۔اس کی برداشت یہی تک تھی۔۔۔۔ مہیرہ شدید خوفزدہ سی ہوتی اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

جا کر دیکھاؤ اب مجھے اس کمرے سے باہر۔۔۔۔میں دیکھتا ہوں کیسے جاتی " ہو۔۔۔"وہ صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھ گیا۔۔سگار سلگاتے۔۔۔وہ سپاٹ نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا تھا۔۔۔وہ مسلسل اس کا ضبط آزما رہی تھی۔۔۔۔

ابھی وہ اسکی زندگی میں آئی ہی نہیں تھی کہ اس میں جنونیت بھر چکی تھی۔۔۔عجیب دیوانگی اسکی زات کا حصہ بن چکی تھی۔۔۔

اس سے محبت نہیں عشق تھا۔۔۔

اسکی طلب کی تمنا نہیں جنون تھا۔۔۔

اسکی ہر ادا پر دل مر مٹتا۔۔۔مگر اتنے جلدی اس سے یہ برداشت نہیں ہو رہا تھا کہ وہ اس قدر اس پر حاوی ہو رہی تھی۔۔ایسے انداز اسے کبھی برداشت نہیں کرنے پڑے۔۔۔اب جب کر رہا تھا تو انا آڑے آ رہی تھی۔۔۔

مہیرہ کچھ دیر ویسے ہی بیٹھی خوفزدہ سی اسے دیکھتی رہی۔۔۔۔سیاہ بال لوز کرل سے دائیں کندھے پر بکھرے تھے سارے۔۔۔رنگت۔۔کچھ دیر پہلے لمس کے احساس سے شدید گلابی ہو رہی تھی۔۔۔سگار کا دھواں اسکی برداشت سے باہر تھا نجانے باہر اگر کسی کو پتا چل گیا تو کیا سوچیں گے۔۔ابھی رخصتی تو نہیں ہوئی تھی

۔۔۔اس نے جب دیکھا۔۔۔سامر نے آنکھیں بند کرتے۔۔سر صوفے سے ٹکالیا تو وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔کچھ دیر اور اس کے ساتھ کمرے میں نہیں رہ سکتی تھی۔۔چپل ادھر ہی اتارتے وہ۔۔۔سامر پر نظریں جمائے دروازے کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔سامر کا دماغ بالکل آؤٹ ہو گیا تھا پل میں۔۔۔

اسکا ہاتھ دروازے کے لاک پر گیا ہی کہ اس نے پوری شدت سے اسے اپنی طرف کھینچا۔۔انتہائی غصے میں۔۔۔۔۔

وہ اتنی گھبرا گئی کہ اس کے سینے سے لگ گئی۔۔۔۔دونوں بازو اس کے گرد باندھے۔۔۔۔اسکا سر اسکے کندھے پر تھا۔۔۔۔۔آنکھیں زور سے بھینچیں۔۔۔۔۔وہ اس میں اس سے ہی بچ رہی تھی۔۔۔

سو۔۔۔سوری۔۔۔۔"اسکو لگا وہ اب نہیں چھوڑے گا۔۔۔اور کون بچا" سکتا تھا ابھی اس سے جبھی بے ساختہ اس کے سینے سے لگ گئی۔۔۔۔وہ تو شل سارہ گیا۔۔۔۔

نازک وجود اسکے انتہائی قریب تھا۔۔۔اسکے بازووں کی کمزور گرفت میں اسے لگا وہ قید ہو چکا تھا۔۔۔یہ حصار اس کے دل و دماغ کو بھی جکھڑ گیا۔۔۔۔۔

آنکھیں زور سے بند کرتے۔۔۔۔اس نے کھولی۔۔۔۔لبوں کے زریعے گہری سانس لیتے۔۔۔چہرہ جھکا کر اسے دیکھا۔۔۔۔۔

جان۔۔۔ے یہ کیا جنونِ محبت ہ۔۔۔ے اِن دِنوں

جی چاہتا ہے کوئی مجھے تم پہ وار دے۔۔

اسکا چہرہ کچھ اس کے سینے میں تو کچھ بالوں کی وجہ سے چھپ چکا تھا۔۔۔۔۔ بے ساختہ اٹھے بازو اسکے گرد باندھے۔۔۔۔اور ٹرانس کی سی کیفیت میں تھوڑی اس کے سر پر ٹکائی۔۔۔۔۔۔

وہ ہار چکا تھا۔۔۔وہ مکمل توڑ پر ہار چکا تھا۔۔۔اسکی ہر ہر ادا اسکے حواسوں پر چھا چکی تھی۔۔اتنی شدت سے کہ دل و دماغ میں اور کچھ نہیں بچا۔۔ہر سو وہ چھا گئی تھی۔۔۔

م۔میں باہر نہیں گئی۔۔۔۔یہ تو۔۔۔آئینور نے کاٹے تھے۔۔۔۔۔میں" باہر نہیں گئی۔۔۔۔"وہ صفائی دے رہی تھی۔۔۔البتہ اب اسے احساس ہوا وہ کتنے پاس آچکی تھی اس کے۔۔۔۔وہ تھوڑا سا پیچھے ہوئی۔۔۔۔

سامر اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔ مخمور۔۔بے مروت نگاہوں سے۔۔۔بازوں کا حصار ہنوز اسکے گرد بنا ہوا تھا۔۔۔۔

مہیرہ نے اسے دیکھا تھا پر ہشانی سے۔۔۔وہ اب کیوں نہیں چھوڑ رہا تھا۔۔۔دل کانوں میں دھڑک رہا تھا۔۔۔۔اسکی دلفریب خوشبو اسکی سانسوں میں ملتی۔۔۔دھڑکنوں سے کھیل رہی تھی۔۔۔سانسوں کی تپش الگ جان کا وبال بن چکی تھی۔۔۔۔

وہ کہیں بھاگ جانا چاہتی تھی۔۔۔وہ پہلے پسند تھا۔۔اب حواسوں پر سوار ہونا چاہ رہا تھا۔۔۔۔ہاتھ اسکے کشادہ سینے پر رکھتے۔۔۔اس نے پھر چھوٹی سی مزاحمت کرنی چاہی۔۔۔۔۔

تم غضب ہو۔۔۔۔"اس کے سرخ لبوں کو بے باکی سے دیکھتے۔۔۔۔ "
وہ معمول سے کافی بھاری آواز میں بولا۔۔۔آواز سرگوشی نما سی تھی۔۔۔
مگر پورے وجود میں اتر گئی۔۔۔۔اس کے ہاتھ تھم گئی۔۔۔۔

چہرے پر کئی رنگ بکھرے۔۔۔۔پلکوں کا رقص کافی جان لیوا تھا۔۔۔سامر
نے جھک کر شدت سے اسکی آنکھوں کو چھوا تھا۔۔۔۔"بہت
حسین۔۔۔۔۔بے پناہ"اس کے نرم بھرے بھرے گالوں پہ اپنے گال
رب کیے۔۔۔۔۔کمر کے گرد گرفت تنگ تھی۔۔۔۔۔مہیرہ کو سہی معنوں
میں جان خطرے میں محسوس ہوئی۔۔۔یا تو وہ اپنی حرکتوں سے جن لیتا یا
باتوں سے۔۔۔دونوں ہی جان کا وبال بن چکی تھی۔۔۔

م۔۔میر۔۔۔۔"اس نے روکنا چاہا۔۔۔مگر اس کے یوں پکارنے پر تو وہ" اور بہک جاتا۔۔۔۔جبھی جھک کر اسکے لبوں کو چھوا۔۔۔اتنی نرمی سے کے چھونے کا گمان ہوا۔۔۔۔

یہاں سے چلی جاؤ۔۔ورنہ زمہ دار تم ہو گی۔۔۔۔۔"اس کو آزاد " کرتے۔۔۔وہ بمشکل لہجے و جزبات پر قابو پاتے ہوئے بولا۔۔۔۔مہیرہ تو اسکی بات پوری ہونے سے پہلے دروازہ کھولے۔۔باہر باگی تھی۔۔۔۔

سامر نے لبوں پر ہاتھ رکھا۔۔۔ابھی تک آنکھیں شدید گلابی ہو رہی تھی۔۔۔شدید غصہ تھا اب ختم ہو چکا تھا۔۔۔بس پورا وجود ایک ان دیکھے طلسم کے حصار میں قید ہو چکا تھا۔۔۔۔

اس نے اعتراف کر لیا۔۔ مہیرہ میر کے لیے لازم و ملزم ہو چکی تھی۔۔۔اس کے بغیر اس کے پاس کچھ نہیں رہنا تھا۔۔وہ خود بھی نہیں۔۔۔۔۔وہ تو چلی گئی مگر کمرہ اسکی دلفریب مہک سے مہک چکا تھا۔۔۔۔

م۔۔میں۔۔۔ نہیں۔۔۔میں کہیں نہیں جاؤں گی۔۔۔"وہ صدمے و بے بسی سے بولی تو کبیر نے اسے گھورا تھا

کیا مطلب۔۔۔ یہاں کون ہے اب تمہارا۔۔۔۔کس کے لیے یہاں رہنا ہے۔۔۔"اسکا لہجہ سرد تھا۔۔۔بالکل اس کے سامنے کھڑے وہ اسے گھورتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

عیسل کی سبز نگینوں سی آنکھیں شدت سے نم ہو گئی۔۔۔۔گلابی لبوں کو دانتوں میں دبائے۔۔۔اس نے جیسے کچھ برداشت کرنا چاہا۔۔۔پھر وہی جنید پھر وہی سب یاد آنے لگا تھا۔۔۔رملہ کی موت کے بعد اسکا باپ اسے لینے آیا تھا مگر وہ جنید کی موجودگی میں وہاں نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔۔ابھی تو اس تکلیف سے نکلنے میں کامیاب ہو رہی تھی کہ پھر وہی۔۔۔نہیں۔۔۔

م۔۔میں نہیں جاؤں گی۔۔۔"اس نے ہمت کر کے کہہ دیا۔۔کبیر کا " وجہی چہرہ سپاٹ ہوا۔۔۔۔

اسکا بازو اپنے مظبوط ہاتھ کی گرفت میں لیتے۔۔۔اسے کیبن کے کمرے سے نکلا۔۔۔۔

ن۔۔ نہیں جانا۔۔۔ چھوڑیں۔۔۔مجھے ادھر نہیں جانا۔۔۔کبیر۔۔۔۔"
میں گر جاؤں گی۔۔۔۔رکیں۔۔۔"مگر کبیر کے کان پر جوں تک نا
رینگی۔۔۔۔اسے لا کر گاڑی کے پاس رکا۔۔۔۔

بیٹھو۔۔۔۔۔"اسکا لہجہ شدید سرد تھا۔۔۔۔عیسل نے دکھ سے اسے "
دیکھا۔۔۔۔وہ کیا بتاتی اسے۔۔۔

دونوں اپنی جگہ ٹھیک تھے۔۔۔۔
وہ اس لیے نہیں جانا چاہتی تھی کہ وہاں جنید تھا۔۔پھر وہی تکلیف تھی۔۔۔
کبیر اسے یہاں نہیں چھوڑنا چاہتا تھے کہ اب حویلی میں کوئی عورت نہیں
تھی پھر حازم کو اس پر شک تھا۔۔۔اسکی نظر میں تھا کہ وہ کبیر کا جھکاؤ اس کی
جانب تھا۔۔اس سے کوئی امید نہیں تھی۔۔وہ رسک نہیں لینا چاہتا تھا پھر
سے۔۔۔دونوں ایک دوسرے کی سوچوں سے انجان تھے۔۔۔

سمجھ نہیں آرہا کہ بیٹھو۔۔۔"جب وہ نا بیٹھی تو وہ قدرے غصے سے بولا" تھا۔۔۔

میں یہاں۔۔۔۔۔ "

کبیر نے دروازہ کھولتے اسے زبردستی بیٹھایااور دروازہ پوری شدت سے بند کیا۔۔۔خود فرنٹ سیٹ پر اکر بیٹھا تھا۔۔۔

تمہارے رونے کی آواز مجھے نا آئے۔۔۔"جب وہ چپ نا ہوئی تو اسے بولنا" پڑا۔۔اسکی سمجھ نہیں نہیں آرہا تھا، کہ اپنے گھر جانے کا سن کر کیوں رو رہی تھی۔۔۔

مجھے ن۔۔۔ نہیں جانا کہیں بھی۔۔۔آپ ہوتے۔۔کون ہیں۔۔یہ فیصلہ " کرنے والے۔۔۔مجھے آپ یہاں نہیں لائے تھے۔۔۔"وہ رونے کے درمیان کافی غصے سے بولی تھی۔۔۔۔

کبیر نے داد دیتی نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔۔کہاں اسکی زبان چلتی نہیں تھی اوراب۔۔۔۔

اپنی آواز کم ہی رکھو تو اچھا رہے گا۔۔۔۔"وہ سنجیدہ تھا۔۔۔ایک اور لڑکی " کو اپنی وجہ سے کسی مسلے میں نہیں ڈالنا چاہتا تھا۔۔۔

ن۔۔ نہیں رکھوں گی کم۔۔تو کیا کریں گے۔مجھے ابھی کہ ابھی ادھر " اتاریں۔۔"گالوں سے آنسو صاف کرتے وہ پھر سے بولی۔۔۔

کبیر نے گاڑی ایکدم روکی۔۔۔اسکا بازو پکڑتے اپنے پاس کیا۔۔۔"اب آواز آئی تو ادھر سے اٹھا کر باہر پھینک دوں گا۔۔۔اور ہوتا کون ہوں تمہیں وہ بھی فرصت میں بتاؤں گا۔۔۔ سمجھ رہی ہو نا۔۔۔"اسکو دیکھتے۔۔۔وہ سپاٹ لہجے میں بولا تو عیسل شدید گھبرا چکی تھی۔۔۔ایک تو وہ اپنے پاس تھا پھر سلگتی نگاہیں۔۔۔اس نے حلق تر کیا۔۔۔سانسیں منتشر سی ہوئی۔۔ پلکیں جھکی تھی۔۔۔۔

اس نے پیچھے ہونا چاہا۔۔۔۔کبیر کچھ لمحے اسکے چہرے پر بکھرے رنگوں کو دیکھتا رہا۔۔۔پھر ایکدم اسے اس کی سیٹ کر کیا۔۔۔۔خود بھی اسکے پاس ہوا تھا۔۔۔۔

پیچھے۔۔۔۔ہو۔۔۔۔ہوں۔۔۔۔۔۔"اس نے پیچھے کرنا چاہا۔۔۔۔وہ " مکمل اس پر چھایا ہوا تھا۔۔۔نگاہیں و گرم سانسیں اسکے چہرے کو چھو رہی تھی۔۔۔۔

اسکے ہاتھوں کا معمولی لمس اپنی کمر پر پاتے وہ تڑپی۔۔۔ابھی کچھ شدید کرتی کہ کلک کی آواز گھونجی اور وہ گہری نگاہ اس پر ڈالتے وہ پیچھے ہو گیا۔۔۔۔۔

عیسل نے گہری لمبی سانس لی۔۔۔اسکی دھڑکنیں شدید بکھر چکی تھی۔۔۔

تم شاید کسی اور غلط فہمی کا شکار ہو۔۔یا پھر خوش فہمی۔۔۔"اسکی بکھری" سانسیں اور حالت پر وہ طنز کرتے وہ گاڑی اسٹارٹ کر چکا تھا۔۔

عیسل کچھ بھی نہیں بول سکی تھی۔۔۔۔۔وہ ایک بار پھر اس کے نازک دل سے کھیل گیا تھا۔۔۔۔

ہم اسی آس پہ بگڑے ہیں کئی برسوں سے
تیرے ہاتھ لگیں گے تو سدھر جائیں گے

گاڑی اکر اسکے گھر کے گیٹ کے پاس رکی تھی۔۔۔عیسل اپنے ہاتھوں کو دیکھتے نجانے کن سوچوں میں تھی۔۔کبیر نے اسے دیکھا۔۔۔۔

کیا چاہتی ہو اٹھا کر لے کر جاؤں تمہیں اندر۔۔۔۔"اسکا لہجہ سنجیدہ تھا مگر " وہ گہری نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔عیسل نے چونک کر اسے پھر باہر دیکھا تھا۔۔۔سبز آنکھیں ایک بار پھر شدت سے نم ہوئی تھی۔۔۔

" اچھا ٹھیک ہے۔۔۔۔بتاؤ کیوں نہیں جانا چاہتی ہو۔۔۔"وہ نرم پڑ گیا۔۔۔" عیسل نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔وہ کیا کہتی۔۔۔۔وہ بس یہاں سے جانا چاہ رہی تھی مگر کدھر جاتی۔۔۔کبیر کی بات بھی ٹھیک تھی اب جب وہاں کوئی تھا نہیں تو کیا کرتی ادھر۔۔۔۔۔

" بولو بھی۔۔۔۔کسی نے منع کیا ہے کیا۔۔۔" نہیں۔۔۔۔تو۔۔۔۔"اسکی آواز بھاری ہو رہی تھی شاید وہ خود کو رونے " سے روک رہی تھی۔۔۔۔

پھر کیا مسئلہ ہے۔۔جب تک بتاؤ گی نہیں تو کیسے پتا چلے گا۔۔۔"وہ حیران " بھی تھا۔۔۔۔۔جاننا چاہ رہا تھا۔۔۔۔

عیسل نے بنا کوئی جواب دیے گال صاف کرتے سیٹ بلٹ کھولنی چاہی تھی۔۔۔۔مگر اس سے پہلے وہ کبھی اتنی بڑی گاڑی میں نہیں بیٹھی تھی جبھی اس سے نہیں کھل رہی تھی۔۔۔۔۔

کبیر خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔۔۔چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔۔آنکھوں میں بار بار نمی آتی۔۔۔نچلے لب کو کچلتے وہ۔شاید خود کو رونے سے روک رہی تھی۔۔۔۔۔بالوں کی کچھ لٹیں چہرے کو چھو رہی تھی۔۔۔بلاشبہ وہ کافی خوبصورت تھی۔۔۔۔

کبیر کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔۔۔۔"سوائے رونے اور ڈرنے کے تمہیں کوئی دوسرا کام نہیں آتا ہے۔۔۔"اس کے پاس ہوتے۔۔۔نگاہیں اسکی بھیگی جھکی پلکوں پر جمائے وہ بھاری آواز میں بولا۔۔۔سانسوں کی تپش سے اسکا چہرہ دہک گیا تھا۔۔۔۔

جو بھی مسئلہ ہے میں پتا کرواتا ہوں۔۔۔۔"عیسل نے قدرے گھبرا کر " اسے دیکھا۔۔وہ پاس تھا۔۔اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔کیا ہوتا اگر جو وہ جان جاتا۔۔اسکا دل شدید خوفزدہ ہو گیا۔۔۔۔

ایسی کوئی۔۔۔۔بات۔۔۔۔ "

شششششش۔۔۔۔"اسکے گلابی لبوں پہ شہادت کی انگلی رکھی۔۔۔۔عیسل کا" دل حلق میں آگیا تھا۔۔۔۔"میں نے کہانا پتا کرلوں گا۔۔۔۔تو کرلوں گا۔۔۔"اسکی نگاہیں اسکے لبوں سے ہوتی پھر آنکھوں پر آئی۔۔۔۔۔

نگاہیں ملی۔۔

دھڑکنیں مدھم ہوئی تھی۔۔۔۔

تب تک تم اپنے گھر جاؤ۔۔۔۔حویلی میں رہنا ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔کچھ " دنوں کی بات ہے۔۔۔پھر تمہیں میں لے جاؤں گا۔۔۔۔۔"اسکی آواز سرگوشی جتنی ہوگئی۔۔۔عیسل کا تو مانو دل ساکن ہوگیا تھا۔۔۔۔

جی۔۔۔۔۔"اسے حیرت ہوئی تھی اس کے لفظوں پر۔۔۔جیسے یقین نا آیا" ہو۔۔۔۔جیسے پھر سننے کی چاہ ہو۔۔۔۔کبیر ہنستے ہوئے پیچھے ہوگیا تھا۔۔۔۔

پاگل۔۔۔اب اترو۔۔۔اتنے نخرے نہیں اٹھائے جاتے ہیں مجھ سے۔۔۔"اس نے دورازہ بھی کھول دیا تھا مگر وہ اسے دیکھتی رہی۔۔۔

"کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔"اس نے خود ہی اسے ہوش دلانا چاہا وہ چونکی تھی۔۔۔

"ن۔۔نہیں تو۔۔۔"چہرے کی؛رنگ شدید سرخ ہو چکا تھا۔۔۔اس نے جلدی میں سیٹ بلٹ پیچھے کی۔۔۔اور دوسرے ہی پل شدت سے دھڑکتے دل کے سنگ باہر نکل گئی تھی۔۔۔

دماغ سائیں سائیں کر رہا تھا۔۔۔دل جیسے پورے وجود میں دھڑک رہا تھا۔۔۔وہ کیا کہنا چاہتا تھا۔۔۔کچھ خوف تھا۔۔۔اس نے مڑ کر دیکھا۔۔۔وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ گر برا کر تیزی سے دروازہ کھولتے اندر داخل ہو گئی۔۔۔۔۔۔

کبیر کچھ لمحے اسے دیکھتا رہا پھر موبائل پر کسی کو میسج کرتے۔۔۔۔گاڑی واپسی کے رستے پر ڈال دی تھی۔۔۔۔۔۔

❤❤❤

کیا ہوا۔۔لالا نے کچھ کہا کیا۔۔۔"آئینور اسے دیکھتے ہی پریشانی سے" بولی۔۔۔۔مہیرہ کی سرخ آنکھیں اور سرخ چہرہ دیکھ کر وہ ڈر گئی تھی۔۔۔

ن۔۔نہیں۔۔۔۔کچھ نہیں۔۔۔"وہ کیا بتاتی۔۔دل ہنوز شدت سے" دھڑک رہا تھا۔۔۔۔چہرہ پورا جھلس رہا تھا اب بھی۔۔۔وہ کس قدر بے باک

شخص تھا اسے اندازا ہو گیا۔۔۔وہ کچھ لمحے اسے ناسمہ سکی یہاں تو بات ہی پوری زندگی کی تھی۔۔۔ نجانے اسکا کیا بنتا۔۔۔۔۔

"اچھا تم خفا نا ہونا۔۔لالا کو کبھی کبھی غصہ آجاتا ہے اور بہت آتا ہے۔۔۔ ورنہ تو وہ دل کے بہت اچھے ہیں۔۔۔۔"آئینور کو لگا وہ اداس تھی یا گھبرائی ہوئی تھی۔۔ جبھی اس کا دل بہلانا چاہا تھا۔۔۔!

مہیرہ نے کچھ نہیں کیا۔۔وہ بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔دوپٹہ اور چپل اسی کے کمرے میں رہ گئے تھے۔۔آئینور نے شاید نوٹ نہیں کیا۔۔ورنہ وہ کیا جواب دیتی۔۔۔۔

تم رکو۔۔۔میں تمہارے لیے پانی لاتی ہوں۔۔۔" وہ خالی جگ اٹھا کر "
تیزی سے باہر نکل گئی تو مہیرہ نے دونوں ہاتھ سلگتے گالوں پر رکھے
تھے۔۔۔۔

اسکا شدت بھرا لمس۔۔۔

اسکی جنونیت

غصہ۔۔۔

دیوانگی۔۔۔۔

پھر سے یاد آئی۔۔تو دل و دماغ پر چھا گئی۔۔۔۔

وہ دلفریب مہک ہنوز اسے اپنے حصار میں لیے ہوئے تھی۔۔۔

اسکی باتیں۔۔۔

باتوں کی دلکشی۔۔۔

اسکی آنکھیں۔۔۔

آنکھوں کی کہانی۔۔۔

اسکے لب۔۔

گستاخ انداز۔۔۔

بے باک۔۔۔

بے مروت نگاہیں۔۔۔۔

اسکے دل کی دنیا میں تہلکہ مچا چکے تھے۔۔۔

وہ اس سے خوفزدہ بھی تھی مگر دل۔۔۔

دل الگ انداز میں دھڑک رہا تھا۔۔۔۔

ایسا پہلے تو کبھی نہیں ہوا۔۔۔شاید پاک رشتے کا احساس تھا۔۔۔وہ اس کے معصوم دل میں سما گیا۔۔۔۔

وہ ویسے ہی بیٹھی بیٹھی پیچھے بیڈ پر گری۔۔۔اور چھت پر لگے چمکتے فانوس کو دیکھنے لگی تھی۔۔۔اسکی آنکھوں کی چمک۔۔باتیں۔۔انداز اسے بتا گیا کہ وہ اسکی پسند تھی۔۔۔اسکا دل الگ ہی انداز میں دھڑکے جا رہا تھا۔۔۔۔

ہاتھ جوڑتا ہوں تمہارے آگے۔۔خدارا چلے جاؤ یہاں سے۔۔۔پولیس " تمہیں لے جائے گی۔۔۔۔" وہ باقاعدہ اس کے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولے تھے۔۔۔حازم پر کوئی اثر نہیں ہوا۔۔وہ ویسے ہی کرسی پر جھولتے سگار پی رہا تھا۔۔۔۔

وجہی چہرہ حد درجے سپاٹ تھا۔۔۔۔رگیں ابھری ہوئی تھی۔۔۔۔آنکھیں سرخ ہو رہی تھی۔۔۔شاید اسکی نیند پوری نہیں ہو ہی تھی۔۔۔

تم ہی سمجھاؤ اسے۔۔۔۔میرا کون ہے اس کے سوا۔۔۔"انہوں نے اب " کی بار زیادہ سے التجا کی!۔وہ خود افسوس و دکھ سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔مگر

حازم سرحان شاید یہاں ہو کر بھی نہیں تھا۔۔۔شاید وہ انہیں سن ہی نہیں رہا تھا۔۔۔۔

گلابی کور والا موبائل رائیٹنگ ٹیبل پر پڑا تھا۔۔۔۔زیاد کی نظر پڑی تھی اس پر۔اسکی سکرین پر چمکتی مہیرہ کی تصویر بھی وہ دیکھ چکا تھا۔۔۔۔اسے مہیرہ سے نفرت ہو رہی تھی اسکی وجہ سے انکا پورا خاندان بکھر گیا۔۔کچھ نہیں بچا۔۔اور وہ خود۔۔ایک نئی زندگی بسا رہی تھی۔۔۔۔

شاھد جدیال تھکے ہارے کمرے سے نکل گئے تھے۔۔

میں نے کہا تھا تجھ سے۔۔۔۔تو محبت کرتا ہے اس سے۔۔اگر اتنی ہی " محبت تھی تو جانے کیوں دیا۔۔۔نکاح ہو چکا ہے اسکا۔۔تجھے برباد کر کے آباد ہے وہ۔۔۔کیوں۔۔۔۔اتنی رعایت اسے کیوں۔۔۔"وہ بے بسی سے چلا

اٹھا تھا۔۔۔حازم نے اسے دیکھا۔۔۔۔کہا کچھ نہیں۔۔اسکی بات کی نفی نا کی۔۔اسکی بات کو مانا بھی نہیں تھا۔۔۔۔

تو کہے گا تو اسے یہاں لے آؤں گا کچھ تو بول۔۔۔"اس سے نہیں دیکھی جا " رہی تھی حازم کی یہ حالت۔۔اسکا دل بند ہو رہا تھا۔۔۔حازم کسی کو کھاتے میں نالاتا۔۔۔کوئی اسے تکلیف دینا کا سوچنا بھی تو اس کے لیے عزاب کھڑے کر دیتا تھا پھر ایسا کیوں۔۔۔

نفرت کرتی ہے مجھ سے۔۔۔شدید نفرت۔۔۔"اس کے لہجے سپاٹ " تھا۔۔۔۔

اور تو محبت کرتا ہے۔۔۔"اس نے پوچھا تھا یا بتایا وہ اندازا نہیں لگا سکا۔۔۔" وہ اسے دیکھتا رہا کچھ لمحے۔۔۔

نہیں۔۔مجھے اس سے محبت نہیں ہو سکتی ہے۔۔مجھے کسی سے محبت نہیں ہو" سکتی۔۔۔۔"اس نے خود کو کہتے سنا تھا۔۔۔۔۔

زیادا سے دیکھتا رہا۔۔بے بسی سے غصے سے مگر وہ اب اسے نہیں دیکھ رہا تھا۔۔۔آج کیس کا؛ فیصلہ تھا۔۔یقیناً ارتسام کو رہا کر دیا جاتا اور اسے گرفتار مگر وہ۔۔ سکون سے بیٹھا تھا۔۔۔زیاد باہر نکل گیا غصے میں۔۔وہ کیا کر سکتا تھا۔۔۔

اس کے جاتے ہی حازم نے کنپٹی مسلی۔۔۔اسکا سر پھٹ رہا تھا درد کی شدت سے۔۔۔۔جب سے ان دونوں کا نکاح ہوا نا تو وہ سہی سے کچھ کھا پی پایا نا ہی سو سکا تھا۔۔۔۔

وہ اسے برباد کر چکی تھی مگر دل اسکی ہر غلط معاف کر چکا تھا۔۔۔

ورنہ ایک دنیا جانتی تھی۔۔وہ کس قدر سفاک تھا۔۔۔۔کوئی اس کو آنکھیں دیکھتا تو وہ آنکھیں نکال دیتا۔۔۔۔اس لڑکی نے تو ہزار لوگوں میں اسے رسوا کیا۔۔۔مگر معاف کر گیا تھا۔۔۔

وہ جانتا تھا وہ بہت معصوم تھی۔۔۔۔بے حد معصوم۔۔۔

وہ نفرت کے لیے بنی ہی نہیں تھی۔۔۔۔

وہ چاہ کر بھی اس سے نفرت نہیں کر سکا تھا۔۔۔۔

مگر محبت۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔

اسکا دل تڑپ گیا۔۔۔

وہ اس سے محبت نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

ہر گز بھی نہیں۔۔۔۔

وہ اور رسوا نہیں ہونا چاہتا تھا۔۔اسکی انا گوارا نہ کرتی۔۔۔۔

وہ تھکے انداز میں دوبارہ کرسی پر جھول گیا۔۔۔

عدالت میں آج تیسری و آخری پیشی تھی۔۔۔

اسے کسی مجرم کی طرح پیش کیا گیا تھا۔۔۔

بکھرے بال اور ہتھ کڑی میں قید ہاتھ۔۔۔

چہرے پر جگہ جگہ نشان تھے۔۔۔اور کوئی احسان دور دور تک نہیں تھا۔۔۔

اسحاق خان کا دل تڑپ گیا بیٹے کو یوں دیکھ کر۔۔سامر نے بھی افسوس سے اسے دیکھا تھا۔۔البتہ کبیر سر جھکائے بیٹھا ہوا تھا۔۔۔اسے بس فیصلے سے لینا دینا تھا۔۔۔

شاھد جدیال بھی زیاد اور باقی کچھ لوگوں کے ساتھ وہاں موجود تھے۔۔دل بری طرح دھڑک رہا تھا۔۔۔

اسکی ماں نے ہزاروں دعائیں کی تھی۔۔اسپر لگے الزام منسوخ ہو جائیں اور اس کی بیل ہو جائے۔۔

باپ نے دن رات ایک کیے ہر ممکن کوشش کی تھی۔۔۔۔

عدالتی کاروائی ایک بار پھر شروع ہوئی تھی۔۔۔

اسکا وکیل وقار بابر بھرپور اطمینان کے ساتھ کاروائی کے لیے اٹھا تھا۔۔۔۔

اس نے کئی ثبوت اور گواہ پیش کیے تھے۔۔۔جن میں سب سے بڑی گواہی قمر جدیال کی بھی تھی۔۔

مدعی وکیل بر طرح بوکھلا گیا تھا۔۔اس نے اعتراض کرنا چاہا۔۔۔

سب بے چینی سے چیف پراسکوٹر کے فیفیصلے کے منتظر تھے۔

سب ثبوتوں اور گواہوں کا مد نظر رکھتے ہوئے۔۔حازم سرحان کے ناقابل ضمانت وارنٹ جاری کرتے ہوئے اسے جلد پولیس کی تحویل میں دینے کا حکم سنایا تھا۔۔۔ارتسام خان سے معزرت کرتے اسے باعزت بری کر دیا گیا تھا۔۔۔۔۔

شاھد جدیال کے چاروں شانے چت ہو گئے تھے۔۔۔

سچائی پوری طرح عیاں ہو چکی تھی۔۔۔۔

انکا پیسہ رعب و دبدبہ۔۔انکا غرور وہ شان و شوکت کسی کام نہیں آئے تھے۔۔۔۔

کافی دیر لوگوں کی پرواہ کیے بنا اسحاق اسے سینے سے لگائے روتا رہا تھا۔۔۔ وہ اسکا لاڈلا بیٹا تھا۔۔حالات نے، زندگی نے اس سے ساتھ اچھا نہیں کیا تھا۔۔اس نے سب سے پہلا سوال ہی مہیرہ کا کیا تھا۔۔۔اسحاق خان پھر رونے لگا۔۔وہ کیا کیا بتاتا اسے۔۔۔

کبیر نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا اور کمرہ عدالت سے باہر نکلا گیا۔۔ قمر جدیال اس کے پیچھے گیے۔ مگر وہ جا چکا تھا۔۔۔اس کے باپ برابر کا شریک تھا۔۔۔اس نے ماں کے علاوہ باقی سب کچھ چھوڑ دیا۔۔۔خاندان نام دولت زمینیں سب پیچھے چھوڑ دیا تھا۔۔۔

سامر سنجیدگی سے سے بازو کمر پر باندھے کھڑا تھا۔۔آنکھوں پر سیاہ شیڈز لگا رکھا تھے۔۔۔۔

لوگ اسے مبارک باد دے رہے تھے۔۔ارتسام دیکھتا رہ گیا۔۔۔

کل کو انہی لوگوں میں سے کئی لوگ اس پر تھو تھو کر رہے تھے۔۔۔۔

اسے گالیاں دے رہے تھے اور آج۔۔۔۔

ہمیں گھر چلنا چاہیئے۔۔ تمہاری ماں اور مہیرہ انتظار کر رہی ہوں گی۔۔"""

اسحاق خان نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔خوشی سے انکے چہرے سے چھلک رہی تھی۔۔۔۔

کچھ دیر بعد وکیل اور کچھ لوگوں سے ملتے۔۔۔وہ عدالت سے باہر نکل رہے تھے۔۔۔۔

وہ بالکل شل سا کھڑا تھا۔۔۔دماغ سائیں سائیں کر رہا تھا۔۔اس کے لیے یقین کرنا مشکل تھا۔۔۔۔

اب اسے سمجھ آ رہی تھی کہ عیسل کیوں گھر نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔۔ مگر اب وہ کیا چاہتا تھا وہ سمجھ نہیں سکا۔۔۔

اس نے ہمیشہ ایک ایسی لڑکی کو اپنی زندگی میں شامل کرنے ہی تمنا کی جو صرف اسکی ہو۔۔

جسے صرف وہ دیکھے وہ چھوئے مگر۔۔۔۔۔

حالانکہ وہ پاک تھی صاف تھی معصوم تھی مگر۔۔۔اسکے دامن پر داغ تو تھا۔۔۔لوگوں اسے جانتے تھے۔۔وہ کیسے ایک ایسی لڑکی کو اپنی زندگی میں شامل کرتا۔۔۔۔ مگر چھوڑتا کیسے۔۔اسے محبت نہیں تھی یا شاید وہ مان نہیں رہا تھا مگر وہ اسے چاہتا تھا۔۔۔اس سے زیادہ وہ جانتا تھا کہ عیسل اسے پسند کرتی تھی۔۔۔۔اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔وہ سر ہاتھوں میں گرائے بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

ZNZ Zubi Novels Zone

❤❤❤

تم نے اب بھی رونا ختم نہیں کیا۔۔۔"ارتسام نے کافی خفگی سے کہا۔۔۔۔ "

وہ پھر سے رو رہی تھی۔۔۔

وہ عدالت سے سیدھا حویلی ہی آئے تھے۔۔ارتسام نے گھر جانا چاہا مگر فالحال خاموش تھا۔۔۔وہ پہلے سے جانتا تھا کہ وہ لوگ حویلی میں تھے۔۔۔مگر جب سے آیا تھا مہیرہ اسے چھوڑ نہیں رہی تھی۔۔اس کے لیے یقین کرنا مشکل تھا کہ وہ اب ان میں تھا۔۔۔۔اسکی ماں اسکے صدقے اتارے جا رہی تھی۔۔ واحد سدیال اس سے مل کر جا چکے تھے۔۔

سامر کی ماں بھی ان لوگوں سے مل کر اٹھ گئی۔۔۔انہیں بات کرنے دی۔۔۔آئینور بالکل بھی سامنے نہیں آئی تھی۔۔۔غیر ارادی طور کر ارتسام نے محسوس بھی کیا تھا۔۔۔

بھائی۔۔آپ کو بہت زیادہ یاد کیا میں نے۔۔۔آپ کے بغیر بہت ڈر لگتا" تھا۔۔۔"اس نے پھر سے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اسکے چہرے کے نشان اسے تکلیف دے رہے تھے۔۔۔کیسا گیا تھااور کیسا ہو گیا تھا۔۔۔چہرے پراب وہ نرمی کہیں بھی نہیں بچی تھی۔۔۔۔عجیب سرد مہری کا بسیرا تھا۔۔۔

اب آگیا ہوں نا۔۔اب نہیں جاتا کہیں بھی۔۔۔تم رونا بند کرو۔۔۔"اس " نے بہلایا۔۔۔وہ بہت مطمئن تھا اسے ٹھیک دیکھ کر۔۔۔ورنہ اسے ڈر ہی لگا رہتا۔۔۔حازم کی طرف سے اس کے لیے۔۔۔مگر وہ ٹھیک تھی۔۔۔

آپ کا چہرہ بھی خراب ہو گیا ہے۔۔۔"اسکے دکھ نہیں کم ہو رہے " تھے۔۔۔۔

" ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔"

ہو ہی جائے ورنہ آپ سے شادی کون کرے گی۔۔۔۔"ارتسام اسے دیکھتا" رہا۔۔۔کیا نا یاد آیا۔۔کتنے ٹوٹے خابوں کی چبھن محسوس ہوئی۔۔۔۔وہ ہنس دیا تھا۔۔۔۔درد بھری مسکراہٹ

ماہی اور چپ کر جا۔۔۔اسے پریشان کر رہی ہے۔۔۔۔"ماں نے ڈپٹا تو وہ" منہ بناتے پیچھے ہو گئی تھی۔۔۔اسحاق خان نے دونوں کو دیکھا تو دل بھر آیا۔۔کتنے وقت بعد وہ ساتھ تھے۔۔۔وہ ہار گیا ہوتا تو اس کے دونوں بچے بھی ہار گئے ہوتے اس نے ہمت نہیں ہاری۔۔آج دونوں پاس تھے۔۔۔وہ جتنا شکر ادا کرتا کم تھا۔۔۔۔بے حد کم۔۔۔

بال اچھے لگ رہے ہیں۔۔۔۔"اسکے بال پیچھے کرتے ہوئے کہا تو مہیرہ کا" چہرہ پل میں شدید سرخ ہو گیا تھا۔۔۔۔"م۔۔میں آپ کے لیے کچھ لاتی

ہوں۔۔۔"چوری پکڑ جانے کی ڈر سے وہ وہاں سے اٹھ گئی۔۔دھڑکنیں کل کو یاد کرتے منتشر ہو گئی تھی۔۔۔

مجھے لگتا ہے کہ ہمیں گھر جانا چاہیے۔۔۔"وہ باپ سے بولا تھا۔۔اب حویلی" نہیں رہنا چاہتا تھا۔۔انہوں نے سر ہلایا۔۔۔پہلے وہ اکیلے تھے اب وہ ساتھ تھا تو وہ مطمئن ہو گئے تھے۔۔۔۔

تم بھائی سے نہیں ملی۔۔۔کیوں۔۔۔"وہ کچن میں آئی تو آئینور کو وہاں " دیکھتے۔۔۔اسے گھورتے ہوئے بولی تھی۔۔۔نیلے رنگ کی اوور شرٹ اور ٹراؤزر میں ملبوس۔۔۔اسکے چھوٹے بال کندھوں پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔۔

وہ کچھ بنا رہی تھی اس کے پکارنے پر بھی اسے نہیں دیکھا۔۔۔جب سے وہ حویلی میں آیا تھا۔۔اسکا دل شدت سے دھڑکے جا رہا تھا۔۔۔ مگر انا آڑے آجاتی۔۔۔وہ اب اس کو دیکھنا بھی نہیں چاہتی تھی اور دل تڑپے جا رہا تھا۔۔۔۔

تم سے پوچھ رہی ہوں۔۔کم از کم سلام کر لیتی۔۔۔۔"اب کہ وہ کافی خفگی" سے بولی تھی۔۔۔اسے پسند نہیں آیا تھا۔۔

ماہیکیا فرق پڑتا ہے۔۔۔اور میرا حلیہ بھی ٹھیک نہیں ہے۔۔۔"اس نے " صاف ٹالا تھا۔۔۔۔ مہیرہ کچھ نہیں بولی۔۔۔۔ خفگی سے اسے دیکھتے اوپر چلی گئی۔۔۔۔

اس کے جاتے ہی آئینور نے کپ سامنے پٹخا تھا۔۔۔آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی۔۔۔وہ ہر وقت ہنستی مسکراتی رہتی تھی مگر دل اپنا دکھتا تھا۔۔۔اس کے سخت الفاظ اسے بھولتے نہیں تھے۔۔۔اسکی عزت پر۔۔کردار پر اٹھایا اسکا سوال اسے اب بھی شدید تکلیف دیتا تھا۔۔۔وہ سامر میر کی ہی بہن تھی۔۔اس میں بھی بہت انا تھی۔۔۔۔

♥♥♥

وہ کمرے میں داخل ہوئی کہ سامنے اسے دیکھ کر بوکھلا گئی تھی۔۔۔وہ اس کے کمرے میں کیا کر رہا تھا۔۔اس نے واپس جانا چاہا مگر رک گئی وہ اسے ہی گھور رہا تھا۔۔۔۔

بہت رونا آتا ہے تمہیں ہاں۔۔۔"ڈریسنگ ٹیبل کے پاس سے چل کر اس " کے پاس آیا۔۔۔نگاہیں تھی کہ اسکے دلکش وجود کو بے باکی سے چھو رہی تھی۔۔۔۔

پرپل کلر ڈشرٹ کیپری پہنے۔۔دوپٹہ کندھے پر جھول رہا تھا۔۔بال بالکل اسٹریٹ کندھے پر بکھرے ہوئے خوبصورت لگ رہے تھے۔۔۔چہرہ شاید رونے کی وجہ سے سرخ ہو گیا۔۔۔۔اس نے اپنے سامنے گھنٹہ ایک روتے دیکھا تھا۔۔۔۔

ن۔۔نہیں تو۔۔۔"وہ بوکھلا گئی۔۔۔۔پیچھے ہونا چاہا مگر اسکی کمر پر ہاتھ " رکھتے اسے روک دیا۔۔۔دل کی دھڑکنیں بھی جیسے روک دی۔۔۔وہ خوفزدہ سی اسے دیکھنے لگی تھی۔۔۔

توروتی کیوں ہو پھر۔۔۔۔"اسکی نگاہیں چہرے پر چھونے لگی۔۔بے "
مروت بے باک نگاہیں۔۔۔ مہیرہ نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔شہرہ
شدید سرخ ہو چکا تھا۔۔۔

وہ۔۔تو میں۔۔۔۔"اس کے لبوں کا نرم لمس گالوں پہ محسوس ہوا تو لب "
ساکن ہوئے۔۔دھڑکنیں مدھم ہونے لگی تھی۔۔۔۔۔

کیا میں۔۔۔۔"بھاری۔۔خمار آلود لہجہ۔۔۔انگھوٹے کے ناخن سے "
اسکے لبوں کو شدت سے چھوا۔۔۔وہ پل میں شدید سرخ ہو گئے تھے اسکے
چہرے کی طرح۔۔۔۔آنکھوں میں خمار بھرنے لگا۔۔۔ مہیرہ خوفزدہ سی
اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

ن۔۔ نہیں۔۔۔"اس سے پہلے وہ جھک کر انہیں چھوتا۔۔۔ایکدم اپنے " لبوں پہ ہاتھ رکھتے۔۔۔ سر نفی میں ہلایا۔۔۔دل دگ رگ میں دھڑکنے مچلنے لگا۔۔۔۔ تنفس بھاری ہو گیا تھا۔۔۔۔

سامر کے ماتھے پر کئی بل پڑے تھے۔۔۔۔ جبھی سختی سے اسکے دنوں ہاتھوں کو اپنے ایک ہاتھ میں قید کرتے اسکی کمر سے پن کرتے اسے اتنا پاس کیا کہ وہ ہل بھی نا سکی تھی۔۔۔۔

گردن نم ہو چکی تھی خوف و شرم سے۔۔۔۔سامر کی نگاہوں سے بچ نا سکی۔۔۔

ایسی غلطیاں پھر نا کرنا۔۔۔مجھے ہر گز بھی پسند نہیں ہیں۔۔۔" شہہ رگ کو بے حد نرمی سے چھوتے وہ اسے وارن کرتے ہوئے بولا مگر جب اسے دیکھا تو حیران ہو گیا۔۔۔

روکیوں رہی ہو۔۔۔" وہ پل میں گرفت کمزور کرتے۔۔نرمی سے بولا تو " مہیرہ نے سسکی روکی تھی۔۔۔

مجھے باہر۔۔۔جانے دیں۔۔۔" وہ اسکی شدت پسندی نہیں سہہ سکتی تھی " پھر کوئی بھی تو آسکتا تھا کمرے میں۔۔۔۔سامر نرم پر گیا۔۔۔اسے احساس تھا اسکا۔۔۔

اچھا بس۔۔۔" اسے نرمی سے سینے سے لگایا۔۔وہ اسکی زات کا سکون " تھی۔۔۔اسے روتا نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔۔

مہیرہ نے لب بھینچے خود کو رونے سے روکا تھا۔۔اس کے سینے سے لگی۔۔۔ اس نے آنکھیں بھی شدت سے بند کی ہوئی تھی۔۔وہ سحر انگیز خوشبو اسکے حواسوں پر چھا رہی تھی۔۔خوبصورت چہرہ حد درجے سرخ ہو رہا تھا۔۔۔

تمہیں ڈرانا نہیں چاہتا ہوں۔۔۔اسکا چہرہ اٹھایا۔۔۔نگاہیں اسکے چہرے پر " تھی۔۔"میری محبت کے علاوہ دوسری کوئی سختی تمہیں نہیں سہنی ہو گی۔۔ تم میری پسند ہو۔۔۔ تمہیں مجھ سے خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ تمہیں چاہ کر بھی میں کچھ نہیں کہہ سکتا ہوں۔۔۔"مہیرہ کا دل شدت سے دھک دھک کرنے لگا تھا۔۔۔پلکوں کا رقص انتہائی دلفریب تھا۔۔۔سامر نے نرمی سے انہیں چھوا اور اسے آزاد کر دیا۔۔وہ ایکدم پیچھے ہو گئی تھی۔۔۔سامر اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

یہ فون رکھو پاس۔۔اسنے ڈرنسگ سے موبائل اٹھا کر اسے دیا۔۔۔مہیرہ " نے حیران ہوتے لیا تھا۔۔۔"میں کال کروں گا۔۔۔اٹھالینا کال۔۔۔ورنہ اگلے دن اٹھا کر ادھر لے آؤں گا۔۔۔ٹھیک ہے نا۔۔۔"مہیرہ کا سر ہاں میں ہلا۔۔۔انتہائی مہنگا موبائل تھا۔۔وہ اسے دیکھتی رہ گئی۔۔اپنا موبائل تو کہیں کھو گیا تھا۔۔۔

اسی طرح بات مانو تو کوئی رعایت دی جا سکتی ہے تمہیں۔۔۔"جھک کر نرمی" سے اسکے گال کو چھوتا۔۔معنی خیزی سے کہتے کمرے سے نکل چکا تھا۔۔اسے پتا تھا ارتسام ادھر نہیں رہے گا۔۔۔پھر ابھی رخصتی نہیں ہوئی تھی۔۔۔وہ اسے بھی روک نہیں سکتا تھا۔۔البتہ دل ہر گز راضی نہیں تھا مگر خلاف معمول وہ مان گیا۔۔۔۔

مہیرہ نے اپنے دہکتے گال پر ہاتھ رکھا۔۔اسکا دل شدت سے دھڑک کے جا رہا تھا۔۔۔

وہ مہیرہ کو ڈھونڈنے وہاں آیا مگر سامنے اسے دیکھ کر رک گیا۔۔پہلے سوچا چلا جائے چلا بھی جاتا۔۔پھر وہ پیچھے مڑ چکی تھی۔۔۔

ایکدم اسے دیکھ کر وہ گھبرا سی گئی۔۔۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔"اس کو سمجھ نا آیا کیا کہے۔۔سلام کرتے اسے" دیکھا۔۔۔

وائٹ قمیض کے بازو کہنیوں تک فولڈ کیے۔۔ماتھے پر بکھرے بال اور بڑھی ہوئی شیو۔۔۔اسکا دل شدت سے دھڑک کر رہ گیا۔۔ نگاہیں ہاتھ میں پکڑی گرم کافی کے کپ پر ٹک گئی۔۔۔

مجھے تو لگا تھا کہ تم بہت ڈھیٹ ہو۔۔۔ نہیں مانو گی۔۔۔ حیرت ہوئی " مجھے۔۔ "مظبوط قدم اٹھاتے۔۔اس کے پاس آتے وہ خود کو طنز کرنے سے روک نہیں سکا تھا۔۔

رملہ نے لب دانتوں تلے دبائے۔۔آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی تھی۔۔وہ ساری دنیا کو جواب دے سکتی تھی۔۔لڑ سکتی تھی مگر ارتسام کے سامنے ہمیشہ چپ ہو جاتی تھی۔۔۔اب بھی کپ کو دیکھے جا رہی تھی۔۔۔۔

چھوٹے بال سرخ پڑتے چہرے کو جھول رہے تھے۔۔۔ارتسام نے بغور اسے دیکھا۔۔۔

کیاہوا۔۔۔اب توزبان بھی نہیں چلتی۔۔۔دو دن محبت کے قصیدے " گاتی اب تم چپ ہو گئی ہو۔۔۔" وہ اگر اسکا دل جلانا چاہ رہا تھا تو کامیاب بھی ہو رہا تھا۔۔۔

رستہ دیں مجھے۔۔۔"آئینور نے مدھم لہجے میں جیسے التجا کی۔۔ساتھ ہی" آگے ہوتے گزرنا چاہا۔۔

جواب دو پہلے۔۔۔"ارتسام نے شدت سے بازو پکڑتے اسے روکا تھا " جبھی۔۔۔وہ سسکی تھی۔۔۔

گرم کافی اسکے سفید ہاتھ پر گرتی۔۔پورا ہاتھ پل میں سرخ کر چکی تھی۔۔۔

ارتسام نے اسکا بازو چھوڑا۔۔۔نگاہیں اسکے چہرے پر گئی۔۔۔آنسوؤں کو دیکھ کر اس کچھ شرمندگی ہوئی۔۔اسے تکلیف تو نہیں دینا چاہ رہا تھا۔۔۔

دیکھاؤ۔۔۔"اس نے ہاتھ پکڑنا چاہا۔۔۔ "

مجھے رستہ دیں۔۔۔"وہ بمشکل جلن برداشت کرتے ہوئے بولی۔۔۔ "

آنسوؤں کے باعث آواز بھر چکی تھی۔۔۔

دیکھنے دو۔۔۔"ارتسام نے اسکا نازک سفید ہاتھ اپنے بھاری کھردرے ہاتھ "

میں لیا تو وہ جلن بھول گئی۔۔دھڑکنیں رک گئی۔۔۔نگاہیں اس پر گئی۔۔وہ اسے دیکھتی رہ گئی۔۔چہرے پر جا بجا نشان اور بکھرے بال۔۔۔اسکا دل ساکن ہوا۔۔۔۔

ہاتھوں پر اسکے ہاتھ کا لمس۔۔اس کو سانس لینا محال لگا۔۔شدت سے اپنا ہاتھ کھینچتے۔۔۔وہ اسے پیچھے کرتے۔۔اندر بھاگی تھی۔۔

ارتسام نے لب بھینچتے جیسے کچھ ضبط کرنا چاہا تھا۔۔۔وہ ایسا نہیں تھا۔۔ایسا چاہتا بھی نہیں تھا۔۔ مگر کچھ مہینوں نے اس میں بے جا سرمہری بھر دی۔۔ نفرت و غصہ بھر دیا تھا۔۔۔۔۔

وہ واپس مڑ گیا تھا۔۔۔۔۔۔

اگر اسکی لاش مجھے نا ملی تو تم لوگوں کی لاش کسی کو نہیں ملے گی۔۔۔"حازم"
سرحان کی آنکھوں میں خون تھا۔۔۔مہیرہ کو تو معاف تھا سب۔۔مگر
ارتسام۔۔اسے وہ مار کر ہی مرنا چاہتا تھا۔۔۔۔اس سے برداشت نہیں ہو رہا
تھا کہ وہ رہا ہو گیا تھا۔۔اس کے باوجود بھی کہ وہ پہلے سے جانتا تھا۔۔۔۔

سیاہ کپڑوں میں ملبوس۔۔ریفلز تھامے وہ لوگ سر ہلاتے۔۔۔تیزی سے
واپس مڑتے گاڑیوں میں سوار ہوتے منظر سے ہٹے تھے۔۔۔۔

سب کو شک تم پر ہی جائے گا۔۔۔حازم۔۔۔۔سب جانتے ہیں اس کے "
دشمن تم ہی ہو۔۔۔"حازم نے سگار سلگاتے لبوں میں رکھا۔۔۔۔۔

اور یہ دشمنی اسے قبر میں پہنچا کر ہی ختم ہو گی۔۔۔۔اس کی وجہ سے رملہ "
مری۔۔۔۔اس کی وجہ سے سب ہوا۔۔۔۔اسے مرنا ہو گا۔۔۔۔ناوہ

بغاوت کرتی نامرتی۔۔۔اسی کی محبت میں وہ باغی ہوئی تھی۔۔۔۔۔"زیاد کو کچھ سمجھ نہیں آیا۔۔۔

پولیس کبھی بھی آسکتی ہے۔۔۔"اس نے نظرانداز کرتے اسے یاد دلانا چاہا" تھا۔۔۔

آنے دو۔۔۔"وہی سرد لہجہ۔۔۔زیاد اسے دیکھتا رہ گیا تھا۔۔۔۔۔ "

میں پہلے وہاں کے معاملات دیکھ آؤں۔۔۔تب تک آپ لوگ سامان بند " کرلیں اپنا۔۔ماہی تم بھی تیار رہنا۔۔۔شام تک ہم اپنے گھر جارہے ہیں۔۔۔

"پہلے اسحاق خان سے پھر ماہی سے مخاطب ہوا۔۔اسے اب پتا چلا سامر نے اسے موبائل کیوں دیا تھا۔۔وہ سر ہلا گئی تھی۔۔۔

مگر بیٹے اکیلے نا جاؤ۔۔۔"اسکی ماں کچھ خوفزدہ تھی۔۔۔ارتسام ہنس" دیا۔۔۔۔

فکر کرنے کی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔مجھے کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔"وہ سنجیدہ" ہو گیا۔۔۔جانتا تھا حازم تاک میں ہو گا۔۔ایکدم انہیں ساتھ لے کر نہیں جانا چاہتا تھا۔۔۔ جبھی پہلے خود جا رہا تھا۔۔۔۔

اچھا تھوڑا دھیان رکھنا۔۔۔۔حازم سرحان ابھی گرفتار نہیں ہوا۔۔۔" " اسحاق خان نے اسے یاد دلایا۔۔وہ بھولا ہی کب تھا اسے۔۔۔۔

بہتر۔۔۔۔"وہ اٹھ کھڑا ہوا۔۔مہیرہ کا گال تھپتھپاتے باہر نکل گیا۔۔۔ " اسے ابھی بھی پتا نہیں چلا کہ مہیرہ کا نکاح ہو چکا تھا۔۔۔۔

گارڈ نے اسے اس کی گاڑی کی چابی دی۔۔۔۔اور ساتھ بھی جانا چاہا۔۔ مگر سنجیدگی سے منع کرتے وہ گاڑی لے کر حویلی سے نکل چکا تھا۔۔۔۔

ایک بار حازم سرحان سے وہ ضرور ملنا چاہتا تھا۔۔۔۔

ZNZ Zubi Novels Zone

بخت کے تخت سے یک لخت اتارا ہوا شخص
تُو نے دیکھا ہے کبھی جیت کے ہارا ہوا شخص

ڈیرے کے کمرے میں وہ صوفے پر بیٹھا۔۔۔کسی گہری سوچ میں گم تھا۔۔
بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے اور آنکھیں شدید سرخ ہو رہی تھی۔۔۔۔

ساری زندگی اس نے باپ کے نام کی تھی۔۔۔ماں اس سے بات کرتے ہوئے بھی ڈرتی تھی۔۔۔کچھ شاھد جدیال نے تو کچھ اسکی اپنی طبیعت بھی کافی سخت تھی۔۔۔۔

جب بڑا ہوا تو حویلی کے ہر چھوٹے بڑے فیصلے میں اسکو بیٹھایا جانے لگا پھر وہ وقت آیا کہ سب فیصلے ہی وہ کرتا تھا۔۔۔بات نے اسے ہمیشہ یہی باور کروایا کہ ان کے خاندان کی رائیتیں تھی کچھ۔۔جن کے لیے اسے وقت آنے پر جان لینے یا دینے سے پیچھے نہیں ہٹنا تھا۔۔۔وہ وہی کرتا تھا۔۔۔باتیں اسکے دماغ میں پختہ ہوتی گئی تھی۔۔۔۔

رملہ اس سے چھوٹی تھی۔۔۔باقی سب کی طرح وہ بھی اس سے ڈرتی تھی مگر اکثر اپنی کوئی بات باپ سے منوانے کے لیے اس کے پاس آجاتی۔۔۔کالج گاؤں میں تھا مگر آگے کی پڑھائی شہر جا کر کرنی تھی۔۔شاھد جدیال کافی خلاف تھے تب بھی وہ اس کے پاس آئی تھی۔۔۔

کچھ سوچ بچار کے بعد وہ مان گیا یوں وہ تینوں ایک ساتھ آنے جانے لگی تھی اسے کوئی مسئلہ نہیں تھا۔۔۔چند گارڈز ان کے ساتھ جاتے۔۔اور انہیں واپس لے کر ہی آتے۔۔۔

رملہ اسے بھی پیاری تھی۔۔۔۔وہ جانتا تھا وہ کافی معصوم تھی۔۔۔اسے گھر سے باہر دینے کا اس نے کبھی سوچا بھی نہیں۔۔۔ویسے بھی وہ کبیر کی منگ تھی۔۔کبیر کیسا انسان تھا وہ جانتا تھا مگر وہ دل کا برا نہیں تھا۔۔اس نے سوچا۔

رملہ سے شادی کے بعد وہ ٹھیک ہو جائے گا۔۔اسکی بہن چاہے جانے کے قابل تھی۔۔۔۔وہ اس کے لیے سب چھوڑ دیتا۔۔اسے یقین تھا۔۔۔

آئینور کم کم مگر مہیرہ اکثر انکی حویلی میں آتی تھی۔۔وہ چلبلی سی۔۔ حسین لڑکی۔۔اسکی نگاہوں کا مرکز بن جاتی تھی۔۔۔ مگر وہ جھٹکاتا رہا۔۔۔۔باقیوں کی طرح وہ کچھ کم ڈرتی تھی اس سے۔۔ کبھی ہنسی مذاق میں بھی کچھ کہہ دیتی۔۔۔۔اسکا لاپرواہ حسن۔۔اسکی باتیں۔۔۔۔اسکی شرارتیں۔۔۔وہ لاشعوری طور پر اس کے دماغ پر چھا چکی تھی مگر دل ہنوز خالی تھا۔۔۔۔۔

سب اچھا جا رہا تھا۔۔۔پھر یونی کے بعد اس نے رملہ کی شادی کی بات کی۔۔ اور وہ مکر گئی۔۔تب اسے شدید غصہ آیا۔۔۔اسے لگا شہر جانے کی وجہ سے ہوا سب۔۔۔ مگر وہ کسی صورت ماننے کو تیار نہیں تھا۔۔اس نے بات بھی کی شاھد جدیال سے بھی اور اس سے بھی۔۔۔ مہیرہ بھی اس سے یہی بات

کرنے آئی تھی وہ جانتا تھا۔۔ جبھی اسے بات کرنے کا موقع نہیں دیا۔۔۔ کہیں نا کہیں اسے لگتا تھا وہ اسے ہرا دے گی۔۔ جبھی اس کی سنی ہی نہیں۔۔۔۔

کبیر اس سے شادی کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔اور رملہ کسی صورت نہیں مان رہی تھی۔۔۔۔وہ شدید غصے میں رہنے لگا۔۔۔۔وہ خاندانی روائتوں کے خلاف جا رہی تھی۔۔۔۔ مگر پھر اس نے انکی شادی کی تاریخ رکھ دی۔۔۔۔وہ چاہتا تھا جلد از جلد شادی ہو جائے۔۔۔۔ کہیں نا کہیں اسے ڈر تھا کہ رملہ کسی اور کو پسند کرنے لگی تھی۔۔۔۔

مہندی کی رات اس نے ماہی اور میر کو ساتھ دیکھا۔۔۔اسے نجانے کیوں مگر شدید غصہ آیا مگر وہ برداشت کر گیا۔۔۔اسے کیا اس سب سے۔۔۔۔

اگلے دن بارات تھی۔۔۔۔بیشک رملہ نے شادی کے بعد اسی گھر میں رہنا تھا۔۔۔ مگر وہ کچھ مطمئن نہیں تھا۔۔وہ جاننا چاہتا تھا کہ رملہ شادی سے انکار کر کیوں رہی ہے۔۔۔۔ جبھی کبیر سے ملا۔۔۔کبیر نے اسے جو کہا۔۔اسکی غیرت جاگ گئی۔۔۔۔حالانکہ اس نے پوری بات نہیں جانی۔۔وہ جان سکتا تھا۔۔رملہ اس رات ارتسام کے ساتھ تھی اس نے یہی سنا یہ نہیں جانا کہ مہیرہ اس کے ساتھ تھی۔۔۔تب اسے پتا بھی نہیں تھا کہ لڑکا مہیرہ کا بھائی تھا۔۔۔۔

وہ غصے میں رملہ کی طرف جانے لگا۔۔ مگر وہ پہلے ہی آ رہی تھی۔۔! وہ بے حد غصے میں تھا!۔دماغ نے کام کرنا چھوڑ دیا۔۔! اور پھر وہی ہوا۔۔۔کبیر اگر اسے نا بھی کہتا کچھ تب بھی رملہ کا عین نکاح کے دن انکار اسے جنونی بنا دیتا۔۔

حویلی پوری مہمانوں سے بھر چکی تھی اور وہ نکاح سے انکاری تھی۔۔۔اس وقت جیسے دماغ نے ساتھ چھوڑ دیا۔۔۔اس نے غصے میں اسکا گلا دبایا۔۔۔وہ شدید مزاحمت کر رہی تھی چھڑوا رہی تھی مگر وہ ہوش میں نہیں تھا۔۔نا اسکے باپ نے نا ہی قمر جدیال نے اسے روکا۔۔ہوش اسے مہیرہ کی آواز نے دلایا مگر تب تک خاصی دیر ہو چکی تھی۔۔۔۔

اسے یقین نا آیا۔۔۔وہ مر چکی تھی۔۔۔اور حویلی میں اسکی خودکشی کی خبر پھیل گئی۔۔وہ ساکن ہو گیا۔۔۔ان دنوں کو عجیب کیفیت میں رہا۔۔۔۔ یقین کرنا مشکل تھا کہ وہ قاتل بن چکا تھا اپنی ہی بہن کا۔۔۔جو شاھد جدیال کہتے گئے وہ سنتا گیا۔۔۔

پھر مہیرہ نے پورے گاؤں کے سامنے اسے قاتل کہا۔۔تب جیسے سکتہ ٹوٹا تھا۔۔۔وہ کہاں برداشت کر سکتا تھا اپنے نام پر اپنے خاندان پر حرف۔۔۔۔

اس سے برداشت نہیں ہوا۔۔۔پہلی بار وہ اس پر چلایا تھا مگر تب ارتسام نے اسے بچالیا۔۔وہ نہیں جانتا تھا وہ کون تھا۔۔۔۔

تب گاؤں والی کی شکی نظریں اس پر اٹھی۔۔۔کئی لوگوں کی سرگوشیاں اسکے کانوں میں پڑی۔۔۔اناو غصہ بے یقینی ودکھ پر غالب آگیا تھا۔۔۔

اس نے رملہ کا موبائل دیکھا۔۔۔آخری کی کی ریکارڈنگ میں کی گئی اسکی باتیں۔۔۔۔وہ پاگل ہونے لگا تھا غصے میں۔۔۔۔ایک عام سا لڑکا۔۔اسکی بہن سے محبت کرتا تھا اور رملہ اس سے۔۔۔۔اسکی برداشت سے باہر تھا۔۔ اسے لگا سب ارتسام کی وجہ سے ہوا۔۔۔نا اسے محبت ہوتی نا وہ بغاوت کرتی نا ہی وہ قاتل بنتا۔۔۔۔غصہ بدلا نفرت کیا نا تھا جو ارتسام کے لیے اس کے دل میں بھر گیا۔۔۔پھر اس نے ارتسام کو بند کروادیا جھوٹے کیس میں۔۔۔ خودکشی کے کیس میں۔۔۔۔

مہیرہ کواس نے چھوڑ دیا۔۔۔اس نے جو کیا۔۔وہ بھول گیا۔۔حالانکہ اسکی انا اسکی زات سے بڑھی تھی۔۔۔۔اس نے سرعام اسے تھپڑ مارے۔۔۔ مگر اس نے معاف کر دیا۔۔۔

مگر اسکا باپ معاف نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

اسنے جرگہ بیٹھالیا۔۔۔

وہ ونی کے خلاف تھا مگر نجانے کیوں مان گیا۔۔۔۔دل نے دماغ اور دماغ نے اسے خبر نہیں ہونے دی۔۔وہ چاہتا تھا کہ وہ اسے مل جائے۔۔۔وہ اسے کسی کھاتے میں نالاتا۔۔نا اسے ونی مانتا بس وہ اسے مل جاتی مگر پھر۔۔اس نے سامر کو دیکھا۔۔۔اسے احساس ہوا کہ وہ چاہتا تھا مہیرہ کو۔۔۔اسکا دماغ سائیں سائیں کرنے لگا۔۔۔اس کے دل سے سامر اتر گیا۔۔۔۔وہاں اس

کے باپ نے منع کر دیا۔۔اسے شدید غصہ آیا وہ جرگے سے اٹھ گیا۔۔۔اسکی ذات کی نفی کی گئ تھی

وہ فیصلے والا دن تھا۔۔۔ارتسام کو جھوٹا اور اسے سچا ثابت کرنے کے لیے رملہ اور اس پر بہت گھٹیا الزام لگائے گئے۔۔وہ کچھ پل سنتا رہ گیا۔۔۔اس نے یہ نہیں چاہا تھا۔۔ارتسام کو سزا ہو گئی۔۔۔وہ باپ سے کافی لڑا۔۔۔۔وہ ایسی باتیں اپنی بہن کے لیے نہیں سن سکا۔اور سن بھی لی۔۔۔

ارتسام جیل میں چلا گیا تو اس نے۔ان کی ساری زمینیں فصلیں جلادی مگر نا تو اسکے باپ کو ماننا تھا نا ہی وہ مانا۔۔۔۔پھر اس نے چھوڑ دیا مہیرہ کو۔۔۔۔

سب ٹھیک تھا مگر پھر کبیر کو اس پر شک ہو گیا۔۔۔شک یقین میں کیسے بدلا وہ نہیں جانتا تھا۔۔۔مگر وہ اسکے خلاف ہو گیا۔۔سامر بھی اس کے خلاف

ہو گیا۔۔اسکی ماں بستر سے لگ گئی۔۔اسے دیکھتی تو اور طبیعت خراب ہو جاتی۔۔۔اسکا دل کٹ جاتا پھر ہمیشہ تو سب دل میں رکھتا تھا یہ بھی برداشت کر لیا۔۔۔

اسکے باپ کے علاوہ بہت لوگ اسکے خلاف ہو گئے۔۔۔اس پر باتیں کرتے۔۔۔اس کے لیے سب ناقابل برداشت تھا۔۔۔اسے دکھ تھا۔۔ شدید دکھ تھا رملہ کی موت کا۔۔۔وہ سو نہیں پاتا تھا۔۔۔اسکا دل دکھتا تھا۔۔۔اس نے ایسا کبھی سوچا تھا۔۔غصہ ونام نہاد غیرت اس سے کیا کیا کروا گئی۔۔۔

رملہ معصوم تھی۔۔۔اسکے ہاتھوں قتل ہو گئی۔۔۔۔یہ سوچ اسکا سکون غارت کر چکی تھی۔۔ارتسام سے نفرت دن بادن بھرتی گئی۔۔۔۔احسان

ندامت اسے بچھو کی طرح ڈسنے لگا۔۔۔خون رسنے لگا۔۔وہ برداشت کرتا گیا۔۔۔۔کرتا گیا۔۔۔۔۔

پھر اسے پتا چلا کبیر اور اسحاق خان نے اس پر کیس کیے تھے۔۔۔وہ کیس جیت بھی لیتا۔۔۔سب کو منہ بند کروا دیتا مگر اسکی رہی سہی عزت بہت خراب ہوتی۔۔۔۔شاھد جدیال نے کہا تھا وہ کبیر کو دیکھ لیں گے پہلے اسحاق خان کو روکنا تھا۔۔۔پھر وہ ہوا جو وہ ہرگز نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔

مہیرہ کو رسوا کرنا چاہا۔۔اس پر الزام لگائے۔۔وہ رو رہی تھی۔۔۔۔مگر وہ نظر انداز کر گیا۔۔۔۔مگر سامرا اسکی بہن اور کبیر نے سب پلٹ دیا۔۔۔۔

وہ اب قاتل بن گیا تھا سچ میں لوگوں کی نظر میں۔۔۔۔اس کے باپ کو پنچایت سے نکال دیا گیا۔۔۔ پگ لے لی گئی۔۔ سارے اختیار لے لیے گئے۔۔۔۔وہ کئی اور زخم لے کر واپس حویلی آ گیا۔۔۔

وہ اسے اچھی لگتی تھی اس پر الزام لگا کر وہ اپنی نظروں میں گر گیا۔۔اسکا موبائل اسکے پاس تھا۔۔۔پوری پوری رات جاگ کر اسکی تصوریں دیکھتا۔۔۔بہت جگوں پر رملہ اسکے ساتھ ہوتی۔۔۔

وہ دیکھتا رہتا۔۔ایک رملہ گئی تو کچھ بھی نہیں بچا۔۔۔رفتہ رفتہ سب برباد ہوتا گیا۔۔ایک قتل کے بعد وہ کئی گناہ کرتا گیا۔۔۔اب اتنے کر لیے تھے کہ کوئی فرق نہیں پڑا۔۔۔

انہی دنوں اسے پتا چلا مہیرہ اور سامر کے نکاح کا۔۔وہ دکھی ہوا نہیں کہ ایک اور دکھ۔۔۔اسکی ماں بھی مر گئی۔۔۔اسکا دل مر گیا پوری طرح۔۔۔۔۔

جس جس کو چاہا وہ دور ہو گئے۔۔رملہ اسکا خاندان نام۔۔عزت۔۔ماں اور مہیرہ۔۔۔۔

زیاد نے کئی بار کہا۔۔وہ اسکے لئے مہیرہ کو لے آئے گا مگر وہ کچھ نہیں بولا۔۔ کیا کرتا۔۔وہ اسکی شکل تک تو دیکھنا پسند نا کرتی۔۔۔۔وہ پہلے بھی اسے ملی۔۔۔ایسے بہت سے مواقع ملے جب وہ اسے جبرا روک سکتا تھا۔۔۔ مگر وہ ایسا نہیں چاہتا تھا۔۔ورنہ کون روکتا اسے۔۔۔۔اب وہ بالکل ہی دور ہو گئی تھی۔۔۔پھر چین یوں رخصت ہوا کہ پھر نہیں آیا۔۔۔۔راتیں اب آنکھوں میں گزرنے لگی۔۔انا اور عزت سب ختم۔۔۔غرور ختم۔۔بس ایک نفرت بچی تھی دل میں ارتسام لیے۔۔وہ اتنی تھی کہ جب تک اسے مار نا دیتا سکون نا ملتا۔۔۔۔باقی سب احساسات مر گئے۔۔اسکا باپ اور زیاد پاگل ہو رہے تھے اسکی فکر میں۔۔۔مگر وہ بس ارتسام کو مارنا چاہتا تھا۔۔پھر جیل

کے باہر کی زندگی بھی قید کی طرح گزر رہی تھی ایک اور قتل کر کے جیل میں چلا جاتا۔۔۔کوئی فرق نہیں پڑتا مگر ارتسام کو مار دینا چاہتا تھا۔۔۔۔۔ہر صورت ہر قیمت پر۔۔۔۔

سا۔۔۔سائیں۔۔۔"گل زار بھاگتے ہوئے اندر آیا تو اسے ہوش آیا۔۔۔"

کیا ہوا۔مر گیا۔۔*****"اسکا لہجہ سپاٹ تھا۔۔۔"

سائیں۔۔۔۔وہ گھر۔میں اکیلا تھا۔۔۔اسکے گھر کو آگ لگا دی ہے۔۔۔""" اس نے بوکھلاتے ہوئے بتایا۔۔۔۔

حازم کچھ لمحے اسے دیکھتا رہ گیا۔۔وہ بس اسے مارنا چاہتا تھا۔۔۔مگر چپ ہو گیا۔

" ٹھیک ہے تم جاؤ۔۔۔۔"

سائیں وہ۔۔۔۔وہ کچھ اور بھی کہنا چاہ رہا تھا۔۔۔حازم نے اسے دیکھا۔۔۔۔"

خبر۔۔آئی ہے۔۔۔۔پو۔۔۔پولیس روانہ ہو گئی ہے۔۔۔آپ کو گرفتار " کرنے کے لیے۔۔۔"وہ گھبرایا ہوا تھا۔۔۔۔۔

جاؤ تم۔۔۔"کوئی فرق نہیں پڑا۔۔گل زار اسے دکھ سے دیکھتا نکل گیا تو " حازم بھی اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔ایک کام ہو گیا تھا بس اب ایک رہتا تھا

گارڈز نے ساتھ جانا چاہا مگر منع کرتے وہ اکیلا نکل گیا۔۔۔جانتا تھا اب اسکا باپ سب سے پہلے ادھر ہی آتا۔۔وہ کسی سے نہیں ملنا چاہتا تھا۔۔۔

رستے سے کئی سفید گلاب خریدتے۔۔اسنے گاڑی میں رکھے۔۔اور گاڑی اپنے آبائی قبرستان کی طرف موڑدی۔۔آج رملہ کو موت کے بعد پہلی بار قبرستان جارہا تھا۔۔۔۔۔

رملہ کی قبر کر سب گلاب رکھتے۔۔۔وہ سر جھکائے کھڑا تھا۔۔آنکھیں شدید سرخ ہورہی تھی۔۔۔وہ ضبط کی انتہا پر تھا جانے کا آنسو چھلک پڑتے۔۔۔

تم بہت جلدی چلی گئی ہو۔۔۔۔"اسے اپنی آواز ہی فریبی لگی۔۔۔اسے تو" بھیجا تھا۔۔۔۔وہ کب گئی تھی۔۔۔۔

وہ بنا اپنے مہنگے کپڑوں کی پرواکیے بنا۔۔اسکی قبر کے پاس بیٹھتا چلا گیا۔۔۔ ضبط ٹوٹتا چلا گیا۔۔۔

میں یہ تو نہیں چاہتا تھا۔۔ باخدا یہ نہیں۔۔۔۔۔چاہتا تھا۔۔۔۔"اسکی آواز" بھاری ہو رہی تھی۔۔۔۔وجہی چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔۔۔اسکے ہاتھ میں قبر میں مٹی تھی۔۔۔۔وہ مٹی جس میں اسکی بہن مل گئی تھی۔۔۔۔وہاں رملہ کا احساس تھا۔۔خوشبو تھی۔۔۔۔اسکا دل خون خون ہونے لگا۔۔۔۔

کاش تم مان جاتی۔۔۔کاش۔۔۔۔"آنکھیں زور سے بھینچی۔۔۔درد رگ" وپے میں گردش کر رہا تھا۔۔۔۔۔

کاش میں مان جاتا۔۔۔تمہیں وقت دیتا۔۔آرام سے سمجھاتا۔۔۔آرام" سے پوچھ لیتا۔۔۔کاش وہ پہلے آجاتی تو تم بچ جاتی شاید۔۔۔کاش کوئی مجھے

روک لیتا۔۔۔کاش میں وہ نا کرتا۔۔۔"اسکی زندگی ایک کاش لفظ میں رہ گئی تھی۔۔۔۔

جب سے ہوش سمبھالا تھا تب سے شاید ہی کبھی رویا ہو مگر آج۔۔آج و ٹوٹ گیا تھا۔۔۔سب کچھ ہار گیا تھا۔۔۔رملہ کی قبر کے پاس دوسری قبر اسکی ماں کی تھی۔۔۔وہ اس قبر کو دیکھ بھی نہیں سکا۔۔وہ اسکی وجہ سے مر گئی۔۔۔۔

اسکی انا۔غیرت اور غصہ سب برباد کر چکا تھا۔۔۔اب بھی اسکے دل کا مال و دولت تھی مگر اسکے ہاتھ خالی تھے۔۔۔۔جس خاندان کے نام کی پوجا کرتا وہی مٹ چکا تھا۔۔۔ان کا غرور انہیں ہی لے ڈوبا تھا۔۔۔۔نجانے کس کی آہ لگی تھی۔۔۔۔

وہ رو رہا تھا۔۔۔چاہتا تھا دل کا غبار کم ہو جائے۔۔چاہتا تھا سانس لینے میں آسانی ہو۔۔چاہتا تھا۔۔کچھ درد مٹ جائے۔۔۔۔چاہتا تھا کسی کو خبر بھی نا ہو۔۔۔۔

مگر پھر اچانک چونکا۔۔۔۔تالیوں کی آواز نے اسے چونکا دیا۔۔۔اس نے پل میں آنسو صاف کیے۔۔۔اور جو مڑ کر دیکھا تو چہرے پر وحشت چھا گئی۔۔۔۔

کیا بات ہے۔۔۔اب قاتل کی روئیں گے۔۔۔۔ویسے یقین نہیں آرہا " ہے۔۔۔بالکل ویسے جیسے تمہیں نہیں آرہا۔۔۔"وہ اسکے سامنے آگیا تھا۔۔۔۔وائٹ شرٹ اور چورے وجود پر چپکی ہوئی تھی۔۔بال اور شیو کچھ بڑھ چکی تھی۔۔چہرے پر نرمی کے بجائے سرد مہری تھی۔۔۔وہ ارتسام خان تھا مگر وہ ارتسام نہیں تھا۔۔۔۔

تم۔۔۔اب بھی نہیں مرے۔۔۔"اسکے لہجے میں صرف نفرت" تھی۔۔۔۔

افسوس مگر تم کامیاب نہیں ہوئے۔۔۔۔مگر قاتل تو ہو۔۔۔میں نے " بہت انتظار کیا۔۔۔میں تم سے مل کر پوچھنا چاہتا تھا ایک بار کہ۔۔۔۔ترس نہیں آیا۔۔ تھوڑا سا ہی سہی مگر جب وہ مزاحمت کر رہی ہو گی تب۔۔۔ نہیں آیا ترس۔"وہ سچ میں جاننا چاہتا تھا۔۔۔حازم اسے دیکھتا رہا۔۔ سرد و سپاٹ نگاہوں سے۔۔۔البتہ دل دکھا تھا۔۔کاش۔۔ترس ہی آجاتا۔۔۔۔

تو نے اپنی بہن کو مار دیا۔۔۔میری بھی بہن ہے۔۔میرا باپ اس سے سختی " سے بات کرے تو مجھ سے دیکھا نہیں جاتا۔۔۔تو نے جیسے جگر کا کام کیا نا۔۔۔

گلا ہی گھونٹ دیا۔۔۔"وہ ہنسا تھا۔۔طنزیہ۔۔دکھ سے۔۔۔ایک نظر بس اس قبر پر گئی۔۔وہ دیکھ نہیں سکا۔۔وہ معصوم لڑکی کہاں پہنچ چکی تھی۔۔۔۔

نکل یہاں سے۔۔۔۔"اسکی آواز کم مگر لہجہ شدید سرد تھا۔۔۔۔رنگت" خون جیسی سرخ ہو چکی تھی۔۔۔۔ارتسام اس کے پاس آ چکا تھا۔۔۔

ایک بار۔۔۔شاید آخری بار بھی۔۔۔اس نے مجھ سے محبت کی اقرار کیا " تھا۔۔۔وہ بھی میں نہیں جانتا کیسے ہمت کر لی۔۔اور تو جو کہتا ہے نا کہ رات میرے ساتھ تھی۔۔۔۔

تھی ساتھ۔۔کیونکہ جس لڑکے سے تو اسکی شادی کروا رہا تھا۔۔وہ کسی اور لڑکی میں گم تھا۔۔۔مگر وہ اکیلی نہیں تھی۔۔مہیرہ ساتھ تھی۔۔۔اور اگر نا ہوتی تو شاید وہ ادھر ہی رات گھٹ گھٹ کر گزار دیتی۔۔۔میرے ساتھ نا " آتی۔۔وہ اتنی پاک تھی۔۔۔۔

حازم کو اب دکھ بھی نہیں ہوا۔۔۔صدمہ بھی نہیں پہنچا۔۔۔وہ بس سنتا گیا۔۔۔اتنے دکھ مل چکے تھے اب تو دکھ کا بھی دکھ نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

جینا چاہتی تھی تو نے تو۔۔۔۔۔ "

نکل جا۔۔ورنہ میں ادھر ہی مار دوں گا۔۔۔۔"اسکا دماغ سائیں سائیں" کرنے لگا۔۔۔۔پسٹل نکالتے اس پر تانی تھی۔۔۔۔ارتسام کی آنکھوں میں کوئی خوف نہیں تھا۔۔البتہ آنکھیں شدید سرخ ہو چکی تھی۔۔شاید زخم کریدے گئے تھے۔۔خون خون ہوئے تھا۔۔۔یوں لگا۔۔آج وہ مری تھی۔۔آج اسے رسوا کیا۔۔۔سب زخم تازہ ہوتے گئے۔۔۔۔

مار دے۔۔۔وہ دو قدم پیچھے ہوا۔۔۔"مجھے مار دیتا تب بھی اسے چھوڑ۔۔۔"

چپ۔۔بالکل چپ۔۔۔۔۔"پسٹل چھوڑے اسکا گریباں پکڑ لیا تھا۔۔"
اس سے یہ باتیں برداشت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

تیرا غرور تجھے لے ڈوبا۔۔۔۔تو سالے۔۔۔۔۔ "

منہ پر یکے بعد دیگر کئی مکے مارے۔۔وہ وحشی انداز میں اسے مار رہا تھا۔۔۔
ارتسام نے اسے چھوا بھی نہیں۔۔۔۔۔

تیری آج جان جائے تیری وجہ سے۔۔۔ تیری وجہ سے وہ مری۔۔ تیری "

وجہ سے

اپنے گناہ مان۔۔۔اپنے گناہ مان۔۔۔'وہ پاگل ہو گیا۔۔پلٹ کر اسکو مارنے "
لگا تھا۔وہ دوبارہ یہ دکھ نہیں جھیل سکتا تھا۔۔وہ اسکی وجہ سے مری۔۔۔۔وہ
پاگل ہو گیا۔۔

دور پولیس کی گاڑیوں کی آواز آئی تو حازم نے اسے دور دھکا دیا تھا۔۔۔۔

بس۔۔۔۔تو آج نہیں رہے گا۔۔۔۔"اسکا لہجہ جنونی ہو گیا۔۔چہرے پر "
کئی نشان تھے۔۔۔
ارتسام نے منہ سے خون تھوکا۔۔۔۔۔سانسیں پھول چکی تھی۔۔۔
حازم نے جھک کر پسٹل اٹھائی۔۔۔۔۔
پولیس کی گاڑیاں اکرر کی تھی۔۔۔۔
ٹھاہہ۔۔۔ٹھاہ۔۔۔۔"گولیاں چلنے کی آواز اور ارتسام لر کھڑا گیا۔۔۔ "
پہلے سے سرخ شرٹ اور تیزی سے سرخ ہونے لگی تھی۔۔

پولیس اہلکار تیزی سے اندر پھیلتے انہیں اپنے گیرے میں لے چکے تھے۔۔۔
حازم کو پسٹل رکھنے کا کہہ رہے تھے مگر اس پر جنون سوار تھا

بس بہت ہو گیا۔۔۔ تیرا قصہ بھی ختم۔۔۔" دو پولیس اہلکاروں نے "
اسے تیزی سے پکڑا۔۔۔

ٹھاہ۔۔۔" ایک اور گولی چلی جو اسکے دل کا نشانہ لے کر چلائی تھی۔۔ وہ "
گر رہا تھا۔۔ لوگی کندھے پر لگ گئی۔۔۔ سینے پہ پہلے دو گولیاں لگ چکی
تھی۔۔۔ وہ منہ کے بل پڑا۔۔۔

دائیاں ہاتھ رملہ کی قبر کی مٹی پر لگ منہ سے خون اور تیزی سے بہنے لگا
تھا۔۔۔ اور بند ہوتی آنکھوں سے اس قبر کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

حازم نفرت سے چلا رہا تھا۔۔پولیس نے اسکا خیال کرتے اسے عزت سے لے کر جانا چاہا مگر اسپر جنون طاری تھا۔۔۔وہ اسے اور مارنا چاہ رہا تھا۔۔ مجبوراً پولیس نے اسے دھکیلتے ہوئے گاڑی میں ڈال

کچھ ارتسام کو اٹھا رہے تھے۔۔۔افراتفری مچ گئی تھی۔۔لوگوں کا ہجوم بنتا جا رہا تھا۔۔۔۔

آنکھیں بند مت کرنا۔۔۔"کوئی اسے بار بار کہہ رہا تھا۔۔۔۔ "

مگر اسے بس سکون چاہیئے تھا۔۔۔آج پھر وہی زخم تازہ ہو گئے۔۔۔اسکا سانس لینا محال ہوا۔۔۔اس نے آخری بار قبر کو دیکھا اور آنکھیں بند کر لی۔۔۔سکون کسی بھی قیمت پر چاہیئے تھا۔۔۔۔۔

پولیس کی گاڑیاں ان دونوں کو وہاں سے لے جا چکی تھی۔۔عین اسی وقت شاھد جدیال کی گاڑیاں اکر رکی۔۔۔وہ اور زیاد تیزی سے نکلے مگر تب تک وہ جا چکی تھی۔۔۔۔

اندر رملہ کی قبر پر۔۔سفید گلابوں پر ارتسام کے ہاتھوں کے خون کا رنگ لگ چکا تھا۔۔۔۔سفید گلاب سرخ ہو رہے تھے۔۔۔۔

ZNZ Zubi Novels Zone

❤❤❤

قمر جدیال اپنے کمرے میں نیم اندھیرا کیے۔۔کرسی پر جھول رہے تھے۔۔ کبیر کی ماں کو زبردستی کبیر سے ساتھ بھیج دیا تھا۔۔۔خون اکیلے رہ گئے تھے۔۔۔ااحساس شرمندہ اور ندامت کے بچھوا نکا چین لوٹ چکے تھے۔۔۔ انہوں نے اپنی آنکھوں کے سامنے ایک معصوم قتل ہوتے دیکھا اور بولے

کچھ نہیں روکا نہیں۔۔۔ نتیجتاً کچھ بھی نہیں بچا۔۔ سب کچھ ختم ہو چکا تھا۔۔ وہ گھنٹوں گھنٹوں کمرے میں اندھیرا کیے بیٹھے رہتے۔۔۔۔ حازم کو گرفتار ہوئے کافی عرصہ ہو گیا تھا۔۔ اسکا باپ نیم پاگل سا خالی حویلی میں گھومتا رہتا۔۔۔۔

ابھی وہ سوچوں میں گم تھے کہ کمرے کا دروازہ آرام سے کھلا۔۔۔ وہ چونکتے ہوئے مڑے تھے۔۔۔۔

سامنے شاھد جدیال کو دیکھتے حیرت زدہ سے کھڑے ہوئے تھے۔۔۔

"آ۔۔آپ۔۔۔۔۔"

تیری وجہ سے۔۔۔۔ تیری وجہ سے حازم گرفتار ہوا۔۔۔۔"انکا لہجہ "
عجب سا تھا۔۔۔وہ ابھی حیرت زدہ ہوئے ہی تھے کہ۔۔۔

" تجھے بھی مار دوں گا۔۔۔۔تجھے مرنا ہو گا۔۔۔کوئی نہیں بچے گا۔۔۔۔"

میری بات۔۔۔موت کو سامنے دیکھ کر انکا دل شدید خوف سے "
دھڑکا۔۔۔مگر زیادہ دیر دھڑک بھی نا سکا تھا۔۔۔

ایک کے بعد ایک پیٹ میں ہوتے چاقو کے واروں نے انکی آنکھیں حیرت سے کھول دی۔۔۔کچھ کہنا چاہا مگر پھر دھڑکنیں ساکت ہوئی تو لب بھی سل گئے۔۔۔۔۔

وہ اپنے اپنے ہے ہاتھوں موت کا دکھ وصدمہ بھی محسوس نا کر سکے تھے۔۔۔۔

شاھد جدیال نے چاقو دور پھینکا اور پھر انہیں سر کے بالوں سے گھسیٹتے ہوئے باہر لے جانے لگا۔۔۔۔ سفید سنگ مرمر کا فرش خون آلود ہو گیا۔۔۔۔

راہداری سے گزرتی۔۔ سیڑھیوں سے ہوتے وہ حویلی کی پچھلی طرف چلے گئے۔۔۔۔

حویلی سے ملازم لوگ پہلے ہی بھاگ چکے تھے۔۔۔ بس شکیلابی رہتی تھی۔۔ اتنا خوفناک منظر دیکھا تو سانسیں رک گئی تھی جیسے۔۔۔ انکے جاتے ہی وہ

بھی حویلی کا دروازہ عبور کر گئی پھر کبھی نا لوٹتے کے لیے۔۔۔راز دل میں دفنا دیا تھا۔۔۔

شاھد جدیال نے خود ہی کھڈا کھودا اور خون خون وجود کا اندر ڈالتے۔۔اوپر مٹی ڈال دی۔۔۔

آنکھوں میں صرف وحشت تھی۔۔۔حازم انکا سب کچھ تھا۔۔۔وہ گیا تو وہ پاگل ہو گئے۔۔یہ نا سوچا وہ زندہ تھا۔۔۔۔

زہر خندہ سے منہ ہی منہ میں کچھ بڑبڑاتے۔۔۔۔وہ باہر نکل گئے۔۔۔۔۔ حویلی کو شاھد معصوم کی بددعا کھا گئی تھی یا پھر انکا غرور لے ڈوبا تھا۔۔۔کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔۔۔

اس کے بعد حویلی بند ہو گئی۔۔۔۔دروازے پر بڑا سا تالا لگ گیا۔۔۔۔لوگ اسے پرانی حویلی پکارنے لگے۔۔جب کوئی گزرتا تو کانوں کو ہاتھ لگاتا۔۔۔ مگر ایک بات تھی۔۔۔۔

حویلی ابھی بھی پوری شان و شوکت سے کھڑی تھی۔۔۔۔۔۔۔

سفید قیدیوں کے مخصوص لباس میں ملبوس۔۔۔حازم سرحان ایک جانب بیٹھا ہوا تھا۔۔۔چہرے پر سرد مہری تھی۔۔۔بڑھی شیو اور بڑھے بال۔۔ جنہیں پونی میں بند کر رکھا تھا۔۔۔۔۔

یہاں اسے پانچ مہینے ہو چکے تھے۔۔۔۔۔

پہلے پہل تو کچھ قیدیوں نے اس سے لڑنا چاہا وہ خاموش رہا۔۔۔ مگر ایک دن کا شانامی بد معاش۔۔ جس کا قہر پورے جیل میں پھیلا ہوا تھا۔۔۔۔اس نے اسے اپنے کپڑے دھونے کو کہا تھا۔۔۔۔

پھر پورے جیل نے دیکھا۔۔۔حازم نے اسے دھو کر رکھ دیا۔۔۔۔

کثیر تعداد میں قیدی اس پر ٹوٹ پڑے۔۔۔۔ مگر اسے فرق نہیں پڑا۔۔اسکے اندر اتنا جنون تھا سب ان پر اتار دیا۔۔۔

تب سے لوگ شاکا کے بجائے اب اس سے خوف کھاتے۔۔۔۔اسکا ہر کام کرتے۔۔۔وہ جیل میں بھی حاکم بنا رہا۔۔۔۔وہ جس کو جس کام سے منع

کرتا۔۔۔وہ بات پتھر کی لکیر ہو جاتی۔۔۔۔نا ماننے کی صورت میں کوئی حازم سے بچانا سکتا تھا۔۔۔۔۔

زیاد کئی بار ملنے آیا مگر اب اس نے ملنا چھوڑ دیا۔۔۔اسکا باپ شروع میں آتا تھا پھر نجانے کدھر گیا۔۔۔

جدھر بھی گیا۔۔۔وہ ناتوانکی شکل دیکھنا چاہتا تھا نا ہی کسی اور کی۔۔۔۔

زیاد سے اسے پتا چلا تھا ارتسام کی موت کا۔۔۔وہ مطمئن تھا مگر سکون نا مل سکا۔۔۔رملہ کی موت کا دکھ اور پھر۔۔۔۔۔۔۔پھر وہ لڑکی۔۔۔۔۔وہ یاد آنے لگی تھی اب۔۔۔اس سے ملنا چاہتا تھا۔۔بس ایک بار۔۔۔۔۔دل کی ضد تھی۔۔جانتا تھا وہ کسی اور کی ہو چکی تھی۔۔۔مگر بس وہ ملنا چاہتا تھا۔۔ کس طرح وہ نہیں جانتا تھا۔۔۔۔

حکم۔۔۔۔کھانا تیار ہے۔۔۔۔"شیر و نے اکر اسے کہا تو وہ چونکا پھر اٹھ گیا"

تھا۔۔۔۔۔

❤❤❤

🔪🔪😂😂 کیا خیال ہیں لاڈلو

کیسا ہوا اب۔۔؟

حازم کے ساتھ اور شاھد جدیال اور قمر جدیال کے ساتھ۔۔۔؟

ارتسام اسکا کیا ہوا ہو گا۔۔۔؟

کچھ عرصہ کا وقفہ آیا ہے۔۔۔اس میں کیا ہوا۔۔اندازے لگالو

😂😂😳

🤳 اچھا سا ریسپانس اور ریویوز دو کل پکی اپیسوڈ آئے گی

😳😳 اپنے ریویوز دیں۔۔

https://face-

book.com/groups/1778689675634647/"

میر۔۔آپ سگریٹ نہیں پی سکتے ہیں میں نے کہہ دیا ہے بس۔۔۔"جب وہ ناماناتو یکدم ہی آگے ہوتے۔۔اسکے ہونٹوں سے سگریٹ لیتے وہ تیزی سے بولی۔۔اس دوران انگلی پر جلن بھی محسوس ہوئی مگر وہ نظرانداز کر گئی تھی۔۔۔

ادھر کرواسے مہیرہ۔۔۔"وہ سرد نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولا تھا " مگر۔۔۔

نہیں کروں گی۔۔کب سے کہہ رہی ہوں مگر میری کوئی بات سن ہی کب " رہیں ہیں۔۔۔اب نہیں دوں گی۔۔۔"ان نے جلتے سگریٹ کو نیچے پھینکتے

پاؤں تلے مسلتے پورا پیکٹ بھی سامنے سے اٹھالیا تھا!۔۔حالانکہ وہ خوفزدہ تھی مگر ظاہر ناہونے دیا۔۔۔۔سامر نے بڑے ضبط سے اسے دیکھا۔۔۔

کیوں میرے ہاتھوں ضائع ہونا چاہتی ہو۔۔۔۔میں نے اگر خود اٹھ کر لیا تو" خیر منانا اپنی۔۔۔۔آرام سے کہہ رہا ہوں۔۔رکھ دو ادھر۔۔۔۔"اسکا لہجہ ہنوز سرد تھا البتہ نگاہیں اسکے نکھرے نکھرے دلکش وجود کو چھو رہی تھی۔۔۔۔مہیرہ دو قدم پیچھے ہو گئی۔۔۔

کہہ تو دیا ہے کہ سگریٹ نہیں پیئیں گے۔۔جب دیکھو یہی پی رہے ہوتے" ہیں وہ بھی کمرے میں بیٹھ کر۔۔۔خود تو بیمار ہوں گے مجھے بھی ساتھ کرنے کا ارادہ ہے۔۔۔۔میں اسکو باہر پھینک دوں گی۔۔۔۔"وہ الٹے قدم کھڑکی کی طرف لینے لگی۔۔۔

میرے معملات سے دور رہو لڑکی یہ نا۔۔۔۔"

" مہیرہ ہوں اور پھر آپ میرے معملات سے کیوں دور نہیں رہتے۔۔۔۔ ہر وقت مجھ پر تو نظر رکھتے ہیں۔۔یہ ناپہنو وہ پہنو۔۔بال ناکٹواؤ۔۔ایسے کرو۔۔۔وہاں جا۔۔۔۔۔۔۔اٹھ کیوں رہے ہیں۔۔۔۔۔"شدت سے چلتی زبان کو بریک تب لگی تھی جب اسے اٹھ کر اپنے پاس آتے دیکھا تھا۔۔۔۔ وہ خوفزدہ سی ہوتے بولی۔۔۔کب سے اسکا دماغ کھا رہی تھی وہ کب سے برداشت کر رہا تھا اب بس ہو گئی تھی۔۔۔

" یہ کھوپڑی خالی ہے کیا۔۔۔ سمجھ نہیں آتی تمہیں۔۔۔۔"وہ پیچھے ہوتی گئی۔۔۔۔یہاں تک کہ کھڑکی سے اسکی پشت لگی۔۔وہ پیکٹ والا ہاتھ کمر پر باندھے۔۔۔اسے دیکھ رہی تھی جو بالکل پاس اکر رکا۔۔۔دو انگلیوں سے اسکے ماتھے کو چھوتے۔۔۔وہ اسے گھورتے ہوئے بولا تو مہیرہ نے بے ساختہ

ادھر ادھر دیکھا۔۔۔کلون اور سگریٹ کی خوشبو اسکی سانسوں میں ملنے لگی۔۔دل شدت سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔۔

م۔۔۔پیچھے ہٹیں میں اسکو باہر پھینک کر رہوں گی۔۔۔۔"دوسرا ہاتھ" اسکے کشادی سینے پر رکھتے اس نے فاصلہ بنانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہا تھا۔۔رنگت شدید سرخ ہونے لگی۔۔۔اسکی سانسوں کی تپش اسکا چہرہ جھلسا رہی تھی۔۔۔۔سامر نے داد دیتی نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔۔

میرے سامنے کھڑے ہو کر بھی زبان چل رہی ہے۔۔۔۔بس ایک رات" میں ہی۔۔۔"دائیں ہاتھ دیوار پر ٹکاتے۔۔۔۔وہ چہرہ اسکے چہرے کے پاس کیے۔۔۔معنی خیز لہجے میں بدلتا۔۔۔۔اسکی سانسیں منتشر کر گیا تھا۔۔۔۔

چہرے پر آتے رنگ اور پلکوں کا رقص مدہوش کن تھا۔۔۔۔سامر نے جھک کر نرمی سے پلکوں کو چھوا۔۔۔دل ودماغ پر پھر سرور چھانے لگا۔۔۔۔ دھڑکنیں مچلنے لگی۔۔

سا۔۔سامر۔۔۔۔"اس کی آواز سرگوشی سے بھی کم تھی۔۔۔سامر نے" فداہو جانے والی نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔۔۔اسکے ہاتھ کی گرفت اب بھی اسکی شرٹ پر تھی۔۔۔وہ اسکے گرد ایک حصار کھینچ چکی تھی جس سے وہ باہر نکل ہی نہیں پاتا تھا۔۔اسے سننا چھونا دیکھنا سب دلفریب تھا۔۔۔وہ ساحرہ تھی اور سامر میر اسکے سحر میں جکھڑ چکا تھا۔۔۔۔

ہمممم۔۔۔۔"سلگتی نگاہیں اسکے چہرے پر جمائے وہ کسی ٹرانس کی سی" کیفیت میں تھا۔۔۔۔کہ جب۔۔۔

مجھے ٹریپ کرنے کی کوشش نا کریں۔۔۔۔میں اسکو باہر پھینک کر رہو" گی۔۔۔۔"اسکا شریر لہجہ سارا افسوں بکھیر گیا۔۔۔۔سامر نے دانت پیستے اسے دیکھا۔۔۔۔جسکا چہرہ ہنسی ضبط کرنے کے چکر میں سرخ ہو چکا تھا۔۔۔۔ اسے شدید غصہ آیا۔۔سارے موڈ کا بیرا غرق کرنا اسے بہت اچھے سے آتا تھا۔۔۔

تم پھینک کر دیکھاؤ۔۔۔میں تمہیں اٹھا کر باہر پھینک دوں گا۔۔۔۔"دو" قدم دور ہوتے۔۔۔وہ سرد لہجے میں بولا۔۔۔سانسیں ہنوز منتشر تھی۔۔۔

مہیرہ نے ایک پیچھے مڑتے۔۔۔پورا پیکٹ کھڑکی سے باہر اچھال دیا۔۔۔۔ سارے سگار پیکٹ سے نکلتے۔۔۔حویلی کے لان میں بکھر چکے تھے۔۔۔

کہا تھا نا پھینک دوں گی۔۔۔۔"واپس مڑتے اسے دیکھتے ہوئے کہنے ساتھ "
اس نے وہاں سے بھاگنا چاہا مگر۔۔۔

میں نے بھی کہا تھا نا۔۔۔اب جاؤ انہی کے پاس۔۔۔۔"پل میں جھک کر "
اس کے نازک وجود کو بازوں میں بھرتے۔۔۔۔کھڑکی کے پاس ہوتے سرد
لہجے میں کہا تو مہیرہ کی چیخ بے ساختہ تھی۔۔۔

ن۔۔۔نہیں۔۔۔۔سامر نہیں۔۔۔۔پیچھے کریں۔۔۔۔۔"وہ خوف سے "
چلائی تھی۔۔۔۔۔

بے موت مار ڈالیں گی، یہ ہوش مندیاں
جینے کی آرزو ہے تو دھوکے بھی کھایئے۔۔۔۔

یلواوور شرٹ میں ملبوس۔۔۔ٹول سے منہ صاف کرتے وہ واش روم سے باہر نکلی تو موبائل بج بج کر ایک بار پھر بند ہو چکا تھا۔۔

مہیرہ نے ٹول اسٹینڈ پر لٹکایا اور گیلے بالوں میں برش کرتے انہیں سیدھا کیا۔۔۔ابھی ڈرائے کرنے کا سوچ ہی رہی تھی کہ ایک بار پھر موبائل رنگ ہوا۔۔۔۔

اس نے گھڑی دیکھی۔۔رات کے گیارہ بج رہے تھے۔۔اسوقت اور کون ہو سکتا تھا۔۔۔۔

دھڑکتے دل کے ساتھ موبائل اٹھایا تو توقع کے عین مطابق میر ہی کی کال تھی۔۔۔لب کچلتے کچھ لمحے دیکھتی رہی پھر کال اٹھالی تھی۔۔۔

کدھر تھی۔۔۔کب سے کال کر رہا تھا۔۔۔"دوسری جانب سامر نے" سگار کے ایش ٹرے میں مسلتے زرا سنجیدگی سے کہا۔۔۔گرے ٹی پہنے۔۔ اسکے بال ماتھے پر بکھرے اسے اور وجہی دیکھار ہے تھے۔۔۔۔

وہ۔۔میں شاور لے رہی تھی۔۔۔۔"وہ زرا ہچکچائی۔۔۔۔سامر کی بھاری" آواز اسکی سانسیں بھاری کر گئی تھی۔۔۔۔۔

اچھا۔۔۔۔پھر تو تم کافی ہاٹ لگ رہی ہو گی نا ابھی۔۔۔"ہمیشہ کی طرح لہجہ" کافی بے باک تھا۔۔مہیرہ گڑ بڑا گئی۔۔۔۔۔

سامر۔۔۔۔کیا مسئلہ ہے۔۔۔"وہ زرا خفگی سے بولی۔۔۔۔وہ ہمیشہ ہی" اسے نروس کر دیتا تھا۔۔۔

مسئلہ تم ہو۔۔ تمہارے ہوتے ہوئے اور مسئلے کہاں درپیش ہو سکتے " ہیں۔۔۔"گہری سانس لیتے اہم بیڈ سے اٹھ گیا تھا۔۔۔ تقریباً آٹھ مہینے ہو چکے تھے اسے دیکھے۔۔۔اب تو بے چینی جیسے روح پر سوار ہو چکی تھی۔۔۔۔۔وہ اسے دیکھنا چاہتا تھا ملنا چاہتا تھا مگر۔۔۔

میں مسئلہ بن گئی ہوں ابھی سے آپ کے لیے۔۔۔"روٹھا روٹھا انداز۔۔۔" اسکا دل مچلنے لگا اسے سامنے دیکھنے کے لیے۔۔۔۔"آخر اور کتنا ستاؤ گی تم سے اب۔۔۔"تاروں سے بھرے آسمان کو دیکھتے اس نے کہا۔۔۔تو مہیرہ لب کاٹنے لگی تھی۔۔۔۔

مجھے تم چاہیئے ہو۔۔۔ مجھ سے یہ دوری اب اور برداشت نہیں ہو رہی " ہے۔۔۔۔بہت وقت لے لیا ہے تم نے۔۔اب بس۔۔۔۔ تمہیں میرا ہونا

ہے۔۔۔"اسکا لہجہ جنونی ہو گیا تھا۔۔۔ مہیرہ پھر کچھ نہیں بولی۔۔اسکی باتیں اسکی سانسیں منتشر کر جاتی تھی۔۔چہرہ شدید سرخ ہو جاتا۔۔جیسے اب ہو گیا تھا۔۔۔

بولو۔۔۔"دھیما۔۔۔سانسوں سے کھیلتا لہجہ۔۔۔۔۔"

" ایس۔۔۔ی باتیں کریں۔۔۔۔۔گے تو کال نہیں اٹھاؤں گی۔۔۔"

ایسی کی تیسی نہیں اٹھاؤ گی۔۔۔میں تمہیں اٹھا کر لے آؤں گا یہاں۔۔۔""" یکدم وہ شدت پسندی سے بولا تو مہیرہ نے موبائل کان کے کچھ پیچھے کیا تھا۔۔۔۔ کبھی کبھی وہ اسے خود سے شدید خوفزدہ کر دیتا تھا

یہ جتنے اٹھ مہینے میں تم نے نخرے دیکھائیں ہیں نا۔۔۔اب کا خمیازہ اب اٹھ" سال بھگتی رہنا۔۔۔ تمہیں میں پہلے بھی کئی بار کہہ چکا ہوں کہ آنا میرے پاس ہی ہے۔۔۔اور اب تیار رہنا۔۔۔بہت ہو گیا۔۔"سرد و سپاٹ لہجے میں کہتے اس نے ایکدم کال کاٹی۔۔۔۔اور موبائل شدت سے دور پھینکا تھا۔۔۔۔وہ لڑکی اس میں عجیب جنونیت بھر چکی تھی۔۔۔۔خود رگ رگ میں اتر کر اب یوں لاپرواہی بھرتی کہ اسکا دماغ شل ہو جاتا تھا۔۔۔ مگر اب بس بہت ہو گیا تھا۔۔اسے وہ چاہیئے تھی اپنے سامنے۔۔۔۔دو ٹوک انداز میں سوچتے وہ کمرے میں باہر نکلا تھا۔۔۔۔

مہیرہ نے موبائل کو دیکھا اور بیڈ پر پھینکا تھا۔۔۔ غلطی اسکی بھی نہیں تھی۔۔ وہ باتیں ہی ایسی کرتا کہ وہ زیادہ دیر اسے سن ہی نہیں سکتی تھی۔۔۔پہلے تو پھر ٹھیک تھا مگر پچھلے کچھ دنوں سے اسکا انداز بالکل بدل گیا تھا۔۔۔۔اسکی معنی خیز باتیں اور شدت پسند لہجہ۔۔۔۔وہ گھبرا جاتی تھی۔۔۔۔

گلاس وال سلائیڈ کرتے وہ بالکونی میں آئی۔۔۔یہاں سے نیچے لان صاف نظر آرہا تھا۔۔۔۔

کیاریوں میں لگے پھول مرجھائے ہوئے تھے اس وقت۔۔اور لان کے وسط میں رکھا خوبصورت جھولا خالی تھا۔۔۔۔۔

دائیں جانب کرسیاں اور ایک میز رکھا تھا۔۔اس سے آگے پارکنگ تھی یہاں سیاہ رنگ کی گاڑی کھڑی تھی۔۔۔۔

وہ ایکدم کچھ عرصہ پہلے کی یادوں میں گم ہو گئی جب انہیں ارتسام کا پتا چلا تھا۔۔۔۔

وہ سب شدید خوفزدہ ہو چکے تھے۔۔اسکی حالت بہت خراب تھی کچھ خون بہت بہہ چکا تھا تو کچھ وہ خود بھی سروائیو نہیں کر رہا تھا۔۔۔چند دن تک آئی سی یو میں رہا۔۔اسی دوران اسحاق خان انہیں لے کر شہر ایک فلیٹ میں شفٹ ہو چکے تھے۔۔۔۔گاؤں میں اب انکا بچا بھی کیا تھا۔۔۔۔

اللہ اللہ کر کے مہینے بعد وہ ٹھیک ہو گیا مگر حد درجے خاموش ہو چکا تھا۔۔۔ ضرورت کے علاوہ کسی سے کوئی بات نا کرتا۔۔۔البتہ مہیرہ کے ساتھ اسکا انداز اب بھی نرم تھا۔۔۔۔

کچھ سن گھر میں رہنے کے بعد اس نے چند دوستوں کے ساتھ مل کر اپنا کام شروع کیا تھا۔گاؤں والی زمینیں اور گھر والی زمین بیچ کر اتنے پیسے مل گئے کہ وہ کافی اچھی جگہ استعمال کر گیا تھا۔۔۔۔

اسکی محبت تھی کہ چھ ساتھ مہینوں میں اسے کافی پرافٹ ہو چکا تھا۔۔۔۔
جبھی پچھلے ہفتے انہوں نے دو منزلہ کافی خوبصورت گھر خریدا تھا۔۔۔۔
زندگی کافی آسان ہونے لگی تھی۔۔۔۔

اس دوران سامر سے اسکی ملاقات نہیں ہوئی۔۔اس نے آئینور کو کافی بار بلایا مگر نجانے کیوں مگر وہ ہمیشہ ٹال جاتی تھی۔۔۔۔البتہ انکی ماں ایک دو بار آئی تھی۔۔۔

جب ارتسام کو اسکے نکاح کا پتا چلا تو کافی دن وہ اس سے بولا تک نہیں تھا۔۔۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ مہیرہ واپس گاؤں جائے۔۔۔ مگر سامر کے نام پر آتی چمک اسکی آنکھوں سے پوشیدہ نا رہ سکی۔۔۔ سو وہ مان گیا۔۔۔بلا ادھوری محبت کی تڑپ اس سے بہتر اور کون جان سکتا تھا۔۔۔۔

خود کو اس نے اتنا معروف کر لیا کہ اپنے لیے بھی وقت نہیں ملتا۔۔۔ صبح جاتا تو دیر رات تک واپس آتا تھا۔۔۔ شاید وہ ابھی تک اس ٹراما سے نکل ہی نہیں پایا۔۔ یا پھر نکلنا چاہتا ہی نہیں تھا۔۔۔

عجب خول اسکے گرد حصار بنائے ہوئے تھا۔۔۔ زندگی کی سختیوں تلخیوں نے اس سے نرمی چھین لی تھی۔۔۔۔ حازم گرفتار تو ہو چکا تھا مگر اسکا باپ کدھر گیا کوئی نہیں جانتا تھا۔۔ ناہی قمر جدیال کے بارے میں کوئی سہی بات جان پایا۔۔۔۔ کبھی کبھی وہ سوچتی تو عجب درد محسوس ہوتا۔۔ ان نے کافی وقت ان لوگوں کے ساتھ گزارا تھا۔۔ رملہ اسکی زندگی میں بہت اہمیت رکھتی تھی۔۔ اسکی ماں کافی اچھی عورت تھی۔۔ پھر حازم۔۔۔۔ اس نے گہرا سانس لیا۔۔۔۔ وہ اسے ایک اچھا انسان سمجھتی تھی۔۔۔ رملہ کی موت اور پھر اوپر نیچے ہوئے تلخ واقعات اس کے دل میں حازم کے لیے سب کچھ مار گئے۔۔ وہ کافی عزت کرتی تھی اس کی مگر اب۔۔۔

۔۔۔وہ قاتل تھا اسکا جرم نا قابل معافی تھا۔۔۔اس کے باپ کو ازیت دی۔۔ ارتسام کو برباد کیا پھر اسے مارنے میں کوئی کثر نہیں چھوڑی۔۔اس پر اتنے سنگین الزام لگائے۔۔۔وہ دل سے یوں اترا کہ پھر نفرت بھی محسوس نا کر پائی اس کے لیے۔۔۔

شکر تھا وہ انکی زندگی سے جا چکا تھا۔۔۔۔

وہ سوچوں سے تب نکلی جب داخلی دروازہ کھلا تھا اور دوسرے ہی لمحے سفید گاڑی اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔مہیرہ نے گہرا سانس لیا۔۔رات کے بارہ بج رہے تھے اور وہ اب آرہا تھا۔۔۔۔بالوں کو دو چار بل دیتے اس نے بند کیا اور کمرے سے نکل گئی۔۔۔اب اسے کھانے کا بھی پوچھنا تھا۔۔۔یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ منع کیا دیتا۔۔۔

اٹھ عیسل۔۔۔تو ابھی تک سو رہی ہے۔۔۔اٹھ۔۔۔دیکھ کبیر ملنے آیا "
" ہے تجھ سے۔۔۔اور تو ہے کہ۔۔۔

وہ جو گہری نیند سے تھی۔کبیر کا نام سنتے ہی جیسے ایکدم نیند اڑی۔۔۔وہ اڑے اڑے رنگ کے سنگ اٹھ کر بیٹھی۔۔۔

کبیر۔۔اس وقت۔۔۔"اسکا دل دھک دھک کرنے لگا تھا۔۔۔اسکی ماں" تیزی سے اسکے کپڑے نکالتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔۔

دن نکل آیا ہے تیری رات ہی نہیں ختم ہو رہی ہے۔۔۔وہ باہر بیٹھا ہے " تیری یہ شکل دیکھ کر کیا سوچے گا۔۔اٹھ کر جا کر شکل سیدھی کر۔۔۔کپڑے بدل۔۔۔کیا سوچ رہی ہے اٹھ بھی۔۔۔"جب وہ نا اٹھی تو وہ زرا سختی سے

بولی تو عیسل گڑ بڑا کر سیدھی ہوئی اور تیزی سے کپڑے لیتے واش میں گم ہوئی تھی۔۔دل کی دھڑکن بھی تیز ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

وہ پانچ مہینے بعد یوں اچانک آ گیا تھا تب جب اسے لگنے لگا تھا کہ وہ اس سے نکاح کر کے بھول ہی چکا تھا۔۔۔۔

پانچ مہینے پہلے۔۔۔

یہ قمر جدیال کے قتل سے چند دن پہلے کا واقعہ تھا۔۔۔وہ اپنے کمرے میں گم سم سی بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔

جب سے گھر آئی اکثر کمرے میں ہی رہتی۔۔۔جنید بیشک اب زیادہ اس کے سامنے نا آتا مگر وہ غلطی سے بھی اسکو دیکھنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

اس وقت بھی وہ کمرے میں تھی۔۔۔باہر کچھ مہمان آئے ہوے تھے۔۔ کون تھے وہ نہیں جانتی تھی۔۔۔

ابھی وہ سوچوں میں گم تھی کہ اسکی ماں عجلت میں کمرے میں داخل ہوتی اسے بیڈ سے کھینچ کر اٹھا چکی تھی۔۔۔

" ک۔۔کیا ہوا۔۔"

جلدی سے تیار ہو کر باہر آ۔۔۔جلدی کر عیسل۔۔۔وہ کپڑے اور اسکی " باقی چیزیں تیزی سے نکالتے ہوئے ساتھ سات کہہ رہی تھی۔۔۔

مگر ماں۔۔۔اس نے کچھ کہنا چاہا مگر انکے گھوری سے نوازنے پر منہ بناتے " چینج کرنے چلی گئی۔۔۔

ہلکے نیلے رنگ کا خوبصورت فراک پہنے۔۔۔ چھوٹے بالوں کو کھلا چھوڑے۔۔۔ہلکا سا۔میک اپ کیا۔۔سبز آنکھوں میں بے تحاشا تجسّس لیے وہ کمرے سے نکلی تو شل رہ گئی تھی۔۔۔

سامنے ہی بلیک شلوار قمیض میں ملبوس۔۔سر پر پی کیپ پہنے۔۔۔وہ سر جھکائے اپنے شوز کو۔دیکھ رہا تھا۔۔اسکی دائیں جانب ہی اسکی ماں بیٹھی مسکراتے ہوئے باتیں کر رہی تھی۔۔۔

عیسل کا دل دھک دھک کرنے لگا۔۔۔۔۔یہ سب کیا ہو رہا تھا۔۔۔اسکی ہتھیلیاں نم ہونے لگی۔۔۔

ارے ادھر آؤ عیسل۔۔۔یہ ہے ہماری بیٹی۔۔۔"اسکی ماں بھی کافی " نروس لگ رہی تھی۔۔اسکا باپ اور چاچو بھی ساتھ بیٹھے تھے وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتے۔۔۔ بمشکل انکے پاس جا کر بیٹھی۔۔۔۔کبیر نے ایک نظر اسے دیکھا۔۔۔۔پھر نگاہوں کا زاویہ بدل دیا۔۔۔وہ کافی اچھی لگ رہی تھی۔۔

بہت خوبصورت ہو۔۔۔میرے کبیر کے ساتھ بہت اچھی لگو گی۔۔۔" " اسکا دل شدت سے دھڑکا۔۔اس نے بے ساختہ ماں کو دیکھا تھا۔۔۔۔ایسا کیسے ہو سکتا تھا۔۔۔۔اسے لگا یہ کوئی خواب تھا۔۔۔۔۔مگر یہ حقیقت ہی تھی۔۔۔۔

باقی باتیں کیا ہوئی اسے سمجھ نہیں آسکی تھی۔۔سوائے اس کے۔۔کہ دو ہفتے بعد اسکا نکاح تھا۔۔۔وہ تیزی سے اٹھ کر کمرے میں اگئی۔۔۔دل پر ہاتھ رکھے۔۔گہرے سانس لیتے۔۔جیسے سانسیں بحال کرنا چاہ رہی تھی۔۔۔ اسے یہ جان کر بھی حیرت ہوئی وہ ایک بار پہلے بھی آچکی تھی۔۔۔۔

پھر کیسے دو ہفتے گزرے وہ نہیں جانتی تھی۔۔۔سب کافی تیزی سے ہوتے جا رہا تھا۔۔اسکی ماں اور باپ دونوں بہت خوش تھے۔۔۔۔اور عیسل ہنوز بے یقین۔۔۔۔۔

آج اسکے نکاح کا دن تھا۔۔۔سفید خوبصورت فراک میں ملبوس۔۔۔بالوں کا جوڑا بنائے۔۔ہلکے میں اپ میں سرخ رنگ سے لبوں کو رنگے۔۔۔وہ ہاتھوں میں لگی مہندی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔دل رگ رگ میں دھڑک رہا تھا۔۔۔چہرہ کچھ مزید سرخ تھا۔۔۔اس نے تو چپکے سے دل میں چاہا تھا یہ

خواب تو دعا بن کر پورا ہو رہا تھا۔۔۔ مگر کبیر۔۔اس نے ایسا کیا ہی کیوں۔۔ کیا وہ اس سے محبت کرتا تھا۔۔۔۔اس نے آنکھیں بند کرتے۔۔گہری سانس لی۔۔کمرے میں کافی لڑکیاں موجود تھی۔۔۔کوئی اسکا دوپٹہ سیٹ کر رہی تھی تو کوئی خود کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ہر طرف خوشیوں کا سماں تھا۔۔۔۔

کچھ دیر بعد اس کے سر پر سرخ جالی دار دوپٹہ ڈالے۔۔۔اسے باہر لے جایا گیا تھا۔۔قدم تھے کہ من من کے ہو رہے تھے۔۔۔۔

سامنے بیٹھے کبیر نے اسے دیکھتے مطمئن سا سانس خارج کیا۔۔۔وہ مطمئن تھا اپنے فیصلے سے۔۔

نکاح کے پیپرز پر کپکپاتے ہاتھوں سے سائن کرتے اس نے ہمیشہ کے لیے اپنا آپ اس شخص کے حوالے کر دیا تھا۔۔۔دل کی دنیا میں اسی پل ہزاروں خواب بنے تھے۔۔۔

کبیر نے بھی سائن کیا۔۔۔۔مبارک باد کا شور اٹھا تھا۔۔۔وہ اب سب سے گلے مل رہا تھا۔۔۔چہرے پر مدھم سی مسکراہٹ تھی۔۔۔

جنید کو اس نے نہیں دیکھا پھر۔۔۔۔وہ اسے اچھے سے سمجھا چکا تھا اپنے طریقے سے۔۔۔۔وہ نظر آیا بھی نہیں۔۔۔اچھا ہی تھا۔۔۔

اسے تھوڑی دیر بعد کمرے میں لے گئے۔۔۔اور کھانے کا دور چلا تھا۔۔۔ہر کوئی کھانے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔کبیر ادھر ہی بیٹھا رہا۔۔۔وہ جانے سے پہلے ایک بار اس سے بات کرنا چاہتا تھا۔۔۔

چلو نا بیٹے۔۔۔کھانے۔۔۔ "

نہیں شکریہ۔۔مجھے عیسل سے بات۔۔۔۔"

ہاں کیوں نہیں۔۔اب تمہاری ہی امانت ہے۔۔۔آجاؤ میں تمہیں اس "
" کے کمرے میں لے چلتی ہوں۔۔۔

وہ اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔اسکے کمرے کے پاس اکر رکا اسکی ماں ہی پہلے اندر گئی تھی اسکے بعد ایک کے بعد ایک لڑکی باہر نکلی تھی۔۔۔

جاؤ بیٹے بات کرلو۔۔۔بس تھوڑی خوفزدہ ہے۔۔"انہوں نے باہر اکر کہا"
تو سر ہلاتے وہ اندر چلا گیا تھا۔۔۔

اس کی ماں نے تھوڑا سا دروازہ بند کیا۔۔وہ وہاں سے باہر چلی گئی تھی۔۔۔۔

نکاح مبارک۔۔۔۔"اسکے سجے سنورے روپ کو گہری نگاہوں سے " دیکھتے۔۔۔وہ اسکی جانب بڑھا۔۔۔تو عیسل گھبرا کر دور ہونے لگی تھی۔۔۔ مگر نگاہیں اسی پر تھی۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔ڈر رہی ہو۔۔۔۔"اسکی دائیں جانب ہاتھ رکھا۔۔۔لہجہ دھیما" سا تھا۔۔۔عیسل نے حلق تر کرتے۔۔ نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔وہ اتنے پاس آگیا تھا۔۔۔وہ بھی پورا حق رکھتے ہوئے۔۔اسکے وجود کی خوشبو احساس۔۔ عیسل کے رگوپے میں چھانے لگا تھا۔۔۔

پھر۔۔۔چپ کیوں ہو۔۔۔"دوسرے ہاتھ سے اسکے گالوں پر گرتے" بالوں کو پیچھے کیا۔۔۔اور دو قدم اور پاس ہوا تھا۔۔۔۔

پیچھے۔۔۔۔۔ہوں۔۔۔"منتشر سانسوں کے درمیان وہ بمشکل بولی" تھی۔۔ تنفس بکھر سا گیا۔ تھا۔۔۔۔

اچھا۔۔۔ہو گیا" خلاف توقع وہ پیچھے ہو بھی گیا تو عیسل نے گہرا سانس لیا" تھا۔۔۔۔جبکہ کبیر اب اسکے بکھرے کمرے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔عیسل نے اسے دیکھا۔۔وہ اسے جنید کے بارے میں بتانا چاہتی تھی۔۔۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ کل کو اسے کوئی دوسرا بتائے۔۔۔جبھی ہمت باندھی۔۔۔

کبیر۔۔۔مجھے۔۔۔آپکو بات بتانی ہے۔۔۔"اسکی نگاہیں جھکی ہوئی۔۔کبیر" اسکے بولنے کا ہی انتظار کر رہا تھا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔"وہ متوجہ ہوا۔۔۔اسکے ساتھ ہی ڈرسنگ کے ساتھ ٹیک لگا کر" کھڑا ہوا۔۔۔نگاہیں اسکے وجود کا بے باکی سے چھو رہی تھی۔۔۔

م۔۔وہ۔۔مجھے۔۔بتانا تھا کہ۔۔۔وہ۔۔جنید۔۔۔۔" کبیر کے چہرے سے سارا خمار اڑن چھو ہوا اور وجہی چہرے پر سرد مہری چھا گئی۔۔۔

نام مت لینا اسکا۔۔ سمجھی۔۔دماغ درست کر دوں گا۔۔۔"انگلی اٹھا کر " اسے وارن کرتے۔۔وہ سرد لہجے میں بولا تو عیسل نے لب کاٹے تھے۔۔

نکاح میں وہ اب میرے۔۔جیسے چھوڑ کر جا رہا ہوں بالکل ویسی ہی لینے" آؤں گا۔۔۔اپنے دماغ سے سارے فتور نکال دینا تب تک۔۔۔ورنہ یہ کام

مجھے خود بھی اچھے طریقے سے کرنے آتے ہیں۔۔۔"اسکے لاپرواہ وجود کو گھورتے ہوئے بولا تھا۔۔۔اسکے منہ سے کسی دوسرے مرد کا نام ہضم نہیں ہوا تھا جبھی پل میں شدید غصہ سر پر سوار ہو گیا۔۔عیسل نے گھبرا کر اسے دیکھا۔۔

وہ نہیں جانتی تھی کہ کبیر کو کیسے سب پتا چل گیا تھا۔۔"میں نے جان بوجھ کر تو۔۔۔اس نے صفائی میں کچھ کہنا چاہا مگر۔۔

ہاں تم جان بوجھ کر صرف خود کو مجھ سے دور کر سکتی ہو۔۔باقی ساری دنیا " چاہے کچھ بھی کرے کچھ بھی کہے۔۔ہاں نا۔۔مگر پہلے کی بات اور تھی۔عیسل بی بی۔اب یہ سب میں برداشت نہیں کروں گا۔۔اس *** کو میں نے سمجھا دیا ہے۔۔۔اور تم بھی اپنے دماغ میں یہ بات بیٹھا لو۔۔جتنا دور رہو گی اس سے اتنا سکون میں رہو گی۔۔۔"اور ایک بات اور۔۔۔

سپاٹ لہجے میں کہتے وہ پل میں اسکے کافی پاس آگیا تھا۔۔عیسل نے گھبرا کر پیچھے ہونا چاہا مگر اسکی کمر پر سختی سے ہاتھ رکھتے وہ اسے روک گیا تھا۔۔۔

زیادہ تیز ہونے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں سمجھ رہی ہو نا۔۔۔جتنی ہو " اتنی ہی رہنا۔۔۔اس **کو اپنے ارد گرد بھی گھومنے دیا تو میرا دماغ گھوم جائے گا۔۔وہ تو مرے گا میرے ہاتھوں۔۔۔تمہیں بھی کوئی نہیں بچا سکے گا۔۔۔"کمر پر اسکے ہاتھوں کی گرفت کی طرح اسکا لہجہ بھی شدت سخت تھا۔۔۔

اسکی باہوں میں وہ مچل کر رہ گئی تھی۔۔۔کبیر نے اسے نہیں چھوڑا۔۔۔۔ دوپٹہ اسکے وجود سے گر چکا تھا۔۔۔خوفزدہ سی۔۔۔مزاحمت کرتی وہ دوری بنانا چاہ رہی تھی۔۔۔۔کبیر کے دل میں عجب جزبات جاگے۔۔۔۔نرم و نازک وجود اسکی پناہوں میں بے بس تھا۔۔۔۔

بے ساختہ ہی دوسرا ہاتھ اسکی گردن کے پشت پر رکھا۔۔۔اور دلفریب سا جھٹکا دیتے اسکے چہرے کو پاس کیا۔۔۔نگاہیں بے باک۔۔بے مروت سی تھی۔۔عیسل کا دل حلق میں آگیا۔۔

ک۔۔کبیر۔۔۔۔"اس نے روکنا چاہا مگر۔۔۔۔"

وہ بڑے دلفریب انداز میں اسکے چہرے پر جھکتا چلا گیا تھا۔۔۔اسکی کوئی مزاحمت کام نا آئی۔۔۔۔اسے شدت سے ڈرسنگ سے لگایا یوں کہ کئی چیزیں نیچے گری مگر اسکا فسوں نا ٹوٹ پایا تھا۔۔۔

تم میں تو کافی نشہ ہے لڑکی۔۔۔ ہمممم۔۔۔"چہرہ کو تھوڑا پیچھے کرتے۔۔۔ " وہ اسکے نڈھال وجود کو دیکھتے بے باکی سے بولا۔۔۔عیسل کا چہرہ شدید سرخ ہو چکا تھا۔۔۔۔

اسکے ہاتھوں کے باک باک لمس اسکی جان ہلکان کر چکے تھے۔۔۔۔

جا۔۔۔۔جائیں۔۔۔اب۔۔۔۔"اس نے پھر سے دور کرنا چاہا۔۔۔ تنفس " بکھرا ہوا تھا کبیر نے دلچسپی سے اسے دیکھا۔۔۔اور اسے چھوڑتے پیچھے ہو گیا تھا

سانس لے لو۔۔۔وہ ہنسا تھا۔۔عیسل نے بے ساختہ ہی ڈریسنگ ٹیبل پر " ہاتھ رکھتے خود کو گرنے سے بچایا۔۔۔

ابھی جارہاہوں۔۔جلد لینے آؤں گا۔۔تب تک تم بھی سنبھل جانااور " میری باتوں کو بھولنے کی کوشش بھی نا کرنا۔۔۔ سمجھ رہی ہو نا۔۔۔" مگر وہ کچھ نہیں بولی تھی۔۔ابھی تک ان پلوں سے نکل ہی نہیں سکی۔۔۔۔

کبیر دو لمحے اسے دیکھتا رہا۔۔ مغرور بے باک نگاہوں سے۔۔۔پھر کمرے سے نکل چکا تھا۔۔۔عیسل ہنوز بکھری سانسیں سمبھال رہی تھی۔۔۔

کیا۔۔۔" وہ بے یقینی سے بولی تو سب نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔۔۔ "

کیا ہو گیا ہے مہیرہ۔۔۔ تمہارا شوہر اور سسرال، ہے۔۔۔کیا سوچے " گے۔۔۔اسی لیے دعوت پر بلایا ہے۔۔کل مجھے یاد نہیں رہا تمہیں بتانا۔۔

اب میرے ساتھ کچن میں مدد کروانا۔۔۔"اسکی ماں نے اسے گھورتے ہوئے کہاتو مہیرہ گڑبڑاگئی تھی۔۔دل شدت سے دھڑکنے لگا۔۔۔رات ہی کوتو وہ خفاہوا تھا۔۔۔۔

ارتسام نے اسے دیکھا۔۔۔اسے حیرت ہوئی مگر سر جھٹک گیا تھا۔۔۔

مگر۔۔۔۔۔"

کوئی اگر مگر نہیں۔۔کچن میں چندا کے ساتھ جاکر دیکھو میں نے اسے بتادیا " ہے کیابناناہے۔۔تم دیکھواسے۔۔میں آتی ہوں۔۔"وہ وہاں سے اٹھ گئی تھی۔۔۔

مہیرہ انہیں دیکھتی رہ گئی۔۔۔

جامنی رنگ کا نفیس فراک زیب تن کیے۔۔۔وہ ہلکا سا میک اپ کیے۔۔ شدت سے دھڑکتے دل کے سنگ اس وقت کچن میں کھڑی تھی۔۔۔بالوں کا بالکل اسٹریٹ کیے۔۔اسکی دائیں جانب سے کان کے پیچھے کر رکھے تھے۔۔۔چہرہ کافی سرخ ہو رہا تھا۔۔۔

وقت گزرتا جا رہا تھا۔۔۔گھڑی سات بجا رہی تھی۔۔وہ لوگ پہنچنے ہی والے تھے۔۔۔مہیرہ کا دل کانوں میں دھڑک رہا تھا۔۔۔۔

فروٹ کسٹڈ کے لیے فروٹس کاٹ رہی تھی مگر دھیان ہر گز بھی ادھر نہیں تھا

وہ یقیناً بہت غصہ کرتا اس پر۔۔اسکا ہر احساس کافی شدت لیے ہوئے ہوتا تھا۔۔۔ویسے تو اسکی کال بھی آتی مگر آج ایک میسج بھی نہیں کیا تھا۔۔! یقیناً وہ کافی خفا تھا۔۔۔

ماہی باجی۔۔۔ مہمان آگئے ہیں۔۔۔۔اپ کدھر گم ہیں۔۔۔"چندا نے " اسے ہوش دلایا تو وہ شدت سے چونکی تھی۔۔۔

آگئے۔۔۔۔"اسکا دل شدت سے دھڑکنے لگا۔۔۔"

" ہاں۔۔جائیں بھی۔۔۔۔"

اسنے گالوں پر ہاتھ رکھے۔۔وہ کافی سرخ تپش زدہ سے ہو چکے تھے۔۔۔۔

بھاری قدموں کے سنگ۔۔۔وہ باہر نکلی۔۔۔۔اسکے علاوہ باقی سب تھے۔۔۔ مہیرہ کا جیسے اٹکا ہوا سانس بحال ہوا تھا۔۔۔۔

ماشاءاللہ۔۔ہماری بیٹی تو کافی خوبصورت لگ رہی ہے۔۔۔۔اللہ ہر بری" نظر سے بچائے۔۔۔ایسے تو ہمارا بیٹا پاگل نہیں ہوا۔۔۔"ماں سائیں نے اسکو دیکھتے ہی ماتھے کا چھوتے محبت سے کہا تو اسکا دل رکنے لگا۔۔ عجیب شرمندگی سی ہوئی سب کے سامنے۔۔۔

شاھد جدیال نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔۔

سفید لانگ اسکرٹ اور ٹاپ میں ملبوس۔۔۔ چھوٹے بالوں کو کھلا چھوڑے۔۔آئینور نے ایک نظر ارتسام کو دیکھا۔۔اسی کی وجہ سے تو وہ یہاں آنے سے ڈرتی تھی۔۔۔۔۔

وہ انہیں لیے اندر بڑھا تو ان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔۔۔

" افففف ماہی۔۔۔۔میں نے تمہیں بہت مس کیا۔۔۔۔۔تم تو ایسی گئی پھر حویلی میں واپس آنے کا نام ہی نہیں لیا۔۔۔" وہ سب اندر چلے گئے تو آئینور شدت سے اسکے گلے لگے شکوہ کناں لہجے میں بولی تھی۔۔۔

بس کرو۔۔۔ کہہ تو ایسے رہی ہو جیسے خود روز یہاں آتی تھی۔۔۔"مہیرہ" اب سنبھل چکی تھی۔۔ شکر تھا وہ نہیں آیا۔۔۔۔

" بس یار تمہارے بھائی سے ڈر لگتا ہے۔۔ مگر فکر نا کرو۔۔اب ہم تمہیں جلدی لے جائیں گے۔۔۔۔وہ اس سے پیچھے ہوئی۔۔ تھوڑا سا جھک کر باہر دیکھا۔۔۔ مہیرہ نا سمجھی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

اچھا میں اندر جاتی ہوں تم زرالالا کو دیکھ لو۔۔۔پتا نہیں کدھر رہ"
گئے۔۔۔۔" تھی۔۔ مہیرہ ابھی حیران بھی نہیں ہو پائی تھی کہ وہ تیزی سے
واپس مڑتی اندر غائب ہو گئی۔۔۔۔

کیا۔۔۔ مطلب۔۔۔۔وہ خود سے بڑبڑاتے۔۔۔ حیرت زدہ سی ابھی پیچھے"
مڑی ہی تھی کہ۔۔۔یکدم اسکا بازو شدت بھری گرفت میں لیتے۔۔ سامر
نے اسے پلر سے پن کیا۔۔۔اسکا سانس رک گیا تھا چند لمحوں کے
لیے۔۔۔۔

وہ بالکل اسکے پاس۔۔اسکا چھایا ہوا تھا۔۔۔سیاہ آنکھوں میں دنیا جہاں کی سرد
مہری تھی۔۔۔اسکے بے تحاشا حسین چہرے کو دیکھ کر بھی نرم نا پڑا۔۔۔۔

سا۔۔۔مر۔۔۔"اسکے سرخ لب بے ساختہ ہلے۔۔۔۔دل سینے میں" دبک کر رہ گیا تھا۔۔نگاہیں اسکے چہرے پر چھائی سرد مہری دیکھ کر ساکت تھی۔۔۔۔سامر نے دوسرا بازو اسکے گرد رکھا۔۔۔بازو ہنوز اسکی گرفت میں تھا۔۔اور نگاہیں اسکے چہرے پر۔۔۔

اب بولو۔۔۔کدھر جاؤ گی اب۔۔۔ہاں"سرگوشی نما سرد آواز اسکے " وجود میں کپکپی دوڑ گئی۔۔اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے دور کرنا چاہا تو سامر نے غصے میں اسکا وہی ہاتھ پکڑتے اسکی کمر سے لگا دیا تھا۔۔۔

م۔۔یر۔۔۔"اسکا ننھا دل تڑپ گیا اسکے شدت بھرے انداز سے۔۔" آنکھیں نم ہوئی مگر سامر پر فرق نہیں پڑا۔۔۔

کیاہوا۔۔۔ویسے توزبان رکتی نہیں ہے۔۔۔اب رونا کس بات کا۔۔۔" " کمر پر گرفت تھوڑی کم کردی تھی۔۔

کوئی آجائے۔۔۔۔گا۔۔۔"اس نے ایک بار پھر کوشش کی تھی اسے دور" کرنے کی۔۔سامر کے لب بھینچے گئے۔۔۔ایک وہ تھا کہ اسے دیکھ کر سب بھول جاتا مگر وہ۔۔اسے توسب یاد آنے لگتا تھا۔۔۔

ہمممم۔۔۔۔جاؤ۔۔۔میرے سامنے مت آنا۔۔۔میرا دماغ خراب ہو چکا" ہے اس وقت۔۔۔"شدت سے اسے چھوڑتے۔۔وہ سرد لہجے میں بولا تو مہیرہ نے کلائی مسلتے خفگی سے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔

ساری دنیا کی سختی ہو جاتی برداشت مگر سامر کی۔۔۔اسکی آنکھیں شدید نم ہو گئی۔۔۔

میری بات۔۔۔اسنے روکنا چاہا۔۔وہ اسے خفا تو نہیں کرنا چاہتی تھی مگر" سامر نظر انداز کرتے اندر بڑھ گیا تھا۔۔۔

مٹار ہی تھی مجھے طرزِ انتہا اسکی
میں کس کی جان بچاتی خود اپنی یا اسکی
وہ چند لوگ جو میری طرف تھے کیا تھے
ادھر تو خدائی تھی ہمنوا اسکی۔۔۔

سیاہ آنکھوں میں چمکتے موتیوں کو بے دردی سے صاف کرتے۔۔۔وہ بھی اندر آگئی تھی۔۔۔غلط وہ بھی نہیں تھے۔۔۔وہ اسے دیکھ کر یوں ہو جاتا کہ

اسکے علاوہ کوئی یاد ہی نہیں رہتا تھا اسے۔۔۔مگر اگر کوئی دیکھ لے تو۔۔۔مگر وہ یہ سب نہیں سوچتا تھا۔۔۔

اندر آئی تو سب لوگ لاؤنج میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔۔۔مہیرہ نے اسے دیکھا۔۔۔آسمانی رنگ کی کاٹن کی شلوار قمیض پہنے۔۔۔وہ ٹانگ پر ٹانگ رکھے۔۔۔مطمئن انداز میں بیٹھا وہ ارتسام کی کسی بات کا جواب دے رہا تھا۔۔۔وجیہی چہرے پر کافی سکون تھا۔۔۔

مہیرہ خفگی سے اسے دیکھتی آئینور کے ساتھ بیٹھ گئی تھی۔۔۔

کیا ہوا۔۔لالا سے لڑائی چل رہی ہے کیا۔۔۔"آئینور اسکے کان کے پاس" جھکتے رازداری سے بولی تو مہیرہ نے اسے گھورا تھا۔۔۔

اچھا بابا نہیں پوچھتی تمہاری پرسنل باتیں۔۔"وہ ہنس دی تھی۔۔۔اسے" مہیرہ سامر کے لئے بہت پسند تھی۔۔۔

اچھا آؤ تمہیں اپنا گھر دیکھاتی ہوں۔۔۔"وہ اٹھتے ہوئے بولی تو آئینور بھی" جلدی سے اٹھ گئی۔۔ویسے بھی اب سیاست کی باتیں چھڑ چکی تھی۔۔۔۔

دونوں خواتین الگ اپنی باتوں میں مصروف تھی۔۔۔وہ دونوں وہاں سے نکل گئی۔۔۔۔

سامر نے تھوڑا سا مڑ کر دیکھا۔۔پھر دوبارہ باتوں میں مشغول ہو گیا تھا۔۔۔۔

کیاہوا۔۔۔اب کہاں کھو گئی ہو۔۔۔"کبیر نے اسکے آگے چٹکی بجائی تو" عیسل گڑ بڑا چکی تھی۔۔۔

ن۔۔ نہیں۔۔ایسی بات نہیں ہے۔۔۔میں تو بس۔۔۔"اس نے بے وجہ" پی ادھر ادھر دیکھا۔۔۔جبکہ کبیر اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔نیلے رنگ کا فراک میں ملبوس۔۔وہ معصوم سی لگ رہی تھی۔۔چہرہ ہمیشہ اسکے پاس آجانے پر سرخ ہو جاتا۔۔ جیسے اب ہوا تھا۔۔۔۔

کبیر نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا وہ پھر سے گھبرا گئی۔۔۔

کبیر۔۔۔۔"اس نے ہاتھ واپس کھینچنا چاہا تو کبیر نے اسکے ہاتھ کی انگلیوں" میں انگلیاں پھنسائے۔۔۔شدت سے دبایا۔۔۔وہ لب بھینچ گئی تھی۔۔شاید اسے پسند تھا اسے تکلیف دینا۔۔۔۔

میں رخصتی لیناچاہتاہوں اب۔۔بس تم نے بہت سکون کر لیا۔۔۔"اسکے " سرخ ہاتھوں کو دیکھتے وہ قدرے سنجیدگی سے بولا تھا۔۔۔۔

قمر جدیال کی موت سے پہلے انکا نکاح ہوا تھا۔۔وہ رخصتی میں اتنی تاخیر نہیں چاہتا تھا مگر پھر قمر جدیال کی موت ایک اور امتحان بنتی ان پر آئی تھی۔۔۔۔

شاھد جدیال خود نجانے کدھر غائب ہو چکے تھے۔۔۔۔گاؤں کے چند لوگ کہتے وہ ادھر ہی گھومتے تھے مگر باقیوں کا کہنا تھا کہ اب وہ گاؤں میں نہیں تھے۔۔۔۔

وہ خفا ضرور تھا اپنے باپ سے مگر انکی موت اسے شدید دکھ سے دوچار کر گئی۔۔۔ایک ایک کر کے سب ہی جدا ہو گئے تھے۔۔۔۔بس اسکی ماں ہی

بچی تھی اسکے پاس۔۔۔باقی تھا کون۔۔باپ کی موت کے بعد ماں کو سنبھالا اور کام میں اتنا معروف ہوا کہ اس پر دھیان زیادہ نہیں دے پایا مگر وہ اس سے باخبر رہتا تھا۔۔۔۔

مگر اب کافی وقت گزر گیا تھا۔۔۔

لوگ بھی گزر گئے تھے۔۔۔

دکھ بھی جیسے اب کم ہو گیا تھا۔۔

زندگی کئی لوگوں کے جانے کے بعد بھی رکی نہیں تھی۔۔

جبھی وہ یہاں آیا تھا آج۔۔۔۔

آپ کو اتنا عرصہ یاد نہیں آئی۔۔۔"وہ بے ساختہ شکوہ کر گئی تھی۔۔"

آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی کبیر نظر نے اسے دیکھا۔۔۔بلکہ گھورا تھا۔۔۔

نخرے دیکھانا چاہ رہی ہو۔۔۔ہاں۔۔۔"اسکا لہجہ سرد ہوا۔۔البتہ نگاہوں "
میں نرمی تھی۔۔۔عیسل نے خفگی سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

میں ایسا۔۔۔کچھ نہیں چاہ رہی ہو۔۔۔"اس نے ہاتھ اسکے ہاتھ کی سخت "
گرفت سے نکالنا چاہا۔۔۔کبیر نے گرفت اور سخت کر دی۔۔۔

پہلے تو ایسی زبان نہیں چلتی تھی۔۔۔اب ہر بات کا جواب حاضر ہے"
تمہارے پاس۔۔۔"ہاتھ کو کھینچتے۔۔اسے پاس کرتے۔۔۔وہ قدرے
سنجیدگی سے بولا۔۔عیسل نے ایکدم اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے فاصلہ بنانا چاہا
مگر وہ دوسرا بازو اسکے گرد گھماتا سب راہیں مسترد کرتا۔۔اسکی سانسوں سے
کھیل گیا تھا۔۔۔

کبیر پی۔۔ پیچھے۔۔۔۔"

ناہوں تو۔۔۔ہاں۔۔کیا کرو گی تم۔۔۔"اور خود کے پاس کرتے وہ "
سرگوشی میں بولا۔۔ نگاہیں چہرے کو چھونے لگی تھی۔۔۔نرم ونازک وجود
بری طرح اسکے حصار میں بے بس ساقید۔۔۔اس کے دل میں کئی من چلے
جزبات جگا چلا تھا۔۔۔۔اسکی سانسوں کی مہک۔۔۔کافی سکون دہ تھی۔۔
کبیر نے بے ساختہ گہرا سانس لیتے۔۔اس خوشبو کو سانسوں میں
اتارا۔۔۔۔عیسل مچل کر رہ گئی تھی۔۔۔

خوف گھبراہٹ۔۔شرم وحیا سے رنگت سرخ ہونے لگی اور گردن نم ہو چکی
تھی۔۔۔۔اسکا دل شدت سے دھڑکنے لگا۔۔۔مزاحمت کرنی چاہی مگر کبیر
نے اسکے دونوں بازووں کو اسکی کمر سے پن کر دیا۔۔۔۔

جتنی کوشش کرو گی اتنا بے بس کر دوں گا۔۔۔۔"اسکا لہجہ ہنوز سرگوشی نما سا تھا۔۔بولتے لبوں نے اسکے گالوں کو بے باکی سے چھوا۔۔۔عیسل کا دل حلق میں آگیا۔۔۔سانسیں بھاری ہونے لگی تھی۔۔۔

کبیر۔۔۔۔کیا ہو۔۔۔گیا ہے۔۔۔دور ہوں۔۔۔۔"اس نے بند دروازے کو اور پھر کبیر کو دیکھا۔۔۔جو سب بھلائے جیسے اس میں کھو جانا چاہ رہا تھا۔۔۔۔

آجائے آتا ہے تو۔۔۔۔۔تم میرا دماغ خراب مت کرو۔۔۔۔مجھے سکون چاہیئے ہے۔۔بہت سا سکون۔۔۔مجھے سر درد رہتا ہے۔۔۔۔نیند نہیں آتی۔۔سکون نہیں ملتا۔۔۔بے سکونی ہے بہت۔۔۔۔بہت زیادہ۔۔۔۔مگر اب مجھے سکون چاہیئے۔۔۔۔تمہیں دینا ہو گا۔۔۔۔"اسکی بھاری مگر

سرگوشی نما آواز اسکا وجود شل کر گئی۔۔ساری مزاحمت ترک ہوئی۔۔سینے میں مچلتا دل بھی ساکن ہو گیا۔۔۔

کبیر کے بے باک لب اسکی گردن کی نمی کو چھو رہے تھے۔۔۔ہاتھوں کے بے باک لمس۔۔باتوں کی گہرائی۔۔ معنی خیزی اسے خوفزدہ کر گئی تھی۔۔۔۔۔ سبز نگینوں سی آنکھوں میں بے پناہ خوف لیے اسے دیکھا۔۔۔ جو بری طرح اسے جکڑے۔۔۔اسکے ساتھ اپنی سانسیں بھی منتشر کیے ہوئے تھا۔۔۔۔

کبیر۔۔۔۔در۔۔۔دروازہ کھلا۔۔۔ہے۔۔۔"اس سے پہلے وہ مزید " بہکتا۔۔۔عیسل نے اب کی بار اسے جھنجھوڑتے ہوئے کہا تو اس نے ناگواری سے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔

کہا تھا نا کہ دماغ۔۔۔ "

پلیززز۔۔۔اسکے نگاہوں میں التجا تھی۔۔۔ماں یا کوئی کبھی بھی اندر" آسکتا، تھا۔۔وہ اسکی حالت خراب کر چکا تھا۔۔۔

کبیر نے دو لمحے خاموشی سے اسے دیکھا۔۔۔اور پھر آزاد کر دیا تھا۔۔ عیسل ایکدم اسکے پاس سے اٹھتی دور ہوئی اور اپنی حالت ٹھیک کی تھی۔۔۔کبیر اسے ہی گھور رہا تھا۔۔اسکا موڈ بری طرح خراب ہو چکا تھا۔۔۔ جبھی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

ماں کو بھیجو گا۔۔۔۔میرے کمرے آؤ گی۔۔وہاں کے لے بہانا سوچ " لینا۔۔کیونکہ وہاں کوئی نہیں آئے گا۔۔"گہری نگاہوں اسے دیکھتے۔۔وہ

سرد لہجے میں بولتے کمرے سے نکل چکا تھا۔۔۔عیسل واپس سے صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھی۔۔۔۔

وہ اس قدر بے سکون اور پریشان کیوں تھا۔۔۔وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔

❤❤❤

واو۔۔تم نے تو کمرہ بہت اچھے سے سجا رکھا ہے۔۔۔۔"فیری لائیٹس کے " درمیان اسکی تصویر کو چمکتا دیکھ کر آئینور بے ساختہ بولی تھی۔۔۔

بچپن سے لے کر اب تک کی کئی تصویریں فیری لائیٹس کے درمیان جھول رہی تھی۔۔

کمرے کے وسط میں ڈبل بیڈ تھا ایک جانب صوفے تھے جبکہ دوسری طرف بالکونی میں جانے کا رستہ تھا۔۔۔کمرے میں ہر چیز کافی خوبصورت تھی۔۔ ایک جانب ماڈرن طرز کا واڈروب تھا۔۔۔

آئینور نے داد دیتی نگاہوں سے اسے دیکھا تو وہ ہنس دی تھی۔۔۔

ارتسام بھائی نے مدد کی ہے ساری۔۔۔تم پتا نہیں کیوں ڈرتی ہو ان" سے۔۔۔" وہ بیڈ پر بیٹھے محبت سے بولی تو آئینور نے اسے دیکھا تھا۔۔۔

وہ تو لالا بھی بہت اچھے ہیں تم کیوں ڈرتی ہو پھر۔۔۔۔" وہ اب اسکا " واڈروب کھولے دیکھ رہی تھی۔۔۔حالانکہ یہ ہر چیز اس کے پاس پہلے سے تھی۔۔

مسئلہ یہی ہے نا۔۔وہ کچھ زیادہ ہی اچھے ہیں تبھی۔۔۔"اس نے منہ بنایا " تھا۔۔کیا ہوتا اگر مان جاتا تو مگر نہیں۔۔اسے ہر وقت خفا رہنا تھا۔۔۔

آئینور ہنستے لگی تھی۔۔۔۔"اچھا بس۔۔چلو نیچے۔کھانا لگاتے ہیں۔۔۔ماں انتظار کر رہی ہوں گی۔۔۔"وہ اٹھتے ہوئے بولی تو آئینور بھی واڈروب دھکیلتے بند کرتے اسکے پیچھے چل دی تھی۔۔۔۔

دل میں ایک چھبن سی ہوئی۔۔وہ سب کے لیے اچھا تھا سوائے اس کے۔۔۔۔

ڈنر اچھے ماحول میں کیا گیا تھا۔۔خلاف توقع واحد سدیال اسحاق خان سے کافی اچھے طریقے سے بات ککر رہے تھے۔۔۔۔شاید اس لیے کہ وہ انکے بیٹے کا سسرال تھا۔۔۔۔سامر کو امید نہیں تھی اسکی مگر اسے خوشی ہوئی۔۔۔

خواتین الگ باتوں میں مصروف تھی۔۔۔مہیرہ اور آئینور کی باتیں الگ چل رہی تھی۔۔۔۔مگر مہیرہ کا زیادہ دھیان اسی پر تھا مگر اس نے ایک بار بھی اسے نہیں دیکھا۔۔۔اسکا دل کافی خفا تھا۔۔۔

باقی باتیں تو ہوتی رہیں گی۔۔بھائی صاحب۔۔اصل میں ہم نے سوچا۔۔ " اج جا رہے ہیں تو کیوں نا بچوں کی رخصتی کی بات بھی کی جائے۔۔اب تو کافی وقت ہو گیا ہے۔۔اور حالات بھی مناسب ہیں۔۔"شور قدرے کم ہوا تو ماں سائیں نے اسحاق خان کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

مہیرہ کا نوالہ حلق میں ہی اٹک گیا۔۔سانسوں کی مانند۔۔۔۔

سامر مطمئن تھا۔۔باقی وہ لوگ کچھ چونکے تھے۔۔۔

اب تو ماشاءاللہ سے ارتسام بھی ٹھیک ہے۔۔۔تو دیری نہیں کرنی " چاہی۔۔۔ہم اپنی بہو کو اپنے گھر لے کر جانا چاہتے ہیں۔۔" وہ اور بولی تھی۔۔۔

سب نے کھانوں سے ہاتھ اٹھا لیے۔۔۔اسحاق خان نے بیٹے کو دیکھا۔۔۔ جبکہ اسکی ماں مطمئن تھی۔۔وہ پہلے سے ہی جانتی تھی۔۔۔

مہیرہ کی رنگت کافی سرخ ہو چکی تھی۔۔آئینور نے شریر نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔۔

بات تو ٹھیک ہے۔۔۔ مگر۔۔۔اسحاق خان ایکدم سے کچھ بول ہی نہیں " سکے۔۔۔

ایکدم سے فیصلہ کرنا تھوڑا مشکل ہے۔۔۔بیشک اب کافی ٹائم ہو چکا ہے " مگر۔۔۔۔ مہیرہ سے پوچھنا چاہیے۔۔۔۔"ارتسام نے کافی سنجیدگی سے کہا تو سب نے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔

کیوں نہیں۔ بلکہ ہم شادی کی تاریخ لینے باقاعدہ آئیں گے۔۔۔۔تب تک " سوچنے کا وقت بھی ہو گا۔۔اور بچوں سے اسکی مرضی جان بھی لیں گے۔۔۔ "واحد سدیال نے گفتگو میں حصہ لیا۔۔ سامر انہیں پہلے ہی بتا چکا تھا۔۔۔۔

سامر نے دانت پیسے۔۔اس نے صاف کہا تھا کہ آج ہی رخصتی کی بات ختم کریں مگر۔۔۔۔

یہ مناسب رہے گا۔۔۔"اسحاق خان مطمئن ہو گئے تھے۔۔۔۔۔مہیرہ کا" دل دھک دھک کرتا رگوں میں دھڑک رہا تھا۔۔۔جھکی پلکوں کا رقص دلفریب تھا۔۔سامر نے دلچسپی سے دیکھتے لب دانتوں تلے دبائے۔۔۔

اچھا مہیرہ کھانا کھالیا ہے تو سامر کو باہر لے جاؤ۔۔چائے ادھر ہی بجھوا دیتی" ہوں۔۔۔"اسکی ماں نے اسے گھورتے ہوئے کہا تو وہ بوکھلا گئی تھی۔۔

مگر۔۔میں۔۔۔۔"

ہاں جاؤ ماہی۔۔۔موسم بھی کافی اچھا ہو رہا ہے۔۔۔"آئینور کی آنکھوں " میں بے تحاشا چمک تھی۔۔۔ارتسام کی نگاہ بس ایک پل کو اسکے چہرے پر گئی پھر پلٹ گئی تھی۔۔۔۔

سامر کو۔جی جان سے راضی تھا مگر ضاہر ناہونے دیا۔۔۔

چارو ناچار اسے اٹھنا پڑا۔۔

چلیں۔۔۔"اس نے سامر کو دیکھتے ہوئے کہا تو وہ سر ہلاتے اٹھ کھڑا ہوا "

تھا۔۔۔۔

چندا کے ساتھ مل کر برتن اٹھاتے نجانے کیسے سالن کا باؤل ہاتھ سے پلٹا اور اسکے سفید کپڑے خراب کر چکا تھا۔۔۔۔

اووبیٹا منع بھی کیا تھا۔۔وہ کر لیتی۔۔۔۔مگر تم جاؤاوپر مہیرہ کے کمرے" میں صاف کر لو۔۔۔نہیں تواس کے کپڑوں میں سے کچھ دیکھ لو۔۔۔یہ تو خراب ہو گئے ہیں۔۔۔"مہیرہ کی ماں نے افسوس سے کہا۔۔۔اسے منع بھی کیا تھا مگر۔۔۔

ارتسام نجانے کہاں چلا گیا تھا۔۔۔شکر ہی تھا۔۔بے وجہ اسکے سامنے شرمندگی اٹھانی پڑتی۔۔۔

وہ سر ہلاتی۔۔۔سیڑھیوں سے اوپر چلتی۔۔۔۔ابھی مہیرہ کے کمرے میں جاتی ہی کہ اندر ارتسام کو جاتا دیکھ کر ایکدم رک گئی۔۔۔

سانسیں پل بھر کو رکی پھر سنبھل چکی تھی۔۔۔آئینور نے لب کاٹتے کمرے کو دیکھا۔۔اسکو ابھی ہی وہاں جانا تھا۔۔۔مگر پھر ساتھ والے کمرے کا دروازہ کھلا دیکھ کر وہ ادھر چلی گئی۔۔۔

کم از کم دھو تو لیتی۔۔۔۔

بنا کمرے پر نظر دہرائے۔۔وہ تیزی سے واش روم میں گئی۔۔۔چھوٹے بال چہرے پر بکھرے ہوئے تھے وہ واش بیسن پر نل کھولے۔۔۔آگے سے شرٹ صاف کر رہی تھی۔۔۔

کیونکہ نشان نہیں پڑا تھا تو وہ صاف تو ہو گیا مگر سفید ٹاپ آگے سے بری طرح بھیگ گیا تھا۔۔۔

آئینور نے پریشانی میں کئ ٹیشوز نکالتے صاف کیا۔۔۔ مگر وہ اسکے وجود سے چپکے جارہا تھا۔۔۔ جبھی وہ بوکھلاتے ہوئے باہر نکلی۔۔۔۔ کسی کی نظر میں آنے سے پہلے وہ چینج کر لینا چاہتی تھی۔۔۔ مگر قسمت بری تھی۔۔۔

ابھی وہ دروازہ کھولتی ہی کہ باہر سے دروازہ کھلا۔۔۔۔

تیزی سے پیچھے ہونے کے چکر میں۔۔ پاؤں سنٹر پیس میں اٹکا۔۔۔۔ ابھی وہ کمر کے بل گرتی کہ آنے والے نے بے ساختہ ہی اسکی کمر پر ہاتھ رکھتے اسے گرنے سے بچایا تھا۔۔۔۔

لمحوں کا کھیل تھا۔۔۔

دل ساکن کر گیا۔۔۔۔

ارتسام نے اسے دیکھا تو چند لمحوں کے لیے تو دیکھتا ہی رہ گیا۔۔۔اسکی پناہوں میں قید۔۔۔وہ خوفزدہ سی اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔ گردن سے پیٹ تک سارا لباس بری طرح گیلا تھا۔۔ارتسام کا دل چند لمحوں کے لیے ساکن ہوا۔۔۔بیشک وہ کافی مظبوط کردار کا تھا۔۔۔ مگر وہ بھی مرد تھا۔۔۔ نگاہیں نا چاہنے کے باوجود فقط چند لمحوں کے لیے بھٹکتی۔۔آئینور کا سانس روک گئی۔۔وہ تو پہلے ہی شل تھی۔۔۔اسکا مظبوط ہاتھ اسکی نازک کمر پر تھا۔۔۔ اسکا دل رگ رگ میں دھڑک رہا تھا۔۔۔ مگر اسکی بدلتی نگاہوں سے شدید خوفزدہ ہوتی۔۔۔اس نے اوپر ہونا چاہا۔۔۔۔

فسوں پل بھر میں ٹوٹا۔۔ارتسام ایکدم جیسے ہوش میں آیا۔۔شدت سے اسے خود سے دور کرتے۔۔۔ کنپٹی مسلتے اسے دیکھا۔۔۔

تم میرے کمرے میں کیا کر رہی ہو۔۔۔"اسکی بھاری آواز کافی سرد تھی۔۔ بالکل اسکے تاثرات کی مانند۔۔آئینور نے حلق تر کیا۔۔۔

و۔۔۔وہ میں۔۔۔۔ مہیرہ کے کمرے۔۔۔"

یہ مہیرہ کا کمرہ ہے۔۔۔"اسکی آواز اونچی ہوتی اسکی آنکھیں نم کر گئی " تھی۔۔۔۔ارتسام کو شدید غصہ تھا۔۔آخر کیسے اسکی نگاہیں بھٹکی۔۔۔۔

میں سب سمجھتا ہوں۔۔ ٹھیک ہے نا۔۔۔اب میرے کمرے سے باہر " نکلو۔۔۔اس سے پہلے میں کچھ بہت غلط کر جاؤں۔۔۔"وہ شدت ضبط سے بولا۔۔۔ کنپٹی کی رگیں ابھر چکی تھی۔۔۔

آئینورا تنی خوفزدہ تھی کہ جگہ سے ہل نا سکی۔۔وہ جان کر تو یہاں نہیں آئی تھی۔۔۔

تم نہیں سنو گی رکو۔۔۔"ایکدم اسکے پاس آتے۔۔اسکا بازو اپنے ہاتھ کی " سخت گرفت میں لیتے۔۔۔اسے اپنے ساتھ گھسیٹا۔۔۔وہ شدید خوفزدہ تھی۔۔۔"ار۔۔۔ارتسام"اس نے روکنا چاہا مگر۔۔

ارتسام نے اسے لا۔کر کمرے سے باہر بے دردی سے چھوڑا تھا۔۔۔

دوبارہ میرے کمرے میں آنے سے پہلے سو بار سوچنا۔۔۔اسکی برستی " آنکھوں کو دیکھتے سپاٹ لہجے میں کہا۔۔۔آئینور نے کلائی مسلتی سسکی بھری۔۔۔ابھی وہ مڑتی کہ اسکے لفظ اسے ساکن کر گئے۔۔۔

اگر یہ جسم سنبھالا نہیں جا سکتا ہے تو اسے جلا دو۔۔۔یوں ظاہر کرنے "
سے دو گناہ بہتر ہے۔۔۔"دروازہ کافی زور سے بند ہوا۔۔۔اسکے دل کی
مانند۔۔وہ کھڑی رہ گئی تھی۔۔۔

آآپ۔۔۔یہ جان بوجھ کر کر رہے ہیں نا۔۔"وہ دونوں آمنے سامنے "
کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔۔لان میں کافی روشنی تھی لائیٹس کی۔۔۔چاند
اپنے جوبن پر تھا اور ہلکی ہوا ماحول کو رومانی بنا رہی تھی۔۔۔

وہ کب سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا اور مہیرہ اسے۔۔بالآخر وہ بول ہی پڑی۔۔
مگر سامر نے کوئی توجہ نا دی۔۔۔مہیرہ نے دانت پیستے اسے دیکھا۔۔۔۔

میں یہاں بیٹھی آپ سے بات کر رہی ہوں۔۔۔آپ کیوں نہیں سن رہے" ہیں۔۔۔"اب کی بار وہ زرا خفگی سے اونچی آواز میں بولی۔۔۔تو سامر نے اسے گھورا۔۔۔۔

تیور کس کو دیکھا رہی ہو۔۔۔"اسکا لہجہ سنجیدہ تھا۔۔البتہ نگاہیں اس پر " تھی۔۔جو بار بار چہرے پر آتے بالوں کو پیچھے کرتی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

دیکھا تو آپ ہی کو رہی تھی مگر آپ نجانے کس کی تیور دیکھ رہے ہیں۔۔۔" "اسکا انداز کافی روٹھا روٹھا تھا۔۔۔سامر کو رج کر پیار آیا مگر سنجیدہ رہا۔۔۔ اسکی اداؤں میں۔۔دلکش حسن میں کھو کر ہر گز اس سے راضی نہیں ہونا چاہتا تھا۔۔۔۔

" مجھے یہ تیور ناہی دیکھاؤ تو بہتر ہو گا تمہارے لئے۔۔۔۔"

آپ مجھے ایسے نہیں کہہ سکتے ہیں۔۔۔"ناراضگی کے بجائے اب وہ غصے " سے بولی تو سامر عیش عیش کر اٹھا

" تم مجھے پہلے تو یہ بتاؤ کہ تم کہاں کی ملکہ لگی ہوئی ہو جو دن بھر مجھے یہی بتاتی رہتی ہو کہ آپ یہ نہیں کہہ سکتے وہ نہیں کہہ سکتے۔۔یہ نہیں کر سکتے وہ۔ نہیں کر سکتے۔۔۔ہاں۔۔۔"وہ زرا آگے ہوتے۔۔۔اسکے سرخ چہرے کو دیکھتے۔۔۔طنزیہ لہجے میں بولا تو اسکا چہرہ اور سرخ ہوا تھا۔۔۔

ایسا بھی نہیں کہہ سکتے ہیں۔۔"وہ روہانسی ہوئی۔۔۔"

تم نا۔۔۔اس نے دانت پیسے۔۔۔ مہیرہ اسے سن رہی تھی۔۔۔"اپنی" شکل گم کرو میرے سامنے سے۔۔۔"مہیرہ کا صدمہ سے منہ کھل گیا تھا۔۔۔

شکل۔۔۔"وہ حیرت و صدمے سے بولی۔۔۔"

بالکل شکل۔۔۔"اسکا انداز ایسا تھا کہ مہیرہ صدمے میں، ہی رہی دو پل"

" آپ نے میری شکل کو۔۔۔اتنے برے انداز میں شکل کہا۔۔۔"

دل تو کر رہا ہے کہ رکھ کر دو لگاؤں تمہیں۔۔تاکہ یہ جو دماغ جگہ سے ہلا " ہوا ہے نا یہ جگہ پر آجائے۔۔۔"وہ ہنوز اسی انداز میں بیٹھے اسے دیکھتے ہوئے بولا تو مہیرہ اسے دیکھتی رہ گئی۔۔۔

اسی دوران چندا نے چائے اور باقی چیزیں انکے سامنے رکھی۔۔۔وہ سینے پہ بازو باندھے۔۔ خفگی سے پیچھے ہو کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔بال چہرے پر اتے جا رہے تھے مگر اس نے نہیں دیکھا۔۔۔وہ شدید خفا ہو چکی تھی۔۔۔

سامر نے کافی مطمئن انداز میں چائے کا کپ اٹھاتے لبوں سے لگایا۔۔۔البتہ نگاہیں دلچسپی سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

مجھے دیکھیں بھی مت۔۔۔بلکہ میں آج ہی بھائی کو بولتی ہوں کہ رخصتی" مزید ایک سال بعد کریں گے۔۔۔"پہلے خفگی اور پھر پرجوش انداز میں بولی۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔رخصتی دو مہینے بعد نہیں کرتے۔۔۔"وہ اتنی جلدی مان" گیا۔۔مہیرہ کو حیرت ہوئی۔۔۔

تم آج ہی میرے ساتھ جا رہی ہو۔۔"اسکا لہجہ سرد تھا اب۔۔مہیرہ اسے" دیکھتی رہی۔۔۔۔جواب کپ واپس رکھ رہا تھا۔۔۔

کوئی نہیں جا رہی ہوں کہیں۔۔بلکہ ابھی ہی جا کر۔۔۔۔آہہہ۔۔۔۔ "
اسے تھوڑا ڈر لگا اس سے جبھی اسکے سامنے سے بھاگنا چاہا مگر اتنی ہی تیزی سے سامر نے اسکی کلائی شدت سے ہاتھ میں دبوچتے۔۔اسے اپنے پاس کھینچا۔۔۔۔

وہ پل میں اس سے سینے پر گری۔۔تھوڑی پر شدید درد اٹھا مگر ابھی وہ درد کہاں محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

بولو۔۔۔کیا کہہ رہی تھی سن رہاہوں۔۔۔"سامر نے دونوں بازواس کے "
گرد باندھے۔۔۔انداز ولہجہ عجب شدت لیے ہوئے تھا۔۔۔مہیرہ کا دل سینہ
چھوڑے رگ رگ میں دھڑکنے لگا۔۔۔اس نے کچھ یوں پاس کیا تھا کہ وہ
ہل نا سکی۔۔۔

اتنے پاس کیا کہ اسکی سانسوں کی مہک اپنی سانسوں میں گھلتی محسوس
ہوئی۔۔۔

یوں پاس کیا کہ اسکے ہاتھ کے نیچے دھڑکتا دل اسے صاف محسوس ہوا۔۔۔۔
اسکے وجود کی خوشبو و حرارت۔۔۔اسکا وجود ساکن کر گئی۔۔۔۔
بال چہرے پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔۔اسکے تنفس کی مانند۔۔۔۔
پلکوں کا رقص دھڑکن کا وقف عجب تھا۔۔۔۔
فسوں کے لمحات تھے۔۔
سکنات کے پل تھے جیسے۔۔۔۔۔

اسکی بولتی تو اسکے پاس ہوتے ہی بند ہو جاتی تھی سانسوں کی طرح۔۔۔

بولو میں سن رہا ہوں۔۔بلکہ جواب بھی اچھے سے دوں گا۔۔۔۔کیا کہہ رہی" تھی تم۔۔۔"سامر نے گرفت اور سخت کی۔۔البتہ اسکا نرم و نازک وجود اس کے بھی جزبات جگا گیا۔۔ مگر وہ ضبط کیے ہوئے تھا۔۔۔

س۔۔سامر۔۔۔ چھوڑیں۔۔۔۔"فسوں ٹوٹا تو اس نے مزاحمت کرنی" چاہی۔۔بکھری سانسوں کے سنگ۔۔۔ہاتھ اسکے سینے سے ہٹاتے۔۔۔ کندھے پر رکھتے۔۔۔فاصلہ بنانے کی کوشش کی مگر کامیاب نہیں ہو سکی تھی۔۔۔

چھوڑیں کیوں۔۔جو پوچھ رہا ہوں اسکا جواب دو مجھے۔۔۔"اسکا لہجہ سرد " تھا۔۔۔ مہیرہ اسے دیکھ بھی نہیں سکی۔۔البتہ سامر گہری نگاہوں سے اسے

دیکھ رہا تھا۔۔۔رگ وپے میں سرور بکھرا ہوا تھا۔۔سر پر خمار نشے کی طرح طاری تھا۔۔۔مگر وہ ضبط کر رہا تھا۔۔۔

ن۔۔نہیں کہتی۔۔۔جو۔۔اپ بولیں گے وہی۔۔۔۔"وہ بس کسی طرح " اس سے دور ہونا چاہ رہی تھی۔۔نگاہیں اسکی گلے کی ہڈی پر جم گئی۔۔۔

جو میں کہوں گا وہ تو تمہیں کرنا ہی ہو گا۔۔۔تم نے میرا جو روپ دیکھا ہے " اسی کی بدولت تم اتنا بولتی ہو۔۔۔ورنہ تمہاری زبان کبھی نا کھلے۔۔۔۔" دائیاں ہاتھ اسکی گردن کی پشت پر رکھے۔۔۔اسکا چہرہ قدرے اونچا کیے۔۔ وہ حد درجے سرد لہجے میں بولا۔۔۔مہیرہ نے بے ساختہ لب دانتوں تلے دبائے۔۔۔۔اسے اس وقت سامر سے شدید خوف محسوس ہوا۔۔وہ کچھ بھی بول نہیں سکی۔۔۔بس سیاہ رات میں اسکی سیاہ آنکھوں کو دیکھا۔۔۔ جن میں سرد مہری تھی۔۔۔

اس نے بہت مدھم انداز میں مزاحمت کرنی چاہی اٹھنا چاہا مگر۔۔۔۔

بس اتنے کی۔مار ہو تم۔۔۔"اسکا لہجہ غرور میں ڈوبا تھا۔۔۔اسے اپنی " پناہوں میں بے بس دیکھنے سے زیادہ کوئی منظر دلکش ہو ہی کب سکتا تھا۔۔۔ مہیرہ کی آنکھیں نم ہونے لگی۔۔پلکیں چھک گئی۔۔

اتنی جرات کسی میں نہیں ہے جتنی تم کرتی ہو۔۔۔اتنے تیور میں کسی کے " نہیں دیکھتا جتنے تمہارے دیکھتا ہوں۔۔۔"اسکی آواز کے ساتھ گرفت بھی نرم ہوئی مگر اتنی نہیں کہ وہ دور ہو پاتی۔۔۔نگاہیں اسکے چہرے سے ہوتی شفاف گردن پر گئی۔۔۔"صرف لیے کہ تم میری پسند ہو۔۔۔"مہیرہ کا دل ساکن ہونے لگا۔۔۔اسکے لبوں کا بے باک لمس نے اسکی شہ رگ کو انتہائی نرمی سے چھوا تھا۔۔۔اتنا کہ بس احساس ہی ہو پایا"لیکن اس کا یہ

مطلب ہر گز نہیں ہے کہ تم میری زات کی نفی کرو۔۔ تمہیں سب معاف ضرور ہو سکتا ہے مگر یہ نہیں۔۔۔۔"لب اب کانوں کے پاس کی جلد کو چھو رہے تھے۔۔۔اسی انداز میں۔۔اسپر سرور چھا گیا۔۔۔۔وہ اسکی سوچ سے زیادہ دلکش تھی۔۔۔

مہیرہ کچھ بول نہیں پائی۔۔اسکی سانسیں مدھم تھی۔۔وہ اسے روک نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔ساری ہمت کہیں کھو گئی تھی۔۔۔وہ اسکے حصار میں ہمیشہ یوں ہی بے بس ہو جاتی تھی۔۔۔

سامر نے گردن کی پشت سے ہاتھ ہٹاتے اسکے گالوں کو باری باری صاف کیا تو اس نے آنکھیں کھولے اسے دیکھا۔۔انتہائی قریب سے۔۔۔وہ بلا کا خوبرو شخص تھا۔۔۔۔مگر اسکی جان لینا چاہتا تھا شاید۔۔۔

جا۔۔۔نے دیں۔۔۔"اسکی آنکھوں میں نرمی دیکھتے وہ بمشکل بول پائی"
تھی۔۔۔۔سامر کی نگاہوں نے اسکے ہلتے لبوں کو چھوا۔۔۔۔وہ کیسے بچ
گئے۔۔۔قدرے جنونیت سے سوچتے۔۔۔انہیں بھی جھک کر چھوا تو اسنے
اسکے کندھے پر گرفت سخت کر گئی تھی۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔چھوڑتا ہوں۔۔۔اسے ترس آ ہی گیا۔۔۔مہیرہ نے تیزی"
سے پیچھے ہونا چاہا مگر اس نے چھوڑا نہیں تھا۔۔۔۔

اب بول کیوں نہیں رہی۔۔۔"اسکا لہجہ شریر ہوا تو مہیرہ نے شدید خفگی "
سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔"اسکا قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔۔جھک کر شدت سے اسنکی کنپٹی پر" لب رکھتے۔۔۔اسے چھوڑ دیا۔۔۔ایک لمحے سے بھی پہلے مہیرہ اس سے دور ہوئی۔۔۔اور بوکھلاہٹ میں دوپٹہ سیدھا کیا تھا۔۔۔

"کیا فائدہ اب۔۔۔میں تو دیکھ چکا ہوں۔۔۔"وہ ہنستے ہوئے اٹھا۔۔۔اب یقیناً کوئی باہر آسکتا تھا۔۔۔مہیرہ خوفزدہ ہو کر پیچھے ہوئی تھی۔۔۔

"اب ڈرنے کا تو نہیں کہا میں نے۔۔۔چلو شاباش چہرہ درست کرو۔۔۔پھر اندر چلیں۔۔۔"وہ سنجیدہ ہو گیا تھا۔۔۔

مہیرہ نے اگ کی طرح دہکتے گالوں پر دونوں ہاتھ رکھتے گہرا سانس لیا۔۔۔

سامر اسے دیکھتا رہا۔۔۔اسکی ادائیں تھی ہی اتنی جان لیوا تو اسکی کیا غلطی جو وہ اسکی جان ہکان کر دیتا تھا۔۔۔

پھر انہیں رخصت کرنے تک مہیرہ نے ایک بار بھی اسے نہیں دیکھا تھا۔۔۔

اسکے جانے ہی مہیرہ کمرے میں ائی۔۔ کئی لمحے بیڈ پر اوندھے منہ گری رہی۔۔دل سینے میں شدت سے مچلتا رہا۔۔۔وہ اس قدر بے باک تھا۔۔۔ اسے اندازا نہیں تھا۔۔۔

وہ کبھی انتہائی اچھا ہوتا تو کبھی جان لیوا بن جاتا۔۔۔اسکے لمس اسکی باتیں اسکی نیند اڑا چکی تھی۔۔۔

اسنے ساتھ رکھا موبائل اٹھایا اور اسے ہر جگہ سے بلاک کر دیا۔۔اتنا اس نے ستایا اب اسکی باری تھی۔۔۔ مگر وہ نہیں جانتی تھی۔۔یہ غلطی اسے کتنی بھاری پڑنے والی تھی۔۔۔۔

دوسری جانب بیڈ پر شرٹ لیس اوندھے منہ لیٹے سامر کے وجیہی چہرے پر گہری بے باک مسکراہٹ کا بسیرا تھا۔۔اسکا نرم نازک وجود اپنے حصار میں بے بس اسکا وجود یاد آتے اس میں گہری شدت بھر گیا تھا۔۔۔

میں تمہاری ہجر کی شامیں گزار رہا ہوں۔۔۔ تمہیں وصل کی شامیں جھیلنی ہوں گی جاناں۔۔۔"اسکے لب دھیرے سے ہلے اور سیاہ آنکھیں بند ہو گئی تھی۔۔۔۔

وہ ہم سفر تھا مگر اس سے ہم نوائی نہ تھی
کہ دھوپ چھاؤں کا عالم رہا جدائی نہ تھی
نہ اپنا رنج نہ اوروں کا دکھ نہ تیرا ملال
شبِ فراق کبھی ہم نے یوں گنوائی نہ تھی
محبتوں کا سفر اس طرح بھی گزرا تھا
شکستہ دل تھے مسافر شکستہ پائی نہ تھی
عداوتیں تھیں، تغافل تھا، رنجشیں تھیں بہت
بچھڑنے والے میں سب کچھ تھا، بے وفائی نہ تھی
بچھڑتے وقت ان آنکھوں میں تھی ہماری غزل
غزل بھی وہ جو کسی کو ابھی سنائی نہ تھی
کسے پکار رہا تھا وہ ڈوبتا ہوا دن
صدا تو آئی تھی لیکن کوئی دہائی نہ تھی

کبھی یہ حال کہ دونوں میں یک دلی تھی بہت
کبھی یہ مرحلہ جیسے کہ آشنائی نہ تھی
عجیب ہوتی ہے راہ سخن بھی دیکھ نصیرؔ
وہاں بھی آ گئے آخر، جہاں رسائی نہ تھی

نصیر ترابی

سگار دو انگلیوں میں تھامے وہ بالکونی میں گہرا ماضی کی یادوں میں گم تھا۔۔یہ اسکا روز کا معمول تھا مگر آج۔۔چھبن کچھ زیادہ تھی۔۔۔

رملہ اسکی پہلی محبت تھی۔۔وہ مر گئی اسے مار دیا۔۔۔مگر وہ ہر گز نہیں چاہتا تھا کہ وہ اسکے دن میں بھی اپنی جگہ کھو دے۔۔۔

اسکی معصومیت اسکا ہر انداز اسکے دل میں زندہ تھا۔۔۔وہ آگے بڑھنا ہی نہیں چاہتا تھا اسکے احساس کو دل سے نکالنا ہی نہیں چاہتا تھا مگر آج دو پل کو اسکی نگاہیں بھٹکتی اسکا بچا سکون بھی غارت کر گئی۔۔۔۔

نگاہوں کے سامنے وہ منظر گھوما جب وہ سی گرین شفون کا ہلکا فراک پہنے۔۔ جالی دار دوپٹہ کو بمشکل کندھوں پر سیدھا کرتی نیچے آئی تھی۔۔۔چہرے پر کچھ الجھن تھی شاید وہ دوپٹہ ٹھیک نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

دائیں جانب سے بال چہرے پر آ رہے تھے۔۔دھلا دھلا چہرہ سرخ آنکھیں۔۔۔وہ ہمیشہ سے کافی مختلف لگی اسے مگر جلد ہی وہ نگاہیں بدل گیا تھا۔۔

پھر وہ چند لمحوں کا منظر۔۔۔

وہ اسکی قید میں خوفزدہ۔۔۔

وہ اسکے نرم وجود کا احساس۔۔۔

اسے بے چین کر گیا تھا۔۔وہ جانتا تھا وہ بہت سخت ہو جاتا تھا اسکے معاملے میں۔۔۔وہ جانتا تھا محبت سے دوری کا مطلب۔۔۔وہ جانتا تھا ہجر کی تکلیف۔۔۔اسکی محبت ادھوری رہ گئی۔۔۔وہ اسکی بھی مکمل نہیں ہونے دے رہا تھا۔۔۔۔

غلطی اسکی بھی نہیں تھی۔۔۔دونوں محبت کرتے تھے۔۔الگ الگ نفوس سے۔۔وہ کسی اور سے اور آئینور اس سے۔۔۔

دونوں اپنی محبت سے دستبردار نہیں ہونا چاہتے تھے۔۔۔دونوں اپنی جگہ ٹھیک تھے۔۔ مگر اسکا دل اب مطمئن نہیں رہنے دیتا تھا اسے۔۔عجب الجھن

درد تکلیف سب اسکی زات کا حصہ بن چکے تھے۔۔بے سکونی اتنی تھی کہ رات بھر جاگا رہتا۔۔مگر سکون کہیں نہیں تھا۔۔۔۔

انگلی پر شدید جلن کا احساس ہوا تو وہ چونکا۔۔۔نگاہیں ختم ہوتے سگار پر پڑی۔۔۔تو اس نے گہرا سانس لیتے اسے مسل دیا اور خود بیڈ پر اوندھے منہ گرا تھا۔۔۔۔

پھر وہ ارتسام تھا۔۔۔

پھر وہی درد تھا۔۔۔

پھر وہی بے سکونی تھی۔۔

پھر وہی رات تھی۔۔

Zubi Novels Zone

😍😁😁😟 جلدی دی ہے اور لانگ بھی ہے

👀 اب خفامت ہوں۔۔اور بتائیں کیسی لگی اپیسوڈ۔۔۔

💞😟 اپنے ریویوز ضرور شیئر کریں۔۔۔

https://face-book.com/groups/1778689675634647/"ی ہ۔۔یہ کیا۔۔کر رہے ہیں مجھے اوپر۔۔۔۔

اسکی بات بیچ میں ہی رہ گئی۔۔جب اریب نے یکدم اسکا بازو پکڑ کر اپنے پاس کیا۔۔۔اور خود دروازے سے ٹیک لگالی۔۔۔

سانسیں منتشر ہوئی۔۔رنگت بدلی۔۔۔پلکیں جھکی۔۔اسنے ایک ہاتھ اسکے کشادہ کندھے پر رکھا تھا۔۔

تمہیں نہیں لگتا کہ اب تم مجھ سے دور ہونے میں کامیاب ہونے لگی "
ہو۔۔۔"اسکا لہجہ سنجیدہ مگر آواز سرگوشی کی طرح تھی۔۔۔

ایک ہاتھ اسکی نازک کمر پر رکھے۔۔وہ پوری طرح اسے اپنے حصار میں قید کر چکا تھا۔۔۔۔

ن۔۔ نہیں تو۔۔میں کیوں دو۔۔۔۔۔اسنے کہنا چاہا مگر اسکے ہاتھوں کے "
بے باک لمس۔۔۔وہ بول نہیں پائی۔۔رنگت مزید سرخ ہوئی۔۔اسکے
کندھے پر رکھے ہاتھ جیسے کانپا تھا۔۔۔۔۔

د۔دیکھیں۔۔۔۔میں!۔ "

دیکھاؤ۔۔۔"سرگوشی سے بھی کم۔۔مگر جزبات سے بوجھل بھاری"
آواز۔۔۔۔فاصلہ کچھ اور مٹایا تھا۔۔۔بے باک بے مروت جزباتوں کو
طوفان تھا جو سر اٹھانے لگا تھا۔۔۔اتنے دنوں کی دوری تھی کہ ایک شدت
اگئ تھی۔۔۔اسکے وجود کی مدہوش کن خوشبو۔۔۔اسکے نرم گرم وجود کا
لمس۔۔۔اسکے حواس کام کرنا جیسے چھوڑنے لگے تھے۔۔۔نامحسوس انداز
میں سانسیں اپنی بھی منتشر ہونے لگی تھی۔۔۔

ایشل نے اسے دیکھا۔۔۔تنفس بھاری ہونے لگا۔۔۔جسم سے جان جیسے
سرکنے لگی۔۔ہاتھ سے چاکلیٹ باکس نیچے گرا۔۔اسے دور کرنا چاہا۔
مزاحمت کرنی چاہی۔۔مگر جیسے۔۔کچھ بھی نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔۔
سانسیں جب بری طرح بکھرنے لگی تو اسکے ایک دوسرے میں پوست لبوں
کو بے ساختہ کھولتے۔۔۔گہری سانس لی۔۔۔

تمہاری سانسیں کی پکار۔۔۔۔مجھے بتا رہی ہیں کہ تمہیں اس وقت۔ "
شدت سے میری طلب ہو ہی ہے۔۔۔کیا ایسا ہی ہے۔۔۔"بولتے لب
باقاعدہ اسکے نرم گالوں کو چھونے لگے۔۔۔۔بوجھل زو معنٰی بات۔۔۔۔
ایشل کی دھڑکنوں کو اور بھی بکھیرتی چلی گئی تھی۔۔۔

ن۔۔ نہیں۔۔۔م۔مجھے گھبراہٹ ہو رہی ہے۔۔جانے دیں۔۔۔" "
اسنے التجا کی۔۔اریب نے اسکی کمر پر گرفت شدید سخت کرتے۔۔۔جھک کر
اسکی شہ رگ پر شدت سے دانت گاڑھے تھے کہ وہ مچل کر رہ گئی۔۔۔

تمہیں میں نے اس لیے چھوٹ تو نہیں دی کہ تم بالکل ہی دور ہونے لگو "
مجھ سے۔۔ ہمممم۔۔۔مجھے لگتا ہے کہ اب بس ہونی چاہیے۔۔بلکہ اب بس ہو
چکی ہے۔۔۔۔میرے برداشت کی۔۔۔۔ٹھیک ہے نا۔۔"اسکا دلکش چہرہ
ہاتھوں کے پیالوں میں تھامے۔۔۔وہ اب کافی سرد لہجے میں بولا۔۔۔۔

ایشل کی آنکھیں نم ہونے لگی تھی مگر اریب نے نہیں دیکھی۔۔۔۔۔

اسکا چہرہ ویسے ہی ہاتھ میں لیے۔۔اسنے ایشل کی اٹھی تھوڑی پر۔۔لب رکھے۔۔۔ایشل نے اسکے کندھے پر ہاتھ شدت سے رکھے تھے وہ اریب ہی کہ سہارے کھڑی تھی۔۔۔۔

اسکے پاؤں اریب کے پاؤں کے اوپر تھے۔۔۔اریب کا سہارا نا ہوتا تو وہ گر چکی ہوتی۔۔۔

" تمہارے وجود کی خوشبو مجھے پاگل کر دیتی ہے۔۔میرے دل میں تمہاری طلب بڑھنے لگتی ہے۔۔۔۔جیسے اب بڑھ رہی ہے۔۔"اسکی صراحی دار

گردن کے پاس چہرہ کرتے۔۔وہ گہری بوجھل سانس بھرتے۔۔۔ضرورت سے زیادہ بھاری آواز میں بولا۔۔

ہاتھوں کا بے باک لمس۔۔اور۔بے باک ہونے لگا۔۔ایشل نے اسکے کندھے پر گرفت سخت کی۔۔ تنفس بری طرح بگڑ رہا۔ تھا۔اسے ڈر تھا کہ کوئی آنا جائے۔پھر سب اوپر تھے۔۔کیا سوچتے۔۔اسکے اسکے بے باک لمس۔۔باتیں۔۔۔اسے اور نروس کر رہے تھے۔۔۔۔۔

" کوئی آجائے۔۔۔۔۔ "

گہری معنی خیز سی سرگوشی گھونجے لگی۔۔سانسوں کی آنکھوں گھونجے لگی۔۔ فسوں بکھرنے لگا۔۔ طلسم ہوشربا ہو گیا۔۔۔کئی لمحے یوں ہی گزر گئے۔۔۔جب اریب نے چہرہ پیچھے کیا۔۔۔۔

اور اسکے ٹماٹر ہی طرح سرخ ہوتے۔۔چہرے کو دیکھا۔۔۔اسکے لبوں کو دیکھا۔۔آنکھوں میں سرخی اور بھرنے لگی۔۔طلب بڑھنے لگی۔۔۔وہ دوبارہ ان گلاب کی پتیوں جیسے لبوں کو چھونے کی تمنا کرتا ہی کہ یکدم دروازہ ناک ہوا۔۔۔۔

ایشل کی بکھری سانسیں جیسے رک گئی۔۔۔۔

ج۔۔جانے دیں۔۔کوئی آگیا۔۔۔۔"بوکھلاہٹ میں جیسے بولا نہیں جارہا" تھا۔۔وہ شدت سے مزاحمت کرتی اب اسے دور ہونے لگی۔۔مگر وہ ویسے ہی اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

رات کو میرے پاس انے کا وعدہ کرتی ہو تو جانے دیتا ہوں۔۔۔ورنہ "
یہاں کوئی بچہ نہیں ہے جو۔دروازہ نا کھلنے کا مطلب۔۔۔

آؤں گی۔۔۔ابھی ہٹیں۔۔۔پلیز۔۔دوبارہ ناک۔۔ہو رہا۔۔۔ "

نا آئی تو دیکھتا کیسے سب کے سامنے لے کر جاؤں گا۔۔ سمجھ رہی ہو۔ "
نا۔۔۔"اسکا لہجہ نارمل ہونے لگا مگر وہ کافی سنجیدگی سے بولا تھا۔۔

" ج۔۔جی۔۔ہٹیں۔۔ بھی۔۔"

ہمممم۔۔۔"اسکے گال کو چھوتے۔۔وہ اسے آزاد کر گیا تھا۔۔ایشل ایکدم "
پیچھے ہوتے کمرے میں بھاگی۔۔وہ کچھ لمحے تو ویسے ہی کھڑا رہا پھر غصے سے

رنگت سرخ ہونے لگی تھی۔۔۔اس وقت جو بھی تھا اسے شدید غصہ دلا چکا تھا۔۔۔

اسنے غصے سے سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ دروازہ کھولا۔۔۔اور پھر۔۔۔ رگیں تک تن گئی۔۔

بلیک نفیس سوٹ میں ملبوس وہ شخص بالکل سامنے کھڑا تھا۔۔۔

لگتا ہے۔۔کافی اسپیشل مو ننٹس برباد کر دیئے میں نے تمہارے۔۔" " اسکے لہجے میں طنز تھا یا شرارت۔۔۔

اریب کو شدید غصہ دلا گیا تھا۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہاں آنے کی ہان۔۔"وہ شدید غصے سے بولا۔۔"

دارا نے چہرہ موڑ کر دیکھا پھر اسے۔۔۔

نہیں چاہتے ہو کہ میدیا اندر آجائے تو ہٹو سامنے سے۔۔۔"اسکے جواب کا " انتظار کئے بنا وہ اندر بھی آگیا تھا۔۔ جبھی وہ باہر نکلی۔۔۔۔اریب کی غصے والی آواز سن کر وہ ڈر گئی تھی جبھی جلدی سے باہر ائی۔۔

مگر جیسے ہی نگاہ اس پر پڑی تو شل ہو گئی۔۔خوف سے دھڑکنیں رکنے لگی تھی۔۔۔رنگت سفید ہونے لگی۔اسنے دیوار کا سہارا لیا۔۔۔

دارا دونوں ہاتھوں کو پینٹ کے پاکٹ میں ڈالے۔۔۔اسی طرف دیکھ رہا تھا کہ کمرے سے نکلتی لڑکی کو دیکھ کر وہ بھی جسے سکتے میں اگیا۔۔ایک اور چہرہ۔۔۔۔

بالکل عاھرہ۔۔بالکل عاھرہ۔۔اسی جیسا خوف اسی جیسا معصوم چہرہ۔۔۔

اسنے لب بھینچے۔۔۔رنگت سرخ ہونے لگی۔۔پھر سے اپنے گناہ اور ایک درد ناک مو*ت یاد آئی۔۔ایکدم اور دلنشین لڑکی یاد آئی۔۔وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا کہ۔۔۔ایشل ویسے ہی اپنے کمرے میں بھاگی تھی۔۔۔

اریب سرد نگاہوں سے اب اسکی پیٹھ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

یہاں آنے کا مقصد۔۔"سرد لہجہ۔۔ "

دارا پیچھے مڑا۔۔جز باتوں کو چھپا چکا تھا۔۔۔

کیا تم بھول گئے کہ میری بیٹی کو تم یہاں لائے ہو۔۔"سرد لہجہ۔۔سرد " نگاہیں۔۔

کون سی بیٹی۔۔۔جس کی ماں کا قت*ل کیا۔۔۔وہ بیٹی تمہارے ساتھ " نہیں جانا چاہتی ہے۔۔۔

دار اکا چہرہ اور سرخ ہوا۔۔۔

" وہ بچی ہے۔۔ "

وہ بچی جانتی ہے کہ اسکی ماں کا قا*تل اسکا باپ اور اسکے باپ کا پورا خاندان" ہے۔۔۔اسے یہاں ہی چھوڑ جاؤ۔۔۔وہ تمہارے ساتھ رہی تو پاگل ہو جائے گی۔۔"وہ اب سنجیدگی سے بولا۔۔۔

جینا کو بلاؤ۔۔مجھے اسکو لے کر جانا ہے۔۔"وہ اب شدید غصے سے بولا۔۔ "

جبھی۔۔دروازہ کلک کی آواز کے ساتھ کھلا۔۔۔

دلفریب ٹک ٹک کی۔آواز۔۔۔ہنسی کی آواز۔۔۔اور دلفریب خوشبو۔۔دارا نے سانس روکا۔۔۔

اریب نہیں مڑا تھا وہ بس اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

جینا اور وہ کسی بات پر ہنسی اندر آئی۔اسنے جینا کو اٹھا رکھا تھا۔۔وہ شاید ابھی ہی باہر سے آئی۔۔

مگر جیسے ہی انکی نگاہ دار اپر گئی تو مسکراہٹ یکدم غائب ہوئی۔۔جینا نے گھبرا کر اسے دیکھا۔۔جبکہ چاندنی پہلے حیرت اب غصے سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو ہاں۔۔ہمیں برباد کر کے سکون نہیں ملا تو پھر " اگئے۔۔" جینا کو نیچے اتارتے۔۔وہ پل میں اس تک پہنچی۔۔۔انکھوں میں شدید نفرت تھی۔۔

دار ابس اسے دیکھے جا رہا تھا۔۔۔کتنی دلکش لڑکی وہ کھو چکا تھا۔۔اسکے دل میں درد کی ٹیس اٹھی۔۔۔

جینا کو دیکھا۔۔جو بھاگ کر اریب کے پاس جا چکی تھی۔۔۔

بیٹی کو لینے آیا ہوں۔۔۔"لمحوں میں وہ نارمل ہوا۔۔۔ "

چاندنی نے حیرت سے پہلے اسے پھر جینا کو دیکھا۔۔جو چھپ رہی تھی اریب کے پیچھے۔۔

"بیٹی۔۔۔۔وہ ہنسی۔۔کیا تمہارے نزدیک کسی رشتے ہی کوئی اہمیت ہے۔۔ "
"اسکا لہجہ طنزیہ تھا۔۔دارا نے لب بھینچے۔۔۔

"کسی کا نہیں پتا مگر جینا میری بیٹی ہے۔۔اور جہاں اسکا باپ رہے گا وہ بھی وہیں رہے گی۔۔۔"وہ اونچی سرد آواز میں بولا تھا۔۔۔

ایشل اب ڈرہر دوبارہ انہیں دیکھ رہی تھی۔۔۔۔مگر دارا نے اسے نہیں دیکھا۔!!۔

وہ نہیں جانا چاہتی ہے۔!۔"اب وہ سنجیدگی سے ب "

!بولی۔۔یہ بات بھی سہی تھا دارا کا اسپر سب سے زیادہ حق تھا

وہ بچی ہے ابھی اپنے بارے میں فیصلے نہیں کر سکتی ہے۔۔"اسکا لہجہ سپاٹ "
تھا البتہ بے قرار سی نگاہیں اسکے چہرے کا طواف کر رہی تھیں۔۔۔

اریب نے جینا کو دیکھا۔۔وہ کافی ڈری ہوئی تھی پھر آغر کو۔۔۔جس کو
سمجھانا مشکل ترین امر تھا۔۔۔

جینا۔۔"وہ جینا کی طرف مڑی۔۔جینا کی۔آنکھیں شدید نم ہو رہی "
تھی۔۔

بابا کے ساتھ جانا ہے۔۔"وہ اسک بالکل پاس اکر رکی۔۔۔۔ "

جینا نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔وہ اسے کیسے چھوڑ جاتی۔۔اسے تو وہ اپنی ماں سمجھنے لگی تھی۔۔۔اسکی آنکھیں برسنے لگی تھی۔۔

مج۔۔مجھے آپ کے س سات رہنا ہے۔۔۔ن۔۔ نہیں جانا۔۔"وہ یکدم" اسے لپٹ گئی۔۔

دارا نے سرد نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔اور چاندنی کو۔۔۔

یہ نہیں جانا۔۔۔وہ ابھی کچھ بولتی کہ۔۔۔ "

یکدم وہ تیزی سے آگے بڑھا۔۔۔

جینااوراس سے چپک گئی تھی مگر داراپر فرق نہیں پڑا۔۔۔

وہ جب نہیں جاناچاہتی ہے تواسے چھوڑ دو۔۔"اریب نے ضبط سے کہا " تھا۔۔۔

وہ وہ زبردستی جینا کو چاندنی سے دور کرتا۔۔اٹھا چکا تھا۔۔

چھوڑی۔۔۔ماما۔۔ماما۔۔۔وہ اب شدت سے ہاتھ پاؤں مارتی رو رہی" تھی۔۔

وہ رو رہی ہے چھوڑوااسے۔۔۔آغر چھوڑواسے۔۔"چاندنی نے اس سے " جینا کو لیناچاہا۔۔مگر وہ دور ہو گیا تھا۔۔جینا مسلسل رو رہی تھی۔۔۔

اسے مجھ سے کوئی نہیں لے سکتا ہے سمجھی۔۔یہ میری بیٹی ہے۔۔۔ "
میری۔۔"وہ سرد لہجے میں بولا۔۔۔

جینا مسلسل چلا رہی تھی مگر وہ اسے لئے زبردستی باہر نکل گیا تھا۔۔۔۔۔

عذابِ ہجر نہیں خواہش وصال نہیں
جدا ہوئے ہیں مگر یوں کہ اب ملال نہیں
خوشی کی بات کہ تو اپنے طور سے جی لے
میرا بھی اب کے محبت کا کچھ خیال نہیں

سنہرے رنگ کی ڈھیلی کھلی سی شرٹ پہنے وہ بیڈ پر چت لیٹے چھت پر لگے چمکتے فانوس کو دیکھ رہی تھی مگر شاید غور سے دیکھنے کے باوجود بھی دھیان اس طرف نہیں تھا۔۔۔۔

سیاہ چھوٹے بال بمشکل گردن کو چھو رہے تھے اور بھوری آنکھوں میں ملال تھا۔۔ کس بات کا اسے خود بھی نہیں پتا تھا۔۔۔۔

سرخ و سفید رنگت اس وقت معمول سے زیادہ سرخ ہو رہی تھی۔۔۔۔ آنکھوں میں وہ لمحے اور کانوں میں وہ تلخ الفاظ گھونج رہے تھے۔۔۔

ارتسام سے محبت تو ہو گئی تھی۔۔ یہ اسکی غلطی نہیں تھی۔۔ ہاں مگر اسکی یہ غلطی تھی کہ اس نے غلط وقت پر اعتراف کر لیا۔۔۔ یا شاید اعتراف ہی غلط کیا۔۔۔

مگر آخری بار جیل میں اسکی باتیں اور دھتکار لے کر جب وہ واپس لوٹی تو اس رستے سے بھی پلٹ گئی۔۔۔ہاں اس نے محبت نا کرنا اسکے بس میں نہیں تھا مگر اپنی محبت کو اپنے اختیار میں رکھنا اسکے بس میں تھا۔۔۔

پھر وہ واپس نہیں گئی۔۔۔بلکہ اس کے سامنے جاتی ہی نہیں تھی۔۔وہ کافی وقت ہسپتال میں رہا وہ نہیں گئی۔۔۔۔آ گر کچھ بے باک لمحوں کے زیر اثر وہ محبت کا اعتراف نا کرتی تو یقیناً جا پاتی مگر پھر نہیں گئی۔۔۔مہیرہ کے کئی بار بلانے پر بھی صرف اس وجہ سے نہیں گئی کیونکہ وہ وہ شخص تھا۔۔دل کو جب مناہی رہی تھی تو پوری کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

یہ بھی سچ تھا کہ وہ اسے چاہتی تھی مگر تمنا کرنی چھوڑ دی۔۔وہ شاہدا سے محبت کے قابل نہیں سمجھتا تھا۔۔یا پھر رملہ کی محبت اسکے دل میں اتنی گہری تھی

کہ دوسری کسی محبت کی جگہ نہیں بچتی تھی۔۔۔جو بھی تھا اسے حق تھا اپنے لیے فیصلہ کرنے کا۔۔۔وہ خود کو اس پر مسلط نہیں کرنا چاہتی تھی سو خاموشی سی رستہ الگ کر لیا۔۔۔

ساری زندگی گھر والوں کی۔۔زندگی کی لاڈلی رہی۔۔جو چاہا وہ پایا۔۔۔مگر زندگی میں زندگی جیسی خواہش ہی ادھوری رہ گئی۔۔۔۔مگر وہ مان گئی۔۔۔

کسی واویلا نہیں کیا۔۔محبت کا سوگ نہیں منایا۔۔۔ہنستے مسکراتے رستہ الگ کر لیا۔۔وہ اسکی تزلیل کرتا تھا۔۔۔محبت اپنی جگہ تھی مگر عزت نفس ہر جزبے پر حاوی تھی۔۔۔اس نے اس کے سامنے جانا ہی چھوڑ دیا۔۔۔

آج بھی تو وہ جان کر نہیں گئی تھی اسے مہیرہ کے کمرے میں جاتا دیکھ کر وہ اس کمرے میں چلی گئی۔۔۔اگر جانتی ہوتی کہ وہ ارتسام کا کمرہ تھا تو یقیناً نا جاتی۔۔۔مگر اس وقت چلی گئی۔۔۔۔

اور پھر۔۔ایک بار پھر اسکی تزلیل کی۔۔وہ ایسی لڑکی تھی کہ کوئی ایک سناتا تو دو وہ بھی سناتی مگر ارتسام واحد شخص تھا جس کے سامنے وہ چپ ہو جاتی۔۔۔ محبت کا احترام تھا یا اس شخص کا رعب۔۔ کبھی اندازا نہیں لگا پائی۔۔۔مگر آج وہ بری طرح ہرٹ ہوئی تھی۔۔۔

وہ انسان شاید محبت کرنا جانتا ہی نہیں تھا یا محبت کر چکا تھا۔۔۔مگر اس کے لیے اسکے دل میں نرمی تک نہیں تھی۔۔۔۔کبھی کبھی دل دکھتا کہ اس راہ کہ۔مسافر بنی ہی کیوں۔۔مگر ابھی دیر نہیں ہوئی تھی۔۔وہ سنبھل سکتی تھی۔۔۔اور سنبھلنا چاہتی تھی۔۔۔۔

ایک ملال۔۔

ایک کسک

کچھ دکھ

درد۔۔۔

کچھ زخم۔۔۔

ادھورے خواب۔۔

ایک تمنا۔۔۔

لیے اسکی بھوری نم آنکھیں دھیرے دھیرے بند ہونے لگی تھی۔۔۔

ہاں وہ محبت کو جیتنے نہیں دے گی۔۔

وہ محبت میں رسوا نہیں ہو گی۔۔۔

وہ چاہے جانے کے قابل تھی۔۔

اسے ایک دنیا چاہ سکتی تھی۔۔۔

اورا سکی دنیاارتسام ہر گز نہیں تھا۔۔۔

غنودگی میں جاتے اس سنہرے رنگ کے مجسمے نے تفکر سے سوچا تھا۔۔۔

اور پھر دنیا کے غموں سے آزاد وہ خوابوں کی دنیا کے سفر میں نکل پڑی۔۔۔یہ جان کر اسے حیرت نہیں ہوئی کہ وہاں بھی ارتسام ہی تھا۔۔۔

♥♥♥

اگلی صبح کافی سست سی تھی۔۔۔ارتسام کا گھر بھی سستی میں ڈوبا ہوا تھا۔۔۔۔ ہر چیز جگہ پر تھی گھڑی کی ٹک ٹک سب کو متوجہ کرنا چاہ رہی تھی مگر اس وقت گھر میں گہری خاموشی تھی۔۔۔

اسحاق خان۔۔صوفے پر بیٹھا اخبار پڑھ رہا تھا۔۔۔اور مہیرہ کی ماں چکن میں تھی۔۔۔۔

باقی وہ دنوں اس وقت نیچے آئے ہی نہیں تھے۔۔۔نوکب کے بج چکے تھے مگر کل کی تھکن کا اثر تھا شاید۔۔۔۔۔

ارتسام کے کمرے کا دروازہ نیم کھلا ہوا تھا۔۔۔جس سے اندر دیکھو تو وہ گرے سلک ڈریس شرٹ پہنے بغیر کوٹ یا ٹائی کے اپنے بالوں کو سیٹ کر رہا تھا۔۔۔وجہی چہرے پر خاموشی تو تھی مگر عجب ویرانی کا بسیرا تھا۔۔۔کل پوری رات جاگ کر وہ بالآخر ایک نتیجے پر پہنچ گیا تھا۔۔اب ہونا کیسے تھا اسے نہیں پتا تھا۔۔وہ فیصلہ لے چکا تھا۔۔۔

کلائی مہنگی گھڑی پہنتے۔۔وہ اپنا والٹ اور گاڑی کی چابیاں لیے کمرے سے باہر نکلا۔۔۔ایک نظر مہیرہ کے کمرے کے بند دروازے پر ڈالی اور سیڑھیاں عبور کرتے نیچے آگیا۔۔۔

ارتسام۔۔۔۔بیٹے ناشتا۔۔۔۔"

ابھی بالکل دل نہیں ہے۔۔۔وہاں ہی کچھ کھالوں گا۔۔۔"ماں کے ماتھے "
پر بوسہ اور باپ کو سلام کرتے وہ باہر نکل چکا تھا۔۔۔۔

اندر ایک بار پھر خاموشی چھا چکی تھی۔۔۔۔
وہ دونوں ہی اس گھر کی رونق تھے ایک بھی اداس ہوتا تو رونق مانند پڑ جاتی
تھی جیسے اب پڑھی۔۔۔

موبائل پر اسکے بھاری ہاتھ کی گرفت کافی سخت تھی۔۔غصے کے باعث رنگت میں سرخ ہو چکی تھی۔۔وہ بلیک ویسٹ پہنے۔۔۔بیڈ سے دونوں پاؤں نیچے کیے بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔

آنکھوں میں ہنوز نیند کا خمار تھا اور بال ماتھے پہ بکھرے ہوئے تھے۔۔۔

حسب عادت اس نے اٹھ کر۔ مہیرہ کو میسج کرنا چاہا مگر پھر یہ جان کر شدید غصے میں مبتلا ہوا کہ وہ اسے ہر جگہ سے بلاک کر چکی تھی۔۔۔

سامر میر نے سرخ آنکھوں سے ایک بار پھر سکرین پر چمکتی اسکی مسکراتی تصویر کو دیکھا۔۔۔

ایک پل کو تو دل چاہا دماغ درست کر کے رکھ دے مگر پھر۔۔۔قدرے مطمئن ہو گیا۔۔۔۔

مجھے افسوس ہے کہ تمہاری ساری مزاحمت کے باوجود تمہیں میرے ہی"
پاس آنا ہے۔۔۔ چلو کچھ دن تمہارے ہوئے اور پھر تم میری۔۔۔بس
میری۔۔۔۔۔"اسکی سیاہ چمکتی آنکھوں پر انگھوٹا پھیرتے وہ مدھم لہجے میں
بولا تھا۔۔۔۔

سیاہ آنکھوں میں شدت پسندی تھی۔۔۔۔
تصویر میں مسکراتی مہیرہ ہنوز مسکرا کر اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔
اور وہ اسے۔۔۔۔۔

سیاہ گاگلز آنکھوں سے اتارتے وہ جیسے ہی حویلی میں داخل ہوا تو عجب شور سا مچا ہوا تھا۔۔

بے باک۔بے فکرے قہقہے۔۔

مدھم شراتی چیخیں اور۔۔۔۔

اور پانی میں بھیگے وجود۔۔۔

اسکے ماتھے پہ ناگواری سے بل پڑے اور نگاہ۔۔ان سب سے ہوتی۔۔اس۔

گلابی رنگ ہے شلوار قمیض پہنے لڑکی پر جا ٹکی تھی۔۔۔۔

جس کا لباس تو گیلا تھا ہی بال بال گیلے اطراف میں پھیلے ہوئے تھے۔۔۔۔

جالی دار دوپٹہ بے ترتیبی سے کندھے پر جھول رہا تھا اور وہ ہنستے ہوئے۔۔۔

ہاتھ میں پائے پکڑے۔۔۔۔سامنے بھاگتی۔۔۔لڑکی کو پانی میں گیلا کر رہی تھی۔۔۔اور ساتھ ہی ہنس رہی تھی۔۔۔۔

حازم سرحان کے بمشکل نگاہیں اس پر سے ہٹاتے دائیں بائیں دیکھا۔۔۔۔یہ ان کے حق میں بہتر ہی تھا کہ آس پاس کوئی ملازم نہیں تھا ورنہ وہ ان تینوں کا دماغ درست کر دیتا۔۔۔

ماہیییی۔۔۔۔مت کرو۔۔۔۔پورے کپڑے خراب کر دیے " میرے۔۔۔۔سدا کی کپڑوں کے معاملے میں احساس آئینور چلائی تھی مگر مقابل پر کوئی فرق نہیں پڑا۔۔۔۔اس نے پائپ کے سرے پر انگھوٹا رکھتے پھر سے پانی اس پر اچھالا تھا۔۔۔

میں نے پہلے منع کیا تھا مگر تم نے مجھے گیلا کر دیا۔۔اب تم خود بھی ہو گی اور " پھر رملہ کی باری۔۔۔"سفید فراک میں ملبوس رملہ گھبرا کر سیڑھیوں پر چڑھ چکی تھی۔۔۔۔

جبکہ آئینو راب دائیں جانب بھاگی۔۔۔۔مہیرہ بھی پانی کا پائپ لیے اس کے پیچھے بھاگی مگر پھر ایک دم بوکھلا کر رکی۔۔۔۔

مگر ہاتھوں میں پکڑے پائپ کا نہیں بدل سکی تھی اور پل میں حازم سرحان کا سارا لباس پانی سے بھیگ چکا تھا۔۔۔۔

کئی لمحے سکتے کی نزر ہو گئے۔۔۔سرحان کی نگاہیں اس دلکش لڑکی پر تھی۔۔۔اور مہیرہ حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی کہ۔۔سکوت ٹوٹا۔۔

س۔۔۔سوری۔۔۔م۔۔۔۔"یکدم ہوش آیا مگر تب تک کام ہو چکا تھا۔۔" اس نے ایکدم گھبرا کر پائپ دور اچھالا۔۔۔اور گھبرا کر اسے دیکھا۔۔۔۔

جو چہرے پر ہاتھ پھیرتے پانی صاف کرتے۔۔ سرد نگاہوں سے اسے دیکھ کم گھور زیادہ رہا تھا۔۔۔ بھیگے بال پلکوں تک آرہے تھے۔۔۔ چہرے پہ یکدم سرد مہری چھائی۔۔۔

تمہارا دماغ درست ہے لڑکی کون سی دنیا کی رہنے والی ہو تم۔۔۔ "اسننے" آگے ہوتے اسکا بازو دبوچنا چاہا مگر مہیرہ گھبرا کر چار قدم پیچھے ہوئی تھی۔۔۔۔

رملہ اور آئینور مجرموں کی طرح چہرہ جھکائے کھڑی تھی۔۔۔۔

میں۔۔۔ میں نے جان کر تو نہیں کیا۔۔ دیکھیں۔۔ آپ خود آئیں" ہیں۔۔۔۔ "وہ گھبرا چکی تھی جبھی تیزی سے بولی۔۔۔ بھیگی لٹیں چہرے کے اطراف میں بکھری ہوئی تھی۔۔۔ حازم نے بمشکل ضبط کیا۔۔

بچے ہو تم لوگ۔۔یہ کیا حال بنا رکھا ہے۔۔"اس نے اپنی قمیض کالر سے " جھٹکتے۔۔۔۔قدرے غصے سے اب کی بار تینوں کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ رملہ پر بس چھینٹیں ہی پڑی تھی جبکہ آئینور بری طرح گیلی ہو چکی تھی۔۔۔ اسکے سوال پر ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔"و۔۔۔وہ تو مزاق۔۔۔۔

حلیہ دیکھا ہے اپنا۔۔۔کتنے ملازم گھوم رہے ہیں۔۔۔تینوں اندر جاؤ۔۔۔ " کھڑی کیا دیکھ رہی ہو۔۔جاؤ اندر حلیہ درست کرو۔۔۔۔۔"وہ اتنے سپاٹ لہجے میں بولا تھا کہ تینوں کافی تیزی سے بھاگی تھی اندر۔۔حازم سرحان کی نگاہوں نے دوری تک گلابی آنچل والی کا پیچھا کیا تھا۔۔۔۔

وہ خوبصورت تھی۔۔اسے دیکھ کر کوئی بھی چند پل ساکن ضرور ہوتا۔۔۔یہ کوئی خاص بات نہیں تھی۔۔اس نے پھر سے خود کو باور کروایا تھا اور سر جھٹکے اندر داخل ہوا تھا۔۔۔۔

یہ ایک دوسرا منظر تھا۔۔۔۔۔

شدید گرمی کا موسم تھا۔۔۔وہ کافی تھکا ہارا حویلی میں داخل ہوا۔۔۔باہر کی شدید تر گرمی کی نسبت اندر کافی ٹھنڈک تھی۔۔۔۔

رملہ۔۔۔اٹھو۔۔ٹھنڈا پانی پلاؤ۔۔۔۔"اندر لاؤنج میں آتے ہی نگاہ سامنے " بیٹھی ان دونوں پر گئی۔۔۔اور سرخ رنگ کے لباس میں ملبوس رملہ کو دیکھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی صوفے پر بیٹھا تھا۔۔۔

نیلے رنگ کے کھلے ڈھیلے فراک میں ملبوس مہیرہ نے ایک پل کو اسے دیکھا۔۔۔پھر دوبارہ ٹی پر لگے شو کو دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔سیاہ لمبے بال اونچی پونی میں بندھے تھے۔۔۔۔شفاف گردن قدرے نمایاں ہو رہی تھی۔۔۔

سرحان نے سر صوفے کی پشت کر گراتے آنکھیں بند کی۔۔۔وہ آج شدید تھک چکا تھا۔۔۔چہرے پر سرخی چھائی ہوئی تھی۔۔۔رملہ نے پانی دیا تو اس نے پیتے گلاس واپس کیا تھا۔۔۔اور واپس ویسے ہی سر رکھتے آنکھیں بند کر لی۔۔۔۔

رملہ مہیرہ کے ساتھ بیٹھ چکی تھی۔۔۔۔۔

آپ سے ایک بات پوچھوں۔۔۔۔"چند منٹ ہی گزرے تھے کہ مہیرہ " اسکی جانب مڑتے قدرے دلچسپی سے بولی تو سرحان نے آنکھیں کھولتے

اسے دیکھا۔۔۔اگر میں نا کہوں تو۔۔۔"آواز قدرے نرم تھی۔۔۔جو شاید اسی کی بار ہوتی۔۔۔رملہ نے مشکوک نگاہوں سے اسے پھر ماہی کو دیکھا تھا۔۔۔

مہیرہ ہنس دی۔۔۔وہ چند پل دیکھتا رہا۔۔۔"میں پھر بھی پوچھ لیتی ہوں۔۔۔آپ یہ بتائیں کہ آپ شادی کب کریں گے۔۔۔"رملہ بوکھلا گئی۔۔۔حازم کو بھی اس سوال کی امید نہیں تھی جبھی چونکا۔۔۔اور سیدھا ہو کر بیٹھا تھا

اب دیکھیں نا۔۔۔آپ تھکے ہوئے آتے ہیں تو کوئی ہونا چاہیے نا جس کو" خیال ہو۔۔۔آپ کو شادی کر لینی چاہیے۔۔"وہ کافی سمجھداری سے سمجھا رہی تھی حازم کے گھورنے کے باوجود بھی۔۔

اور تمہیں میری شادی کی کیا سوجھی۔۔۔"نگاہیں پل کے لیے گردن پہ" گئی مگر جلد پھیر لی۔۔۔

اس لیے کہ میں ناچاہتی ہوں یہاں کوئی شادی ہو۔۔میں بھی آؤں سہی ہلہ" گلہ کریں پھر آپ کا دماغ بھی شاید ٹھنڈا ہو جائے۔۔۔"رملہ نے اسے چٹکی کاٹتے چپ رہنے کا اشارہ کیا مگر وہ بولتی جا رہی تھی۔۔۔"آپکی ماں سائیں بھی کتنی پریشان ہیں۔۔۔آپ کو کوئی پسند ہے تو بتا دیں نا انہیں ورنہ وہ دیکھ لیں۔۔۔۔"حازم عیش عیش کر اٹھا۔۔وہ کتنے آرام و سکون سے بیٹھی اسے مشورے دے رہی تھی۔۔

دیکھیں آپ سہی ہی ہیں بس مگر آپ کی بیوی کو کافی خوبصورت ہونا" چاہیے۔۔۔۔یہ بات بھی دیکھنا آپ۔۔۔"وہ رازداری سے بولی تو سرحان کی نگاہیں وسوچ بے ساختہ بھٹکی تھی۔۔

تم بھی تو خوبصورت ہو۔۔۔"اس نے دل میں کہا مگر منہ سے کچھ نہیں" بولا۔۔

بول کیوں نہیں رہے ہیں۔۔۔"اسے کب سے نابولتا دیکھ کر وہ زرا رک کر" بولی تو حازم نے گہرا سانس لیا۔۔۔"تم نے ابھی تک بولنے کا کوئی موقع ہی نہیں دیا۔۔۔"آواز کافی سنجیدہ ہو گئی وہ واپس اسی انداز میں بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔ "

اچھا اب بول لیں۔۔"وہ زرا شرمندہ ہوئی۔۔۔رملہ ان دونوں کو دیکھ رہی' تھی کتنا اچھا ہوتا اگر مہیرہ ہمیشہ کے لیے انکی حویلی میں آجاتی۔۔۔اس نے بے ساختہ سوچا تھا

پہلی بات کہ مجھے ان خرافات میں فالحال کوئی دلچسپی نہیں ہے۔۔دوسری" بات تم میری شادی کی فکر میں کم مت پڑو۔۔اور تیسری۔۔۔۔زبان کر بریک بھی لگایا کرو۔۔۔۔" نگاہیں اس پر نہیں تھی۔۔۔لہجہ سنجیدہ تھا مگر اس کو۔احساس ہوا کہ مہیرہ کے چہرے پر خفگی چھا گئی تھی۔۔۔

ناکریں بیشک۔۔یوں یہ ساری زندگی جلتے رہیں اور اکیلے بیٹھے رہیں۔۔ " مجھے کیا۔۔۔" وہ کافی خفگی سے بول رہی تھی۔۔۔

سرحان نے رخ بدل کر اسے دیکھا۔۔۔جس کا چہرہ خفگی سے سرخ ہو چکا تھا۔۔۔۔چند لمحے اسے دیکھتا رہا تھا۔۔۔۔

وہ خوبصورت ہے۔۔بس تب۔۔۔۔اس نے پھر سے دل کو سمجھایا۔۔۔۔ حازم سرحان کبھی محبت نہیں کر سکتا اسے یقین تھا۔۔۔۔

منظر ایک دم بکھرے لگایوں جیسے کسی نے تالاب کے ساکن پانی میں پھتر مارا تھا۔۔۔اور جب پانی پھر سے حرکت کرنا رکا تو منظر وہ نہیں تھا۔۔۔۔

بلکہ اب وہ جیل کے سفید کپڑوں میں ملبوس۔۔۔۔بالکل چت لیٹا۔۔بوسیدہ سے چھت کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔جب مراد اکر اس کے پاس اسی کے انداز میں لیٹا۔۔۔۔

کیا بات ہے۔۔۔ محبوب کی یادیں یہاں بھی پیچھا نہیں چھوڑ رہی کیا۔۔۔"""
اسکا لہجہ شریر تھا۔۔۔حازم چونکا مگر اسے دیکھا نہیں۔۔۔وہ بوسیدہ چھت کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

محبت کرتا تھا۔۔۔"اس نے جاننا چاہا۔۔۔ "

نہیں۔۔کرتا تو نہیں تھا۔۔۔نجانے یہ اب کب ہو گئی۔۔۔۔یا ہوئی بھی" ہے کہ نہیں "اسکی بھاری آواز میں الجھن تھی دکھ تھا یا بے بسی مراد اندازا نہیں لگا پایا۔۔۔

خوبصورت ہو گی یقیناً۔۔۔"وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔"

سیاہ آنکھوں میں کاجل لگائیں وہ سرخ گالوں والی لڑکی اس کے سامنے) کھڑی تھی۔۔۔چھوٹا ناک اور گلابی ہونٹ۔۔۔سیاہ لمبے بال اطراف میں پھیلے ہوئے تھے۔۔۔۔وہ کافی معصوم سی نظر آتی تھی۔۔اس وقت چہرے پر (جہاں بھر کی معصومیت سجائے اس کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔

ہاں بہت۔۔۔"اسکی آواز یوں تھی کہ وہ حال میں ہو کر بھی نہیں تھا۔۔"

مراد ہنس دیا۔۔۔تو سرحان بھی چونکا تھا۔۔۔

" پتا ہے دنیا میں سب سے بڑی فاتح ایک حسین عورت ہوتی ہے۔۔بڑے بڑے سکندروں کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیتی ہے۔۔۔پھر مغرور ملکہ کی طرح اسی سکندر کے دل و دماغ پر راج کرتی ہے۔۔اس کی سوچیں اپنے وش میں کرتی ہے۔۔۔اور پھر وہ کرواتی ہے جو وہ چاہتی ہے۔۔۔جگر۔۔۔ایک حسین عورت بہت خطرناک ہوتی ہے۔۔۔ "

وہ بول رہا تھا۔۔۔سرحان سن رہا تھا۔۔۔خاموشی سے۔۔۔

" دیکھ تجھ پر بھی راج کر رہی ہے۔۔۔اگر تو بچ جاتا تو تو آج راج کر رہا ہوتا مگر نہیں۔۔تو خود کو نہیں بچا پایا۔۔۔"اسکے لہجے میں افسوس تھا۔۔۔

سرحان نے اب کی بار اسے دیکھا۔۔۔کیا وہ سچ میں خود کو نہیں بچا پایا تھا۔۔۔۔

دیکھ جگر۔۔اگر تو بولے گا تو لڑکی تجھے مل جائے گی۔۔ہم ہوتے تو قید میں ہیں مگر ایک دنیا مٹھی میں قید کر رکھی ہے۔۔۔"وہ سنجیدہ ہوا مگر حازم نے سرد نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

جبر اچاہیئے ہوتی تو ابھی میری ہی ہوتی۔۔۔"اسکا لہجہ جتاتا ہوا تھا۔۔۔ " مراد نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔اسکا کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔

اس کے بعد ابھی تک زیاد نہیں آیا تھا۔۔۔وہ اسی کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔۔۔ ایک بار تو وہ ملنا چاہتا تھا اس سے۔۔کیسے بھی کر کے۔۔۔مل کر کیا کرنا تھا یہ بات ابھی تک اس نے نہیں سوچی تھی۔۔۔

اگلے ہفتے سامر کے گھر والے پوری تیاری کے ساتھ آئے تھے۔۔سامر نہیں آیا تھااور آئینور مہیرہ کے ساتھ ساتھ رہی۔۔وہ اس بار تو کسی صورت بھی ارتسام کو کوئی بات کرنے کا موقع نہیں دینا چاہتی تھی۔۔۔

سامر کی ضد کی وجہ سے ڈیٹ اگلے ماہ کے پہلے دنوں کی رکھی گئی تھی۔۔دن کم تھے اور تیاریاں زیادہ جبھی ہر کوئی تیاری میں مصروف ہو گیا تھا۔۔۔

خود مہیرہ بھی سب بھولے تیاریوں میں مصروف ہو چکی تھی۔۔۔کئی بار آئینور اسکے ساتھ گئی تھی کبھی ارتسام۔۔۔وہ پوری دلچسپی سے تیاریوں میں حصہ لے رہی تھی۔۔البتہ دل میں سامر کا تھوڑا ڈر بھی تھا۔۔۔اتنے دنوں

سے ناتواس سے بات ہو سکی ناہی وہ آیا تھا۔۔باقی سب آتے رہتے تھے۔۔
مگر کل کے سوچ کر وہ ابھی کیوں پریشان ہوتی۔۔۔جبھی مطمئن تھی مگر
پچھلے کچھ دنوں سے اسکے دماغ میں ایک اور بات چل رہی تھی۔۔۔

منہ دھوتے وہ واش روم سے باہر نکلی اور بالوں جو دو بل دیتے جوڑے میں
بند کرتے کمرے سے نکلتی ماں کے کمرے کی طرف گئی تھی۔۔۔۔

ارتسام اس وقت اہم آفس میں تھا۔۔اسحاق خان نجانے کہاں تھا۔۔۔۔

دوسری جانب عیسل کے گھر میں بھی رخصتی کی تیاریاں ہو رہی تھی۔۔گو کہ
زیادہ ہلہ گلہ نہیں ہونا تھا مگر پھر بھی وہ انکی اکلوتی بیٹی تھی۔۔۔۔

وہ اپنی طرف سے اسے ہر چیز دینا چاہ رہے تھے۔۔۔عیسل دھڑکتے دل کے سنگ ہر چیز دیکھ رہی تھی۔۔زندگی ایکدم اتنی خوبصورت ہے ہونے لگے گی اسے امید نہیں تھی۔۔۔۔کبھی کبھی اسے کبیر سے خوف بھی رہتا۔۔وہ نشہ کرتا تھا اور غصے کا کافی تیز تھا مگر شاید وہ اسے روک لیتی اس سب سے۔۔۔ اسے امید تھی۔۔۔

یہ اتفاق ہی تھا کہ اسکی رخصتی بھی اگلے مہینے کے پہلے دنوں میں تھی۔۔۔اور اب کافی کم دن رہ گئے تھے۔۔۔

عیسل نے اپنے سامنے پھیلے زیور کو انگلیوں کے پوروں سے چھوا۔۔۔سبز آنکھیں نم تھی۔۔۔اسکے دل میں ہزاروں امنگوں نے جنم لیا تھا۔۔۔۔

تیرا دماغ چل گیا ہے ماہی۔۔۔کیا بول رہی ہے۔۔۔"وہ حیرانگی سے بولی"
مگر مہیرہ بول رہی تھی۔۔

اس میں حرج ہی کیا ہے۔۔۔ارتسام بھائی کو دیکھا نہیں ہے۔۔کیا بن گئے"
ہیں۔۔کام کام اور بس کام۔۔انکی زندگی میں جیسے اور کچھ بچا ہی نہیں ہے۔۔
مجھے نہیں پتا ماں۔۔انہیں کسی طرح۔منائیں۔۔"اسکا انداز کافی ضدی
تھا۔۔۔کچھ رخصتی قریب تھی جبھی وہ بات بات کر احساس ہو جاتی تھی۔۔۔
اسکی ماں نے سر ہاتھوں میں پکڑ لیا۔۔۔

اور تجھے کیوں لگتا ہے کہ ارتسام اس سے یا وہ ارتسام سے شادی کرنا چاہے"
گی۔۔"بات تو ٹھیک بھی تھی اسکی مگر ابھی یہ وقت نہیں تھا۔۔۔

کیونکہ مجھے پتا ہے کہ آئینور بھائی کو پسند کرتی ہے۔۔۔وہ مان جائے گی۔۔"
اور اگر وہ راضی ہوئی تو اس کے گھر والے بھی مان جائیں گے مسئلہ صرف
بھائی کا ہے۔۔۔"وہ انکے پاؤں کے پاس بیٹھتی انکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں
میں لیتے بولی۔۔"وہ بہت اچھی ہے ماں۔۔۔بھائی اس کے ساتھ خوش رہیں
گے۔۔مجھے پورا یقین ہے۔۔۔"اس کے لہجے میں مان تھا ان دونوں کے
لیے۔۔۔

وہ سامر کے ساتھ خوش رہتی اور ارتسام کی یہی زندگی ہوتی۔۔وہ ایسا نہیں
چاہتی تھی۔۔وہ ارتسام کو بھی خوش دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔جو کہ وہ بالکل نہیں
تھا۔۔۔

اچھا۔۔۔وہ نیم رضامند دیکھائی دینے لگی۔۔۔"اپنے بابا کو آنے دے پھر " میں ان سے بات کرتی ہوں۔۔۔ارتسام کو منانا مشکل تو ہو گا ہی۔۔ مگر دیکھتے " ہیں۔۔۔

مہیرہ ایکدم مسکرادی تھی۔۔۔آئینورا گر اسکے بھائی کی زندگی میں آجاتی تو کتنا اچھا ہوتا۔۔اب بس ارتسام کا مسئلہ تھا۔۔۔

❤❤❤

ارتسام کافی برہم ہوا سن کر۔۔۔وہ ابھی تو ایسا کچھ بھی نہیں چاہتا تھا مگر مہیرہ کی ضد تھی۔۔

مجھے نہیں پتا۔۔۔میں آپ سے چھوٹی ہوں۔۔پہلے آپکی شادی ہونی " چاہیے۔۔۔میری نہیں۔۔۔"وہ خفگی سے بولی تو ماں نے اسے گھورا تھا جبکہ ارتسام اسے دیکھتا رہا۔۔۔

یہ سب تمہارے دماغ میں اسی نے ڈالا ہے نا۔۔"اسکا لہجہ سرد ہوا تو مہیرہ" کی آنکھیں نم ہو چکی تھی۔۔۔

بھائی اسکو تو کچھ پتا بھی نہیں ہے۔۔۔آپ اب میری کوئی بات نہیں سنتے" ہیں۔۔۔میں چلی جاؤں گی تو دیکھتے رہتا۔۔واپس کبھی نہیں آؤں گی ادھر۔۔ "وہ اسے ایموشنل بلیک میل کرنے لگی تو ارتسام نے گہرا سانس لیا۔۔۔۔

ماہی۔۔۔میری بات"

اور کوئی بات نہیں سننی۔۔۔مانا کہ رملہ آپ کو پسند تھی مگر اب وہ نہیں" رہی ہے۔۔مجھے بھی دکھ ہے یار۔۔۔مجھے بھی وہ پیاری تھی۔۔۔ مگر وہ اب جا چکی ہے۔۔۔کب تک آپ۔۔۔

مہیرہ۔۔۔۔اسکا لہجہ سرد ہوا۔۔۔ماں اٹھ کر اندر چلی گئی تو مہیرہ رونے " لگی تھی۔۔۔

آپ اسکا دکھ لے کر بیٹھ گئے ہیں اور ہم لوگ۔۔۔میں بابا۔۔ماما۔۔۔ہم " سب کون ہیں۔۔بابا نے کتنا کچھ برداشت کیا۔۔آپ نہیں تھے میں نے دیکھا بابا کو۔۔کس قدر تکلیف دیکھی انہوں نے صرف ہم دونوں کی وجہ سے۔۔۔کیا کچھ برداشت کیا۔۔صرف اس آس پر کہ ایکدم سب ٹھیک ہو "جائے گا۔۔ہو بھی جائے اگر آپ ماضی سے نکل آئیں۔۔۔۔

ارتسام نے لب بھینچے۔۔۔کچھ زخم پھر سے وہ تازہ کر گئی تھی۔۔۔۔وہ سیتا رہتا اور پھر کوئی بات ہوتی اور ساری ہمت رائیگاں۔۔۔

تمہیں لگتا ہے میں نے کوشش نہیں کی۔۔۔"اسکی آواز کم ہو گئی۔۔۔کچھ " درد تھا کچھ بے بسی تھی۔۔ مہیرہ نے گال صاف کیے۔۔۔

میں نے یہ نہیں کہا بھائی۔۔آپ نے جو سہا وہ کم نہیں تھا۔۔۔آپکو رملہ یاد " آتی ہو گی۔۔۔مجھے بھی آتی ہے۔۔آپ کو زیادہ دکھ اس بات کا ہو گا کہ اس پر مرنے کے بعد بھی الزام لگائے گئے۔۔مجھے بھی دکھ ہے۔۔۔میرا بھی دل دکھتا ہے۔۔۔آپ تو اسے جانتے بھی نہیں تھے۔۔میں نے تو بیس سال اس کے ساتھ گزارے۔۔۔میں نے تو اسکی سانسیں بند ہوتی دیکھی تھیں۔۔۔ میرا بھی دل کٹتا ہے مگر رملہ مر چکی ہے اب۔۔اس بات کا مجھے احساس ہو چکا ہے۔۔۔آپ یقین ہی نہیں کرنا چاہتے ہیں۔۔۔آپ آگے نہیں بڑھنا

چاہتے ہیں۔۔۔آپ کو ڈر ہے کہ کہیں وہ دلوں میں بھی نا مر جائے۔۔۔ تبھی آپ اسے دل میں رکھے ہوئے ہیں۔۔۔۔یہ ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ہر کسی کی اپنی جگہ ہوتی ہے۔۔رملہ کی جگہ جو تھی وہ اسی کی رہے گی مگر کسی اور کو تو زندگی میں آنے دیں نا۔۔۔میں آئینور کا کہہ رہی ہوں کیونکہ وہ اچھی تو بڑھیں۔۔۔ورنہ میں تو ہے مگر زندگی آپ کی ہے آپ کسی کی طرف وہاں جا کر بھی پریشان ہی رہوں گی نا۔۔۔"اس کے پاس اکر بیٹھتے اب نم لہجے میں بولی تھی۔۔۔

ارتسام کچھ نہیں بولا۔۔اسے دیکھتا رہا۔۔وہ ٹھیک تھی۔۔اسکی ماں بھی ٹھیک تھی باپ بھی۔۔آئینور بھی اب ٹھیک تھے اپنی جگہ۔۔۔۔کوئی نہیں تھا ٹھیک تو وہ ارتسام تھا۔۔۔۔کسی کو نہیں سمجھا جا رہا تھا تو وہ ارتسام تھا۔۔۔ سب سب کو سمجھ رہے تھے اور اسے۔۔۔اسے کوئی کیوں نہیں سمجھ رہا

تھا۔۔۔وہ سب کی زات کے لیے پریشانی بن چکا تھا۔۔اس نے تلخی سے سوچا۔۔۔

تمہیں یوں خوشی ملے گی تو ٹھیک ہے کرو جو بھی کرنا چاہتی ہو۔۔"سنجید گی" سے کہتے وہ اٹھا۔۔۔

بھائی میں آپ کو خوش۔۔۔۔۔"

مگر ارتسام رات کے اس وقت اندر جانے کے بجائے بنا گاڑی کے باہر نکل چکا تھا۔۔۔فالحال وہ کسی سے اور کوئی بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

ابھی آپ دکھی ہوئے ہیں مگر جلد آپ کو احساس ہو گا کہ یہ اتنا بھی غلط " نہیں تھا۔۔۔"مہیرہ نے اسے جاتا دیکھ کر سوچا تھا۔۔۔۔

لاؤنج میں اس وقت گہرا سکوت چھایا ہوا تھا اس کے باوجود بھی کہ وہاں گھر کے سبھی افراد۔۔سوائے آئینور کے جمع تھے۔۔ہر کوئی گہری سوچ میں گم تھا جب سامر کی آواز گھونجی۔۔۔

ارتسام اچھا لڑکا ہے مگر ان دنوں کی نیچر میں بہت فرق ہے۔۔۔آئینور" اس کے ساتھ نہیں رہ پائے گی۔۔"اس نے ارتسام کا یہی روپ دیکھا تھا۔۔ گہرا سنجیدہ سامرد۔۔جبکہ آئینور کافی زندہ دل والی تھی۔۔۔

ہاں مگر دیکھا ہوا ہے۔۔اور پھر مہیرہ کا گھر بھی ہے۔۔۔اچھا کما رہا ہے۔۔" پھر آئینور ہمیشہ سے تو شہر جانا چاہتی تھی نا۔۔یوں اسکی یہ خواہش بھی پوری

ہو جائے گی۔۔۔"بولنے والی ماں سائیں تھی۔۔ارتسام انہیں پسند تھا۔۔۔ انہوں نے اپنی رائے دی۔۔۔

"یہ کافی نہیں ہے۔۔۔وہ جیل رہ کر آیا ہے۔۔اور جب بے گناہ جیل جاتا ہے تو ویسا نہیں رہتا۔۔۔اس کے اندر بہت سے اچھے احساس ختم ہوئے ہوں گے اور برے پیدا ہوئے ہوں گے۔۔آئینور بہت احساس ہے۔۔وہ ہر بات نوٹ کرتی ہے۔۔۔مجھے تو یہ رشتہ مناسب نہیں لگ رہا ہے۔۔۔"واحد سدیال گو کہ اس بات پر مطمئن تھے کہ وہ سامر کا سسرال بھی تھا اور لوگ کافی اچھے تھے مگر معاملہ بیٹی کا تھا۔۔۔۔

"ہمممم۔۔۔میں پتا کرتا ہوں اس کے بارے میں۔۔۔پھر اگر مناسب لگا تو آئینور سے بات کریں گے۔۔آخری فیصلہ تو اسی کا ہو گا۔۔زندگی اس نے گزارنی ہے۔۔"سنجیدگی سے کہتے سامر اٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔

مگر اس کے باہر نکلنے سے پہلے ہی آئینور بھاگتے ہوئے اپنے کمرے میں ائی۔۔
دل اتنی شدت سے دھڑک رہا تھا کہ اس نے گھبرا کر ہاتھ سینے پر رکھا اور بے یقینی سے چلتی اکر بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

ب وہ منظر، نہ وہ چہرے ہی نظر آتے ہیں
مجھ کو معلوم نہ تھا خواب بھی مر جاتے ہیں
جانے کس حال میں ہم ہیں، کہ ہمیں دیکھ کے لوگ
❤ ایک پل کیلئے رُکتے ہیں، گزر جاتے ہیں

میں نے ایسا تم سے کبھی کچھ نہیں کہا ماہی۔۔۔اور تمہارا بھائی مجھے ناپسند " کرتا ہے۔۔۔اور میں ایسے شخص کے ساتھ کیسے رہ سکتی ہوں جو مجھے پسند کرتا " ہی نہیں ہو۔۔۔

وہ دونوں اس وقت ایک ریستوران میں بیٹھی ہوئی تھی جب آئینور بولی تو مہیرہ نے پہلو بدلا تھا۔۔۔سیاہ لمبے بال اونچی پونی میں بند تھے۔۔چہرے میک اپ سے صاف۔۔ گرمی کی حدت سے سرخ ہو رہا تھا۔۔۔اسکی بات سنتے چہرے پر پریشانی چھائی تھی۔۔۔

مگر۔۔۔بھائی مان گئے ہیں یار۔۔۔"اس نے دلیل دینی چاہی۔۔۔وہ بس" ایسا چاہتی تھی۔۔آئینور اچھی لڑکی تھی اور اسے یقین تھا کہ وہ ارتسام کو پسند کرتی تھی مگر اب مان نہیں رہی تھی۔۔ارتسام ابھی ڈیپریس تھا بعد میں وہ

سب سمجھتے لگتا۔۔۔مگر وہ کسی کے ساتھ زبردستی تو نہیں کر سکتی تھی۔۔
زندگی ان دونوں نے گزارنی تھی۔۔۔

یقیناً تم نے ی آنٹی نے زبردستی منایا ہو گا۔۔وہ تلخ ہوئی۔۔۔"ورنہ"
تمہارے بھائی کبھی نا مانتے۔۔۔اور میں اتنی گری ہوئی تو نہیں ہوں نا ماہی کہ
زبردستی کسی کی زندگی میں داخل ہوں۔۔۔ہاں ٹھیک ہے وہ مجھے پسند
تھے۔۔۔وہ مان گئی کیونکہ نا ماننے کو کوئی جواز نہیں تھا مہیرہ جان گئی تھی۔
مگر میں خود کو زبردستی انکی پسند نہیں بنا سکتی ہوں۔۔۔ارتسام کو رملہ پسند"
تھی۔۔رملہ پسند ہے اور ہمیشہ وہی انکی پسند رہے گی۔۔۔۔میں نہیں۔۔۔۔
"

اچھا چھوڑو بات تو۔۔۔۔۔"

میں چلتی ہوں۔۔باہر گل خان کھڑا ہو گا۔۔مجھے واپس گاؤں جانا ہے۔۔ "
شام ہو چکی ہے۔۔۔تم ڈرائیور کو بلالو۔۔۔"جھک کر پاؤں کے پاس رکھا اپنا لیدر کا بلیک بیگ اٹھاتے وہ اٹھی۔۔۔سنجیدگی سے کہتے۔۔۔وہ دور ہو گئی تھی۔۔۔۔۔محبت اپنی جگہ۔۔۔عزت نفس سب سے پہلے تھی۔۔ارتسام نا سہی۔۔۔اسے کوئی بھی چاہ سکتا تھا۔۔۔۔۔وہ گری پری نہیں ہے۔۔۔۔
اس نے خود کو یاد دلایا۔۔۔

مہیرہ کچھ لمحے اسے دور جاتا دیکھتی رہی پھر اپنا موبائل نکالتے ارتسام کو میسج کرتے صوفے سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

وہ کوشش کر سکتی تھی جو اس نے کی۔۔
وہ زبردستی نہیں کر سکتی تھی سو خاموش ہو گئی۔۔۔۔

باہر آتے ہی اس نے گہرا سانس لیتے۔۔۔بھوری آنکھیں جھپکنے آنسوؤں کو واپس دھکیلنا چاہا تھا۔۔۔اگر ارتسام دل سے راضی ہوتا تو یقیناً وہ بہت خوش ہوتی مگر اسے مجبوراً راضی کیا گیا تھا۔۔۔

کل کو شادی ہو جاتی۔۔ مہیرہ اپنی زندگی میں کھو جاتی رہ وہ دونوں جاتے۔۔۔۔ناوہ اسے سمجھتا نا محبت کرتا۔۔۔زندگی تو ان دونوں کی خراب ہوتی۔۔۔۔

کچھ سالوں بعد ارتسام سنبھل جاتا۔۔۔کچھ سالوں بعد اسے کوئی مل جاتا۔۔

یہ ٹھیک تھا۔۔

برعکس اس کے کہ وہ دونوں گھٹن امیز زندگی جیتے۔۔۔۔۔

محبت کے فسوں میں کھو کر ابھی اگر وہ مان جاتی تو کل جب فسوں ٹوٹتا تو یقیناً اس نے بھی ٹوٹ جانا تھا۔۔۔ابھی وقت تھا۔۔۔وہ سنبھل جانا چاہتی تھی۔۔۔

بی بی۔۔۔کوئی پریشانی ہے کیا۔۔۔"گل خان کی کب سے اس کے لیے" دروازہ کھولے کھڑا تھا اب پریشانی اور سے بولا تو وہ چونکی۔۔۔۔

نظر گھمائی تو دو گاڑیاں پیچھے بھی کھڑی تھی۔۔جن میں گارڈز تھے۔۔۔۔

اور میں اتنی کم قیمت ہر گز نہیں ہوں کہ کسی کی زندگی پر بوجھ بنوں۔۔۔ " محبت میں، میں رسوا نہیں ہوں گا۔۔۔اپنا آپ نہیں بھولوں گی۔۔۔"اس نے تفکر سے سوچتے۔۔سیاہ گاگلز بھوری آنکھوں پر چڑھائے وہ گاڑی میں بیٹھ گئی تھی۔۔۔

اس کے بیٹھتے ہی گل خان بیٹھا۔۔اور وہ سب گاڑیاں چل پڑی تھی۔۔۔۔۔۔

ڈرائیور کا میسج دیکھتے وہ اٹھی۔۔۔اور لفٹ کی جانب بڑھی تھی۔۔۔سیاہ ہیل کی ٹک ٹک عجب ساز بکھیر رہی تھی مگر وہ انجان سی لفٹ میں داخل ہوئی۔۔۔۔

گراؤنڈ فلور پر اس نے اترتا تھا ابھی وہ بٹن پریس کر رہی تھی۔۔۔ابھی دروازہ لفٹ کے دونوں دروازے آپس میں ملتے ہی کہ ایکدم کسی نے درمیان میں ہاتھ رکھتے روکا اور اتنی ہی تیزی سے اندر آیا تھا۔۔۔

ایک پل کو تو گھبرا گئی مگر پھر سنبھل گئی تھی۔۔۔۔

آنے والے نے بغور اسے دیکھا۔۔۔دروازہ بند ہو چکا تھا۔۔۔مہیرہ کو تھوڑی گھبراہٹ محسوس ہوئی وہ اسے کیوں دیکھ رہا تھا۔۔ایک پل کو کب نظر پڑی تو اسے لگا اس نے کہیں دیکھ رکھا تھا اسے۔۔مگر کب یہ یاد نہیں آسکا۔۔۔

تم مہیرہ ہو نا۔۔۔"اسکے لہجے کی ٹھنڈک پر وہ چونکی تھی۔۔وہ اسے کیسے " جانتا تھی۔۔۔

جی۔۔۔"یک لفظی جواب دیتے وہ رخ بدل گئی۔۔۔"

ہممم زیاد کی نگاہوں اسکو بغور دیکھ رہی تھی جبھی تو حازم جیسا بندا اس پر مر " مٹا تھا۔۔۔

مجھے جانتی ہو گی۔۔۔ حویلی میں آتا رہتا تھا۔۔۔ سرحان کو دوست ہوں"

" زیاد۔۔۔

اسکا دل شدت سے دھڑک کر رہ گیا حازم کے ذکر پر۔۔ کافی وقت بہت کوئی اسکا نام لے رہا تھا۔۔۔ خوف سے رنگت سرخ ہوئی مگر ظاہر نا کرنے کی پوری کوشش کی تھی۔۔۔

میں کسی سرحان کو نہیں جانتی۔۔۔"وہ سنجیدگی سے بولی تو وہ ہنس دیا۔۔۔"

حیرت ہے۔۔۔اسکی ساری زندگی تم نے برباد کردی اور اب نہیں" جانتی۔۔"لہجہ سرد تھا۔۔۔

اس نے خود کو خود برباد کیا ہے۔۔۔حیرت ہے تو مگر اس بات پر کہ ابھی" تک مان نہیں رہا۔۔۔"بناخوف وخطر اب کہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا تو زیادنے دانت پیسے تھے۔۔۔

ملنا چاہتا ہے تم سے۔۔ایک بار مل۔۔۔بمشکل نرم پڑتے اس نے کہنا چاہا" مگر وہ بات کاٹ گئی۔۔۔

ایک بار اسکی باتوں میں اکر بیوقوفی کی تھی۔۔نتیجہ پورے گاؤں نے دیکھا۔۔ اب کی بار پھر وہی غلطی نہیں کروں گی۔۔۔"لفٹ کھل چکی تھی۔۔وہ سپاٹ لہجے میں کہتے تیزی سے باہر نکلی۔۔۔۔

گاڑی تھوڑی ہی دور کھڑی تھی اس نے گہرا سانس لیا۔۔۔۔

زیادا سے جاتا دیکھتا رہا تھا۔۔۔ نفرت۔۔ شدید نفرت اسے ہو چکی تھی مہیرہ سے۔۔۔۔

گاڑی دور ہوتی گئی وہ وہیں کھڑا رہ گیا تھا۔۔۔۔

تم نے سوچ سمجھ کر فیصلہ کیا ہے نا۔۔۔"سامر نے تسلی کرنی چاہی۔۔" ارتسام اسے ٹھیک لگا تھا جبھی اس نے آئینور سے بات کی مگر اس نے صاف انکار کر دیا تھا۔۔۔اور وہ زبردستی کرنا بھی نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔

آئینور نے سر ہاں میں ہلایا تو سامر میر نے گہرا سانس لیا۔۔۔

مگر بھائی اس وجہ سے آپ کے رشتے پر کوئی اثر۔۔۔۔اسے تھوڑا ڈر بھی تھا۔۔اس نے کہنا چاہا مگر۔۔۔

ہمارا رشتہ ہمارا ہے آئینور۔۔۔ تمہاری زندگی الگ ہے۔۔۔ تم اپنے بارے میں کوئی بھی فیصلہ مطمئن ہو کر لو۔۔۔ ہمارے رشتے پر کوئی فرق نہیں پڑے گا۔۔۔" وہ سنجیدگی سے بولا تو آئینور اسکے کندھے پر سر رکھا تھا۔۔۔

کچھ فیصلے کرنا کافی مشکل ہوتا ہے۔۔۔

آگے بڑھنا کافی مشکل ہوتا ہے۔۔

مگر ضروری ہوتا ہے۔۔

اس کے لیے بھی ضروری تھا۔۔۔

وہ سن کر کافی حیران ہوا تھا۔۔سیاہ بال بے ترتیبی سے ماتھے پہ بکھرے تھے چہرے پر پل میں پھر سنجیدگی چھا گئی۔۔۔

اچھا ہی کیا ہے کہ۔ منع کر دیا ہے۔۔۔"مہیرہ کچھ نہیں بولی۔۔۔خفا بھی" نہیں ہوئی۔۔زندگی انکی تھی۔۔وہ جو بھی فیصلہ کرتے۔۔۔آج وہ ویسے بھی کافی گم سم تھی۔۔سب نے پوچھنا چاہا مگر وہ ٹال گئی تھی۔۔۔

سرحان اب اس سے کیوں ملنا چاہ رہا تھا۔۔۔سب کو یہ کیوں لگتا تھا کہ مہیرہ نے اسکی زندگی خراب کی۔۔حالانکہ اس نے سب خود کیا تھا۔۔۔۔ اگر زیاد ایسا سوچ رہا تھا تو یقیناً باقی بھی کافی لوگ ایسا سوچتے ہوں گے۔۔۔ اسکا دل خراب ہو گیا تھا۔۔۔

ارتسام اٹھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔
وہ وہیں بیٹھی رہی تھی۔۔۔۔

دن ایسے ہی گزرتے جا رہے تھے۔۔۔۔
پورا دن معروف گزرتا اور رات ہوتی ہی یوں سوتی کہ مر جاتی تھی۔۔۔۔ حازم اور زیاد کو ایک بار پھر بھولے وہ اپنی شادی کی تیاریوں میں مصروف ہو گئی تھی۔۔۔۔

کل اسکی مہندی تھی۔۔۔اور پرسوں بارات۔۔۔۔

اسکا دل۔ہر پل شدت سے دھڑکتے رہتا۔۔۔۔

وقت تیزی سے گزرا تھا اب وقت اس کے پاس جانے کا تھا۔۔۔۔

اس نے تو اسے بلاک کیا رہا اس کے منع کرنے کے باوجود بھی۔۔۔

کمرے میں اسکا کافی سامان پھیلا ہوا تھا۔۔۔اتنے کپڑے اور باقی چیزیں تھی جنہیں بند کر چکی تھی مگر اب بھی بہت سے رہتے تھے

چندا کافی مدد کروا رہی تھی۔۔ابھی بھی اسکے کپڑے پیک کر رہی تھی۔۔۔

مہیرہ سب کچھ دیکھ رہی تھی۔۔۔دو دن بعد اس نے یہ گھر چھوڑ جانا تھا۔۔

اسکا دل شدید اداس تھا۔۔۔۔

ماہی آپ اداس تو نا ہوں۔۔آپ آتی رہیں گی نا۔۔۔شادی کو انجوائے کریں"
نا۔۔ایک ہی بار تو ہوتی ہے۔۔"چندا سے دیکھا نا گیا تو کہہ ہی دیا۔۔۔

مہیرہ چونکی تھی۔۔۔"ایسی بات نہیں ہے یار۔۔۔بس دل اداس ہے۔۔۔"
اس نے مہندی کے جوڑے کو چھوتے ہوئے کہا۔۔۔آئینور کے اپنے گھر
مہندی تھی۔۔باقی اس کی کچھ دوستیں تھی یونیورسٹی کی۔۔مگر اسکا دل رملہ
کو شدت سے یاد کر رہا تھا۔۔اگر وہ زندہ ہوتی تو ہر پل اس کے ساتھ
رہتی۔۔۔مگر وہ کہیں نہیں تھی سوائے یادوں کے۔۔۔

اچھا آپ اب تھوڑا ریسٹ کر لیں۔۔۔کل سے شادی ہو گی تو کہاں وقت "
ملے گا۔۔"اس نے اٹھنا چاہا تو مہیرہ نے اسے گھورا تھا۔۔۔

تم بہانے مت بتاؤ۔۔۔اور یہ کپڑے بند کرواؤ میرے ساتھ۔۔۔۔"چندا"

نے منہ بسوارا تھا۔۔۔۔

اتنے کپڑوں کا نجانے اس نے کیا کرنا تھا۔۔۔۔

یہ بہت مشکل کام ہے۔۔۔بہت رسکی۔۔۔"اس نقاب پوش نے اسے باور" کروایا تھا مگر سامنے کھڑے وجود پر کوئی فرق نہیں پڑا۔۔۔۔

ہو گا۔۔ مگر مجھے منظور ہے جو بھی نقصان ہو۔۔۔اب اور مجھ سے " برداشت نہیں ہو رہا ہے۔۔بس بہت ہو گیا۔۔۔جیسا جیسا میں نے سمجھایا ہے ویسا ہی کرو۔۔بدلے میں تمہیں وہ ملے گا جو تم چاہتے ہو۔۔۔"اس کی آواز بھاری پر اسرار تھی۔۔۔

نقاب پوش کی آنکھوں میں چمک ابھری۔۔۔جو اس سیاہ رات میں بخوبی دیکھی جاسکتی تھی۔۔۔۔

ٹھیک ہے کام ہو جائے گا۔۔۔میری پوری کوشش ہو گی کہ کسی کو پتا نا چلے" پھر چند سالوں کی ہی تو بات ہے۔۔۔پھر کوئی مسئلہ نہیں رہے گا۔۔۔"اسکی دبی دبی آواز پر جوش تھی۔۔۔

ہمممم اب نکلو۔۔۔اور منہ بند رکھنا۔۔ورنہ تم جانتے ہو۔۔یہ کام ہمیں کتنے " اچھے سے آتا ہے۔۔۔

ج۔۔۔جی۔۔کیوں نہیں۔۔۔ سمجھیں بات کی اور بات ختم۔۔۔"وہ کہتے" مڑ گیا تھا سیاہ رات میں۔۔۔

پیچھے کھڑے وجود نے گہری سانس لیا۔۔۔بالآخر کافی وقت بعد ہی سہی مگر کام ہو رہا تھا۔۔۔

پوری حویلی کو دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔۔۔پھول اور لائیٹس۔۔۔کچھ من چلے لڑکے بنگڑا ڈال رہے تھے۔۔۔۔آج برسوں بعد اس حویلی میں کسی کی شادی تھی۔۔۔

نکاح تو ہوا تھا مگر سادگی سے ہوا تھا۔۔۔مگر شادی کافی دھوم دھام سے ہو رہی تھی۔۔۔۔

مہندی کا فنکشن الگ الگ تھا۔۔۔مگر پھر بھی حویلی میں اس وقت خاصا رش تھا۔۔۔خاندان کی لڑکیاں آئینور اور ماں سائیں۔خالہ پھوپھو بس اس وقت شہر کے لیے نکل چکے تھے۔۔۔

ایک کرسی پر سفید کاٹن کی شلوار قمیض پہنے۔۔۔بالوں کو جیل سے سیٹ کیے۔۔۔سامر میر بیٹھا تھا۔۔۔بازو کہنیوں تک فولڈ تھے۔۔وہ اسے دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔مگر برداشت کر گیا۔۔ویسے بھی کل اس نے یہاں ہی تو ہونا تھا۔۔۔اسکی سیاہ آنکھوں میں فتح تھی۔۔یقیناً اب وہ خود کو اس سے نہیں بچا سکتی تھی۔۔۔۔اس نے غرور سے سوچا۔۔۔۔۔

آس پاس لڑکوں کے قہقہے گھونج رہے تھے وہ بھی ان کی طرف متوجہ ہوا تھا۔۔سب اچھا جا رہا تھا۔۔وہ مطمئن تھا۔۔۔۔

گہرا سبز رنگ کا گھیر دار فراک پہنے۔۔۔کانوں میں بھاری جھمکے ڈالے۔۔ہلکا خوبصورت میک اپ کیے۔۔وہ ہاتھوں میں مہدی کی تھالی پکڑے آ رہی تھی۔۔چھوٹے بالوں کو دائیں جانب سے کان کے پیچھے کر رکھا تھا جبکہ دائیں جانب سے آگے تھے۔۔۔بھوری آنکھوں میں چمک اور لبوں پہ بکھری خوبصورت مسکراہٹ۔۔وہ کافی حسین لگ رہی تھی۔۔۔۔

براؤن قمیض کے بازو فولڈ کرتے وہ باہر نکل رہا تھا کہ نگاہ اس پر چند لمحوں کے لیے ٹھہری۔۔۔۔

بے تحاشا محبت کی دعوے دار۔۔۔اب اسکی زات کو ٹھکرا کر مسکرا رہی تھی۔۔۔اس نے تلخی سے اس کے سجے سنورے روپ کو دیکھا۔۔۔ مگر اس وقت اپنا موڈ ہر گز خراب نہیں کرنا چاہتا تھا جبھی۔آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔

آئینور انجان سی۔۔ریما کی باتوں پر ہنستی مہیرہ کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔

ست رنگی خوبصورت نفیس لہنگا گلابی چولی پہنے۔۔۔وہ ہلکے پھلکے میک اپ میں۔۔پھولوں کے زیور پہنے۔۔دلکش لگ رہی تھی۔۔۔چہرے پر فطرتی حیا امیز رنگوں کا بسیرا تھا۔سیاہ بالوں کو ہلکا سا کرل کیے۔۔کھلا چھوڑا ہوا تھا۔۔گالوں پر ابٹن لگا سے اور خوبصورت دیکھا رہا تھا۔۔۔دل تھا کہ رگ

رگ میں دھڑکے جارہا تھا۔۔۔حویلی کی نسبت ان کے گھر میں کافی ہجوم تھا۔۔۔۔

اسکی بہت سی دوستیں کزنیں اس کے گرد گھوم رہی تھی۔۔۔بہت سی عورتیں باری باری آتی اسے ابٹن لگاتی دعائیں دیتی جارہی تھی۔۔۔

سامر کی ماں نے کئی نوٹ اس پر سے وارتے چاندی کو پکڑائے تھے۔۔ان کے بیٹے کی پسند بلاشبہ کافی حسین تھی۔۔۔۔

واللہ۔۔۔کیا رنگ روپ آیا ہے میری جان۔۔"آئینور نے اس کے " گالوں پر ابٹن لگاتے شرارت سے کہا تو اسکا چہرہ مزید سرخ ہو چکا تھا۔۔۔

رکو۔۔زرالالا کوانکی دلہن کو دیکھاؤں۔۔۔"اس کے نانا کرنے کے باوجود کئی تصوریں وہ سامر کو بھیج چکی تھی۔۔۔۔

"لالا کو بھی تو پتا چلے۔۔۔تم کیسی لگ رہی ہو۔۔۔"وہ ہنستے ہوئے بولی تو وہ پہلو بدل کر رہ گئی تھی۔۔۔

"وہ تو دیوانے ہو جائے گے۔۔۔"ریما نے کہا تو اسکا چہرہ مزید جھک گیا تھا۔۔وہ اب کیا بتاتی اسے۔۔۔ہتھیلیاں نم ہونے لگی تھی۔۔۔۔

"اچھا بس اب پریشان مت کرو یار اسے۔۔۔دیکھو بے چاری ٹماٹر بن چکی ہے۔۔۔"آئینور نے اس کے پاس ہی بیٹھتے کہا تھا۔۔۔۔۔اپنی تلخیاں بھولے وہ دل سے شادی انجوائے کر رہی تھی۔۔۔ارتسام کو اس نے دیکھا ضرور مگر سامنا نہیں ہوا تھا۔۔۔ٹھیک بھی تھا۔۔۔

لڑکوں کی جھڑمٹ میں بھنگڑا ڈالتے سامر موبائل کی ٹون پر رکھا۔۔۔۔بال ماتھے پہ بکھر چکے تھے۔۔۔شہریار زبردستی اسے کھینچ لایا تھا۔۔۔مگر موبائل کی ہر ٹون اسے چونکا دیتی۔۔۔

اس نے پوری سیکورٹی کا خیال رکھا ہوا تھا کم از کم وہ شادی پر کوئی بدمزگی نہیں چاہتا تھا ایک بار وہ اس حویلی میں آجاتی پھر وہ سب دیکھ لیتا۔۔۔۔

موبائل کی ہر پکار اسے چونکا دیتی تھی۔۔۔۔

بائیں ہاتھ کی انگلیوں سے بالوں کو پیچھے کرتے۔۔آئینور کی چیٹ کھولی تو چند لمحوں لیے نگاہیں تو کیا دھڑکنیں بھی ساکن ہوئی۔۔۔۔

وہ لڑکی ہر بار اسے چونکا دیتی تھی۔۔اسے جب لگتا کہ بس وہ اس سے زیادہ خوبصورت نہیں لگ سکتی تھی۔۔اسے جب لگتا کہ وہ اسے اس سے زیادہ نہیں چاہ سکتا تھا وہ اسے غلط ثابت کر دیتی تھی۔۔۔

بھابھی تو حسین لگ رہی ہے۔۔"شہریار کی آواز پر وہ چونکا اور اسے گھورا" تھا۔۔۔

جا۔۔جا کر اپنی کو دیکھ۔۔۔۔؛"وہ ناگواری سے بولا تو شہریار ہنس دیا" تھا۔۔۔

" جا کدھر رہا ہے تھوڑی عیش کر لے آج پھر موقع ملے نا ملے۔۔۔"

اس کی بات پر اسے گھورتے وہ ان لڑکوں سے نکلتا۔۔۔سائیڈ پر ہوتے اب کسی کو کال ملا رہا تھا۔۔۔۔

نام کیا لکھنا ہے۔۔۔۔"رات اب کافی بیت چکی تھی مگر وہاں اب بھی خاصا" رش تھا۔۔۔آئینور صبح جلدی آنے کا کہہ کر آج ادھر ہی رک گئی تھی۔۔۔باقی بھی کافی لڑکیاں اس وقت لاؤنج میں تھکی تھکی سی بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔کوئی صوفے پر اونگ رہی تھی تو کوئی نیچے کشن رکھ کر بیٹھی۔۔۔ مہندی لگوا رہی تھی۔۔۔

اس لڑکی کی آواز پر مہیرہ نے چونک کر اسے پھر دائیں بائیں دیکھا تھا۔۔سب اپنی خوش گپیوں میں مصروف تھے۔۔۔۔

مہیرہ نے اسے کان پاس لانے کا اشارہ کیا تو وہ زرا پاس ہوئی۔۔۔

میر لکھودو۔۔چھپا کر۔۔۔"اس کا لہجہ شریر تھا۔۔وہ اسکی معصومیت بھری" شریر آواز سنتی ہنس دی تو مہیرہ کچھ شرمندہ سی ہوتی پیچھے ہوئی تھے۔۔۔

وہ شادی سے بہت خوش تھی۔۔تھوڑا سا ڈر تھا سامر کا مگر وہ اسے کچھ نا کہتا۔۔اسے یقین تھا۔۔۔اسکے معصوم دل میں ہزاروں سپنے سجے ہوئے تھے کل کو لے کر۔۔۔ڈر کچھ پیچھے رہ گیا تھا۔۔۔

کل اسکی زندگی کی نئی شروعات ہونی تھی۔۔۔وہ خوش تھی۔۔۔۔

لڑکی نے مہندی کے ڈزائن میں چھپا کر "میر "لکھ کر دیکھایا تو اسکے چہرے پر کئی رنگ بکھر گئے تھے۔۔۔

سرخ کام دار۔۔۔بھاری فراک میں ملبوس۔۔۔۔وہ قدرے ڈری ہوئی لگ رہی تھی۔۔چہرے پر کیا گیا میک اپ اسے مزید حسین بنا رہا تھا۔۔۔سبز آنکھیں نم تھی۔۔۔آج اسکی رخصتی تھی۔۔۔چھوٹا سا گھر سجا ہوا لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔۔۔۔۔

وہ اپنے کمرے کی صوفے پر بیٹھی نم ہوتی ہتھیلیوں کو مسلتی۔۔۔آس پاس دیکھ رہی تھی۔۔۔اسکی کزنز اسکی چیزیں سمیٹنے اسے بھی تنگ کر رہی تھی۔۔۔۔

وہ پہلے بھی کافی نروس تھی مزید ہونے لگی۔۔دل دھک دھک کر رہا تھا۔۔۔اج اسکا آخری دن تھا اور اس گھر میں۔۔پھر جب کبھی وہ آتی وہ۔ مہمان بن کر آتی۔۔۔۔

بارات آگئی ہے۔۔۔۔"کوئی لڑکی کافی اونچی آواز میں بولی تو سوچوں کا" تسلسل ٹوٹا تھا۔۔۔

دھڑکنیں مزید روانی اختیار کر چکی تھی۔۔۔

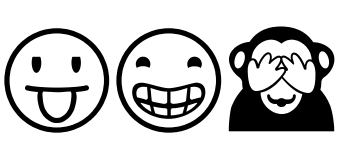
اپنے ریویوز شیئر کر سکتے ہیں مجھے برا نہیں لگتا

پروف ریڈ کا وقت ملتا ہی نہیں ہے

گروپ ل

اپنے ریویوز ضرور شیئر کریں۔۔۔☹سرخ عروسی لباس میں ملبوس۔۔۔ وہ نم ہوتی ہتھیلیوں کو شدت سے آپس میں مسلتے۔۔۔بار بار پلکیں اٹھائے۔۔۔کمرے کے دروازے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔کبیر سے نکاح پھر آج رخصتی بھی ہوگئی تھی۔۔۔حویلی میں کچھ دن رہ کر اسے یہ تو پتا چل ہی گیا تھا کہ کبیر کیسا انسان تھا۔۔۔ایک ایسا انسان جیسے کی تمنا شاید وہ تو کیا کوئی لڑکی نا کرتی۔۔جیسے رملہ کو وہ قبول نہیں تھا شاید اسے بھی نا ہوتا۔۔۔ایک شرابی اور غصے یا تیز وڈیرا۔۔۔مگر بات یہ تھی کہ رملہ کو اس سے محبت نہیں تھی۔۔۔اور عیسل کو۔۔تب شاید محبت ہوئی جب وہ اس کے بارے میں شاید کچھ یا پھر سب کچھ نہیں جانتی تھی۔۔۔مگر جب محبت ہوگئی تو وہ پیچھے نہیں ہٹ سکی تھی۔۔اس میں آئینور جیسی ہمت نہیں تھی۔۔وہ محبت سے دستبردار نہیں ہو سکتی تھی۔۔۔۔۔

ابھی وہ انہی سوچوں میں گم تھی جب کمرے کا دروازہ کھلا۔۔۔عیسل کا دل شدت سے دھک دھک کرنے لگا تھا۔۔۔پلکیں جھکی اور نگاہیں ہاتھوں کی مہندی کو چھونے لگی تھی۔۔۔وہ دیکھ نہیں سکی آنے والے کو۔۔۔

کبیر نے گھومتے سر کے ساتھ سامنے بیٹھی لڑکی کو دیکھا۔۔۔کنپٹی مسلی اور پھر دروازہ واپس بند کر دیا۔۔۔اسکی چال میں واضح لڑکھڑاہٹ تھی اور سرخ آنکھیں اس پر۔۔۔جس کو وہ اپنی زندگی میں شامل کر چکا تھا۔۔۔

ایک ہاتھ سے شیروانی اتارتے اس نے پھر نیچے پہنی سفید قمیص کے بازو فولڈ کیے۔۔۔اسی دوران وہ بیڈ کے قریب پہنچ چکا تھا۔۔۔

تم۔۔۔میرا انتظار۔۔کر رہی تھی۔۔۔"اس کی بھاری آواز خمار آلود تھی"

عیسل نے چونک کر اسے دیکھا۔۔۔اور پھر چند لمحے خوفزدہ نگاہوں سے

اسے دیکھتی رہی۔۔۔اسے امید نہیں تھی کہ شادی کی پہلی رات ہی وہ یوں ملے گا۔۔۔۔اسکا دل شدت سے دکھا۔۔۔سبز نگینوں سی آنکھیں گلابی ہونے لگی جبھی کبیر اس کے سامنے گرنے کے انداز میں لیٹا اور پھر کروٹ لیتے۔۔سر کے نیچے ہاتھ رکھے۔۔بغور اس کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

اس انداز میں۔۔۔اسی حلیہ میں۔۔۔یوں ہی۔۔اس نے شاید کبھی رملہ کی ضد کی تھی۔۔اور وہی ضد نجانے کتنوں کی زندگی برباد کر چکی تھی۔۔۔۔

آپ ن۔۔۔نے۔۔۔شراب پی۔۔"وہ صدمے و دکھ سے بولی۔۔۔۔" آواز اتنی کم تھی کہ کبیر بمشکل سن سکا۔۔آنکھوں کو زور سے بند کر کے کھولا اور اسے گھورا تھا۔۔۔۔

تمہیں میں نے۔۔۔سوال کرنے سے منع کرر کھا ہے۔۔۔۔ "
نہیں۔۔۔۔؟"اسکا مہندی سے سجا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے۔۔۔وہ سرد لہجے
میں بولا تو عیسل نے ہاتھ شدت سے واپس کھینچا تھا۔۔۔۔

آپ۔۔۔نے آج بھی شراب پی۔۔۔۔"نا اسکا لہجہ بدلا تھا نا ہی "
صدمہ۔۔۔۔کبیر کچھ لمحے اسکی نم آنکھوں کو دیکھتا رہا۔۔۔۔

تم بھی پینا چاہو گی کیا۔۔۔بولو تو لاتا ہوں۔۔۔۔"تمسخر اڑتے لہجے میں "
کہتے۔۔وہ بمشکل اٹھ کر بیٹھا۔۔۔۔کسی کو شاید یاد نہیں تھا مگر آج رملہ کی
پہلی برسی تھی۔۔۔۔ایک سال گزر چکا تھا اس حادثے کو۔۔۔جس نے انکا
پورا خاندان برباد کر کے رکھ دیا تھا۔۔۔۔اسے بھی یاد نہیں تھا۔۔۔۔وہ ان
باتوں اور یادوں کو بھولنے کی چاہ میں تھا مگر نجانے کیوں آج رملہ اور اپنے
ستم یاد آرہے تھے۔۔۔یہ اتفاق تھا کہ دونوں شادیاں اسی تاریخ کو رکھی گئی

تھی۔۔۔۔جس تاریخ کو سب برباد ہوا تھا یا کیا گیا تھا۔۔۔وہ آج کے دن ایسا کچھ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔ مگر سوچیں، یادیں اسکا دماغ پھاڑنے کے در پر تھی۔۔ مگر اب بھی وہ پر سکون نہیں تھا۔۔۔کبیر نے کنپٹی مسلتے اسے دیکھا۔۔۔ سجی سنوری حسین لڑکی۔۔۔۔

آپ۔۔۔ادھر سے اٹھیں۔۔۔۔شراب کی بو سے میرا سر پھٹ رہا" ہے۔۔۔آپ کو یہی کرنا تھا تو کمرے میں نا آتے۔۔"اسکی آواز بھری ہوئی تھی آنکھوں کی طرح۔۔۔نگاہیں اس پر سے ہٹ نہیں رہی تھی۔۔۔ صدمے سے۔۔دکھ سے۔۔۔بے بسی سے۔۔۔کبیر نے پھر اسے گھورا۔۔۔۔

تمہیں نہیں لگتا کہ ۔۔۔۔۔۔تمہاری زبان کچھ۔۔۔۔۔زیادہ چل رہی" ہے۔۔حالانکہ شادی سے۔۔۔۔۔پہلے میں تمھیں۔۔۔۔بہت سی باتیں۔۔۔۔۔کلیئر کر دی تھی۔۔۔۔ان میں سب سے بڑی بات یہی تھی

کہ تم میرے۔۔۔۔سامنے۔۔۔مجھ سے بحس۔۔۔ہر گز نہیں کرو گی۔۔۔۔۔کیا تم بھول رہی ہو۔۔۔"اسکی پوری بات میں کافی وقفہ تھا جیسے وہ سوچ رہا تھا کہ کیا بولے۔۔۔۔۔سرد و سپاٹ نگاہیں اس پر تھی۔۔۔وہ اس وقت بحس نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

میں بس اتنا۔۔۔کہہ۔۔۔"

تم بالکل چپ رہو۔۔بالکل۔۔۔۔۔"اسکی بات پوری ہونے سے پہلے " یکدم اسکے پاس ہوتے۔۔۔اس کے سرخ لبوں پہ انگلی رکھتے۔۔وہ سرگوشی نما سا بولتے اسکی سانسیں مدھم کر چکا تھا۔۔۔

پل میں چہرے پاس ہوئے۔۔

مقابل ہوئے۔۔۔

نگاہوں کا تصادم اور پھر۔۔۔

خمار کا طلسم۔۔۔۔مگر وہ طلسم صرف کبیر کو ہی اپنے حصار میں قید کر پایا تھا۔۔۔۔

اسکی مخملی ہاتھ کو اپنے سخت ہاتھ کی گرفت میں لیتے۔۔وقت اسکی نگاہیں عیسل کے گھبرائے ہوئے چہرے پر تھی۔۔اور آواز۔کسی پراسرار سرگوشی کی طرح۔۔وہاں گھونجی تھی۔۔۔

اور یہ تمہارا۔۔۔انتخاب ہے۔۔۔۔۔میں تمہارا انتخاب ہوں۔۔۔۔۔ "

تمہیں مجھے اسی طرح قبول کرنا ہے۔۔۔۔اور۔۔۔۔اسکی آواز دھیمی ہوتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔اور عیسل نے پیچھے ہونا چاہا۔۔۔اس نے جتنے عہد خود سے کیے تھے۔۔۔اس وقت سب جیسے خاک میں ملتے نظر آرہے تھے۔۔۔

وہ حاکم تھا۔۔۔حاکموں کی طرح پلا تھا۔۔۔

وہ کنیز تھی۔۔۔اسے سوال کرنے کا حق نہیں تھا۔۔۔

یہ انتخاب اسکا اپنا تھا۔۔۔

اسکا دم گھٹنے لگا۔۔۔دل چاہا وہ آگے نا بولے،اسکی امید نا توڑے، مگر۔۔۔۔

مجھے۔۔۔۔بدلنے کی۔۔۔خواہش دل سے نکال دو۔۔۔۔کیونکہ یہ ناممکن" ہے۔۔تم لہو لہاں ہو سکتی

۔۔۔۔ہو مگر کامیاب نہیں۔۔۔۔تمہارا۔۔۔نصیب یہی ہے۔۔۔۔ایسا ہی ہے۔۔۔۔" وہ بول رہا تھا۔۔۔سورا اسکے کانوں میں پھونک رہا تھا۔۔۔۔اسی دوران دوسرے ہاتھ کو بھی اپنے ہاتھوں کی گرفت میں لیا۔۔۔۔البتہ نگاہیں اس کے چہرے سے نہیں ہٹی تھی۔۔۔۔

عیسل نے اب کی بار گھبرا کر دور ہونا چاہا۔۔وہ واپس بھاگ جانا چاہتی تھی۔۔ گاؤں کے اسی چھوٹے سے گھر میں۔۔۔یہ بڑا گھر اور بڑے لوگ شاید اس کے لیے نہیں بنے تھے۔۔یا وہ ان کے لیے نہیں بنی تھی مگر۔۔۔۔۔۔

اس چھوٹے سے گھر کے لان میں اس وقت گہما گہمی تھی۔۔۔لوگ کھانا کھاتے ساتھ ساتھ باتوں میں بھی مشغول تھے۔۔۔۔

سرخ جوڑے میں ملبوس عیسل کی دھڑکنیں ساتھ بیٹھے کبیر کی وجہ سے مدھم ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

سر جھکائے وہ ہاتھوں میں لگی مہندی کو دیکھ رہی تھی جب کبیر نے اسے دیکھا تھا۔۔۔

وہ بے تحاشا حسین لگ رہی تھی۔۔۔اس کے دل نے اعتراف کیا۔۔۔
نگاہیں اسکے سرخ لبوں تو کبھی گھنی پلکوں کو چھو رہی تھی۔۔۔

آج وہ مکمل اس کی ہو جاتی۔۔۔وہ مطمئن تھا۔۔۔۔

ڈر تو ایسے رہی ہو جیسے کھا جاؤں گا تمہیں۔۔۔"وہ قدرے اسکی جانب" جھکتے معنی خیزی سے بولا تو وہ گڑ بڑا گئی تھی۔۔۔

ن۔۔نہیں تو۔۔۔"وہ بے ساختہ اسکی جانب مڑتے ہوئے بولی۔۔۔۔" سفید شلوار قمیض پر بلیک واسکوٹ پہنے۔۔۔۔بالوں کو جیل سے سیٹ کیے وہ کافی خوبرو لگ رہا تھا۔۔۔اسکا دل شدت سے دھڑکا تو تیزی سے نگاہوں کا زاویہ بدلا تھا۔۔۔۔

کبیر نے اسے پھر لوگوں کو دیکھا۔۔۔اب وہ تنگ ہو رہا تھا۔۔۔ویسے بھی شام کافی گہری ہو رہی تھی۔۔انہیں شہر پہنچتے پہنچتے یقیناً رات ہو جاتی۔۔۔

کھانے کے بعد رخصتی کا شور اٹھا تو اس نے بے ساختہ گہرا سانس لیا۔۔۔۔

عیسل کے آنسو ؤاب گالوں پر گرتے جا رہے تھے۔۔۔اپنی ماں کے گلے لگ کر وہ خوب روئی تھی۔۔۔
ماں باپ کی دعائوں کی سنگت میں وہ باہر گاڑی تک آئی تھی۔۔۔

پریشان مت ہو بیٹا۔۔۔۔۔تم ہماری بھی بیٹی ہو اب۔۔۔"کبیر کی ماں " نے کافی محبت سے کہا تو وہ پھر رو دی تھی۔۔۔۔

گاڑی میں بیٹھنے سے پہلے اس نے مڑ کر اس گھر کو دیکھا۔۔۔جہاں اسکا بچپن اسکی جوانی گزری۔۔۔بہت خوبصورت یادیں تھی وہاں۔۔۔مگر ایک ایسی یاد بھی تھی جسے وہ کبھی یاد نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔جس نے اس سے اسکا بچپنا چھینا تھا۔۔۔اسے لوگوں میں رسوا کیا تھا۔۔۔۔

بیٹھو۔۔۔"کبیر کی آواز پر چونکی اور سر ہلاتی گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔۔اسکی" زندگی کا ایک باب یہاں ختم ہو چکا تھا۔۔۔اب ایک نئی زندگی اسکی منتظر تھی۔۔

اس کے بیٹھتے ہی باقی بھی سب بیٹھے اور گاڑیاں وہاں سے روانہ ہو چکی تھی۔۔۔۔۔عیسل نہیں جانتی تھی کہ وہ دوبارہ کبھی اس گھر میں لوٹ کر نہیں آئے گی۔۔۔۔

رخصتی ہے کل اسکی۔۔۔۔"مراد اس کے پاس بیٹھتے کافی مزے لیتے" ہوئے بولا۔۔۔۔سرحان کا دل تڑپا سلگا مگر چپ رہا۔۔کچھ نا بولا۔۔۔

روکے گا نہیں۔۔۔۔حکم کر۔۔۔رخصتی نہیں ہو گی۔۔۔"وہ نجانے کیا" چاہتا تھا۔۔۔

توسامر کے مقابل جائے گا۔۔۔"وہ تلخ ہوا۔۔۔۔"

سامر کیا بڑے بڑوں کو سیدھا کیا ہے اپنے لوگوں نے۔۔۔"اسکے لہجے " میں غرور تھا۔۔سرحان نے تمسخر اڑاتی نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔۔سامر کو

وہ جانتا تھا۔۔یقیناً اس نے مہیرہ تک پہنچنا مشکل ترین کر دیا ہو گا ہر کسی کا۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔۔تو کر جا کرتا ہے۔۔۔۔"وہ بے زاریت سے بولا تو " مراد ایکدم خوش ہوا۔۔۔

لڑکی اٹھالیں۔۔۔۔"اس نے پھر کنفرم کرنا چاہا۔۔۔حازم کا دل کیا اسکا " سر پھاڑ دے مگر۔۔۔

ہاں اٹھالے۔۔۔۔"وہ جانتا تھا کہ وہ سب گنڈے اس جیل میں ہو کر بھی" نہیں ہوتے، تھے۔۔وہ ایک پورا گینگ تھا۔۔۔ایک مافیا تھا۔۔۔ان کے لیے اندر باہر ایک ہی دنیا تھی۔۔۔۔

مراد ہنستا ہوا اٹھا۔۔۔۔حازم نے اسے گم ہوتے دیکھا تھا۔۔اور پھر۔۔۔
سیاہ آنکھیں درد سے بھر گئی۔۔۔

خود محبت ہوئی تو احساس ہوا کہ کتنا بے چین دیتی تھی۔۔
خود محبت ہوئی تو احساس ہوا کہ ارتسام کی نگاہوں میں اتنا درد کیوں تھا جب رملہ کے لیے غلط باتیں سنی تھی۔۔۔
خود محبت ہوئی تو احساس ہوا رملہ غلط نہیں تھی۔۔۔۔
خود محبت ہوئی تو احساس ہوا کہ ارتسام کا قتل بے گناہ کیا۔۔
خود محبت ہوئی تو احساس ہوا کہ سامر اتنا بے سکون کیوں تھا۔۔۔
خود محبت ہوئی تو احساس ہوا کہ مہیرہ سامر کے نام پر پر امید کیوں ہوئی تھی۔۔۔

مگر بس احساس ہی بچا تھا۔۔۔

اس نے ایک گناہ کو چھپانے کی خاطر کئی گناہ کر ڈالے۔۔۔

ایک کے بعد ایک بڑا گناہ۔۔۔

ایک کے بعد ایک جھوٹ۔۔۔

بہتان۔۔

الزم۔۔۔

نجانے بدلے کی آگ نے اسے کیا بنا دیا تھا۔۔۔

وہ ہمیشہ سے سخت دل تھا۔۔۔

مگر پھر نجانے دل کو کب سینے میں مار دیا کہ کسی کا درد محسوس ہی نا ہوا۔۔۔۔

اب جب ہو رہا تھا تو کوئی دوسرا چارہ بچا نہیں تھا۔۔۔

رملہ مر چکی تھی۔۔

اسکی ماں مر چکی تھی۔۔

باپ نجانے کہاں تھا۔۔

پورا خاندان ختم ہو گیا۔۔۔

مہیرہ کسی اور کی ہو گئی۔۔۔

وہ برباد ہو گیا۔۔۔۔

اب اسے سہی معنوں میں لگتا تھا کہ وہ برباد ہوا تھا۔۔۔اس کے پاس کچھ بھی نہیں بچا۔۔۔یہاں تک کہ وہ خود بھی نہیں۔۔۔۔۔

سرخ عروسی لباس میں ملبوس۔۔۔وہ نم ہوتی ہتھیلیوں کو شدت سے آپس میں مسلتے۔۔۔بار بار پلکیں اٹھائے۔۔۔کمرے کے دروازے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔کبیر سے نکاح پھر آج رخصتی بھی ہو گئی تھی۔۔۔حویلی میں کچھ دن رہ کر اسے یہ تو پتا چل ہی گیا تھا کہ کبیر کیسا انسان تھا۔۔۔ایک ایسا انسان جیسے کی تمنا شاید وہ تو کیا کوئی لڑکی نا کرتی۔۔جیسے رملہ کو وہ قبول نہیں تھا شاید اسے بھی نا ہوتا۔۔۔ایک شرابی اور غصے یا تیز وڈیرا۔۔۔مگر بات یہ تھی کہ رملہ کو اس سے محبت نہیں تھی۔۔۔اور عیسل کو۔۔تب شاید محبت ہوئی

جب وہ اس کے بارے میں شاید کچھ یا پھر سب کچھ نہیں جانتی تھی۔۔۔ مگر جب محبت ہو گئی تو وہ پیچھے نہیں ہٹ سکی تھی۔۔اس میں آئینور جیسی ہمت نہیں تھی۔۔وہ محبت سے دستبردار نہیں ہو سکتی تھی۔۔۔۔۔

ابھی وہ انہی سوچوں میں گم تھی جب کمرے کا دروازہ کھلا۔۔۔۔ عیسل کا دل شدت سے دھک دھک کرنے لگا تھا۔۔۔۔پلکیں جھکی اور نگاہیں ہاتھوں کی مہندی کو چھونے لگی تھی۔۔۔۔وہ دیکھ نہیں سکی آنے والے کو۔۔۔۔

کبیر نے گھومتے سر کے ساتھ سامنے بیٹھی لڑکی کو دیکھا۔۔۔۔ کنپٹی مسلی اور پھر دروازہ واپس بند کر دیا۔۔۔۔اسکی چال میں واضح لڑکھڑاہٹ تھی اور سرخ آنکھیں اس پر۔۔۔ جس کو وہ اپنی زندگی میں شامل کر چکا تھا۔۔۔۔

ایک ہاتھ سے شیر وانی اتارتے اس نے پھر نیچے پہنی سفید قمیص کے بازو فولڈ کیے۔۔۔اسی دوران وہ بیڈ کے قریب پہنچ چکا تھا۔۔۔۔

تم۔۔۔میرا انتظار۔۔کر رہی تھی۔۔۔۔"اس کی بھاری آواز خمار آلود تھی" عیسل نے چونک کر اسے دیکھا۔۔۔اور پھر چند لمحے خوفزدہ نگاہوں سے اسے دیکھتی رہی۔۔۔اسے امید نہیں تھی کہ شادی کی پہلی رات ہی وہ یوں ملے گا۔۔۔۔اسکا دل شدت سے دکھا۔۔۔سبز نگینوں سی آنکھیں گلابی ہونے لگی جبھی کبیر اس کے سامنے گرنے کے انداز میں لیٹا اور پھر کروٹ لیتے۔۔سر کے نیچے ہاتھ رکھے۔۔بغور اس کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

اس انداز میں۔۔۔اسی حلیہ میں۔۔۔یوں ہی۔۔اس نے شاید کبھی رملہ کی ضد کی تھی۔۔اور وہی ضد نجانے کتنوں کی زندگی برباد کر چکی تھی۔۔۔۔

آپ ن۔۔۔نے۔۔۔شراب پی۔۔"وہ صدمے ودکھ سے بولی۔۔۔۔"
آواز اتنی کم تھی کہ کبیر بمشکل سن سکا۔۔آنکھوں کو زور سے بند کر کے کھولا اور اسے گھورا تھا۔۔۔۔

تمہیں میں نے۔۔۔سوال کرنے سے منع کر رکھا ہے۔۔۔۔ "
نہیں۔۔۔۔؟"اسکا مہندی سے سجا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے۔۔۔وہ سرد لہجے میں بولا تو عیسل نے ہاتھ شدت سے واپس کھینچا تھا۔۔۔۔

آپ۔۔۔۔نے آج بھی شراب پی۔۔۔۔"نا اسکا لہجہ بدلا تھا نا ہی "
صدمہ۔۔۔۔کبیر کچھ لمحے اسکی نم آنکھوں کو دیکھتا رہا۔۔۔۔

تم بھی پینا چاہو گی کیا۔۔۔بولو تو لاتا ہوں۔۔۔۔"تمسخر اڑتے لہجے میں"
کہتے۔۔وہ بمشکل اٹھ کر بیٹھا۔۔۔۔کسی کو شاید یاد نہیں تھا مگر آج رملہ کی

پہلی برسی تھی۔۔۔ایک سال گزر چکا تھا اس حادثے کو۔۔۔جس نے انکا پورا خاندان برباد کر کے رکھ دیا تھا۔۔۔اسے بھی یاد نہیں تھا۔۔۔وہ ان باتوں اور یادوں کو بھولنے کی چاہ میں تھا مگر نجانے کیوں آج رملہ اور اپنے ستم یاد آرہے تھے۔۔۔یہ اتفاق تھا کہ دونوں شادیاں اسی تاریخ کو رکھی گئی تھی۔۔۔جس تاریخ کو سب برباد ہوا تھا یا کیا گیا تھا۔۔۔وہ آج کے دن ایسا کچھ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔مگر سوچیں، یادیں اسکا دماغ پھاڑنے کے در پر تھی۔۔مگر اب بھی وہ پر سکون نہیں تھا۔۔۔کبیر نے کنپٹی مسلتے اسے دیکھا۔۔۔سجی سنوری حسین لڑکی۔۔۔۔

آپ۔۔۔ادھر سے اٹھیں۔۔۔۔شراب کی بو سے میرا سر پھٹ رہا" ہے۔۔۔آپ کو یہی کرنا تھا تو کمرے میں نا آتے۔۔"اسکی آواز بھری ہوئی تھی آنکھوں کی طرح۔۔۔نگاہیں اس پر سے ہٹ نہیں رہی تھی۔۔۔

صدمے سے۔۔دکھ سے۔۔۔بے بسی سے۔۔۔کبیر نے پھر اسے گھورا۔۔۔۔

تمہیں نہیں لگتا کہ ۔۔۔۔۔۔ تمہاری زبان کچھ ۔۔۔۔۔ زیادہ چل رہی"
ہے۔۔ حالانکہ شادی سے ۔۔۔۔۔ پہلے میں تمھیں ۔۔۔۔ بہت سی
باتیں ۔۔۔۔۔ کلیئر کر دی تھی ۔۔۔۔ ان میں سب سے بڑی بات یہی تھی
کہ تم میرے ۔۔۔۔ سامنے ۔۔۔ مجھ سے بحس ۔۔۔ ہر گز نہیں کرو
گی ۔۔۔۔۔ کیا تم بھول رہی ہو ۔۔۔" اسکی پوری بات میں کافی وقفہ تھا جیسے
وہ سوچ رہا تھا کہ کیا بولے ۔۔۔۔۔ سرد و سپاٹ نگاہیں اس پر تھی ۔۔۔ وہ اس
وقت بحس نہیں کرنا چاہتا تھا ۔۔۔۔

میں بس اتنا ۔۔۔ کہہ ۔۔۔"

تم بالکل چپ رہو۔۔بالکل۔۔۔۔۔"اسکی بات پوری ہونے سے پہلے " یکدم اسکے پاس ہوتے۔۔۔اس کے سرخ لبوں پہ انگلی رکھتے۔۔وہ سرگوشی نما سا بولتے اسکی سانسیں مدھم کر چکا تھا۔۔۔

پل میں چہرے پاس ہوئے۔۔

مقابل ہوئے۔۔۔

نگاہوں کا تصادم اور پھر۔۔۔

خمار کا طلسم۔۔۔۔مگر وہ طلسم صرف کبیر کو ہی اپنے حصار میں قید کر پایا تھا۔۔۔۔

اسکی مخملی ہاتھ کو اپنے سخت ہاتھ کی گرفت میں لیتے۔۔وقت اسکی نگاہیں عیسل کے گھبرائے ہوئے چہرے پر تھی۔۔اور آواز۔کسی پراسرار سرگوشی کی طرح۔۔وہاں گھونجی تھی۔۔۔

اور یہ تمہارا۔۔۔انتخاب ہے۔۔۔۔۔میں تمہارا انتخاب ہوں۔۔۔۔۔ "

تمہیں مجھے اسی طرح قبول کرنا ہے۔۔۔۔اور۔۔۔۔اسکی آواز دھیمی ہوتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔اور عیسل نے پیچھے ہونا چاہا۔۔۔اس نے جتنے عہد خود سے کیے تھے۔۔۔اس وقت سب جیسے خاک میں ملتے نظر آرہے تھے۔۔۔

وہ حاکم تھا۔۔۔حاکموں کی طرح پلا تھا۔۔۔

وہ کنیز تھی۔۔۔اسے سوال کرنے کا حق نہیں تھا۔۔۔

یہ انتخاب اسکا اپنا تھا۔۔۔

اسکا دم گھٹنے لگا۔۔۔دل چاہا وہ آگے نا بولے، اسکی امید نا توڑے، مگر۔۔۔۔

مجھے۔۔۔۔بدلنے کی۔۔۔خواہش دل سے نکال دو۔۔۔۔کیونکہ یہ ناممکن "

ہے۔۔تم لہو لہاں ہو سکتی

۔۔۔۔ہو مگر کامیاب نہیں۔۔۔۔تمہارا۔۔۔نصیب یہی ہے۔۔۔۔ایسا ہی ہے۔۔۔۔" وہ بول رہا تھا۔۔۔سورا اسکے کانوں میں پھونک رہا تھا۔۔۔۔اسی دوران دوسرے ہاتھ کو بھی اپنے ہاتھوں کی گرفت میں لیا۔۔۔۔البتہ نگاہیں اس کے چہرے سے نہیں ہٹی تھی۔۔۔۔

عیسل نے اب کی بار گھبرا کر دور ہونا چاہا۔۔وہ واپس بھاگ جانا چاہتی تھی۔۔ گاؤں کے اسی چھوٹے سے گھر میں۔۔۔یہ بڑا گھر اور بڑے لوگ شاید اس کے لیے نہیں بنے تھے۔۔یا وہ ان کے لیے نہیں بنی تھی مگر۔۔۔۔۔۔

تم میری زندگی میں اپنی مرضی سے۔۔۔۔آئی ہو۔۔اب جا میری۔۔۔ " ہی مرضی سے سکو گی۔۔۔"اسکے بولتے لب اسکے دائیں گال کی جلد کو چھو رہے تھے۔۔۔عیسل جو مزاحمت کر بھی رہی تھی ساکن ہو گئی تھی۔۔۔

م۔۔۔میں اپنی۔۔۔مرضی سے۔۔۔نہیں۔۔۔۔ "

تمہاری محبت کی وجہ سے تم میری۔۔۔زندگی۔۔۔۔میرے کمرے "
میں۔۔۔میرے۔پاس ہو۔۔۔۔"اسکا انداز اسکا لہجہ سابقہ تھا۔۔۔ہاتھوں
پر گرفت ابھی بھی اتنی ہی تھی۔۔۔عیسل کی آنکھیں کھل گئ۔

م۔میں کوئی۔۔۔محبت نہیں۔۔۔۔اس نے ایک بار پھر اسکی پناہوں "
میں تڑپ کر کہنا چاہا تھا مگر۔

تمہاری۔۔آنکھیں سارا۔۔۔۔راز فاش کر چکی ہیں۔۔۔۔"لب اب "
بہت نا محسوس انداز میں اسکے آنکھوں کو چھوتے۔۔۔دوبارہ گالوں پہ آ گئے
تھے۔۔وہ کسی فسوں میں قید تھا۔۔۔سال بیت چکا تھا سکون کا ایک پل بھی
اسے نصیب نہیں ہوا تھا مگر آج۔۔عجب سرور۔۔۔عجب سکون اسکی زات

میں رفتہ رفتہ اتر رہا تھا۔۔۔بیشتر پناہوں میں قید اس بے بس لڑکی کا سکون برباد کر کے ہی۔۔۔اسے بس سکون کے چند لمحے چاہیئے تھے جہاں ناتور ملہ کی یاد ہوتی نہ۔ندامت اور پچھتاوا۔۔۔بس سکون۔۔۔

کبیر۔۔۔۔م۔۔۔مجھے چھو۔۔۔۔۔ریں۔۔۔"اسکا تنفس بگڑ چکا " تھا۔۔۔اس نے کبیر کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسے ہوش دلانا چاہا۔۔۔ آواز گلے میں دب گئی تھی۔۔۔مگر کبیر پر اثر نہیں ہوا۔۔۔

فسوں کمرے کی فضا میں بکھرا ہوا تھا۔۔۔

کسی طلسم نے عیسل کی آواز گلے میں دبا دی تھی۔۔۔

خمار دل و دماغ پر چھا چکا تھا۔۔۔

وہ سب بھولتا گیا۔۔۔

رملہ کی موت کا دن۔۔۔

ان کی شادی کا پہلا دن۔۔۔

رملہ کی موت کی پہلی رات۔۔۔

ان کی شادی کی پہلی رات۔۔۔

ہاں مگر سال کا فرق تھا۔۔۔

سب آگے بڑھ گئے اور۔۔۔

یادیں پیچھے رہ چکی تھی۔۔۔

مگر۔۔۔

یادیں کہاں پیچھا چھوڑتی ہیں۔۔۔۔۔

رات بھی رفتہ رفتہ سرک رہی تھی۔۔۔

یوں جیسے ہاتھ سے ریت۔۔۔

ماہییبی۔۔۔۔"آئینور نے اسکا بازو زور سے پیچھے کرتے اب کافی اونچی "
آواز میں کہا تو وہ بڑبڑا کر اٹھ بیٹھی۔۔سیاہ ریشمی زلفیں چہرے سے ہوتی
کندھوں پر بکھری تھی۔۔۔۔

کیا تکلیف ہے۔۔ابھی ہی تو سوئی تھی۔۔۔ تمہیں سکون نہیں ہے نا۔۔""
اسکی سیاہ آنکھیں نیند کے خمار سے سرخ ہو رہی تھی۔۔وہ خفگی سے بولی تو
آئینور نے اسے گھورا تھا۔۔۔

نو بج چکیں ہیں۔۔۔خدایا میں ادھر ہی ہوں۔۔"وہ تیزی سے بیڈ سے "
اترتے ہوئے بولی مگر مہیرہ ویسے ہی واپس گر چکی تھی۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اٹھو یار۔۔۔آج تمہاری شادی ہے۔۔۔کچھ تو شرم کرو۔۔۔مجھے واپس " حویلی جانا ہے۔۔۔۔تو بہ ماں کی کتنی کالز ہیں۔۔میں نے کہا تو ساتھ بجے " ادھر ہوں گی۔۔۔۔ماہی۔۔۔۔

تیزی سے اپنی چیزیں سمیٹتے اس نے دوبارہ اسے پکارا مگر وہ دوبارہ سو چکی تھی۔۔۔

چند لمحے وہ اسے گھورتی رہی۔۔دل تو چاہا پانی پھینک کر جگا دے۔۔مگر پھر چپ چاپ اپنی چیزیں اٹھاتے۔۔۔ویسے ہی کھلی شرٹ اور ٹراؤزر میں کمرے سے نکل گئی تھی۔۔۔۔

اسے جلدی واپس جانا تھا۔۔۔گل خان یقیناً اس کا انتظار کر رہا ہوتا۔۔۔۔

کل کی نسبت۔۔۔آج حویلی میں کافی زیادہ شوراور رش تھا۔۔۔

رنگ برنگے لباس میں ملبوس عورتیں۔۔۔

اور قہقہے لگاتے مرد۔۔۔

ضد کرتے بچے۔۔۔

اور بھاتی فراک سمبھالتی بچیاں۔۔۔

من چلے لڑکے۔۔

اور خوبصورت لڑکیاں۔۔۔۔

یوں لگ رہا تھا کہ انکا سیلاب امنڈ آیا تھا۔۔۔آج حویلی کو سجایا بھی کافی زیادہ تھا۔۔۔

آف وائیٹ بھاری فراک کو۔۔۔ہاتھوں کی دو دو انگلیوں سے دائیں بائیں سے پکڑے۔۔۔وہ سیاہ ہیل میں مقیم پاؤں دیکھ دیکھ کر سیڑھیوں پر رکھتی نیچے آرہی تھی۔۔۔۔سیاہ بالوں کی درمیان سے مانگ نکال کر۔۔۔کھلے چھوڑ رکھے تھے۔۔کانوں میں لمبے ایئر رنگز پہنے۔۔۔۔اسنے ہلکا میک اپ کر رکھا تھا۔۔بھوری آنکھوں میں سرخی تھی۔۔رات نیند پوری نا ہونے کی وجہ سے یا۔۔۔۔

آئینور۔۔۔۔"جویریہ نے اسے پکارا تو وہ آخری سیڑھی پر احتیاط سے پاؤں" رکھتے۔۔نیچے اترتے۔اب بے فکری سے فراک کو چھوڑے اسے دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔

تم ابھی نیچے آرہی ہو۔۔کب سے سب اتنا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔"وہ " برہمی سے بولی تو آئینور نے اسے گھورا تھا۔۔۔۔

ابھی آئی ہوں اور پھر تیار ہو کر جا رہی ہوں۔۔یقیناً یہ کوئی آسان کام نہیں "
ہے۔۔۔"وہ ناک سے مکھی اڑاتے۔۔۔بنا دوبارہ فراک کو سمبھالے اب
لاؤنج سے باہر نکل رہی تھی۔۔۔گھیر دار فراک اطراف میں پھیلا اسکے ساتھ
گھوم رہا تھا۔۔۔۔۔

جویریہ نے اسے گھورا۔۔اور پھر اس کے پیچھے بھاگی تھی۔۔۔
چونکہ شام ہو چکی تھی اور بارات کو نکلنا تھا۔۔۔۔
یہ ایک کے ہاں رسم تھی کہ دلہن کو گھر کے دوسرے لوگ لینے جاتے تھے
اور دلہن کے آجانے کے بعد دلہا دلہن کے گھر جاتا۔۔وہاں چند ایک رسمیں
ہوتی اور پھر واپسی۔۔۔۔

جبھی سامر میرا بھی ساتھ نہیں جارہا تھا۔۔۔مگر وہ ٹین ایجر نہیں تھا جو ضد کرتا۔۔اسے یقین تھا وہ اسی کی تھی اور اسی کے پاس آنا تھا۔۔اور آج ہی آنا تھا۔۔۔۔

جبھی وہ مطمئن تھا۔۔۔آج آخری دن تھا اسکی بے چینی اور مہیرہ کے سکون کا۔۔۔اس نے سوچ رکھا تھا۔۔۔۔

بیٹا میں نکلنے سے پہلے کال کروں گی تم لوگ نکل جانا یہاں سے۔۔پہنچنے " پہنچنے وقت لگتا ہے۔۔۔۔دیر نا ہو جائے۔۔۔"ماں بیگم نے اس کے پاس رک کر کہا تو اس نے سر ہلایا۔۔۔۔

سفید کرل کی کاٹن کی شلوار قمیض پہنے۔۔۔اوپر گرے کوٹ پہنے۔۔اسکے بال تربیت سے سیٹ تھے۔۔کوٹ کے بازوں کو تھوڑا سا فولڈ کر رکھا تھا

جبھی اس پر بل تھے۔۔۔وجہی چہرے پر سنجیدگی سجائے۔۔وہ دنوں بازوں کو کمر پر باندھے سب دیکھ رہا تھا۔۔۔سیاہ چیل سی نگاہوں سے۔۔ کہیں کچھ بھی غلط نہیں ہونا چاہیے۔۔۔۔کچھ بھی نہیں۔۔۔۔شہریار سکندر اس کے ساتھ کھڑا تھا چوکنا سا۔۔۔

واحد سدیال نے گاڑی میں بیٹھنے سے پہلے۔۔۔اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔اور بیٹھ گئے۔۔۔۔

آئینور گاڑی میں بمشکل بیٹھی۔۔۔فراک سنبھل ہی نہیں رہا تھا۔۔۔

آرام سے پیچھو ہو۔۔۔"سامر آگے ہوا تو وہ پیچھے ہوئی تھی۔۔۔اسکا فراک" اٹھا کر اندر کرتے۔۔اس نے گاڑی کا دروازہ بند کیا۔۔۔۔"میں کوئی غلطی برداشت نہیں کروں گا۔۔۔"وہ گل خان سے بولا۔۔۔تو وہ مودب سا سر ہلاتے آگے بیٹھ گیا۔۔۔۔

کئی اور گارڈز کو ہدایت دیتے۔۔۔وہ اب گاڑیوں کے راستے سے فاصلے پر۔۔ کمر پر بازوں کو باندھے۔۔۔دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

ایک دو تین۔۔۔سیاہ گاڑیاں چلی۔۔پھر پھولوں سے سجی دو گاڑیاں۔۔۔اور پھر پیچھے کئی گاڑیاں۔۔۔۔رفتہ رفتہ سب نکلی تو حویلی قدرے سنسان سی ہو گئی تھی۔۔۔

دیکھ لے۔۔ تیری آزادی کا وقت بیتتا جا رہا ہے۔۔۔"شہریار نے " شرارت سے کہا مگر اس نے نہیں سنا۔۔آس پاس کرسیوں پر کچھ عورتیں مرد اور لڑکے بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔۔

دھولک کی تیز آواز اور قہقہے ہنوز سنائی دے رہے تھے۔۔۔۔

ہاں۔۔۔گلاب خان۔۔۔تم یقیناً میرے ہاتھوں سے مر جھانا نہیں چاہو " گے۔۔۔" تمہیں جو کام سونپا ہے اس پر دھیان ہے کہ بس۔۔۔۔" وہ صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھتے۔۔۔۔قدرے دور لڑکوں کو بھنگڑا ڈالتے دیکھ کر سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔۔۔

مقابل کا جواب سن کر۔۔۔وجہی چہرے پر یکدم سرد مہری چھائی۔۔۔ ٹانگ سے ٹانگ اتارتے سیدھا ہوا۔۔رگیں ابھری ہوئی صاف نظر آرہی تھی۔۔۔۔

ہمممم۔۔۔اس نے ضبط سے ہنکار بھرا۔۔۔" تم ایسا کرو کہ ان سب کو پہنچاؤ یہاں۔۔۔خدمت کے بغیر بھیجنا ہماری روایت نہیں۔۔۔۔" لہجہ بھی اتنا ہی سرد تھا۔۔لفظ لفظ چبا کر بولتے۔۔اس نے بنا جواب سنے کال کاٹ

دی۔۔۔وہ ٹھیک تھا۔۔۔کوئی نا کوئی۔۔۔کہیں نا کہیں سے کچھ نا کچھ کرنا ہی چاہتا تھا۔۔وہ جانتا تھا۔۔وہ حازم سرحان تھا یا جو بھی۔۔۔مگر مہیرہ اب سامر میر کی ہو چکی تھی۔۔۔اس کے سائے سے بھی وہ واقف تھا۔۔۔!

مہیرہ کی تو سانسیں بھی اب سامر میر کے نام تھی۔۔۔۔اس تک پہنچنا وہ سب کے لیے نا ممکن بنا کر

چکا تھا۔۔۔بس۔۔بہت ہوئی سب کی۔۔۔اب وہ صرف اسکی تھی۔۔اسی کا ہونا ہو گا۔۔اس نے جنونیت سے سوچا۔۔۔اور اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔

بارات جیسے ہی اس گھر میں داخل ہوئی۔۔۔پھولوں کی بارش ان سب پر برسائی گئی تھی۔۔۔سب سے آگے۔۔ماں بیگم واحد سدیال اور آئینور

تھے۔۔۔ مسکرا مسکرا کر۔۔سب کے سلام کا جواب دیتے آگے بڑھ رہے تھے۔۔۔ مہیرہ کی ماں کے گلے ملتے۔۔۔۔وہ مسکراتے ہوئے اندر آئے باقی لوگ بھی سارے پیچھے تھے۔۔ایکدم سے جیسا شور تیز ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

ہوٹینگ اور آتش بازی۔۔۔۔ من چلے لڑکے الگ ماحول بنا چکے تھے۔۔۔ ہلکا دھیما سا ساز گھونج رہا تھا۔۔۔پورا گھر لائیٹس اور پھولوں سے سجا ہوا تھا۔۔۔۔

بلیک ڈریس شرٹ میں ملبوس۔۔ارتسام واحد سدیال کے گلے ملتے اب پیچھے ہو رہا تھا۔۔ بال کچھ ماتھے پر بکھرے تھے۔۔ چہرے پر سنجیدگی تھی۔۔۔

آئینور کے سلام کے جواب میں پل بھر کو اسے دیکھا اور پھر سر کو خم دیتے جواب دیتے وہ تھوڑا پیچھے ہوا تھا۔۔۔۔

وہ لوگ اب آگے بڑھ گئے۔۔جو شور ایکدم اٹھا تھا اب مدھم ہوا مگر ختم پھر بھی نہیں ہوا تھا۔۔۔

لان میں صوفے لگائے گئے تھے جن پر وہ لوگ بیٹھے۔۔ویٹرز گھوم پھر رہے تھے۔۔۔۔ سٹیج پھولوں سے سجا تھا مگر ابھی خالی تھی۔۔۔

لڑکے تیزی سے بھاگ دوڑ کر رہے تھے۔۔

لڑکیاں۔۔اپنے آنچل سمبھالے۔۔۔ادھر ادھر گھوم رہی تھی۔۔۔۔

العرض۔۔۔۔ہر چیز مکمل تھی۔۔

خوبصورت تھی۔۔۔۔

میں ماہی کو دیکھ لوں۔۔۔"آئینور ماں کے کان کے پاس ہوتی۔۔دھیمی" آواز میں بولی تو انہوں نے سر ہلایا تھا۔۔۔اپنی کلچ اور موبائل روشنی کو

دیتے۔۔۔وہ فراک کو اٹھائے۔۔ سرسبز لان سے گزرتے اندر داخل ہوئی۔۔۔۔اندر بھی سارے گھر کو کافی خوبصورت انداز میں سجایا ہوا تھا۔۔۔ مگر اس وقت اندر کم ہی لوگ تھے۔۔۔۔۔

سیڑھیوں عبور کرتے۔۔۔۔وہ مہیرہ کے کمرے میں داخل ہوئی تو تیز خوشبو نے اسکا استقبال کیا تھا۔۔۔۔

ہمارے بندے پکڑے گئے ہیں۔۔۔"مراد کافی مایوسی اور غصے سے کہہ رہا" تھا۔۔۔

حازم تمسخر سے مسکرایا۔۔۔۔

تمہیں کیوں لگا کہ تم سامر میر بھی بیوی کو نقصان پہنچا سکتے ہو۔۔۔۔"اسکا" سرد لہجے میں ناگواری کی رمق موجود تھی۔۔مراد نے ناک سے مکھی اڑانے کے انداز میں اسے دیکھا۔۔۔

تو پھر تم کیسے مل سکتے ہو اس لڑکی سے۔۔۔"وہ سخت غصے میں لگتا" تھا۔۔۔۔

کیونکہ میں۔۔۔"انگلی سے اپنے سینے کی جانب اشارہ کیا۔۔۔"میں حازم" سرحان ہوں۔۔۔میں کچھ بھی کر سکتا ہوں۔۔۔"اس کے لہجے میں ہنوز غرور کی بو آتی تھی۔۔۔مراد چند لمحے اسے دیکھتا رہا وہ پھر بولا۔۔۔"اب اپنے بندوں کی شکل صرف یادوں میں دیکھنا۔۔۔"پھر اس نے چہرہ موڑ لیا۔۔۔۔

آج تکلیف زیادہ تھی۔۔۔۔

آج درد۔۔۔

گھٹن۔۔

ازیت۔۔۔زیادہ تھی۔۔۔۔کیوں۔۔۔۔

نجانے کیوں۔۔۔۔۔

رملہ کی یاد۔۔۔۔

وہی پچھتاوے۔۔۔

کوئی حالات وہی سب یاد آرہا تھا،۔۔۔۔

آہ کاش کوئی اسے عقل دلاتا۔۔۔

کوئی اسے روک لیتا۔۔۔

وہ رملہ کو نامارتا۔۔وہ اسے یاد آتی تھی۔۔۔بہت زیادہ یاد آتی تھی۔۔۔۔

وہ یہ نہیں چاہتا تھا کبھی نہیں چاہتا تھا۔۔۔

مگر غصے نے اس سے بہت برا عمل کروادیا۔۔۔

اسے قاتل بنادیا۔۔۔۔

دکھ تھا اور شدید دکھ تھا۔۔۔

ایک دکھ تو تھا بھی نہیں۔۔۔

وہ ہزاروں دکھوں میں مبتلا تھا۔۔۔۔

آج کی رات تو کیا دن میں بھی عجب حام ہو رہا تھا۔۔۔۔

تو وہ اج مکمل طرح اس لڑکی کو بھی کھو چکا تھا۔۔۔

حازم سرحان خالی ہاتھ تھا۔۔۔۔

دوسری جانب۔۔۔

اس کمرے میں ان لوگوں کی سسکیوں گھونج رہی تھی۔۔۔۔

سامنے کرسی پر ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھے۔۔وہ بڑے کروفر انداز میں سگار کے کش لیتے۔۔۔دھواں منہ سے ہوا کے سپرد کرتے۔۔۔پھر اس دھویں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

وجہی چہرے پر بے تحاشا سرد مہری تھی۔۔۔شہریار اور گلاب خان اس کے پاس تھے۔۔۔۔

تو تم لوگ میری بیوی کو اٹھا کر کہاں لے کر جانے والے تھے۔۔۔۔۔"""

اس نیم تریک کمرے میں اسکی بھاری سرد آواز گھونجی تو ان تینوں نے حلق تر کرتے۔۔ایک دوسرے کو پھر اسے دیکھا تھا۔۔۔

بولو۔۔۔"انداز کافی بہلاتا ہوا تھا۔۔۔"

سا۔۔سائیں۔۔۔۔گلاب خان کی دیکھا دیکھی اس نے بھی کہنا شروع کیا۔۔۔"ہ۔۔ہمیں۔۔مرادنے۔۔۔

کہاں لے کر جانا چاہ رہے تھے۔۔۔"سوال دوبارہ دہرایا اور بجھتے سگار کو دیکھا۔۔۔

مر۔!مراد۔۔۔ن۔۔نہیں۔۔۔پاشا۔۔۔کے اڈے۔۔۔۔پر۔۔۔"وہ بمشکل بول پایا۔۔پر خوف نگاہیں اس پر تھی۔۔۔

سامر میر تو کیا۔۔شہریار اور گلاب خان کی آنکھوں میں بھی غضب اترا تھا۔۔۔۔

"ہممممم۔۔۔سگار کو سیاہ چمکتے پاؤں تلے مسلا۔۔۔۔"گلاب خان۔۔۔"

"وہ ایکدم متوجہ ہوا۔۔۔"تم یقیناً مجھے مایوس نہیں کروگے۔۔۔

" جی سائیں۔۔۔"

سامر۔۔۔۔"شہریار نے کچھ کہنا چاہا۔۔۔۔"

وہ تینوں اب معافیاں مانگ رہے تھے۔۔۔

پھر کو ایسے اڈوں پر بھیج دو جہاں سے یہ آئیں ہیں۔۔اور وہ "

مراد۔۔۔۔"وہ اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔"اسکو یہاں ہونا چاہیے کل۔۔۔ سمجھ رہے

"ہونا۔۔۔۔

"جی۔۔۔۔سائیں۔۔۔"

"سامر۔۔۔وہ جیل میں ہے۔۔۔۔"

وہ جہنم میں بھی بیشک ہو۔۔۔مجھے یہاں چاہیئے ہے۔۔۔"حکمیہ سپاٹ " لہجے میں کہتے۔۔وہ جیسے آیا تھا نکل گیا۔۔شہریار اس کے پیچھے بھاگا۔۔۔جبکہ۔۔گلاب خان نے۔۔۔ہاتھوں میں لاٹھی پکڑتے۔۔اس کمرے کا دروازہ بند کر دیا تھا۔۔۔

کمرہ صبح کی نسبت اب کچھ زیادہ بکھرا ہوا تھا۔۔۔گلاب کے پھول اور تیزی پرفیوم۔۔ہر سو پھیلی ہوئی تھی۔۔۔بیڈ پر میز پر۔۔ہر طرف مہیرہ کی چیزیں بکھری ہوئی تھی۔۔۔۔۔

جو کچھ لڑکیاں تیزی سے سمیٹ رہی تھی۔۔۔ایک طرف کافی سارے سوٹ کیسز تیار تھے۔۔۔آئینور کی آنکھیں پھیلی۔۔۔کیونکہ وہ کافی سارے تھے جواب ایک لڑکی ایک ایک کر کے باہر کھڑے گل خان کو دے رہی تھی۔۔۔۔"سنو۔۔سارا سامان احتیاط سے رکھنا سمجھ رہے ہو نا۔۔۔۔ "

آئینور چونکی اور نگاہیں گھماتے ڈریسنگ ٹیبل کی جانب دیکھا۔۔۔تو چند پل دیکھتی رہ گئی تھی۔۔۔۔

گہرے سرخ رنگ کا۔۔ نفیس مگر بھاری کم دار لہنگا۔۔۔اطراف میں بکھرا ہوا تھا۔۔۔اسی رنگ کی شرٹ جس میں پر بھی کافی کام تھا اور تنگ سے بازو کہنیوں پر ختم ہو جاتے تھے۔۔البتہ دوپٹہ جالی دار تھا جو کو جوڑے پر اٹکائے کمر پر چھوڑا ہوا تھا۔۔۔خوبصورتی سے کیا گیا میک اپ اور ڈیپ ریڈ لپ اسٹک نے اسکے لبوں کو مزید سجا دیا تھا۔۔۔۔

دونوں کلائیوں میں بھر بھر چوریاں اور گجرے پہنے۔۔۔۔وہ گلے میں پہنے ہار کو چھوتی۔۔۔۔بیوٹیشن سے کچھ کہہ رہی تھی۔۔۔۔

آئینور چلتی ہوئی اس کے پاس اکر رکی تو مہیرہ نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔۔۔

شکر ہے تم اوپر آئی۔۔۔مجھے بتاؤ میں کیسی لگ رہی ہوں۔۔۔کچھ اور تو" نہیں ہو گیا نا۔۔یہ میک اپ اور یہ بازو۔۔یہاں سے تنگ لگ رہے ہیں کیا۔۔۔دیکھو۔۔۔میں کھڑی کیسے ہوں۔۔۔یہ بہت زیادہ بھاری ہے۔۔۔ میں تو ابھی سے تھک رہی ہوں۔۔تم بتاؤ۔۔۔۔میں لگ کیسی رہی ہوں۔۔۔" وہ بے حد نروس لگ رہی تھی۔۔اسے دیکھتے ہی کئی سوال ایک ہی سانس میں پوچھ لیے تھے۔۔۔۔

ماہی تم۔۔۔۔تم بہت زیادہ پیاری لگ رہی ہو یار۔۔۔اتنی حسین کہ یار ر" میں حیران ہو گئی ہوں۔۔" مہیرہ کا چہرہ ایکدم سرخ سا ہوا تھا۔۔شیشے میں نظر آتے اپنے عکس کو پھر سے دیکھا۔۔۔۔سیاہ آنکھیں قاتل لگ رہی تھی۔۔۔۔اس پر رج کر روپ آیا تھا۔۔۔۔

اسے تیار رہنے کا سجنے سنورنے کا بہت شوق تھا۔۔۔اکر وہ اپنا شوق پورا بھی کرتی رہتی تھی رملہ کے گھر مگر آج۔۔آج اس پر الگ روپ آیا تھا۔۔۔۔

سچ میں نا۔۔۔"مگر وہ نروس ہو رہی تھی۔۔بار بار ایک ایک چیز کو" چھوتی۔۔دل تو جیسے رگ وپے میں دھڑک رہا تھا۔۔۔۔

سامر لالا تو گئے کام سے۔۔۔"آئینور بے ساختہ ہنستے ہوئے بولی تو اسکا چہرہ" مزید سرخ ہو گیا تھا۔۔۔

و۔۔وہ بھی آئے۔۔ہیں۔۔۔"وہ نجانے کیوں کیسے پوچھ بیٹھی مگر جلد ہی" زبان دانتوں تلے دبائی۔۔۔

کمرے میں مشترکہ۔۔۔"اووووو۔۔"کی آواز گھونجی تو وہ خجل ہو گئی تھی۔۔۔

وہہہہ۔۔"آئینور نے لمبا کیا۔۔آس پاس لڑکیاں جمع ہوتی اسے مزید" نروس کر رہی تھی۔۔۔

م۔۔میں۔۔سامر۔۔کہہ رہی تھی۔۔۔"اتنی لڑکیوں کو ساتھ گھورتا " دیکھ کر وہ بمشکل بولی تو آئینور نے بے ساختہ اسکا دائیں ہاتھ پکڑا تھا۔۔۔۔

اچھا تم سامر کہہ رہی تھی۔۔ہمیں لگا تمہیں میر کہنا اور لکھنا زیادہ" پسند۔۔۔۔

مگر مہیرہ نے ایکدم گھبرا کر ہاتھ واپس کھینچا تھا۔۔۔

تم نے کیوں دیکھا۔۔۔"وہ کافی خفگی سے بولی تھی۔۔۔۔"

میں تو بس جاننا چاہ رہی تھی کہ ایسا کیا ہے جو تم سیرت (مہندی لگانے والی)" کو بتاتے ہوئے اتنا شرما رہی تھی۔۔۔۔"آئینور نے لہجہ ہنوز۔شریر تھا۔۔۔

تم۔۔تم مجھ پر۔۔ نظر رکھ رہی ہو۔۔۔"مہیرہ صدمے سے بولی۔۔باقی" لڑکیاں ہنس رہی تھی۔۔۔

ظاہر سی بات ہے۔۔۔بھابھی ہو میری۔۔میرے اکلوتے۔۔۔معصوم لالا" جان کی بیوی۔۔اب نظر تو رکھوں گی نا۔۔۔۔"وہ اتراتے ہوئے بولی تو مہیرہ نے اسے گھورا تھا۔۔۔

البتہ دل اسکا شدت سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔افففف سامر۔۔۔۔۔!۔

اچھا بس کرو لڑکیوں۔۔۔دلہن کا بلاوا آگیا ہے۔۔۔۔"اندر آتے جویریہ" نے اونچی آواز میں کہا تو اسکا دل مزید دھڑکنے لگا۔۔۔وہ بے وجہ۔۔نروس ہوتے۔۔۔دوپٹہ کو تو کبھی۔۔۔چہرے کے دائیں بائیں گری لٹوں کو ٹھیک کر رہی تھی۔۔۔۔وہ اتنی نروس ہو رہی تھی کہ رونا آرہا تھا،۔۔۔آئینور کو بے ساختہ اس پر پیار آیا۔۔۔

اچھا بس ماہی۔۔۔کچھ بھی نہیں ہے نیا۔۔۔سب وہیں ہیں اور تم۔۔تم" بالکل پرفیکٹ لگ رہی ہو۔۔۔بے عیب۔۔۔پریشان مت ہو۔۔۔"وہ اسے دلاسہ دیتے ہوئے بولی۔۔بیشک یہ لمحہ بھاری تھی۔۔۔۔

تبھی مہیرہ کی ماں اندر داخل ہوئی اور اسے دیکھتے نم آنکھوں سے مسکرادی تھی۔۔۔ارتسام بھی ان کے پیچھے آیا۔۔۔۔اور اب اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ انگلی پکڑ گاؤں کی کچی سڑکوں اس کے ساتھ گھومتی ضد کرتے کرتے۔۔۔ نجانے کب اتنی بڑی ہوگئی کہ انکی رہی ہی نہیں تھی۔۔۔۔

میری بیٹی۔۔۔۔ماشاءاللہ۔۔۔کسی کی نظر نا لگے۔۔۔"اسکے ماتھے کو" چومتی وہ بولی تو ارتسام کو بھی ہوش آیا تھا۔۔۔

وہ بھی اس کے پاس اکر۔۔اس کے سامنے دوزانو بیٹھا۔۔اور اس کے ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے۔۔باقی سب پیچھے ہوگئی تھی۔۔البتہ آئینور اس کے پاس ہی تھی۔۔۔ارتسام کو ایک نظر دیکھا بس۔۔۔رخ موڑے ان لڑکیوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

یہ تمہارا گھر ہے مہیرہ۔۔تم جب چاہو یہاں آسکتی ہو۔۔۔تمہیں کوئی بھی" مسئلہ ہو تو تم مجھے بتانا۔۔۔ہم سب پہلے بھی تمہارے ساتھ تھے اور ہمیشہ رہیں گے۔۔۔ٹھیک ہے نا۔۔۔پریشان ہونے کی بالکل ضرورت نہیں ہے۔۔۔ہم سب ہیں۔۔۔" وہ جانتا تھا کہ وہ کتنی نروس تھی۔۔۔جبھی کافی آرام سے بول رہا تھا۔۔۔مہیرہ نے نم آنکھوں کے سنگ سر ہلایا۔۔۔اس کو یا کسی کو بولنے کی ضرورت نہیں تھی۔۔وہ جانتی تھی اسکا باپ بھائی اور ماں ہمیشہ اسکے ساتھ ہوں گے۔۔وہ مطمئن تھی۔۔۔

اب رونا مت۔۔۔ٹھیک ہے چلو اٹھو۔۔۔" اسکا ہاتھ لیے وہ اٹھا۔۔۔۔تو" مہیرہ بھی اٹھی تھی۔۔۔لہنگا اطراف میں گرا۔۔۔۔

تم آرام سے چلو۔۔۔بلکہ ارتسام بھائی۔۔آپ ساتھ آجائیں۔۔اب اسکا" لہنگا سنبھال لیتے ہیں۔۔۔"ایک لڑکی نے اگے ہوتے کہا تو وہ سر ہلاتے پیچھے ہوا تھا۔۔۔۔۔

دو لڑکیوں نے اسکا لہنگا سنبھالا۔۔۔اور دائیں بائیں آئینور اور اسکی ماں تھی۔۔۔۔۔

وہ سج دھج کر قدم اٹھاتی۔۔۔دھک دھک کرتے دل کے سنگ باہر نکلی تھی۔۔۔لڑکیوں کی ٹولی بھی اسکے ساتھ ہولی تھی۔۔۔۔۔

اسکا سارا سامان نیچے جا چکا تھا۔۔۔۔اب کمرہ ویران ہونے لگا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

لان میں لا کر اسے سٹیج پر بیٹھا دیا گیا تھا۔۔۔سامر کی ماں نے کئی نوٹ اس پر سے وار دیے تھے۔۔۔عورتیں لڑکیاں آتی۔۔۔اور ملتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔

کوئی دعائیں دیتی کوئی تعریف کرتی۔۔۔اسکا چہرہ کافی سرخ ہو رہا تھا۔۔۔ آئینور اس کے ساتھ ساتھ تھی۔۔۔کبھی اسے چھیڑتی تو کبھی دلاسہ دیتی۔۔۔۔وہ بہت خوش تھی۔۔۔۔

ارتسام کی وجہ سے وہ مہیرہ یا کسی دوسرے کے ساتھ تعلقات خراب نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔محبت اس نے کی تھی۔۔۔غلطی اس کی تھی۔۔وہ خود ہی سزا کاٹ رہی تھی۔۔۔۔

ارتسام سے دس قدم دور ہی رہی۔۔اب دوبارہ اپنی بے عزتی شاید برداشت نہیں کرتی اور وہ کوئی تماشا بھی نہیں چاہتی تھی۔۔۔کم۔از کم آج کے دن۔۔۔۔۔

میں تھک رہی ہوں۔۔۔"کچھ عورتیں کم ہوئی تو وہ قدرے جھک کر اس" کے کان میں بولی تھی۔۔سیاہ لٹیں اطراف میں جھول رہی تھی اور چہرہ کچھ زیادہ سرخ ہو رہا تھا۔۔۔آئینور نے اسے گھورا۔۔

بس کھانا لگنے والا ہے شاید۔۔۔پھر سب معروف ہو جائیں گے۔۔۔۔"""
اس نے دور دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔مہیرہ چپ ہو گئی۔۔۔۔۔دو گھنٹے ایک ہی پوزیشن میں بیٹھ بیٹھ کر اسکی کمر اکڑ چکی تھی۔۔۔۔

کچھ دیر بعد کھانا کھلا۔۔۔۔ان کے سامنے بھی میز رکھتے کھانا لگایا گیا تھا۔۔۔

بوفے سسٹم تھا ہر کوئی اپنا کھانا لیتے۔۔۔کوئی بیٹھا تو کوئی کھڑے کھا رہا تھا۔۔۔۔۔

حویلی میں ایک بار پھر سے گاڑیاں تیار کھڑی تھی۔۔۔

سفید کاٹن کی شلوار قمیض پر کچھ بل تھے اور ماتھے پہ بھی۔۔۔اسکا موڈ کچھ خراب لگتا تھا۔۔۔۔

وہ نجانے کن سوچوں میں تھا۔۔۔شاید اسے لگ رہا تھا کہ سب حازم نے کروایا تھا۔۔اس کے بندے تھے۔۔وہ مہیرہ کو کڈنیپ کروانا چاہتا تھا۔۔

یہی سوچ اسے پریشان کر رہی تھی۔۔۔۔حالانکہ اسے حازم تو کیا۔۔کسی کا بھی ڈر نہیں تھا۔۔۔۔

مگر وہ بدمزگی نہیں چاہتا تھا۔۔وہ نئی زندگی کی شروعات سکون سے کرنا چاہتا تھا۔۔۔

کیا سوچ رہا ہے۔۔۔چل اب پریشان نا ہو۔۔۔۔اور بیٹھ جا۔۔۔نکلنا بھی" ہے۔۔۔۔"شہریار نے اسے دیکھتے ہوئے کہا تو وہ چونکا تھا۔۔۔

تین چار لڑکے اور بھی ساتھ جا رہے تھے۔۔جو قریبی دوست تھے۔۔۔باقی گارڈز کی گاڑیاں تھی۔۔۔

ہممم۔۔۔"سیاہ آنکھوں پر سیاہ گاگلز لگاتے۔۔۔۔وہ دوسری گاڑی میں بیٹھ " گیا۔۔شہریار اس کے ساتھ ہی بیٹھا تھا۔۔۔

ایک کے بعد ایک۔۔۔۔

حویلی سے گاڑیاں رواں دواں ہوئی تھی۔۔۔۔۔

ارتسام اس کے سر پر قرآن کا سایہ کیے۔۔۔اس کے دو قدم پیچھے چل رہا تھا۔۔۔۔آس پاس لڑکے لڑکیاں عورتوں کو کافہ رش تھا۔۔۔۔

درمیان میں سے وہ لوگ چل رہے تھے۔۔۔۔۔

درمیان میں مہیرہ اور ماں آئینور۔۔۔باپ تھے۔۔۔۔۔

اسکی سیاہ آنکھیں نم ہو رہی تھی۔۔۔قدم من من کے ہو رہے تھے اور دل۔۔۔شدت سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔

دروازے کے پاس پہنچ کر۔۔وہ اپنی ماں کے گلے لگ کر بالآخر رو دی تھی۔۔۔۔۔اسکا دل بھرا ہوا تھا۔۔۔اسحاق خان نے اسے سینے سے لگاتے اس کے سر چوما تھا۔۔۔۔

ارتسام نے گلے لگاتے اسے دلاسہ دیا تھا۔۔۔۔۔

وہ ماں باپ اور دعاؤں کی سنگت میں گاڑی میں بیٹھی۔۔۔دل یوں تھا کہ بند ہو جائے گا۔۔۔۔۔یہ لمحہ اس پر بھاری تھا۔۔۔۔۔

ماں نے پھر سے اسکا ماتھا چوما اور ہزاروں دعائیں اسے دی تھی۔۔۔۔

آگے پیچھے گاڑیوں میں باراتی واپس بیٹھ رہے تھے۔۔۔۔کوئی فائرنگ کر رہا تھا تو کوئی نم آنکھوں سے مسکرا رہا تھا۔۔۔۔

آئینور اس کے ساتھ ہی بیٹھی تھی۔۔مدھم آواز میں اسے دلاسہ دیتے۔۔۔۔

اسکی ماں دوسری گاڑی میں بیٹھی۔۔۔۔۔

گاڑیوں کے دروازے بند ہونے کی آواز۔۔۔

اور پھر گاڑیاں چل دی تھی اس گھر سے۔۔۔۔

وہ لوگ اسے رخصت کر کے اب دروازے پر کھڑے۔۔گاڑیوں کو دور جاتا دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

مدھم سے ساز کی دھن ہنوز قائم تھی۔۔۔۔۔

حویلی میں گاڑیاں پہنچی تو اتنی شدید فائرنگ ہوئی کہ گاڑی سے نکلتی مہیرہ گھبرا گئی تھی۔۔اس کی سوچ سے زیادہ رش تھا یہاں۔۔۔۔۔

ابھی تو اور بھی امتحان باقی ہیں میری جان۔۔۔"آئینور نے سرگوشی کی تو وہ" چونک کر اسکی طرف مڑی تھی۔۔۔۔۔

رکومت چلو۔۔۔"اسے گھورتے ہوئے کہتے۔۔وہ اس کا بازو پکڑے اندر" داخل ہو رہی تھی۔۔۔دائیں بائیں کھڑی لڑکیاں پھولوں کی برسات کر رہی تھی ان پر۔۔۔

اسکی ہتھیلیاں شدید نم ہو رہی تھی اور دل شدت سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔

سج دھج کے قدم رکھتی۔۔۔۔وہ حویلی کے اندرونی حصے میں اگئ۔۔۔۔۔ جہاں اسے بیٹھا دیا گیا تھا۔۔۔۔جہاں کچھ رسمیں ہونی تھی۔۔۔۔

دوسری جانب وہ بھی اب قدرے نرم مسکراہٹ لبوں پہ سجائے۔۔۔ مہیرہ کے گھر بیٹھا۔۔۔ان سب سے باتیں کر رہا تھا۔۔چونکہ مہیرہ کی کوئی بہن تو تھی نہیں جبھی اسکی کزنیں ہی رسمیں کر رہی تھی۔۔۔

اور وہ۔ مدھم مسکراہٹ کے سنگ سب دیکھ کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

رات جب گہری ہوتی گئی۔۔۔لوگوں کا رش کم ہوتا گیا تو ماں بیگم کو بھی اس پر ترس آ ہی گیا تھا۔۔۔۔۔

آئینور اور کچھ لڑکیوں کے ساتھ وہ اسے سامر کے کمرے میں پہنچا چکی تھی۔۔۔۔

کمرہ پھولوں سے کافی زیادہ سجایا گیا تھا۔۔۔ڈریسنگ ٹیبل سائیڈ ٹیبل اور بھی کر جگہ کینڈلز جل بجھ رہی تھی۔۔

وہ بیڈ کے وسط میں۔۔لہنگا پھیلائے۔۔۔ تھکی تھکی سی بیٹھی۔۔ان لڑکیوں کی باتیں سن رہی تھی۔۔۔رات کے دس بج رہے تھے ناتو اس نے سامر کو دیکھا۔۔ناہی کوئی اسے دو پل سکون سے آنکھیں بند کرنے دے رہا تھا۔۔۔

کچھ تھکن تھی کچھ خوفزدہ سی۔۔۔۔

اچھا بس اب۔۔۔ چلو شاباش اب کمرے سے نکلو۔۔اسے آرام کرنے دو۔۔۔لالا بھی آتے ہوں گے۔۔"آئینور نے ایکدم اٹھتے ہوئے کہا تو لڑکیوں نے منہ بسوارا تھا جبکہ مہیرہ نے سکھ کا سانس لیا۔۔۔

لڑکیاں ایک ایک کر کے کمرے سے نکل رہی تھی۔۔۔۔۔۔مہیرہ کو لگا جیسے کچھ سکون ملا تھا۔۔۔

اچھاماہی۔۔تم پریشان مت ہو۔۔۔کھانا کھالیاہے مگر کوئی بھی چیز چاہیئے" ہوئی تو بتانا۔۔اور لالا بس آتے ہی ہوں گے۔۔۔پریشان مت ہونا ٹھیک ہے نا۔۔۔"وہ نرمی سے کہہ رہی تھی۔۔۔

مہیرہ فقط سر ہلا سکی۔۔۔۔جالی دال دوپٹہ کمر پر جھول رہا تھا۔۔۔کلائیں میں آئینور نے تازہ گجرے پہنا دیے تھے۔۔۔۔وہ دلکش سی لڑکی اس کمرے کے حسن کو مزید بڑھا چکی تھی۔۔۔۔۔۔

آئینور مسکرا کر باہر نکل گئی تو مہیرہ نے سر بیڈ کی پشت سے لگاتے۔۔۔۔ سکون کا سانس لیا تھا۔۔مگر سکون کہاں تھا۔۔دل شدت سے دھڑک رہا تھا۔۔ابھی تو سامر کا سامنا بھی کرنا تھا۔۔وہی سب سے مشکل تھا۔۔۔۔

اس نے کمرے میں نگاہیں دھرائی تو دل ایک بار پھر شدت سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔

وہ گرے کوٹ کو ہاتھ میں پکڑے۔۔ قمیض کے بازو کہنیوں تک فولڈ کیے۔۔۔اسکے بال ماتھے پہ بکھرے ہوئے تھے۔۔پورا دن گن چکر بنا رہا۔۔ اس کی شادی تھی اور ایک منٹ بھی اسے دیکھنا نصیب نا ہوا۔۔۔۔

اب رات کے بارہ بج رہے تھے جب وہ تھکا تھکا مگر مسرور سا کمرے میں آیا۔۔۔کمرے کا دروازہ کھولا تو پھولوں اور پرفیوم کی تیز خوشبو نے اس کا استقبال کیا تھا۔۔۔دل تھا کہ کانوں میں شدت سے گھونجنے لگا تھا۔۔۔۔

چوریوں کی چھن چھن۔۔۔اسکا دل کی تاروں کو چھو رہی تھی۔۔۔آنکھیں بند کرتے۔۔اس نے کھولی اور پھر نظر کمرے میں دہرائی۔۔۔۔

دل روانی سے دھڑکنے لگا تھا اسے دیکھتے ہی۔۔۔۔۔ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی۔۔۔۔وہ حسین لڑکی۔۔۔۔ تھکن زدہ سی۔۔۔کلائیوں سے چوریاں اتار رہی تھی۔۔۔لہنگا پھیلا ہوا تھا اور جالی دار دوپٹہ کمر سے ہوتا۔۔۔ نیچے گر رہا تھا۔۔۔۔۔

شاید اس نے دیکھا نہیں تھا۔۔۔سامر نے گہرا سانس لیتے۔۔۔دروازہ لاک کیا۔۔۔اور کوٹ صوفے پر اچھالا تھا۔۔۔۔

وہ لڑکی بھی ایکدم چونکی۔۔۔اور تیزی سے مڑتے۔۔اب اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔سامر تو شل ہو گیا۔۔۔اسکا دل بھی جیسے دھڑکنے سے انکاری ہوا تھا۔۔۔۔۔

کمرے میں عجب گھٹن بڑھ گئی تھی۔۔۔۔۔
فسوں کچھ یوں بکھرا کہ چند لمحے وہ ایک دوسرے کو دیکھتے رہے تھے۔۔۔ کسی طلسم کی زیر اثر۔۔۔

وہ جواب تھک کر اٹھی تھی۔۔ایکدم اسے سامنے دیکھ کر گھبرا گئی۔۔دل مدھم رفتار میں چلنے لگا۔۔ہتھیلیاں نم ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

اسکی پلکیں جھکی تو سامر بھی ہوش کی دنیا میں آیا۔۔اور بھاری مظبوط قدم اٹھاتے۔۔اس کے پاس آتے جا رہا تھا اور مہیرہ۔۔۔۔۔

وہ پیچھے ہوتے جا رہی تھی۔۔۔۔

یہاں تک کے وہ اسکے انتہائی قریب پہنچ آیا۔۔۔۔

یہاں تک کہ وہ ڈریسنگ ٹیبل سے پن ہو گئی تھی۔۔۔۔

پلکیں جھکی ہوئی تھی۔۔۔

جبکہ سامر اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

وہ حسین تھی وہ جانتا تھا مگر اس وقت۔۔

اسکے چاروں شانے چت کر چکی تھی۔۔۔۔

انتظار نہیں ہو سکا۔۔۔۔"اسکی بھاری آواز سرگوشی نما سی۔۔۔مہیرہ کو"

اپنے کان کے بہت پاس معلوم ہوئی۔۔۔مہندی سے سجا اسکا ہاتھ بے ساختہ

سامر کے سینے پہ گیا۔۔۔۔

ہممم۔۔۔"وہ جواب چاہ رہا تھا۔۔دائیں دائیں جانب شیشے پر تھا اور نگاہیں" اسکے چہرے پر۔۔۔خمار کے باعث آنکھیں سرخ پڑ چکی تھی۔۔۔

۔۔۔۔کیا۔۔۔تھا۔۔۔"اسکے قرب میں وہ بمشکل بول پائی۔۔۔۔سامر کی" نگاہیں لبوں پہ آ ٹھہری۔۔۔

اتنا تھوڑا۔۔۔۔مجھ سے تو تم نے مہینوں کروایا۔۔۔۔ہممم۔۔۔"دوسرا" ہاتھ اسکی کمر پر رکھتے بے ساختہ اسکے مرمر مئی وجود کو اپنے پاس کھینچا تو وہ شدت سے بوکھلا گئی تھی۔۔۔

س۔۔سامر۔۔۔"اس نے روکنا چاہا۔۔۔اسکا دل جیسے بند ہو رہا تھا۔۔۔" سامر نے ہونٹ اس کے گال پر رکھتے۔۔اسے بولنے سے روکا تھا۔۔۔۔۔

خاموش۔۔۔۔۔۔بولنامت۔۔۔"سرگوشی سی آواز۔۔۔اسکی دھڑکنیں" روکناچاہ رہی تھی۔۔۔وہ اسکے ہاتھوں کے بے باک لمس پر تڑپی۔۔۔ہاتھ بے ساختہ اسکے ہاتھ پر رکھتے اسے دیکھا تھا۔۔نگاہوں سے التجا تھی۔۔۔۔

سامر مغرور سا ہنسا۔۔۔اور اس کے ساتھ کو اسی کی کمر پر پن کر دیا۔۔۔۔

تم تو بہت اڑ رہی تھی نا۔۔۔مہیرہ۔۔۔میری جان۔۔۔کیا ہوا۔۔۔ہمم" " اس کے لب گالوں سے ہوتے لبوں تک اتے کہ وہ چہرہ موڑتی گہرے سانس لینے لگی تھی۔۔۔ تنفس بگڑ گیا تھا۔۔۔یوں لگ رہا تھا کہ کسی طلسم نے اسکے ہاتھ پاؤں باندھ دیے تھے۔۔وہ مزاحمت نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔۔

سامر کو غصہ نہیں آیا۔۔۔"تمہیں میں نے کہا تھا۔۔۔۔۔جتنا بھی بھاگ لو۔۔۔مجھ تک آنا ہی ہو گا۔۔۔دیکھو نا۔۔۔اب کون بچائے گا تمہیں۔۔۔ہاں۔۔۔۔اب کیا کرو گی۔۔۔۔"مغرور بے باک سے لہجے میں کہتے۔۔۔تھوڑی سے پکڑتے چہرہ اپنی طرف کرتے وہ سرگوشی میں ہی بول رہا تھا۔۔۔۔

آوازیں اتنی کم تھی کہ کمرے کی در و دیوار کوشش کے باوجود کچھ بھی سن نہیں پا رہے تھے۔۔۔۔۔

کینڈلز جھلتی بجھلتی۔۔۔کمرے کے ماحول کو رومانی بنا کر پیش کر رہی تھی۔۔۔۔سفید بیڈ شیٹ پر سرخ گلاب انہیں تکنے کی کوشش میں تھے۔۔۔مگر سامر اس پر چھایا ہوا تھا۔۔یوں کہ کوئی چیز اسے نہیں دیکھ پا رہی تھی۔۔۔سوائے اس کے

اسکی بھاری سانسوں کی آواز البتہ سن رہے تھے۔۔۔۔۔

مہیرہ نے لب کاٹے۔۔۔آنکھیں نم ہونے لگی تو سامر نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

تمہاری معصوم ادائیں تمہیں مجھ سے بچانے کے بجائے۔۔میرے مزید" قریب لائیں گی۔۔۔ایسی کوشش مت کرنا۔۔۔۔رونا تو بالکل بھی نہیں۔۔۔۔بالکل بھی نہیں۔۔۔"اسکا لہجہ نرم سا ہوا۔۔۔مہیرہ نے اسے دیکھا تھا۔۔۔

مج۔۔مجھے نیند۔۔۔۔آرہی ہے۔۔۔"اس نے کہہ ہی دیا۔۔اسے مان" تھا۔۔وہ اس پر غصہ نہیں کرے گا۔۔بالکل بھی نہیں۔۔۔۔سامر نے اسے دیکھا۔۔۔

پھر ہاتھ اس کے بالوں میں الجھاتے۔۔۔اور دوپٹہ کو گرادیا تھا۔۔۔

نیند بھی پوری کرنا۔۔۔۔ مگر فالحال تو نہیں۔۔۔۔"کوئی غصہ کوئی سرد "
مہری نہیں تھی۔۔وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ خوفزدہ ہو اس سے۔۔۔۔۔

میں تھک گئی ہوں۔۔۔۔"اسکو بال بھی کھولتے دیکھ کر پھر سے بولی۔۔۔"
حقیقت میں وہ خوفزدہ تھی۔۔۔

میں ہوں نا۔۔۔ایسے کیسے تھک گئی۔۔۔۔ تھکن اتر جائے گی۔۔۔"اسکا"
انداز بہلاتا ہوا تھا۔۔ مگر آواز ہنوز سرگوشی جتنی ہی تھی۔۔۔۔

" س۔سامر۔۔۔"

ہمم۔۔۔"وہ خمار اور جزبات کی گہری کھائی میں ڈوبا ہوا تھا۔۔۔"

آپ۔۔۔آپ نے۔۔۔۔اپنا نام نہیں ڈھونڈا۔۔"وہ اسکا دھیان ہٹانا چاہ" رہی تھی۔۔

ابھی لکھا کب ہے۔۔۔۔"اسکی آواز کچھ مزید بھاری ہوئی۔۔۔۔۔"

لکھا ہے نا۔۔۔"وہ کہنا چاہ رہی تھی۔۔۔"

میں نے تو نہیں لکھا۔نا ابھی۔۔۔۔۔"بوجھل لہجے میں کہتا یکدم جھکا اور" اسکے وجود کو اپنے بازوں میں بھر چکا تھا۔۔۔

سامر۔۔۔"اس نے بوکھلا کر پکارااور گھبرا کر اسکے گرد بازوں باندھے تھے۔۔۔۔

نیچے اتاریں۔۔سامر نیچے۔۔۔۔"

سامر نے اسے بیڈ پر گرایا یوں کہ پھول اچھلتے اس کے اوپر آئے اور وہ اسے صدمے سے دیکھ رہی تھی۔۔سیاہ بال اطراف میں پھیلے ہوئے تھے اور سفید چادر پر اسکا لہنگا بکھرا ہوا تھا۔۔۔سامر نے مخمور نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔۔

آ۔۔آپ۔۔مجھے۔۔یوں اٹھا کر۔۔۔نہیں پھینک سکتے ہیں سامر۔۔وہ" شدید بوکھلائی ہوئی تھی۔سامر نے اسکی دائیں جانب ہاتھ رکھا۔۔۔۔

اب تو پھینک دیانا۔۔۔"بے باک نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہاتو "

مہیرہ نے چہرہ مزید پیچھے کیا تھا۔۔۔وہ پوری طرح اس پر حاوی تھا۔۔۔مہیرہ کے دل کی دھڑکنیں جیسے رک رک کر چلنے لگی۔۔۔۔۔۔۔گردن پسینے سے نم ہو چکی تھی۔۔وہ۔پر خوف نگاہوں سے وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی

مجھے چینج۔۔۔کرنا۔۔۔ہے۔۔۔۔"اسکی دلیل بہت کمزور تھی۔۔۔۔" سامر اسکے ساتھ بیڈ پر بیٹھا۔۔۔البتہ نگاہیں اسی پر تھی

وہ بھی ہو جائے گا۔۔۔۔فکر کیوں کرتی ہو۔۔"اسکی حالت اسے مزادے " رہی تھی۔۔مہیرہ نے حلق تر کرتے۔۔۔کوئی اور راہ فرار سوچنی چاہی۔۔۔ مگر۔۔۔سامر نے دائیاں بازو اس پر سے گزارتے۔۔۔۔بیڈ پر رکھا۔۔۔۔

وہ بوکھلاتے ہوئے پیچھے گر گئی تھی۔۔پھول پھر سے اچھلے۔۔۔خوشبو تیزی سے بکھری تھی اطراف میں کسی طلسم کی طرح۔۔۔

اور کوئی بہانا۔۔۔"اسک لہجہ جتاتا ہوا تھا۔۔۔نگاہیں فدا ہو جانے والی " نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

اسکی گردن سے گلاب کی پتی ہٹائی۔۔انگلیوں کا لمس گردن پہ محسوس کرتے۔۔اسکی دھڑکنیں مدھم ہونے لگی تھی۔۔۔۔سینے میں الجھنے لگی تھی۔۔۔۔۔

نہیں بچانا۔۔"آواز کافی قریب ہو گئی۔۔۔وہ آنکھیں بند کر گئی۔۔۔۔"

یہی کہا تھا۔۔۔آخر میں۔۔۔۔۔یہیں آنا ہو گا۔۔۔۔کیونکہ اس کے "
علاوہ کوئی دوسرا رستہ نہیں ہے۔۔ناہو گا۔۔۔۔۔"لب اب کنپٹی کو چھو
رہے تھے۔۔۔ مہیرہ نے آنکھیں اور زور سے بند کر لی تھی۔۔ تنفس بگڑا ہوا
تھا۔۔۔سامر نے دلکشی سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

اور پھر آنکھوں میں خمار رقص کرنے لگا تھا۔۔۔
فسوں بکھرنے لگا تھا۔۔
کسی طلسم نے ان دونوں کو اپنے حصار میں قید کر لیا۔۔۔۔

موم بتیاں ہنوز جل تھل رہی تھی۔۔۔۔
رقص کر رہی تھی۔۔۔۔
پھولوں کی خوشبو بکھری ہوئی تھی۔۔۔
گجرے اور دوپٹہ نیچے گرا ہوا تھا۔۔۔۔

سرخ چوریاں بکھری ہوئی تھی۔۔۔۔۔

دوسری جانب۔۔۔

اس کمرے میں ان لوگوں کی سسکیوں گھونج رہی تھی۔۔۔۔

سامنے کرسی پر ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھے۔۔وہ بڑے کروفر انداز میں سگار کے کش لیتے۔۔۔دھواں منہ سے ہوا کے سپرد کرتے۔۔۔پھر اس دھویں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

وجہی چہرے پر بے تحاشا سرد مہری تھی۔۔۔شہریار اور گلاب خان اس کے پاس تھے۔۔۔۔

تو تم لوگ میری بیوی کو اٹھا کر کہاں لے کر جانے والے تھے۔۔۔۔۔"""

اس نیم تریک کمرے میں اسکی بھاری سرد آواز گھونجی تو ان تینوں نے حلق تر کرتے۔۔ایک دوسرے کو پھر اسے دیکھا تھا۔۔۔

بولو۔۔۔۔"انداز کافی بہلاتا ہوا تھا۔۔۔۔"

سا۔۔سائیں۔۔۔۔۔گلاب خان کی دیکھا دیکھی اس نے بھی کہنا شروع" کیا۔۔۔۔"ہ۔۔ہمیں۔۔مرادنے۔۔۔

کہاں لے کر جانا چاہ رہے تھے۔۔۔"سوال دوبارہ دہرایا اور بجھتے سگار کو" دیکھا۔۔۔

مر۔! مراد۔۔۔ن۔۔ نہیں۔۔۔پاشا۔۔۔کے اڈے۔۔۔۔۔پر۔۔۔""" وہ بمشکل بول پایا۔۔۔پر خوف نگاہیں اس پر تھی۔۔۔

سامر میر تو کیا۔۔ شہریار اور گلاب خان کی آنکھوں میں بھی غضب اترا تھا۔۔۔۔

" ہمممم۔۔۔سگار کو سیاہ چمکتے پاؤں تلے مسلا۔۔۔"گلاب خان۔۔۔"

"وہ ایکدم متوجہ ہوا۔۔۔"تم یقیناً مجھے مایوس نہیں کروگے۔۔۔

" جی سائیں۔۔۔"

سامر۔۔۔"شہریار نے کچھ کہنا چاہا۔۔۔"

وہ تینوں اب معافیاں مانگ رہے تھے۔۔۔

پھر کو ایسے اڈوں پر بھیج دو جہاں سے یہ آئیں ہیں۔۔اور وہ "

مراد۔۔۔"وہ اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔"اسکو یہاں ہونا چاہیے کل۔۔۔ سمجھ رہے ہونا۔۔۔"

"جی۔۔۔سائیں۔۔۔"

"سامر۔۔۔وہ جیل میں ہے۔۔۔"

وہ جہنم میں بھی بیشک ہو۔۔۔مجھے یہاں چاہیئے ہے۔۔۔"حکمیہ سپاٹ "
لہجے میں کہتے۔۔وہ جیسے آیا تھا نکل گیا۔۔شہریار اس کے پیچھے
بھاگا۔۔۔جبکہ۔۔گلاب خان نے۔۔۔ہاتھوں میں لاٹھی پکڑتے۔۔اس
کمرے کا دروازہ بند کر دیا تھا۔۔۔۔

♥♥♥

کمرہ صبح کی نسبت اب کچھ زیادہ بکھرا ہوا تھا۔۔۔گلاب کے پھول اور تیزی
پرفیوم۔۔ہر سو پھیلی ہوئی تھی۔۔۔بیڈ پر میز پر۔۔ہر طرف مہیرہ کی چیزیں
بکھری ہوئی تھی۔۔۔۔۔

جو کچھ لڑکیاں تیزی سے سمیٹ رہی تھی۔۔۔ایک طرف کافی سارے
سوٹ کیسز تیار تھے۔۔۔آئینور کی آنکھیں پھیلی۔۔۔کیونکہ وہ کافی

سارے تھے جواب ایک لڑکی ایک ایک کر کے باہر کھڑے گل خان کو دے رہی تھی۔۔۔۔"سنو۔۔سارا سامان احتیاط سے رکھنا سمجھ رہے ہو نا۔۔۔۔

"

آئینور چونکی اور نگاہیں گھماتے ڈریسنگ ٹیبل کی جانب دیکھا۔۔۔۔تو چند پل دیکھتی رہ گئی تھی۔۔۔۔

گہرے سرخ رنگ کا۔۔ نفیس مگر بھاری کم دار لہنگا۔۔۔اطراف میں بکھرا ہوا تھا۔۔۔اسی رنگ کی شرٹ جس میں پر بھی کافی کام تھا اور تنگ سے بازو کہنیوں پر ختم ہو جاتے تھے۔۔البتہ دوپٹہ جالی دار تھا جو کو جوڑے پر اٹکائے کمر پر چھوڑا ہوا تھا۔۔۔۔خوبصورتی سے کیا گیا میک اپ اور ڈیپ ریڈ لپ اسٹک نے اسکے لبوں کو مزید سجا دیا تھا۔۔۔۔

دونوں کلائیوں میں بھر بھر چوریاں اور گجرے پہنے۔۔۔وہ گلے میں پہنے ہار کو چھوتی۔۔۔بیوٹیشن سے کچھ کہہ رہی تھی۔۔۔

آئینور چلتی ہوئی اس کے پاس اکر رکی تو مہیرہ نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔۔۔

شکر ہے تم اوپر آئی۔۔۔مجھے بتاؤ میں کیسی لگ رہی ہوں۔۔۔کچھ اور تو" نہیں ہو گیا نا۔۔یہ میک اپ اور یہ بازو۔۔یہاں سے تنگ لگ رہے ہیں کیا۔۔۔دیکھو۔۔۔میں کھڑی کیسے ہوں۔۔۔یہ بہت زیادہ بھاری ہے۔۔۔ میں تو ابھی سے تھک رہی ہوں۔۔تم بتاؤ۔۔۔۔میں لگ کیسی رہی ہوں۔۔۔"وہ بے حد نروس لگ رہی تھی۔۔اسے دیکھتے ہی کئی سوال ایک ہی سانس میں پوچھ لیے تھے۔۔۔۔

ماہی تم۔۔۔۔تم بہت زیادہ پیاری لگ رہی ہو یار۔۔۔اتنی حسین کہ یار ر" میں حیران ہو گئی ہوں۔۔"مہیرہ کا چہرہ ایکدم سرخ سا ہوا تھا۔۔شیشے میں نظر آتے اپنے عکس کو پھر سے دیکھا۔۔۔۔سیاہ آنکھیں قاتل لگ رہی تھی۔۔۔۔اس پر رج کر روپ آیا تھا۔۔۔۔

اسے تیار رہنے کا سجنے سنورنے کا بہت شوق تھا۔۔۔۔اکر وہ اپنا شوق پورا بھی کرتی رہتی تھی رملہ کے گھر مگر آج۔۔آج اس پر الگ روپ آیا تھا۔۔۔۔

سچ میں نا۔۔۔"مگر وہ نروس ہو رہی تھی۔۔بار بار ایک ایک چیز کو" چھوتی۔۔دل تو جیسے رگ وپے میں دھڑک رہا تھا۔۔۔۔

سامر لالا تو گئے کام سے۔۔۔"آئینور بے ساختہ ہنستے ہوئے بولی تو اسکا چہرہ" مزید سرخ ہو گیا تھا۔۔۔

وہ۔۔وہ بھی آئے۔۔ہیں۔۔۔"وہ نجانے کیوں کیسے پوچھ بیٹھی مگر جلد ہی" زبان دانتوں تلے دبائی۔۔۔

کمرے میں مشترکہ۔۔۔"اووووو۔۔"کی آواز گھونجی تو وہ خجل ہو گئی تھی۔۔۔

وہہہہ۔۔"آئینور نے لمبا کیا۔۔آس پاس لڑکیاں جمع ہوتی اسے مزید" نروس کر رہی تھی۔۔۔

م۔۔میں۔۔سامر۔۔کہہ رہی تھی۔۔۔"اتنی لڑکیوں کو ساتھ گھورتا " دیکھ کر وہ بمشکل بولی تو آئینور نے بے ساختہ اسکا دائیں ہاتھ پکڑا تھا۔۔۔۔

اچھا تم سامر کہہ رہی تھی۔۔ ہمیں لگا تمہیں میر کہنا اور لکھنا زیادہ"
پسند۔۔۔۔

مگر مہیرہ نے ایکدم گھبرا کر ہاتھ واپس کھینچا تھا۔۔۔

تم نے کیوں دیکھا۔۔۔"وہ کافی خفگی سے بولی تھی۔۔۔۔"

میں تو بس جاننا چاہ رہی تھی کہ ایسا کیا ہے جو تم سیرت (مہندی لگانے والی)"
کو بتاتے ہوئے اتنا شرما رہی تھی۔۔۔"آئینور نے لہجہ ہنوز۔شریر تھا۔۔۔

تم۔۔تم مجھ پر۔۔ نظر رکھ رہی ہو۔۔۔"مہیرہ صدمے سے بولی۔۔باقی"
لڑکیاں ہنس رہی تھی۔۔۔

ظاہر سی بات ہے۔۔۔بھابھی ہو میری۔۔میرے اکلوتے۔۔۔معصوم لالا" جان کی بیوی۔۔اب نظر تو رکھوں گی نا۔۔۔۔"وہ اتراتے ہوئے بولی تو مہیرہ نے اسے گھورا تھا۔۔۔

البتہ دل اسکا شدت سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔۔افففف سامر۔۔۔۔۔!۔

اچھا بس کرو لڑکیوں۔۔۔دلہن کا بلاوا آگیا ہے۔۔۔۔"اندر آتے جویریہ" نے اونچی آواز میں کہا تو اسکا دل مزید دھڑکنے لگا۔۔۔وہ بے وجہ۔۔نروس ہوتے۔۔۔دوپٹہ کو تو کبھی۔۔۔چہرے کے دائیں بائیں گری لٹوں کو ٹھیک کر رہی تھی۔۔۔۔وہ اتنی نروس ہو رہی تھی کہ رونا آرہا تھا۔۔۔آئینور کو بے ساختہ اس پر پیار آیا۔۔۔

اچھا بس ماہی۔۔۔کچھ بھی نہیں ہے نیا۔۔۔سب وہیں ہیں اور تم۔۔تم" بالکل پرفیکٹ لگ رہی ہو۔۔۔بے عیب۔۔۔پریشان مت ہو۔۔۔" وہ اسے دلاسہ دیتے ہوئے بولی۔۔بیشک یہ لمحہ بھاری تھی۔۔۔۔

تبھی مہیرہ کی ماں اندر داخل ہوئی اور اسے دیکھتے نم آنکھوں سے مسکرادی تھی۔۔۔ارتسام بھی ان کے پیچھے آیا۔۔۔۔اور اب اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ انگلی پکڑ گاؤں کی کچی سڑکوں اس کے ساتھ گھومتی ضد کرتے کرتے۔۔۔ نجانے کب اتنی بڑی ہوگئی کہ انکی رہی ہی نہیں تھی۔۔۔۔

میری بیٹی۔۔۔۔ماشاءاللہ۔۔۔کسی کی نظر نا لگے۔۔۔" اسکے ماتھے کو" چومتی وہ بولی تو ارتسام کو بھی ہوش آیا تھا۔۔۔

وہ بھی اس کے پاس اکر۔۔اس کے سامنے دوزانو بیٹھا۔۔اور اس کے ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے۔۔باقی سب پیچھے ہو گئ تھی۔۔البتہ آئینور اس کے پاس ہی تھی۔۔۔ارتسام کو ایک نظر دیکھا بس۔۔۔رخ موڑے ان لڑکیوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

یہ تمہارا گھر ہے مہیرہ۔۔تم جب چاہو یہاں آسکتی ہو۔۔۔تمہیں کوئی بھی" مسئلہ ہو تو تم مجھے بتانا۔۔۔ہم سب پہلے بھی تمہارے ساتھ تھے اور ہمیشہ رہیں گے۔۔۔ٹھیک ہے نا۔۔۔پریشان ہونے کی بالکل ضرورت نہیں ہے۔۔۔ہم سب ہیں۔۔۔" وہ جانتا تھا کہ وہ کتنی نروس تھی۔۔۔جبھی کافی آرام سے بول رہا تھا۔۔۔۔مہیرہ نے نم آنکھوں کے سنگ سر ہلایا۔۔۔۔اس کو یا کسی کو بولنے کی ضرورت نہیں تھی۔۔وہ جانتی تھی اسکا باپ بھائی اور ماں ہمیشہ اسکے ساتھ ہوں گے۔۔وہ مطمئن تھی۔۔۔

اب رونامت۔۔۔ٹھیک ہے چلو اٹھو۔۔۔"اسکا ہاتھ لیے وہ اٹھا۔۔۔۔تو" مہیرہ بھی اٹھی تھی۔۔۔لہنگا اطراف میں گرا۔۔۔۔

تم آرام سے چلو۔۔۔بلکہ ارتسام بھائی۔۔آپ ساتھ آجائیں۔۔اب اسکا" لہنگا سنبھال لیتے ہیں۔۔۔"ایک لڑکی نے اگے ہوتے کہا تو وہ سر ہلاتے پیچھے ہوا تھا۔۔۔۔۔

دو لڑکیوں نے اسکا لہنگا سنبھالا۔۔۔اور دائیں بائیں آئینور اور اسکی ماں تھی۔۔۔۔۔

وہ سج دھج کر قدم اٹھاتی۔۔۔۔دھک دھک کرتے دل کے سنگ باہر نکلی تھی۔۔۔۔لڑکیوں کی ٹولی بھی اسکے ساتھ ہولی تھی۔۔۔۔۔

اسکا سارا سامان نیچے جا چکا تھا۔۔۔۔اب کمرہ ویران ہونے لگا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لان میں لا کر اسے سٹیج پر بیٹھا دیا گیا تھا۔۔۔۔سامر کی ماں نے کئی نوٹ اس پر سے وار دیے تھے۔۔۔ عورتیں لڑکیاں آتی۔۔۔اور ملتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔

کوئی دعائیں دیتی کوئی تعریف کرتی۔۔۔اسکا چہرہ کافی سرخ ہو رہا تھا۔۔۔ آئینور اس کے ساتھ ساتھ تھی۔۔۔ کبھی اسے چھیرتی تو کبھی دلاسہ دیتی۔۔۔۔وہ بہت خوش تھی۔۔۔۔

ارتسام کی وجہ سے وہ مہیرہ یا کسی دوسرے کے ساتھ تعلقات خراب نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔محبت اس نے کی تھی۔۔۔غلطی اس کی تھی۔۔وہ خود ہی سزا کاٹ رہی تھی۔۔۔۔

ارتسام سے دس قدم دور ہی رہی۔۔اب دوبارہ اپنی بے عزتی شاید برداشت نہیں کرتی اور وہ کوئی تماشا بھی نہیں چاہتی تھی۔۔۔کم۔از کم آج کے دن۔۔۔۔۔

میں تھک رہی ہوں۔۔۔"کچھ عورتیں کم ہوئی تو وہ قدرے جھک کر اس" کے کان میں بولی تھی۔۔سیاہ لٹیں اطراف میں جھول رہی تھی اور چہرہ کچھ زیادہ سرخ ہو رہا تھا۔۔۔آئینور نے اسے گھورا۔۔

بس کھانا لگنے والا ہے شاید۔۔۔پھر سب معروف ہو جائیں گے۔۔۔۔"""

اس نے دور دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ مہیرہ چپ ہو گئی۔۔۔۔۔دو گھنٹے ایک ہی پوزیشن میں بیٹھ بیٹھ کر اسکی کمر اکڑ چکی تھی۔۔۔۔

کچھ دیر بعد کھانا کھلا۔۔۔۔ان کے سامنے بھی میز رکھتے کھانا لگایا گیا تھا۔۔۔

بوفے سسٹم تھا ہر کوئی اپنا کھانا لیتے۔۔۔کوئی بیٹھا تو کوئی کھڑے کھا رہا تھا۔۔۔۔۔

حویلی میں ایک بار پھر سے گاڑیاں تیار کھڑی تھی۔۔۔

سفید کاٹن کی شلوار قمیض پر کچھ بل تھے اور ماتھے پہ بھی۔۔۔اسکا موڈ کچھ خراب لگتا تھا۔۔۔۔

وہ نجانے کن سوچوں میں تھا۔۔۔شاید اسے لگ رہا تھا کہ سب حازم نے کروایا تھا۔۔اس کے بندے تھے۔۔وہ مہیرہ کو کڈنیپ کروانا چاہتا تھا۔۔ یہی سوچ اسے پریشان کر رہی تھی۔۔۔۔حالانکہ اسے حازم تو کیا۔۔کسی کا بھی ڈر نہیں تھا۔۔۔۔

مگر وہ بدمزگی نہیں چاہتا تھا۔۔وہ نئی زندگی کی شروعات سکون سے کرنا چاہتا تھا۔۔۔

کیا سوچ رہا ہے۔۔۔چل اب پریشان نا ہو۔۔۔۔اور بیٹھ جا۔۔۔نکلنا بھی" ہے۔۔۔۔"شہریار نے اسے دیکھتے ہوئے کہا تو وہ چونکا تھا۔۔۔

تین چار لڑکے اور بھی ساتھ جا رہے تھے۔۔جو قریبی دوست تھے۔۔۔باقی گارڈز کی گاڑیاں تھی۔۔۔

ہمممم۔۔۔"سیاہ آنکھوں پر سیاہ گاگلز لگاتے۔۔۔۔وہ دوسری گاڑی میں بیٹھ" گیا۔۔شہریار اس کے ساتھ ہی بیٹھا تھا۔۔۔

ایک کے بعد ایک۔۔۔۔

حویلی سے گاڑیاں رواں دواں ہوئی تھی۔۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

ارتسام اس کے سر پر قرآن کا سایہ کیے۔۔۔اس کے دو قدم پیچھے چل رہا تھا۔۔۔۔آس پاس لڑکے لڑکیاں عورتوں کو کافہ رش تھا۔۔۔۔

درمیان میں سے وہ لوگ چل رہے تھے۔۔۔۔۔

درمیان میں مہیرہ اور ماں آئینور۔۔۔باپ تھے۔۔۔۔۔

اسکی سیاہ آنکھیں نم ہو رہی تھی۔۔۔قدم من من کے ہو رہے تھے اور دل۔۔۔شدت سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔

دروازے کے پاس پہنچ کر۔۔وہ اپنی ماں کے گلے لگ کر بالآخر رو دی تھی۔۔۔۔اسکا دل بھرا ہوا تھا۔۔۔اسحاق خان نے اسے سینے سے لگاتے اس کے سر چوما تھا۔۔۔۔

ارتسام نے گلے لگاتے اسے دلاسہ دیا تھا۔۔۔۔

وہ ماں باپ اور دعاؤں کی سنگت میں گاڑی میں بیٹھی۔۔۔دل یوں تھا کہ بند ہو جائے گا۔۔۔۔یہ لمحہ اس پر بھاری تھا۔۔۔۔

ماں نے پھر سے اسکا ماتھا چوما اور ہزاروں دعائیں اسے دی تھی۔۔۔۔

آگے پیچھے گاڑیوں میں باراتی واپس بیٹھ رہے تھے۔۔۔کوئی فائرنگ کر رہا تھا تو کوئی نم آنکھوں سے مسکرا رہا تھا۔۔۔۔

آئینور اس کے ساتھ ہی بیٹھی تھی۔۔مدھم آواز میں اسے دلاسہ دیتے۔۔۔۔

اسکی ماں دوسری گاڑی میں بیٹھی۔۔۔۔۔

گاڑیوں کے دروازے بند ہونے کی آواز۔۔۔

اور پھر گاڑیاں چل دی تھی اس گھر سے۔۔۔۔

وہ لوگ اسے رخصت کر کے اب دروازے پر کھڑے۔۔گاڑیوں کو دور جاتا دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

مدھم سے ساز کی دھن ہنوز قائم تھی۔۔۔۔۔

حویلی میں گاڑیاں پہنچی تو اتنی شدید فائرنگ ہوئی کہ گاڑی سے نکلتی مہیرہ گھبرا گئی تھی۔۔اس کی سوچ سے زیادہ رش تھا یہاں۔۔۔۔۔

ابھی تواور بھی امتحان باقی ہیں میری جان۔۔۔"آئینور نے سرگوشی کی تووہ" چونک کراسکی طرف مڑی تھی۔۔۔۔۔

رکومت چلو۔۔۔"اسے گھورتے ہوئے کہتے۔۔وہ اس کا بازو پکڑے اندر" داخل ہورہی تھی۔۔۔دائیں بائیں کھڑی لڑکیاں پھولوں کی برسات کررہی تھی ان پر۔۔۔

اسکی ہتھیلیاں شدید نم ہورہی تھی اوردل شدت سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔

سج دھج کے قدم رکھتی۔۔۔۔وہ حویلی کے اندرونی حصے میں اگئی۔۔۔۔۔ جہاں اسے بیٹھادیا گیا تھا۔۔۔۔جہاں کچھ رسمیں ہونی تھی۔۔۔۔

دوسری جانب وہ بھی اب قدرے نرم مسکراہٹ لبوں پہ سجائے۔۔۔مہیرہ کے گھر بیٹھا۔۔۔ان سب سے باتیں کر رہا تھا۔۔چونکہ مہیرہ کی کوئی بہن تو تھی نہیں جبھی اسکی کزنیں ہی رسمیں کر رہی تھی۔۔۔

اور وہ۔مدھم مسکراہٹ کے سنگ سب دیکھ کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

رات جب گہری ہوتی گئی۔۔۔لوگوں کا رش کم ہوتا گیا تو ماں بیگم کو بھی اس پر ترس آ ہی گیا تھا۔۔۔۔

آئینور اور کچھ لڑکیوں کے ساتھ وہ اسے سامر کے کمرے میں پہنچا چکی تھی۔۔۔۔

کمرہ پھولوں سے کافی زیادہ سجایا گیا تھا۔۔۔ڈریسنگ ٹیبل سائیڈ ٹیبل اور بھی کر جگہ کینڈلز جل بجھ رہی تھی۔۔

وہ بیڈ کے وسط میں۔۔لہنگا پھیلائے۔۔۔ تھکی تھکی سی بیٹھی۔۔ان لڑکیوں کی باتیں سن رہی تھی۔۔۔رات کے دس بج رہے تھے ناتو اس نے سامر کو دیکھا۔۔ناہی کوئی اسے دو پل سکون سے آنکھیں بند کرنے دے رہا تھا۔۔۔

کچھ تھکن تھی کچھ خوفزدہ سی۔۔۔۔

اچھا بس اب۔۔۔چلو شاباش اب کمرے سے نکلو۔۔اسے آرام کرنے دو۔۔۔لالا بھی آتے ہوں گے۔۔"آئینور نے ایکدم اٹھتے ہوئے کہا تو لڑکیوں نے منہ بسورا تھا جبکہ مہیرہ نے سکھ کا سانس لیا۔۔۔

لڑکیاں ایک ایک کر کے کمرے سے نکل رہی تھی۔۔۔۔۔۔ مہیرہ کو لگا جیسے کچھ سکون ملا تھا۔۔۔

اچھا ماہی۔۔ تم پریشان مت ہو۔۔۔ کھانا کھا لیا ہے مگر کوئی بھی چیز چاہیئے" ہوئی تو بتانا۔۔ اور لالا بس آتے ہی ہوں گے۔۔۔ پریشان مت ہونا ٹھیک ہے نا۔۔۔" وہ نرمی سے کہہ رہی تھی۔۔۔

مہیرہ فقط سر ہلا سکی۔۔۔۔ جالی دال دوپٹہ کمر پر جھول رہا تھا۔۔۔ کلائیں میں آئینور نے تازہ گجرے پہنا دیے تھے۔۔۔۔ وہ دلکش سی لڑکی اس کمرے کے حسن کو مزید بڑھا چکی تھی۔۔۔۔۔۔

آئینور مسکرا کر باہر نکل گئی تو مہیرہ نے سر بیڈ کی پشت سے لگاتے۔۔۔۔ سکون کا سانس لیا تھا۔۔ مگر سکون کہاں تھا۔۔دل شدت سے دھڑک رہا تھا۔۔ابھی تو سامر کا سامنا بھی کرنا تھا۔۔وہی سب سے مشکل تھا۔۔۔۔

اس نے کمرے میں نگاہیں دھرائی تو دل ایک بار پھر شدت سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔

وہ گرے کوٹ کو ہاتھ میں پکڑے۔۔ قمیض کے بازو کہنیوں تک فولڈ کیے۔۔۔اسکے بال ماتھے پہ بکھرے ہوئے تھے۔۔پورا دن گن چکر بنا رہا۔۔ اس کی شادی تھی اور ایک منٹ بھی اسے دیکھنا نصیب نا ہوا۔۔۔۔

اب رات کے بارہ بج رہے تھے جب وہ تھکا تھکا مگر مسرور سا کمرے میں آیا۔۔۔کمرے کا دروازہ کھولا تو پھولوں اور پرفیوم کی تیز خوشبو نے اس کا استقبال کیا تھا۔۔۔دل تھا کہ کانوں میں شدت سے گھونجنے لگا تھا۔۔۔۔

چوریوں کی چھن چھن۔۔۔اسکا دل کی تاروں کو چھو رہی تھی۔۔۔آنکھیں بند کرتے۔۔اس نے کھولی اور پھر نظر کمرے میں دہرائی۔۔۔۔

دل روانی سے دھڑکنے لگا تھا اسے دیکھتے ہی۔۔۔۔۔ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی۔۔۔۔وہ حسین لڑکی۔۔۔۔ تھکن زدہ سی۔۔۔کلائیوں سے چوریاں اتار رہی تھی۔۔۔لہنگا پھیلا ہوا تھا اور جالی دار دوپٹہ کمر سے ہوتا۔۔۔ نیچے گر رہا تھا۔۔۔۔۔

شاید اس نے دیکھا نہیں تھا۔۔۔سامر نے گہرا سانس لیتے۔۔۔دروازہ لاک کیا۔۔۔اور کوٹ صوفے پر اچھالا تھا۔۔۔۔

وہ لڑکی بھی ایکدم چونکی۔۔۔اور تیزی سے مڑتے۔۔اب اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔سامر تو شل ہو گیا۔۔۔اسکا دل بھی جیسے دھڑکنے سے انکاری ہوا تھا۔۔۔۔۔

کمرے میں عجب گھٹن بڑھ گئی تھی۔۔۔۔۔
فسوں کچھ یوں بکھرا کہ چند لمحے وہ ایک دوسرے کو دیکھتے رہے تھے۔۔۔
کسی طلسم کی زیر اثر۔۔۔

وہ جواب تھک کر اٹھی تھی۔۔ایکدم اسے سامنے دیکھ کر گھبرا گئی۔۔دل مدھم رفتار میں چلنے لگا۔۔ہتھیلیاں نم ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

اسکی پلکیں جھکی تو سامر بھی ہوش کی دنیا میں آیا۔۔اور بھاری مظبوط قدم اٹھاتے۔۔اس کے پاس آتے جارہا تھا اور مہیرہ۔۔۔۔۔

وہ پیچھے ہوتے جارہی تھی۔۔۔۔

یہاں تک کے وہ اسکے انتہائی قریب پہنچ آیا۔۔۔۔

یہاں تک کہ وہ ڈرسنگ ٹیبل سے پن ہو گئی تھی۔۔۔۔

پلکیں جھکی ہوئی تھی۔۔۔

جبکہ سامر اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

وہ حسین تھی وہ جانتا تھا مگر اس وقت۔۔

اسکے چاروں شانے چت کر چکی تھی۔۔۔۔

انتظار نہیں ہو سکا۔۔۔"اسکی بھاری آواز سرگوشی نما سی۔۔۔مہیرہ کو" اپنے کان کے بہت پاس معلوم ہوئی۔۔۔مہندی سے سجا اسکا ہاتھ بے ساختہ سامر کے سینے پہ گیا۔۔۔

ہمممم۔۔۔"وہ جواب چاہ رہا تھا۔۔دائیں دائیں جانب شیشے پر تھا اور نگاہیں" اسکے چہرے پر۔۔۔خمار کے باعث آنکھیں سرخ پڑ چکی تھی۔۔۔

۔۔۔۔کیا۔۔۔تھا۔۔۔"اسکے قرب میں وہ بمشکل بول پائی۔۔۔۔سامر کی" نگاہیں لبوں پہ آ ٹھہری۔۔۔

اتنا تھوڑا۔۔۔مجھ سے تو تم نے مہینوں کروایا۔۔۔ہمم۔۔۔"دوسرا" ہاتھ اسکی کمر پر رکھتے بے ساختہ اسکے مرمریں وجود کو اپنے پاس کھینچا تو وہ شدت سے بوکھلا گئی تھی۔۔۔

س۔۔سامر۔۔۔"اس نے روکنا چاہا۔۔۔اسکا دل جیسے بند ہو رہا تھا۔۔۔"
سامر نے ہونٹ اس کے گال پر رکھتے۔۔اسے بولنے سے روکا تھا۔۔۔۔۔

خاموش۔۔۔۔۔۔بولنا مت۔۔۔"سرگوشی سی آواز۔۔۔اسکی دھڑکنیں"
روکنا چاہ رہی تھی۔۔۔وہ اسکے ہاتھوں کے بے باک لمس پر تڑپی۔۔۔ہاتھ
بے ساختہ اسکے ہاتھ پر رکھتے اسے دیکھا تھا۔۔نگاہوں سے التجا تھی۔۔۔۔

سامر مغرور سا ہنسا۔۔۔اور اس کے ساتھ کو اسی کی کمر پر پن کر دیا۔۔۔۔

تم تو بہت اڑ رہی تھی نا۔۔۔مہیرہ۔۔۔میری جان۔۔۔کیا ہوا۔۔۔ہمم" "
اس کے لب گالوں سے ہوتے لبوں تک اتے کہ وہ چہرہ موڑتی گہرے سانس

لینے لگی تھی۔۔۔ تنفس بگڑ گیا تھا۔۔۔۔یوں لگ رہا تھا کہ کسی طلسم نے اسکے ہاتھ پاؤں باندھ دیے تھے۔۔وہ مزاحمت نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔۔

سامر کو غصہ نہیں آیا۔۔۔"تمہیں میں نے کہا تھا۔۔۔۔۔جتنا بھی بھاگ لو۔۔۔ مجھ تک آنا ہی ہو گا۔۔۔دیکھو نا۔۔۔اب کون بچائے گا تمہیں۔۔۔ ہاں۔۔۔۔اب کیا کرو گی۔۔۔۔"مغرور بے باک سے لہجے میں کہتے۔۔۔ تھوڑی سے پکڑتے چہرہ اپنی طرف کرتے وہ سرگوشی میں ہی بول رہا تھا۔۔۔۔

آوازیں اتنی کم تھی کہ کمرے کی در و دیوار کوشش کے باوجود کچھ بھی سن نہیں پا رہے تھے۔۔۔۔۔

کینڈلز جھلتی بجھلتی۔۔۔کمرے کے ماحول کو رومانی بنا کر پیش کر رہی تھی۔۔۔۔سفید بیڈ شیٹ پر سرخ گلاب انہیں تکنے کی کوشش میں تھے۔۔۔

مگر سامر اس پر چھایا ہوا تھا۔۔یوں کہ کوئی چیز اسے نہیں دیکھ پا رہی تھی۔۔۔سوائے اس کے

اسکی بھاری سانسوں کی آواز البتہ سن رہے تھے۔۔۔۔۔

مہیرہ نے لب کاٹے۔۔۔آنکھیں نم ہونے لگی تو سامر نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

تمہاری معصوم ادائیں تمہیں مجھ سے بچانے کے بجائے۔۔میرے مزید" قریب لائیں گی۔۔۔ایسی کوشش مت کرنا۔۔۔۔رونا تو بالکل بھی نہیں۔۔۔۔بالکل بھی نہیں۔۔۔"اسکا لہجہ نرم سا ہوا۔۔۔مہیرہ نے اسے دیکھا تھا۔۔۔

مج۔۔مجھے نیند۔۔۔۔آرہی ہے۔۔۔"اس نے کہہ ہی دیا۔۔اسے مان" تھا۔۔وہ اس پر غصہ نہیں کرے گا۔۔بالکل بھی نہیں۔۔۔۔سامر نے اسے دیکھا۔۔۔

پھر ہاتھ اس کے بالوں میں الجھاتے۔۔۔اور دوپٹہ کو گرادیا تھا۔۔۔

نیند بھی پوری کرنا۔۔۔۔مگر فالحال تو نہیں۔۔۔۔"کوئی غصہ کوئی سرد " مہری نہیں تھی۔۔وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ خوفزدہ ہو اس سے۔۔۔۔۔

میں تھک گئی ہوں۔۔۔۔"اسکو بال بھی کھولتے دیکھ کر پھر سے بولی۔۔۔" حقیقت میں وہ خوفزدہ تھی۔۔۔

میں ہوں نا۔۔۔ایسے کیسے تھک گئی۔۔۔۔ تھکن اتر جائے گی۔۔۔"اسکا" انداز بہلاتا ہوا تھا۔۔ مگر آواز ہنوز سرگوشی جتنی ہی تھی۔۔۔۔

" س۔سامر۔۔۔"

ہمم۔۔۔"وہ خمار اور جزبات کی گہری کھائی میں ڈوبا ہوا تھا۔۔۔"

آپ۔۔۔آپ نے۔۔۔۔اپنا نام نہیں ڈھونڈا۔۔"وہ اسکا دھیان ہٹانا چاہ" رہی تھی۔۔

ابھی لکھا کب ہے۔۔۔۔"اسکی آواز کچھ مزید بھاری ہوئی۔۔۔۔۔"

لکھا ہے نا۔۔۔"وہ کہنا چاہ رہی تھی۔۔۔"

میں نے تو نہیں لکھا۔نا ابھی۔۔۔۔۔"بوجھل لہجے میں کہتا یکدم جھکا اور" اسکے وجود کو اپنے بازوں میں بھر چکا تھا۔۔۔

سامر۔۔۔۔"اس نے بوکھلا کر پکارا اور گھبرا کر اسکے گرد بازوں باندھے" تھے۔۔۔۔

نیچے اتاریں۔۔سامر نیچے۔۔۔۔"

سامر نے اسے بیڈ پر گرایا یوں کہ پھول اچھلتے اس کے اوپر آئے اور وہ اسے صدمے سے دیکھ رہی تھی۔۔سیاہ بال اطراف میں پھیلے ہوئے تھے اور سفید چادر پر اسکا لہنگا بکھرا ہوا تھا۔۔۔سامر نے مخمور نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔۔

آ۔۔آپ۔۔مجھے۔۔یوں اٹھا کر۔۔۔ نہیں پھینک سکتے ہیں سامر۔۔وہ" شدید بوکھلائی ہوئی تھی۔سامر نے اسکی دائیں جانب ہاتھ رکھا۔۔۔۔

اب تو پھینک دیانا۔۔۔" بے باک نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا تو " مہیرہ نے چہرہ مزید پیچھے کیا تھا۔۔وہ پوری طرح اس پر حاوی تھا۔۔ مہیرہ کے دل کی دھڑکنیں جیسے رک رک کر چلنے لگی۔۔۔۔۔۔۔ گردن پسینے سے نم ہو چکی تھی۔۔وہ۔پر خوف نگاہوں سے وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی

مجھے چینج۔۔۔کرنا۔۔۔ہے۔۔۔۔"اسکی دلیل بہت کمزور تھی۔۔۔۔" سامر اسکے ساتھ بیڈ پر بیٹھا۔۔۔البتہ نگاہیں اسی پر تھی

وہ بھی ہو جائے گا۔۔۔۔فکر کیوں کرتی ہو۔۔"اسکی حالت اسے مزادے " رہی تھی۔۔مہیرہ نے حلق تر کرتے۔۔۔کوئی اور راہ فرار سوچنی چاہی۔۔۔ مگر۔۔۔سامر نے دائیاں بازو اس پر سے گزارتے۔۔۔۔بیڈ پر رکھا۔۔۔۔

وہ بوکھلاتے ہوئے پیچھے گر گئی تھی۔۔پھول پھر سے اچھلے۔۔۔خوشبو تیزی سے بکھری تھی اطراف میں کسی طلسم کی طرح۔۔۔

اور کوئی بہانا۔۔۔۔"اسک لہجہ جتاتا ہوا تھا۔۔۔نگاہیں فدا ہو جانے والی " نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

اسکی گردن سے گلاب کی پتی ہٹائی۔۔انگلیوں کا لمس گردن پہ محسوس کرتے۔۔اسکی دھڑکنیں مدھم ہونے لگی تھی۔۔۔۔سینے میں الجھنے لگی تھی۔۔۔۔۔

نہیں بچانا۔۔"آواز کافی قریب ہو گئی۔۔۔وہ آنکھیں بند کر گئی۔۔۔۔"

یہی کہا تھا۔۔۔آخر میں۔۔۔۔۔یہیں آنا ہو گا۔۔۔۔کیونکہ اس کے"
علاوہ کوئی دوسرا رستہ نہیں ہے۔۔ناہو گا۔۔۔۔۔"لب اب کنپٹی کو چھو رہے تھے۔۔۔مہیرہ نے آنکھیں اور زور سے بند کر لی تھی۔۔تنفس بگڑا ہوا تھا۔۔۔سامر نے دلکشی سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

اور پھر آنکھوں میں خمار رقص کرنے لگا تھا۔۔۔
فسوں بکھرنے لگا تھا۔۔
کسی طلسم نے ان دونوں کو اپنے حصار میں قید کر لیا۔۔۔۔

موم بتیاں ہنوز جل تھل رہی تھی۔۔۔۔

رقص کر رہی تھی۔۔۔۔

پھولوں کی خوشبو بکھری ہوئی تھی۔۔۔

گجرے اور دوپٹہ نیچے گرا ہوا تھا۔۔۔۔

سرخ چوریاں بکھری ہوئی تھی۔۔۔۔۔

سقراط کے پینے سے۔۔۔۔۔کیا مجھ پہ عیاں ہوتا

خود زہر پیا میں نے۔۔۔۔۔تب اس کا اثر جانا

تم جب بھی نظر آئے۔۔۔۔۔ہم تم کو پکاریں گے

.چاہو تو ٹھہر جانا۔۔۔۔چاہو تو گزر جانا

سورج کی مدھم کرنیں۔۔۔بھاری پردوں سے عیاں ہوتی۔۔کمرے کو روشن کر رہی تھی۔۔۔۔۔

ایسے میں اس نے بے ساختہ کروٹ بدلی مگر پھر ایکدم رک گیا۔۔۔۔نگاہیں اس پری پیکر پر کچھ یوں جمی کہ وہ اسے دیکھنے لگا تھا۔۔۔۔

جو اس سے تھوڑا سا فاصلہ بنائے۔۔۔دونوں ہاتھوں کا تکیہ بنائے چہرے کے نیچے رکھے سو رہی تھی۔۔۔۔سیاہ لٹیں چہرے و گردن پہ لپٹی ہوئی تھی۔۔۔

سامر میر اسے دیکھتا رہ گیا۔۔کتنی معصومیت تھی اس کے چہرے پر۔۔۔۔۔یکدم سے گزری رات کے منظر اسکی سیاہ آنکھوں کے سامنے آئے تو آنکھیں خمار کے باعث سرخ پڑ گئی تھی۔۔۔۔

اس نے بے ساختہ جھک کر اسکے گلابی پڑتے گال پر لب رکھے۔۔۔۔ مگر پھر ایکدم چونکا تھا۔۔۔۔

بخار کی حدت سے چہرہ سرخ اور تپش زدہ تھا۔۔۔۔ہاں مگر ہلکا پھلکا بخار تھا۔۔۔

ایسی بھی اب کیا نزاکت۔۔۔" خفگی سے بڑبڑاتے پھر سے گال چھوتا اٹھ گیا" تھا۔۔اسے صبح جلدی اٹھنے کی ہی عادت تھی۔۔ مگر مہیرہ کو اس نے سونے دیا۔۔۔۔۔

خود کو فریش ہونے چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

ماں۔۔۔مہیرہ نہیں جاگی۔۔۔۔"آئینور نے باہر سے ہی کچن میں جھانکتے " ہوئے پوچھا مگر جواب سامر کی طرف سے آیا تھا۔۔۔

وہ بلیک شرٹ اور ٹراؤزر میں۔۔۔پانی کی بوتل کے کر یقیناً جم میں جا رہا تھا۔۔۔۔

" نہیں۔۔۔اسے تھوڑی دیر سونے دو۔۔بخار ہے اسے تھوڑا۔۔۔"

بخار۔۔۔۔اسے حیرت ہوئی۔۔۔۔"

ہاں۔۔۔۔آرام کرنے دو تھوڑی دیر۔۔اٹھ جائے گی۔۔۔"نرمی سے " کہتے وہ باہر نکل گیا جبکہ آئینور زرا پریشان سی دیکھ رہی تھی۔۔۔

پلکوں میں لرزش ہوئی اور ماتھے پر بل پڑے تھے۔۔۔اس نے کروٹ بدلی۔۔۔زراسی آنکھیں کھلی تو سامنے پردوں سے آتی دھوپ پر نظر پڑی۔۔۔۔۔

چند لمحے تو وہ اسی دھوپ کو دیکھتی رہی مگر پھر اچانک جیسے کچھ یاد آیا۔۔۔بلکہ سب کچھ یاد آیا تو پل میں چہرہ شدید سرخ ہوا تھا۔۔۔۔

اس نے لب کاٹتے دھیرے سے نگاہیں فانوس پر جمائی۔۔۔دل اب رگ رگ میں دھڑک رہا تھا۔۔۔

گزری رات کے پل۔۔۔۔اسکی دھڑکنیں بڑھا چکے تھے۔۔۔۔۔سامر بیڈ پر نہیں تھا۔۔شکر تھا۔۔وہ ابھی اسکا سامنا کرنا، بھی نہیں چاہتی تھی۔۔۔

رگ وپے میں ہلکا سا درد تھا۔۔۔جو وہ اس وقت محسوس نہیں کر رہی تھی۔۔۔کمرے میں بہت تیز خوشبو تھی گلاب کے پھولوں کی کی۔۔۔۔

مہیرہ نے کمفرٹر کو ہاتھ سے تھامتے۔۔۔دائیں بائیں دیکھا۔۔۔۔بیڈ کی سفید چادر پر اب بھی کافی گلاب کی پتیاں تھی اور بائیں جانب۔۔۔۔سائیڈ ٹیبل پر تازہ تین گلاب پڑے تھے۔۔۔۔۔

مہیرہ نے ہاتھ بڑھا کر انہیں تھاما تو پانی کے چند قطرے چہرے پر گرے تھے۔۔۔۔۔

لمبی ٹہنیوں والے گلاب۔۔۔سفید، ہلکا گلابی اور تیسرا گہرا سرخ اتنا گہرا کہ سیاہی کا گمان ہوتا تھا اس پر۔۔۔۔

مہیرہ نے آنکھیں بند کرتے انکی خوشبو سانسوں میں اتاری۔۔۔۔۔چہرے پر شرمگین،، معصومیت بھری مسکراہٹ تھی۔۔۔۔مگر یکدم مسکراہٹ تھم گئی۔۔۔اب صرف گلاب کی خوشبو نہیں تھی۔۔۔۔

گہری مردانہ خوشبو۔۔وہ جسے وہ پہچان گئی تھی۔۔۔۔

اسکا دم دھک دھک کرنے لگا۔۔۔۔

آنکھیں اس نے زور سے بند کی۔۔۔

چہرے پر گلاب کے ان رنگوں سے زیادہ رنگین رنگ بکھرے تھے۔۔۔۔

تم غضب ہو۔۔۔۔۔"بھاری سرگوشی۔۔۔۔کانوں کے انتہائی پاس سنائی" دی تو گلاب کی ٹہنیوں پر گرفت سخت ہوئی۔۔۔۔۔اور پتیاں تھوڑی کے خم کو چھپا چکی تھی۔۔۔۔۔

سامر کی آنکھوں میں خمار بڑھتا گیا۔۔اتنا کہ آنکھوں میں سرخی چھا گئی۔۔ اس نے جھک کر ان گالوں پر شدت سے لب رکھے۔۔۔۔

می۔۔میر۔۔۔۔۔"اس نے بے ساختہ پکارا۔۔۔ہاتھ اس کے کشادہ سینے" پہ رکھا۔۔۔۔آنکھیں کھل گئی۔۔۔۔سامر دیکھتا رہ گیا تھا۔۔۔۔ایسی کئی پکاروں نے اسے شپ بھر پکارا۔۔۔۔اسکا دل شدت سے دھڑک گیا۔۔

ہمممم۔۔۔۔"گلاب کے پھولوں کو اس کے ہاتھ سے لیتے۔۔۔اس کے" چہرے پر پھیرا تو وہ بوکھلا گئی تھی۔۔۔

سامر۔۔اٹھنے دیں۔۔۔۔اتنی دیر ہو گئی ہے۔۔۔۔"اسکی آواز دھیمی" تھی۔۔پلکیں جھکی ہوئی تھی۔۔۔۔سامر نے دوسرا بازو اس کے اوپر سے گزار کر دوسری جانب بیڈ پر رکھا ہوا تھا۔۔۔۔۔

سیاہ بال ماتھے پہ بکھرے ہوئے تھے۔۔۔وہ شاید جم سے ابھی ہی لوٹا تھا۔۔۔۔۔رنگت سرخ ہو رہی تھی۔۔۔مہیرہ زیادہ دیر دیکھ نہیں سکی تو نگاہیں اسکے گلے کی ہڈی پر جما دی۔۔۔

نئی زندگی۔۔۔۔مبارک۔۔۔۔اب تم پر میرا نام لکھا جا چکا ہے۔۔۔اب" تم صرف میری ہو گئی ہو۔۔۔صرف میری۔۔۔۔" لہجے میں عجب جنونیت لیے۔۔اس نے لبوں پہ گلاب رکھے وہ وہ بوکھلا کر بیڈ چکی تھی۔۔۔۔بکھرا تنفس بکھرے بال۔۔۔۔اور سرخ رنگت۔۔۔۔

ک۔۔کیا باتیں کر رہے ہیں۔۔۔۔مجھے اٹھنے دیں۔۔۔"اسکا لہجہ روٹھا" روٹھا سا تھا۔۔اسے ایک پل کو بھی نہیں دیکھا۔۔۔۔اور سامر نے اس کے علاوہ۔۔۔۔گلاب کے پھول اسکی گود میں رکھ دیے۔۔اور خود اسے دیکھنے لگا تھا۔۔۔۔

ااس کے سنگ ہر پل کو سوچنا کہ وہ حسین ترین تھا۔۔اس سے زیادہ کچھ حسین نہیں ہو سکتا تھا مگر وہ اسے ہمیشہ غلط ثابت کر دیتی تھی۔۔۔۔

سامر۔۔۔۔"اسکی گہری نگاہوں سے گھبراتے۔۔اسے پکارا تو وہ ہوش " میں آیا۔۔۔۔

تمہیں بخار ہے تھوڑا۔۔۔"وہ سنجیدہ سا زرا آتے ہوتے اسکی پیشانی پر ہاتھ " " رکھتے بولا۔۔۔۔"اتنی بھی نازک مزاجی اچھی نہیں ہوتی۔۔۔

مہیرہ نے اسے گھورا۔۔۔وہ نازک مزاج تھی یا وہ ضرورت سے زیادہ شدت پسند۔۔وہ کہہ نہیں سکی۔۔۔

اب آنکھیں مت دیکھاؤ۔۔۔اور شاباش اٹھو۔۔۔تیار ہو جاؤ۔۔۔" ناشتہ کر کے دوائی لو۔۔۔ایسی بیکار بیوی کا کیا کرنا ہے میں نے۔۔۔" وہ اٹھ کھڑا ہوا۔۔ مہیرہ اسے حیرت سے دیکھنے لگی۔۔۔۔

کبھی وہ اتنی محبت جتاتا کہ لگتا تھا کہ اس پر سارا جہاں وار دے گا اور کبھی یوں لگتا ہے اسے کوئی فرق ہی نہیں پڑتا تھا۔۔۔۔

اب بیکار ہی بولیں گے۔۔۔۔"خفگی سے کہتی۔۔۔گلاب کے پھولوں کو"
واپس اسی جگہ رکھتے بیڈ سے اتر گئی۔۔جبکہ سامر اب اس کے بیگز کو دیکھ رہا
تھا۔۔۔

پورے خاندان کا سامان لے آئی ہو کیا۔۔۔"اسنے ابھی دیکھا تھا۔۔۔۔"

آپکا کیا پتا۔۔۔۔لے کر کچھ دیں نا دیں۔۔۔۔اسی لیے۔۔۔۔"اس نے"
کندھے اچکائے۔۔۔۔سامر اسکی پشت کو گھورتا رہا جو اب واڈروب کے
سامنے کھڑی کپڑوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔بکھری سی حالت۔۔لاپرواہ سا
وجود۔۔۔اسکا سارا دھیان یوں اس پر گیا کہ باقی کچھ نظر نہیں آیا پھر۔۔

اتنے بھاری کپ۔۔۔۔۔۔۔۔سامر۔۔۔کیا۔۔۔۔۔۔"

یوں اچھی لگ رہی ہو۔۔۔۔ حسین۔۔۔۔۔ہاٹ۔۔۔اور۔۔ "

س۔۔۔۔۔اسکے اپنے حصار میں لیتے۔۔۔ تھوڑی اسکی گردن پہ رکھتے۔۔وہ بے باک لہجے میں بولا۔۔۔تو مہیرہ بوکھلا گئی۔۔۔جلدی میں وہ بھول گئی تھی اپنی حالت۔۔۔اب تو سامر اسے یوں جکڑ چکا تھا کہ وہ ہل بھی نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔۔چہرہ شدید سرخ ہو گیا تھا۔۔۔۔سامر نے ہاتھ اسکے پیٹ پر باندھے ہوئے تھے۔۔۔

ہر۔۔ہر وقت کیا۔۔۔سوجھی رہتی ہے۔۔۔دور ہٹیں۔۔۔"اسکی زبان" لر کھڑا گئی۔۔اسکے بے باک ہاتھوں کی حرکت پر اس نے بوکھلا کر ہاتھ اسکے ہاتھوں پر رکھا۔۔دل جیسے کانوں میں دھڑکنے لگا تھا۔۔۔۔

تم بالکل بھی معصوم نہیں ہو۔۔۔۔تم فریبی ہو۔۔۔۔تم شاطر ہو۔" بہت۔۔۔۔تم جانتی ہو کہ تم کیسے مجھ سے جیت سکتی ہو۔۔۔۔تم جانتی ہو کہ

مجھے کیسے ہرانا ہے۔۔۔۔"دھیرے دھیرے ہلتے لب اسکی گردن کو چھو رہے تھے۔۔۔۔لہجے میں خمار تھا۔۔۔۔بھاری سرگوشی نما آواز۔۔۔مہیرہ نے گھبرا کر اسکی جانب رخ موڑنا چاہا۔۔۔مگر سامر نے اس نے پہلے وہ شدت پسندی سے اسے واڈروب سے پن کیا۔۔۔کچھ یوں کہ چند چیزیں باہر گری تھی۔۔۔

مہیرہ نے اسے روکنا چاہا مگر وہ اسکی گردن پہ لب رکھے۔۔۔دونوں ہاتھوں کو اسکی کمر سے لگا گیا تھا۔۔۔۔

کیا کر رہیں۔۔۔۔"

مگر۔۔۔میری جان۔۔۔۔اسکا لہجہ سرد ہوا۔۔ایک ہاتھ اسکے بالوں میں " الجھاتے اسکا سر اوپر کیا۔۔۔۔ مہیرہ سانس بھی جیسے روک چکی تھی۔۔۔۔ اسکی قریب میں سانس لینا بھی محال ہوتا تھا۔۔۔۔

وہ سامر کو خوفزدہ نگاہوں سے دیکھنے لگی۔۔جسکا چہرہ اسکے چہرے کے کافی قریب تھا۔۔۔

تمہارے حسن میں۔۔میں۔۔بہک نہیں سکتا۔۔ہار نہیں سکتا" ہوں۔۔۔۔تم کچھ بھی کر لو۔۔۔۔کیسے بھی کر لو۔۔۔مجھے قابو نہیں کر سکتی ہو۔۔۔۔" وہ اس سے زیادہ خود کو یقین دلاتے ہوئے بولا۔۔۔

مہیرہ چند لمحے اسے دیکھتی رہی۔۔۔اور وہ اسے۔۔۔۔

پھر یکدم اس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھرتی۔۔سامر کو تپش دلا چکی تھی۔۔۔۔۔

" تم مجھ پر ہنسو گی۔۔۔۔"

ن۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں تو۔۔۔۔"اس نے جلدی سے لب بھینچتے۔۔" دونوں ہاتھ لبوں پہ رکھتے۔۔۔ہنسی روکی۔۔۔۔

اسے ہنسی آئی سامر خوفزدہ تھا کہ کہیں وہ مکمل طور پر اس پر سوار نا ہو جائے۔۔۔اسکے دل ودماغ پر۔۔اسکے حواسوں پر۔۔۔۔

سامر چند لمحے اسے دیکھتا رہا۔۔۔دیکھتا رہا۔۔۔۔

اور پھر ایک جھٹکے سے اسے چھوڑتے۔۔لبوں پہ ہاتھ پھیرا تھا۔۔۔اسکا تنفس بگڑا ہوا تھا۔۔۔

اس لڑکی کی ہر ادا جان لیوا تھی۔۔۔۔۔عشق بڑھتا ہی جا رہا تھا۔۔۔۔۔

اس پر سب قربان کر دینے کو دل چاہتا۔۔۔۔

اسکی خوشبو۔۔۔

اسکی مسکراہٹ۔۔

نازک مزاجی۔۔

اس کی شرارتیں۔۔

اسکا لڑنا۔۔۔

اسکا روٹھنا۔۔۔

اسکا ڈرنا۔۔۔

اسکا بکھر کر اسکو پکارنا۔۔۔۔

جب جان لیوا تھا۔۔۔۔

وہ جتنا خود کو روکنا چاہ رہا تھا۔۔۔

وہ اسکے دماغ پر چھا رہی تھی۔۔۔

گزری رات کے بعد تو وہ اس میں یوں اتری کہ ۔۔کچھ نہیں بچا تھا۔۔۔۔

وہ جادو گرنی تھی جیسے۔۔۔

اس پر جادو کر کے اسے اپنے وش میں کر لیا۔۔۔

مگر اور نہیں۔۔

بس۔۔۔۔۔

اس میں بہت انا تھی۔۔۔۔

وہ کسی کے سامنے نہیں جھک سکتا تھا۔۔۔

پھر چاہے ہو مہیرہ ہی کیوں نا ہو۔۔۔

اس نے مہیرہ کو دیکھا۔۔۔

اور لگا۔۔

سارے وعدے ٹوٹ سکتے تھے۔۔۔

وہ اب بھی چند قدموں کی دوری پر۔۔۔

ہاتھ لبوں پہ رکھے۔۔۔

شریر نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

جیسے جانتی ہو۔۔۔

وہ سب جیت سکتی تھی۔۔۔

میرے کپڑے نکالو۔۔اور میرے سارے کام بھی اب سے تم کرو گی۔۔۔"

"اس نے حکمیہ لہجے میں کہا۔۔۔ مہیرہ نے بنا کچھ بولے۔۔۔ سر ہاں میں ہلایا۔۔۔آنکھوں میں ہنوز مسکراہٹ تھی۔۔۔سامر نے دو لمحے اسے دیکھا اور واش روم میں بند ہو گیا۔۔۔۔

اس کے جاتے ہی مہیرہ اونچا ہنسی تھی۔۔۔

اتنا کہ اسکا چہرہ سرخ ہو گیا۔۔۔۔۔۔

شاور کے نیچے کھڑے سامر نے ہاتھ زور سے دیوار پر مارا۔۔اسکی ہنسی بھی اس پر سوار ہوتی تھی۔۔۔بات صرف محبت کی ہوتی تو ٹھیک تھا۔۔۔اس کے جزبات محبت سے کئی زیادہ آگے بڑھ چکے تھے۔۔۔شدت پسند سے۔۔۔ جنونیت لہجے۔۔دیوانگی۔۔اور مر جانے مار دینے کی حد کو چھونے لگے تھے۔۔۔۔اسکی انا کو مارنے لگے تھے۔۔۔۔

مہیرہ اب اسکی چیزیں نکال رہی تھی۔۔۔

اسکے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔۔۔

یہ کام تو وہ خوشی خوشی کرتی۔۔۔

سامر اسکا جیسے سب کچھ بن چکا تھا۔۔۔

حازم نے چونکتے ہوئے انہیں دیکھا۔۔۔

وہ پولیس والے اب اسکے ہاتھوں میں ہتھکڑی لگائے۔۔اسے جیل سے نکال رہے تھے۔۔۔۔

اس نے سنا تھا۔۔اسے کسی دوسرے جیل میں شفٹ کیا جا رہا تھا مگر کیوں۔۔۔۔

دوسرے بڑے جیلوں میں انہیں بھیجا جاتا جو بہت خطرناک ہوتے تھے۔۔۔۔

پچھلے دن اسکی پاشااور دو لوگوں سے اچھی خاصی لڑائی ہوئی۔۔۔

پاشانے ہی شروع کی مگر حازم کا کل کا دن کافی بھاری تھا۔۔

ایک جنون اس میں بھرا ہوا تھا۔۔۔اس نے پاشا کے بندے کو اتنا مارا کہ اسکا جبڑا ٹوٹ گیا۔۔۔

وہ خون خون ہو گیا۔۔۔ مگر حازم پر سوار خون نا اتر سکا۔۔۔پولیس اہلکاروں نے چھڑوایا مگر اج وہ اسے یہاں سے لے جا رہے تھے۔۔۔۔

حازم کے ماتھے پر کافی بل تھے۔۔۔ہاتھ بند نا ہوتے تو ان کو بھی دھو کر رکھ دیتا۔۔ مگر چپ رہا۔۔۔۔

چند اہلکاروں کی نگرانی میں اسے پولیس وین میں بیٹھایا گیا۔۔۔وہ چپ چاپ بیٹھ گیا تھا۔۔۔

گاڑی چل دی۔۔۔وہ اپنے پاؤں کو گھورتا رہا۔۔۔باہر کے منظر دیکھنے سے گریز کیا تھا۔۔اسے قید میں رہنا تھا۔۔۔ابھی کافی سال تھے۔۔۔ابھی ایک سال ہوا تھا۔۔۔اس نے گہرا سانس لیا۔۔مگر پھر ایکدم گاڑی جھٹکے سے رکی۔۔۔وہ بھی چونکا تھا۔۔۔۔

دروازہ کھول کر ایک کے بعد اب پولیس اہلکار باہر نکلا۔۔۔وہ نا سمجھی سے دیکھتا رہا۔۔۔۔

کچھ نا کچھ غلط تھا مگر کیا۔۔۔۔

ایک پولیس والے نے اسے باہر نکالا۔۔تو وہ شدت سے چونکا۔۔۔سامنے " ہی زیاد کھڑا۔۔۔ایک پولیس والے سے ہاتھ ملا رہا تھا۔۔۔اس کے ماتھے پر ناگواری سے بل پڑے۔۔۔

زیاد سر۔۔اپنا بندہ حاضر ہے۔۔ہم نے اتنا کیا جتنا ہو سکتا ہے۔۔اب دیکھ " لیں آپ۔۔۔"اس نے کہا تو زیاد نے اسے دیکھا۔۔کیا حالت ہو چکی تھی اسکی۔۔۔

سر حان۔۔۔"وہ تیزی سے اس کے پاس آیا۔۔۔"

یہ تیرا کام ہے۔۔۔"اسکا لہجہ کافی سرد تھا۔۔زیاد نے گہرا سانس لیتے سر" ہاں میں ہلایا تو اس نے دانت پیسے تھے۔۔۔

دیکھ تو اس کے علاوہ کبھی بھی مہیرہ سے نہیں مل سکے گا۔۔۔کبھی بھی" نہیں۔۔یہ ضروری تھا۔۔۔"اس سے پہلے وہ کچھ سخت کہتا۔زیاد ایکدم بولا۔۔وہ جانتا تھا کہ وہ چپ ہو جائے گا۔۔لالچ ہی اتنا بڑا تھا۔۔۔۔۔

وہ چپ ہو گیا تھا۔۔۔

اسکی ہتھکڑی اتار دی۔۔

اور حازم سرحان اب آزاد تھا۔۔۔

بالکل آزاد۔۔۔۔۔

پولیس والے وہاں سے واپس چلے گئے۔۔اب کہانی انہیں خود کور کرنی تھی۔۔۔۔

زیاد کو کوئی فکر نہیں تھی۔۔۔۔

اور جس کی تھی وہ اس کے ساتھ تھا۔۔۔۔

مہیرہ کی ماں۔۔اسحاق خان اور ارتسام ناشتہ لے کر آئے تھے۔۔اور اس وقت۔ڈرائنگ روم میں اچھا خاصا ماحول بنا ہوا تھا۔۔۔۔

پلم کلر ڈ بھاری فراک میں ملبوس۔۔سیاہ بالوں کی درمیان سے مانگ نکال کر کھلا چھوڑے۔۔ہلکے میک اپ میں مہیرہ گلابی سی رنگت لیے۔۔۔۔سامر کے لیے شائے ڈال رہی تھی۔۔۔۔۔

جبکہ گرے کاٹن کی شلوار قمیض پہنے۔۔سامر سنجیدہ سا نظر آرہا تھا۔۔نگاہیں اسکے سفید ہاتھوں پر تھی۔۔۔۔

ارتسام اور واحد سدیال کسی سیاسی موضوع پر بحس کر رہے تھے۔۔۔۔ اسحاق خان بھی بول رہے تھے جبکہ۔۔۔۔

سکن کلر ڈ شارٹ فراک اور کیپری میں ملبوس۔۔۔آئینور پلیٹ میں رکھے سیب کو گھور رہی تھی۔۔۔۔

ارتسام کی موجودگی اسے کچھ نروس کر رہی تھی۔۔۔

ہاں اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا مگر نجانے کیوں پڑ رہا تھا۔۔۔۔۔

جبکہ ارتسام نے اسے ایک بار ہی دیکھا۔۔۔۔

یوں جیسے مجبوراً سلام کا سوال دیا۔۔۔

اسکا دل دکھا تھا۔۔۔۔

مگر وہ ضبط کر گئی تھی۔۔۔۔

کیا سوچ رہیں ہیں۔۔ "جب اس نے ناشتہ کو ہاتھ بھی نہیں لگایا تو مہیرہ نے" پوچھ ہی لیا۔۔ سامر نے اسے گھورا تھا۔۔۔

تم جیسی جادوگری کے ہوتے ہوئے میں کچھ اور سوچ بھی سکتا ہوں۔۔۔"""

اس نے دانت پیس کر کہا تو مہیرہ بے ساختہ ہنس دی تھی۔۔۔

ایک پل کے لیے سب چپ ہو گئے۔۔۔اور اسے دیکھنے لگے تھے۔۔۔۔وہ شدید شرمندہ ہو گئی۔۔۔۔

جبکہ سامر اب سکون سے ناشتہ کر رہا تھا۔۔۔۔

آئینور کا موڈ اچھا ہو گیا ایکدم۔۔۔باقی سب بھی خوشگوار سے انداز میں اسے دیکھنے لگے تھے۔۔۔۔

مہیرہ شرمندہ سی پلیٹ پر جھک گئی۔۔۔۔سب سامر ہی کی وجہ سے ہوا۔۔ اس نے دانت پیس کر سوچا تھا۔۔۔

کل اسکا ولیمہ ہے۔۔۔کل مل لینا۔۔اس وقت ممکن نہیں ہے۔۔"زیاد"
نے اسے سمجھانا چاہا۔۔۔
جبکہ وہ سامنے دیوار پر دیکھتے نجانے کیا دیکھ رہا تھا۔۔۔

بال اور شیو بڑھی ہوئی تھی جبکہ کپڑے اب بدل چکا تھا۔۔۔۔

وہاں سیکورٹی کافی ہائی ہے۔۔مگر ہم کچھ کر لیں گے۔۔۔تو ایک بار ملے گا "
اس سے حازم۔۔بس۔۔۔ایک بار۔۔۔۔"وہ کوئی تیسری بار بولا۔۔۔۔۔

جبکہ حازم اٹھ کر اوپر چلا گیا۔۔۔

اسے کسی کا ساتھ نہیں چاہیے تھا۔۔وہ سب خود کر سکتا تھا۔۔۔
سب کچھ۔۔۔۔۔اس نے سرد مہری سے سوچا۔۔۔۔۔

اب وہ کل یقیناً اس کے سامنے ہو گی۔۔۔۔۔اس نے دل کو بہلایا۔۔۔۔

اور بس پھر۔۔۔۔۔

زلفوں کو ہَوا میں لہرانا

ہنس ہنس کر تمھارا بَل کھانا

انداز ہیں سب دل لینے کے

ہم جان گئے اِن باتوں کو

وہ تھکی تھکی سی کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔۔ صبح سے کافی مہمانوں سے مل کر اب وہ تھک چکی تھی۔۔۔جو کسر بچی وہ سامر پوری کر رہا تھا۔۔۔

ابھی شام ہو رہی تھی اور صبح سے چوتھا سوٹ وہ اسے چینج کرنے کا کہہ چکا تھا۔۔۔ عجیب بندہ تھا۔۔ پسند اسے نہیں آتا بدلنا مہیرہ کو پڑتا۔۔۔۔

اب تو وہ اس کے سامنے ہی نہیں آئی۔۔۔۔ مگر اب جب کمرے میں داخل ہوئی تو پہلی نگاہ ہی اس پر گئی۔۔۔

گرے شلوار قمیض پہنے۔۔ بازوں کو کہنیوں تک فولڈ کیے۔۔۔ وہ دو انگلیوں کے درمیان سگار تھامے۔۔ گود میں رکھے لیپ ٹاپ پر کچھ کام کر رہا تھا۔۔۔ سیاہ بال جو صبح جیل سے سیٹ کیے تھے اب ماتھے پر گرے ہوئے تھے۔۔ وجیہی چہرے پر سنجیدگی تھی۔۔۔

مہیرہ نے اس کے دیکھنے سے پہلے نگاہیں ہٹائی اس سے۔۔۔۔

سامر نے محسوس کر لیا تھا مگر دیکھا نہیں۔۔۔۔ صبح سے اسے سارا جہاں نظر آرہا تھا سوائے اس کے۔۔اوپر سے کمبخت لگتی اتنی غضب تھی کہ اسکا دل مچل جاتا۔۔۔

ہر رنگ اس پر اتنا جچ رہا تھا کہ اس نے بدلنے کا کہنا ہی چھوڑ دیا۔۔ مگر ابھی وہ شدید خفا تھا اس سے۔۔ شادی اسکی ہوئی تھی۔۔بیوی پورے خاندان نے اپنی مان لی۔۔اس نے دل پیستے ہوئے سوچا۔۔ جبکہ مہیرہ اب پریشانی سے اپنے موبائل کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

"جب یقین ہو" ہیں ں ں۔۔۔۔یہ کیا۔۔۔موبائل سے سم کدھر گئی۔۔۔ گیا کہ موبائل میں سم نہیں ہے تو وہ حیرت و پریشانی سے بڑبڑائی۔۔ مگر مجال ہو جو سامر نے اسے دیکھا بھی ہو۔۔۔۔

مہیرہ نے ادھر ادھر دیکھا مگر نہیں۔۔۔کچھ دیر پہلے تک تو تھی اب اچانک۔۔۔۔۔

اسکی نگاہ سامر پر گئی۔۔۔ مشکوک انداز میں۔۔۔۔۔وہ اسے گھورتے ہوئے۔۔دھیرے دھیرے اس کی جانب آئی۔۔۔میرون فراک اطراف میں بکھرتا اس کے ساتھ چل رہا تھا۔۔۔بال لوز کرل سے۔۔چہرے کی اطراف میں بکھرے ہوئے تھے۔۔ہلکے میک اپ۔۔اسے اور خوبصورت بنا چکا تھا۔۔۔وہ اس سے کچھ قدم کے فاصلے پر اکر رکی۔۔۔

سامر نے ایک اور کش لیا۔۔۔اور دھواں ہوا کے سپرد کرتے۔۔۔آئیبرو اچکاتے اسے دیکھا۔۔دھواں اسکے چہرے پر ہوتا۔۔۔بکھرتا چلا گیا۔۔۔ مہیرہ نے ناگواری سے دیکھا تھا۔۔۔

ابھی اسے ایک دن ہی ہوا تھا اور کوئی بیس پچیس بار تو وہ اسے سگار پیتے دیکھ چکی تھی۔۔۔مگر اس وقت مسئلہ اسکی گمشدہ سم تھی۔۔۔

آپ نے میرے۔۔موبائل سے سم نکال لی۔۔۔"وہ اسے گھورتے " ہوئے بولی تو سامر کا چہرہ سنجیدہ ہوا تھا پل میں۔۔۔۔

دی کس نے تھی۔۔۔۔"بچا سگار ایش ٹرے میں مسلتے۔۔۔دوسرا لبوں " کے درمیان رکھتے۔۔۔بغور اسے دیکھتے ہوئے کہا تو مہیرہ نے صدمے سے اسے دیکھا۔۔۔

مطلب آپ نے دی تو واپس بھی لے لیں گے۔۔۔۔آپ اتنے کنجوس " ہیں،۔۔"اسے دکھ ہوا سامر پر کوئی فرق نہیں پڑا۔۔۔

بالکل۔۔۔اب سر پر سوار نا ہو۔۔بلکہ جاؤ۔۔۔باتیں کرو خاندان والوں" سے۔۔بیچارہ کوئی رہ نا گیا۔۔۔۔

سامر مجھے سم واپس کریں۔۔۔مجھے اپنی دوست سے بات کرنی ہے۔۔۔ " یہ کیا بات ہوئی۔۔۔ سم نکال لی۔۔۔۔"اسکی بات کاٹتے۔۔۔وہ خفگی سے بولی۔۔سامر چند لمحے اسے سرد نگاہوں سے اسے دیکھتا رہا تھا۔۔۔

جانتا ہوں۔۔میری بکواس کی کوئی اہمیت تو ہے نہیں۔۔مگر شاید تمہیں یاد" ہو۔۔میں نے کہا تھا۔۔حازم یا اس سے متعلق کوئی کال میسج آیا تو تم مجھے بتاؤ گی۔۔۔تو کیا تم نے بتایا۔۔۔"اسکا لہجہ و نگاہیں اتنی سرد تھی کہ مہیرہ نے بے ساختہ حلق تر کرتے اسے دیکھا۔۔دل دھک دھک کرنے لگا تھا۔۔۔وہ دو قدم دور ہو ہی تھی۔۔۔

مجھے لگا۔۔۔۔"

تمہیں لگا کہ مجھے پتا نہیں چلے گا۔۔ سہی۔۔۔"اس نے سر ہلایا۔۔۔سگار " لبوں میں دبایا۔۔۔آنکھیں شدید سرخ ہو رہی تھی۔۔وہ تو اس کے سائے سے بھی باخبر تھا اس نے کیسے سوچا اسے پتا نہیں چلے گا کہ زیاد نے اسے کال کی تھی۔۔۔اسے پہلے سے ہی پتا تھا۔۔اس نے زیاد پر نظر رکھوائی۔۔۔۔ مہیرہ کو کچھ نہیں کہا۔۔ مگر موبائل دیکھ کر سم نکال دی تھی۔۔وہ جانتا تھا پھر کوئی نا کوئی اسے کال کر سکتا تھا۔۔ نمبر جو زیاد کے پاس تھا۔۔۔اس نے سوچا تھا وہ کچھ نہیں کہے گا مگر اسکا انداز اسے آگ لگا گیا تھا۔۔۔

مگر۔۔۔سم تو۔۔۔"

یہاں سے شکل گم کرواپنی۔۔میں اٹھاتوپچھتاؤ گی۔۔۔۔"اسے باہر کارستہ " دیکھایا مگر مہیرہ ادھر ہی کھڑی رہی۔۔۔

ابھی۔۔ہی شادی ہوہی ہے۔۔۔اور۔۔آپ مجھ پر اتنی پابندیاں لگارہے " ہیں۔۔۔"ڈرر ولگا تھوڑا مگر وہ پھر بھی خفگی سے بولی تھی۔۔۔۔۔

ہاں۔۔اور تم میری پابند ہو۔۔۔۔تمہیں وہی کرنا ہو گا جو میں کہوں" گا۔۔۔۔بالکل وہی۔۔۔"سرد وسپاٹ لہجہ مگر بے مروت نگاہیں اسکے وجود کی دلکشی کو چھونے لگی تھی۔۔۔۔مہیرہ چند لمحے اسکو دیکھتی رہی۔۔

تو پھر۔۔آپ بھی م۔۔میرے پابند ہیں۔۔۔"اس نے تیزی سے" کہا۔۔۔۔نگاہیں اسکی انگلیوں میں قید سگار پر تھی۔۔۔

" اچھا۔۔وہ تمسخر سے ہنسا۔۔۔۔"

بالکل۔۔۔۔ا۔۔اوراب آپ یہ پینا چھوڑ دیں۔۔۔۔یہ نہیں پیئیں " گے۔۔۔"سگار کی طرف اشارہ کرتے۔۔وہ تیزی سے بولی۔۔دل دھک دھل بھی کر رہا تھا۔۔۔سامر نے پہلے اسے پھر سگار کو دیکھا۔۔۔

تمہیں نا چھوڑ دوں میں اس کے بدلے۔۔۔۔"تھوڑا سا سر آگے " کرتے۔۔وہ اسے گہری نگاہوں سے دیکھتے بولا تو مہیرہ گڑ بڑا گئی تھی۔۔۔

م۔۔اس نے کچھ کہنا چاہا مگر سامران سنی کرتے دوبارہ سکرین کی جانب " متوجہ ہو گیا تھا۔۔ورنہ دل تو چاہ رہا تھا۔۔۔۔اسے سانسوں میں اتار لے۔۔۔مگر اس کے نخرے۔۔۔اس نے سر جھٹکا۔۔۔

میر۔۔آپ سگریٹ نہیں پی سکتے ہیں میں نے کہہ دیا ہے بس۔۔۔" "
جب وہ نامانا تو یکدم ہی آگے ہوتے۔۔اسکے ہونٹوں سے سگریٹ لیتے وہ
تیزی سے بولی۔۔اس دوران انگلی پر جلن بھی محسوس ہوئی مگر وہ نظر انداز کر
گئی تھی۔۔۔

ادھر کرو اسے مہیرہ۔۔۔" وہ سرد نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولا تھا "
یکدم جزبات سارے بدل گئے۔۔

نہیں کروں گی۔۔کب سے کہہ رہی ہوں مگر میری کوئی بات سن ہی کب "
رہیں ہیں۔۔۔اب نہیں دوں گی۔۔۔"ان نے جلتے سگریٹ کو نیچے پھینکتے
پاؤں تلے مسلتے پورا پیکٹ بھی سامنے سے اٹھالیا تھا!۔۔حالانکہ وہ خوفزدہ
تھی مگر ظاہر نا ہونے دیا۔۔۔سامر نے بڑے ضبط سے اسے دیکھا۔۔۔

کیوں میرے ہاتھوں ضائع ہونا چاہتی ہو۔۔۔۔میں نے اگر خود اٹھ کر لیا تو" خیر منانا اپنی۔۔۔۔آرام سے کہہ رہا ہوں۔۔رکھ دو ادھر۔۔۔۔"اسکا لہجہ ہنوز سرد تھا البتہ نگاہیں اسکے نکھرے نکھرے دلکش وجود کو چھو رہی تھی۔۔۔۔مہیرہ دو قدم پیچھے ہو گئی۔۔۔

کہہ تو دیا ہے کہ سگریٹ نہیں پیئیں گے۔۔جب دیکھو یہی پی رہے ہوتے" ہیں وہ بھی کمرے میں بیٹھ کر۔۔۔خود تو بیمار ہوں گے مجھے بھی ساتھ کرنے کا ارادہ ہے۔۔۔۔میں اسکو باہر پھینک دوں گی۔۔۔۔"وہ الٹے قدم کھڑکی کی طرف لینے لگی۔۔۔

میرے معملات سے دور رہو لڑکی یہ نا۔۔۔۔۔"

مہیرہ ہوں اور پھر آپ میرے معملات سے کیوں دور نہیں رہتے۔۔۔۔ "

ہر وقت مجھ پر تو نظر رکھتے ہیں۔۔یہ ناپہنو وہ پہنو۔۔بال نا کٹواؤ۔۔ایسے کرو۔

سم نار کھو۔۔بات نہ کرو۔۔وہاں جا۔۔۔۔۔۔۔۔اٹھ کیوں رہے ہیں۔۔۔۔۔

"شدت سے چلتی زبان کو بریک تب لگی تھی جب اسے اٹھ کر اپنے پاس

آتے دیکھا تھا۔۔۔وہ خوفزدہ سی ہوتے بولی۔۔۔۔کب سے اسکا دماغ کھا

رہی تھی وہ کب سے برداشت کر رہا تھا اب بس ہو گئی تھی۔۔۔

یہ کھوپڑی خالی ہے کیا۔۔۔سمجھ نہیں آتی تمہیں۔۔۔۔" وہ پیچھے ہوتی "

گئی۔۔۔۔یہاں تک کہ کھڑکی سے اسکی پشت لگی۔۔وہ پیکٹ والا ہاتھ کمر پر

باندھے۔۔۔اسے دیکھ رہی تھی جو بالکل پاس اکر رکا۔۔۔دو انگلیوں سے

اسکے ماتھے کو چھوتے۔۔۔وہ اسے گھورتے ہوئے بولا تو مہیرہ نے بے ساختہ

ادھر ادھر دیکھا۔۔۔کلون اور سگریٹ کی خوشبو اسکی سانسوں میں ملنے

لگی۔۔دل شدت سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔۔

م۔۔یر۔پیچھے ہٹیں میں اسکو باہر پھینک کر رہوں گی۔۔۔۔"دوسرا ہاتھ" اسکے کشادہ سینے پر رکھتے اس نے فاصلہ بنانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہا تھا۔۔رنگت شدید سرخ ہونے لگی۔۔۔اسکی سانسوں کی تپش اسکا چہرہ جھلسا رہی تھی۔۔۔۔سامر نے داد دیتی نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔۔

میرے سامنے کھڑے ہو کر بھی زبان چل رہی ہے۔۔۔۔بس ایک رات" میں ہی۔۔۔"دائیں ہاتھ دیوار پر ٹکاتے۔۔۔۔وہ چہرہ اسکے چہرے کے پاس کیے۔۔۔معنی خیز لہجے میں بولتا۔۔۔۔اسکی سانسیں منتشر کو گیا تھا۔۔۔۔

چہرے پر آتے رنگ اور پلکوں کا رقص مدہوش کن تھا۔۔۔۔۔سامر نے جھک کر نرمی سے پلکوں کو چھوا۔۔۔دل و دماغ پر پھر سرور چھانے لگا۔۔۔۔

دھڑکنیں مچلنے لگی۔۔کچھ دیر پہلے والے جزبات پھر سے حاوی ہونے لگے۔۔۔سانسیں منتشر ہونے لگی تھی

سا۔۔سامر۔۔۔۔"اس کی آواز سرگوشی سے بھی کم تھی۔۔۔سامر نے فدا ہو جانے والی نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔۔۔اسکے ہاتھ کی گرفت اب بھی اسکی شرٹ پر تھی۔۔۔۔وہ اسکے گرد ایک حصار کھینچ چکی تھی جس سے وہ باہر نکل ہی نہیں پاتا تھا۔۔۔اسے سننا چھونا دیکھنا سب دلفریب تھا۔۔۔وہ ساحرہ تھی اور سامر میر اسکے سحر میں جکھڑ چکا تھا۔۔۔۔

ہمممم۔۔۔۔"سلگتی نگاہیں اسکے چہرے پر جمائے وہ کسی ٹرانس کی سی" کیفیت میں تھا۔۔۔۔کہ جب۔۔۔

مجھے ٹریپ کرنے کی کوشش نا کریں۔۔۔۔میں اسکو باہر پھینک کر رہو"
گی۔۔۔۔"اسکا شریر لہجہ سارا افسوں بکھیر گیا۔۔۔۔سامر نے دانت پیستے
اسے دیکھا۔۔۔۔جسکا چہرہ ہنسی ضبط کرنے کے چکر میں سرخ ہو چکا تھا۔۔۔۔
اسے شدید غصہ آیا۔۔سارے موڈ کا بیڑا غرق کرنا اسے بہت اچھے سے آتا
تھا۔۔۔

تم پھینک کر دیکھاؤ۔۔۔میں تمہیں اٹھا کر باہر پھینک دوں گا۔۔۔۔"دو"
قدم دور ہوتے۔۔۔وہ سرد لہجے میں بولا۔۔۔سانسیں ہنوز منتشر تھی۔۔۔

مہیرہ نے ایک پیچھے مڑتے۔۔۔پورا پیکٹ کھڑکی سے باہر اچھال دیا۔۔۔۔
سارے سگار پیکٹ سے نکلتے۔۔۔حویلی کے لان میں بکھر چکے تھے۔۔۔

کہا تھا نا پھینک دوں گی۔۔۔۔"واپس مڑتے اسے دیکھتے ہوئے کہنے ساتھ "
اس نے وہاں سے بھاگنا چاہا مگر۔۔۔

میں نے بھی کہا تھانا۔۔۔اب جاؤانہی کے پاس۔۔۔۔"پل میں جھک کر" اس کے نازک وجود کو بازوں میں بھرتے۔۔۔۔کھڑکی کے پاس ہوتے سرد لہجے میں کہاتو مہیرہ کی چیخ بے ساختہ تھی۔۔۔

ن۔۔۔نہیں۔۔۔۔سامر نہیں۔۔۔۔پیچھے کریں۔۔۔۔۔"وہ خوف سے" چلائی تھی۔۔۔۔۔

ن۔۔نہیں۔۔نہیں۔۔سامر۔۔۔۔نہیں۔۔۔"وہ چیخ رہی تھی مگر سامر" نے بنا سنے اور آگے کیاتواس نے گھبرا کر چہرہ اسکی گردن میں چھپادیا تھا۔۔۔۔

چاندنی کار گر نہیں ہوتی
تیر گی مختصر نہیں ہوتی
اُن کی زلفیں اگر بکھر جائیں

احتراماً سحر نہیں ہوتی

سسوری۔۔۔سوری نا۔۔لا۔۔لاکر۔۔۔۔دیتی ہوں۔۔۔۔نیچے"

" اتاریں۔۔۔سامر۔۔۔۔۔

سامر نے آنکھیں زور سے بند کی۔۔۔۔اسکی ہلتے لب اور چہچہرے کی نرمی اسکی گردن کو چھو رہی تھی۔۔۔۔اسکا دل دھڑک کر رہ گیا۔۔۔۔نیچے جھکتے اسکو دیکھا۔۔۔۔۔

جو مکمل طور پر اس میں چھپنا چاہ رہی تھی۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

میر۔۔۔۔۔پلیز۔۔۔اتاریں۔۔۔۔"اسے سب انداز آتے تھے۔۔۔۔۔"
پناہوں میں موجود اسکے موجود کو تکتے۔۔۔سامر کھڑی کے پاس سے دور
ہوا۔۔۔نگاہیں اس پر تھی۔۔انتہائی بے مروت سی۔۔۔۔

مہیرہ نے سر خ اٹھا اٹھا کر دیکھا تو جیسے جان میں جان آئی۔۔۔۔مگر نگاہیں
اسکے چہرے پر گئی تو بوکھلا گئی۔۔۔۔۔اسے احساس ہوا وہ کدھر تھی۔۔۔۔۔

اس نے مزاحمت کرتے۔۔۔خود کو آزاد کروانا چاہا۔۔۔۔دھڑکنیں مدھم
پڑنے لگی تھی۔۔۔

سامر نیچے۔۔۔۔۔اتاریں۔۔۔"اسکی آواز مدھم تھی۔۔۔سامر نے تو "
جیسے سنا ہی نہیں۔۔

" سامر رر۔۔۔۔۔"

بیڈ کے پاس آتے اسے دیکھا۔۔۔۔اور پھر بیڈ پر کسی گڑیا کی مانند پھینکا تھا۔۔۔۔۔

مہیرہ ابھی سنبھلی نا تھی جب سامر نے اس کے دائیں جانب بیڈ پر ہاتھ رکھتے۔۔۔۔اس پر جھکا۔۔۔۔

نگاہیں اس پر تھی اور مہیرہ کی اس پر۔۔۔۔۔

دھڑکنوں کا شور سا تھا۔۔۔۔

فسوں بکھرا تھا۔۔۔۔

جتنی تمہیں رعایت دیتا ہوں نا۔۔۔اتنی خود کو بھی نہیں دیتا۔۔۔مگر "
میرا ضبط نا آزمایا کرو۔۔۔جاناں۔۔۔"چہرے پر بکھری لٹ کو کان کے
پیچھے کرتے۔۔۔وہ سرگوشی نما آواز میں بولا تو مہیرہ نے بے ساختہ لبوں کے
زریعے سانس لیا۔۔۔نگاہیں اسی پر تھی۔۔۔جو نہایت قریب تھا۔۔۔

جو کہتا ہوں۔۔۔اسے مان لیا کرو۔۔۔ٹھیک ہے نا۔۔۔تم میری "
ہو۔۔۔تبھی تم میری پابند ہو ٹھیک ہے نا"عجب بہلاتا ہوا انداز تھا۔۔۔مہیرہ
نے خفگی سے اسے دیکھا۔۔۔

تو میری بھی مان لیں۔۔۔"وہ دور نا ہوئی نا اسکا ہاتھ دور کیا۔۔۔زرا"
روٹھے ہوئے لہجے میں کہا تو میر کو اس پر رج کر پیار آیا تھا۔۔۔

کیامانوں۔۔۔۔"گال پر لب رکھتے۔۔۔۔سرگوشی سی آواز میں کہاتووہ دور" ہونے کے چکر میں پیچھے گرگئی۔۔۔۔دھڑکنیں رک گئی۔۔۔۔سامر کی نگاہیں بے باکی سے اسے چھونے لگی تھی خمار کے باعث آنکھیں سرخ ہوگئی۔۔رگیں ابھری ہوئی تھی۔۔۔۔

دل چاہ رہا تھا اسکے کومل وجود کو پھر سے پناہوں میں لے کر بے بس کر دے۔۔۔۔اسے اتنا چاہے کہ حد کر دے۔۔۔۔مگر۔۔۔۔

سگریٹ چھوڑ دیں نا۔۔۔۔"انداز ایسا تھا کہ بندہ فدا ہو جاتا۔۔۔وہ تو پھر" اس پر مرمٹا تھا۔۔۔۔

چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔ایک شرط پہ۔۔۔" باقی کی فاصلہ مٹاتے اس کے پاس" ہوا۔۔۔ مہیرہ کا دل شدت سے دھڑکا۔۔۔ہاتھ اس کے کندھے پر رکھتے اسے روکنا چاہا۔۔۔چہرہ بے حد سرخ ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ مگر پھر بھی پوچھا۔۔۔

کون سی شرط۔۔۔۔"اسکو دیکھا نہیں مگر زرا خفگی سے پوچھا تھا۔۔۔۔" سامر نے جھک کر پھر سے گال چوما تو سرخ سیب جیسا ہو گیا تھا۔۔۔۔

تمہاری بات سمیت۔۔ہونٹوں کو فوقیت دے کر۔۔ سگریٹ چھوڑ دیتا " ہوں۔۔۔بولو ٹھیک ہے۔۔۔"اور عادت بدلے گی بھی نہیں اور سگریٹ کی عادت چھوٹ جائے گی۔۔۔۔۔کیا کہتی ہو۔۔۔۔"انگھوٹا لبوں پر پھیرتے بے باک۔۔۔سرگوشی سی کی تو وہ ایکدم بوکھلا کر تیزی سے اس سے دور ہوئی تھی۔۔۔۔

سامر نے دور ہوتے۔۔ہنستے ہوئے اسے دیکھا۔۔۔جس کی آنکھیں حیرت سے بڑی ہو چکی تھی۔۔۔

دوپٹہ کندھے پر سیٹ کرتے۔۔ایکدم بیڈ سے کھڑی ہوتے اسے گھور رہی تھی۔۔۔

آپ۔۔۔آپ۔۔اتنے بے شرم۔۔۔۔۔"

سامر نے آئیبرو اچکائی تو وہ بوکھلائی تھی۔۔۔

سگریٹ پئیں یا جو بھی۔۔مجھے کیا۔۔اسنے بات بدلی۔۔۔"مگر اس کمرے" میں نہیں پی سکتے ہیں۔۔۔۔یہ میرا بھی کمرہ ہے۔۔۔"عجب دھوس جماتا انداز تھا۔۔۔سامر نے عش عش کرتے اسے دیکھا۔۔۔

یہ تمہارا بھی کمرہ ہے۔۔ مگر تمہارا ہی کمرہ نہیں ہے بی بی۔۔۔۔"پل میں" خمار اڑن چھو ہوا۔۔۔"اور یہ جو سارا واڈروب اپنے کپڑوں سے بھر دیا ہے۔۔۔اسکو زرا دوبارہ دیکھنا۔۔۔۔فالتو چیزیں نکالینا باہر۔۔ بازار نہیں کھولنا میں نے کمرے میں۔۔۔" بازوں کا تکیہ بناتے سر کے نیچے رکھتے۔۔وہ اب سنجیدگی سے اسے دیکھ رہا تھا جو اس کے کچھ دور ہی تھی۔۔۔

اپنے کمرے میں اسکی موجودگی۔۔۔ جسم و جان کو پر سکون کیے ہوئے تھی۔۔اسکی بکھری چیزیں اور اسکی خوشبو۔۔۔۔بے حد بھلی تھی۔۔ مگر۔۔۔۔واڈروب میں بنا بازار نہیں۔۔۔

مہیرہ نے ناک سے مکھی اڑانے کے انداز میں اسے دیکھا۔۔۔

بس میرے نئے کپڑے ہیں اور وہ ادھر ہی رہیں گے۔۔۔۔۔آپ اپنے " کہیں اور کر دیں۔۔۔" وہ اب دوبارہ اپنا موبائل اٹھا چکی تھی۔۔۔۔شکر تھا سامر بھول گیا زیاد والی بات کو۔۔۔ورنہ اسکا غصہ۔۔افففف۔۔ مہیرہ نے سوچا۔۔۔۔

جبکہ سامر اسکی پشت کو پر سوچ نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔وہ نا تو بھولنا تھا نا بہلا تھا۔۔۔

چیٹنگ۔۔۔۔یہ پہلے یہاں تھی اور اب۔۔۔۔۔"

" آئینور۔۔۔۔بیٹے حویلی میں مہمان ہیں۔۔۔آواز اتنی اونچی۔۔۔ "

وہ دونوں لڈو کھیل رہی تھی جب ماں بیگم نازل ہوئی۔۔۔۔ مہیرہ تو آرام سے بیٹھی آرام سے بول رہی تھی مگر آئینور۔۔۔۔

افففف۔۔۔ "اس نے لڈو بند کر دی۔۔۔ اتنی دیر بعد مہیرہ ملی تھی اور" اب۔۔۔

کوئی کیوں تمہارے ساتھ نہیں بیٹھنے دے رہا یار روو۔۔ میں تو خوش تھی " میری دوست میری بھابھی بنی ہے مگر نہیں۔۔۔ یہ صرف لالہ کی بیوی ہیں۔۔۔۔ اب دیکھنا کیسے بہانے کر کے بلا لیں گے۔۔۔ "وہ برہمی سے بولی۔۔ مہیرہ اپنی جگہ شرمندہ ہو گئی مگر ماں نے اسے گھورا تھا۔۔۔

رات کا ایک بج رہا ہے۔۔۔ چلو دونوں اپنے اپنے کمروں میں جاؤ۔۔۔اور "
اب تو ماشااللہ ماہی ادھر ہی ہو گی۔۔ ساری زندگی۔۔ تم کرتی رہنا باتیں۔۔۔
"انہوں نے مہیرہ کے سر پر پیار کرتے ہوئے کہا تو آئینور نے منہ بنایا۔۔۔
مگر دونوں اٹھ گئی تھی۔۔۔۔

بے درد حسینوں کی خاطر
کیوں ہوتے ہو بدنام فنا
سفاک ستمگر کیا سمجھیں
ہم دل والوں کی باتوں کو

کمرے میں آئی تو سامر سو چکا تھا۔۔۔اچھا ہی تھا۔۔اس نے سکھ کا سانس لیا اور نائیٹ گاؤن لیتے فریش ہونے چلی گئی۔۔۔۔۔

واپس اکر نائیٹ کریمز لگا کر ایک بار پھر مڑ کر اسے دیکھا۔۔وہ سوا ہوا تھا۔۔۔ اسکا دل شدت سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔ نجانے کیوں۔۔۔۔ گزری رات کے مناظر آنکھوں کے سامنے آتے اسکی رنگت سرخ کر چکے تھے۔۔۔

وہ بیڈ پر بیٹھی۔۔۔ نگاہیں اس پر جمی ہوئی تھی۔۔۔دھڑکنیں منتشر تھی۔۔۔۔آج سے پہلے کبھی موقع ملا ہی نہیں اسے سہی سے دیکھنے کا۔۔۔ ظالم ایسے دیکھتا تھا کہ اسے نظریں جھکانی پڑتی تھی۔۔۔ مگر ابھی وہ انتہائی فرصت سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

سیاہ ویسٹ پہنے۔۔۔وہ بازوں کو تکیہ بنائے سر کے نیچے رکھے ہوئے تھا۔۔ بال ماتھے پر بے ترتیبی سے بکھرے ہوئے تھے۔۔۔۔

مہیرہ نے زرا جھجکتے۔۔۔۔انگلیوں کے پوروں سے بال پیچھے کیے۔۔۔۔اس کے ماتھے پر بل پڑے تو مہیرہ نے ایکدم ہاتھ کھینچ لیا تھا۔۔۔۔۔۔دل رگ رگ میں دھڑکنے لگا۔۔

سوتے ہوئے بھی معصوم نہیں لگتے۔۔۔۔۔"وہ زرا خفگی سے بڑبڑائی" تھی۔۔۔نگاہیں اسکی داڑھی پر گئی۔۔۔تو ماتھے پر بل پڑے۔۔۔ہاتھ بڑھا کر داڑھی کے کچھ بالوں کو ہاتھوں کو بڑھا۔۔اور زور سے کھینچ دیا۔۔۔

وہ ایکدم بوکھلایا تو مہیرہ تیزی سے پیچھے ہوئی۔۔۔۔افففف یہ کیا کر دیا۔۔۔ اس نے زبان لبوں تلے دبائی۔۔۔

وہ اب سیاہ آنکھوں میں نیند کا خمار لیے۔۔۔ایک ہاتھ داڑھی پر رکھے۔۔نا سمجھی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

کیا۔۔کر رہی تھی تم۔۔۔"بھاری سنجیدہ آواز میں کہتے اسے دیکھا۔۔جس" کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔۔

م۔۔میں نے تو کچھ نہیں کیا۔۔۔۔مجھے کیا پتا۔۔۔۔"وہ صاف مکری۔۔" دل دھک دھک کر رہا تھا۔۔۔تیزی سے کمفرٹر اپنی طرف سے سیدھا کیا۔۔۔۔

سامر ہنوز اسے گھور رہا تھا۔۔وہ اتنی سیدھی ہر گز نہیں تھی۔۔۔۔مگر پھر دیکھنے کا انداز بدل گیا۔۔۔نگاہیں اسکی شفاف گر گردن پہ جم گئی۔۔۔۔بالوں

کااونچاجوڑابنانے کی وجہ سے صاف نظر آرہی تھی۔۔۔جو سرخ ہورہی تھی۔۔۔

م۔۔میر۔۔۔۔"وہ ابھی لیٹتی کہ یکدم سامر نے بازو سے پکڑ کر اپنے " پاس کیا۔۔وہ بوکھلا گئی۔۔۔سوئے شیر کا جگا کر اپنی جان ہی خطرے میں ڈالی تھی۔۔۔۔

سامر نے داڑھی اسکی گردن پہ رب کی۔۔۔۔۔وہ لب بھینچ گئی۔۔۔دل مانو کانوں میں دھڑکنے لگا تھا۔۔۔اس نے مزاحمت کرنی چاہی مگر کر نہیں سکی تھی۔۔۔

کچھ چیزوں سے اب تمہاری جان نہیں چھوٹے گی۔۔۔میری جان۔۔۔۔ " اب سو جاؤ۔۔۔اس سے پہلے میں جاگ جاؤں۔۔۔"معنی خیز لہجے میں

کہتے۔۔۔داڑھی اسکے گال پر شدت سے رب کرتے۔۔۔اسکے گرد بازو پھیلاتے اسے پاس کیا تھا۔۔۔۔

مہیرہ نے اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتے۔۔آنکھیں زور سے بند کی۔۔۔گال و گردن جیسے جل رہے تھے۔۔۔دھڑکنیں مدھم پر چکی تھی۔۔اسے لگا اسکی چوری پکڑی گئی تھی۔۔۔اس نے آنکھیں زور سے بند کی رہی۔۔۔۔

جبکہ سامر نے اسکے بالوں پر ہونٹ رکھتے۔۔آنکھیں بند کر لی۔۔۔وہ اسے اب اس سے زیادہ جاننے لگا تھا۔۔۔

وہ اسکا سکون تھی۔۔۔پناہوں میں آتے ہی اسے مطمئن کر گئی تھی۔۔۔۔ سامر نے اسکے گرد بازوں کا حصار تنگ کرتے۔۔۔اسے اور پاس کر لیا تھا۔۔۔۔

اگلی صبح ہنگامے خیز تھی۔۔۔ہر ککوئی کام کرتا نظر آرہا تھا۔۔۔۔حویلی کو ایک بار پھر سجایا گیا تھا۔۔۔

پہلے سے زیادہ۔۔۔

پہلے سے خوبصورت۔۔۔

آج ان دونوں کا ولیمہ تھا۔۔۔

ایسے میں سامر قدرے ناخوش سا اس کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔

"جب یہاں سب ہو سکتا ہے تو باہر جانے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔۔۔مجھے کافی ضروری کام سے نکلنا ہے ابھی۔۔۔میں ساتھ بھی نہیں جا سکوں گا۔۔۔

پھر ضد کیوں کر رہی ہو۔۔۔۔"اسکی آواز سنجیدہ تھی۔۔نگاہیں اس پر تھی۔۔جو آف وائٹ اوور شرٹ میں۔۔بالوں کی پونی بنائے۔۔خفگی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

ایک ہی تو شادی ہونی ہے میری۔۔اس میں بھی کچھ نہیں کرنے دے" رہیں ہیں۔۔۔حویلی میں سب ہو جائے گا۔۔۔ٹھیک ہے کر دیں۔۔نہیں جاتی کہیں۔۔۔۔"خفگی سے کہتے۔۔اس نے بیگ واپس کھولا۔۔۔سامر چند لمحے اسے دیکھتا رہا پھر اسکا ہاتھ پکڑتے روکا تھا اسے۔۔۔

ٹھیک ہے جاؤ۔۔۔۔اسنے گہری سانس لی۔۔۔"مگر اگر کچھ اونچ نیچ ہوئی تو" مجھ سے اچھے کی امید نا رکھنا۔۔۔۔ٹھیک ہے نا۔۔۔"وہ کافی سنجیدگی سے بولا۔۔۔تو مہیرہ نے خوش ہوتے سر ہلایا۔۔۔

سامر نے اسے ساتھ لگاتے اسکی کنپٹی کع چھوا۔۔اور دور ہو گیا تھا۔۔۔کسی کی وجہ سے اسکی خوشی کیوں خراب کرتا۔۔۔۔

وہ باہر نکلا تو مہیرہ نے باقی کی چیزیں بیگ میں ڈالی۔۔۔۔

صبح کے دیے گئے۔۔ویسے ہی تین گلاب۔۔۔سائیڈ ٹیبل پر پڑے تھے۔۔۔ جن کی خوشبو کمرے میں ہنوز بکھری ہوئی تھی۔۔۔۔

❤❤❤

آپ ساتھ ہی چلے جاتے۔۔۔"اسے دوسری گاڑی میں بیٹھتے دیکھ کر" مہیرہ نے جلدی سے کہا۔۔۔آئینور گاڑی میں بیٹھ چکی تھی۔۔باقی کی گاڑیاں بھی تیار تھی۔۔

مجھے دوسرے رستے سے جانا ہے۔۔تم جاؤ۔۔۔کرم داد اور گل خان کے ساتھ آنا۔۔باقی کسی کو میں نہیں بھیجو گا۔۔کسی اور کے ساتھ نا نکلنا۔۔۔۔ اور۔۔۔گارڈز باہر ہی ہوں گے۔۔۔۔" وہ نرمی سے بولا۔۔۔سیاہ شلوار قمیض پہنے۔۔سیاہ ہی شال کندھے پر رکھے۔۔وہ ہمیشہ کی طرح غضبناک لگ رہا تھا۔۔مگر وجہی چہرے پر کچھ پریشانی تھی۔۔یا مہیرہ کو لگا۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔" وہ وہم سمجھتی۔۔اکر آئینور کے ساتھ بیٹھ گئی تھی۔۔۔"

سامر کی گاڑی انکی گاڑی سے پہلے نکلی۔۔۔۔اور تیزی سے نکلی تھی۔۔۔۔

اس کے بعد وہ تین گاڑیاں بھی الگ دوسرے کچے روڈ پر دوڑ رہی تھی۔۔۔۔

سامر میر کو شاید شک ہو گیا ہے۔۔۔سائیں۔۔۔وہ پتا کرنے نکلا ہے۔۔۔"

"

حازم ہنسا۔۔۔"تو ہو جائے شک۔۔بلکہ اسکی پہنچ اوپر تک ہے اسے یقین ہو گیا ہو گا۔۔وہ اب مجھ سے ہی ملنے آئے گا۔۔۔"وہ مطمئن لگ رہا تھا جبکہ زیادنے پہلو بدلا۔۔۔۔

وہ سب ایک ہی گاؤں کے تھے۔۔۔ایک دوسرے کو جانتے تھے۔۔اور وہ سامر کو جانتا تھا۔۔۔اس پر جنون سوار ہو جاتا تو اس کے اپنے بھی اس کے سامنے ہار جاتے تھے۔۔۔

مگر حازم پھر حازم سرحان تھا۔۔۔اسے کوئی فرق نہیں پڑا۔۔۔۔

" تم یہاں سے چلے جاؤ حازم۔۔۔۔ "

حازم نے سرد نگاہ اس پر ڈالی۔۔اور اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔

جاتو وہ رہا تھا۔۔ مگر فالحال مہیرہ سے ملنے۔۔۔۔یقیناً سامر یہاں آتا یا اسکی تلاش میں۔۔۔تب تک وہ وہاں پہنچ بھی جاتا۔۔۔۔

اس نے کیپ سر پر رکھی۔۔۔زیادہ پریشانی سے اس کے ساتھ کھڑا ہوا۔۔۔

" کدھر جا رہے ہو۔۔۔۔"

مجھے اپنے بہت کام ہیں۔۔اور مجھے عادت نہیں ہے کسی کو بتاتے کی۔۔۔""

اسکا لہجہ سرد تھا زیاد نے دانت پیسے۔۔

تمہیں میں نے جیل سے نکلوایا۔۔"

میرے کہنے پر نہیں نکلوایا۔۔۔ مجھ پر دوبارہ ناجتانا۔۔۔"اسکی شہادت کی " انگلی اٹھاتے وارن کیا۔۔۔عجب جنونی انداز تھا۔۔۔زیاد اسے گھورتا رہا یہاں تک کہ وہ باہر نکل چکا تھا۔۔۔۔

وہ دونوں الگ الگ کمرے میں تیار ہونے گئی تھی۔۔۔مہیرہ برائیڈل روم میں تھا۔۔۔بہت ہلے پلم کلر تھا۔۔نفیس خوبصورت عروسی فراک پہنے۔۔۔اسنے سر کرسی کی پشت پر رکھے۔۔۔آنکھیں بند کر رکھی تھی۔۔۔

فراک اطراف میں پھیلا ہوا تھا۔۔۔جس کے بازو نفیس نیٹ کے تھے۔۔ کندھوں سے پیٹ تک موتیوں کا خوبصورت کام کیا ہوا تھا جبکہ آگے جالی دار سا پھیلا ہوا تھا۔۔۔۔

سیاہ رنگ کی اونچی ہیلز اسکی دائیں جانب رکھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

جبکہ بیوٹیشن اب فائنل ٹچ دے رہی تھی میک اپ کو۔۔۔۔مہیرہ کے کہنے پر اسکے میک اپ نیوڈ ہی کیا تھا جبکہ ڈیپ ریڈ لپ اسٹک لگائی تھی۔۔۔

دوسری لڑکی اسکے کلائیوں میں چوڑیاں پہنا رہی تھی۔۔۔۔مہیرہ مطمئن سی۔۔۔آنکھیں بند کیے۔۔۔ویسے ہی ٹیک لگائے بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

اسکا دل اداس تھا۔۔۔رملہ کو گئے پورا سال ہو گیا تھا۔۔وہ جس نے سوچا تھا کہ اب زندگی ختم ہو چکی ہے۔۔وہ جی رہی تھی۔۔سب جی رہے تھے۔۔۔

اپنی زندگیوں میں مطمئن تھے۔

ایک رمل تھی جو نہیں تھی۔۔۔

ایک ارتسام جو ادھر ہی ٹھہر گیا تھا۔۔

حازم سرحان نے گاڑی پارلر کے سامنے روکی۔۔۔۔چند لمحے ادھر ادھر دیکھا۔۔۔سامر کے کافی لوگ تھے۔۔۔گاڑیاں کھڑی تھی۔۔۔۔یقیناً اسے

مہیرہ بہت پیاری تھی۔۔اس نے تلخی سے سوچااور گاڑی کادروازہ کھولتے باہر نکلا تھا۔۔۔وجہی چہرے پر مصنوعی سکون تھا۔۔۔کیپ کچھ یوں چہرے کے آگے کر رکھی تھی کہ کوئی پہلی نظر میں اسے پہچان نہیں سکتا تھا۔۔اور پھر داڑھی بڑھی ہوئی تھی۔۔حلیہ مختلف تھا۔۔۔وہ چند لوگوں کے ساتھ چلتا۔۔۔داخلی دروازہ عبور کر گیا تھا۔۔۔باہر آنے والوں پر نظر تھی۔۔۔اندر لوگ جا رہے تھے۔۔۔۔

سامر میر کی گاڑی ایکدم سے۔۔۔شدت سے۔۔۔اس اونچے بنگلے کے) سامنے رکی تھی۔۔۔۔ٹائروں کی چرچراہٹ اور دھول دور تک گئی۔۔۔۔ اور وہ سیاہ گاگلز آنکھوں سے اتارتے۔۔۔۔گاڑی سے باہر نکلا تھا۔۔۔۔وجہی چہرہ بالکل سرد تھا۔۔۔اسکے مظبوط قدم اس بنگلے کے دروازے کی جانب (بڑھے تھے

اس نے ریسپشن پر مہیرہ کا نام بتایا تو اس لڑکی نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔ اسے سختی سے منع تھا۔۔۔۔۔۔

آپکا نام۔۔۔"اس کے پاس تین نام لکھے ہوئے تھے۔۔۔۔"

گل خان۔۔۔"اسکی آواز سنجیدہ تھی۔۔۔ریسپشن گرل نے مطمئن ہوتے" اسے روم نمبر بتایا۔۔۔وہ وہاں سے ہٹا تھا۔۔۔۔

گارڈز اسے جانتے تھے۔۔۔کچھ چونکتے ہوئے سامر میر کو دیکھا۔۔۔اور) (پھر رستہ چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔

روم کے سامنے کھڑے ہوتے حازم سرحان نے پسٹل والا ہاتھ آگے کیا۔۔۔ اور دروازہ کھول دیا۔۔۔

وہ حسین لڑکی جھکی ہوئی تھی۔۔حازم نے باقیوں کو دیکھتے۔۔ہونٹ پر انگلی رکھتے۔۔دوسرے ہاتھ سے انہیں خاموشی سے باہر نکلنے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔۔۔

سامر میر نے شدت سے۔۔ نفرت وغصے سے اسکا گریباں پکڑا۔۔وہ کچھ (بول رہا تھا۔۔ جبکہ زیادپریشان لگ رہا تھا۔۔۔۔جب سامر نے اسے دور (صوفے پر دھکادیا۔۔۔وہ صوفے پر گرا تھا۔۔۔۔۔

لڑکیاں خوفزدہ سی۔۔ایک ایک ہو کر باہر نکلی۔۔۔۔۔جب خاموش کمرے میں اسکی آواز گھونجی تھی۔۔۔

" بالوں کو بند نہیں کروانا میں نے۔۔۔ پچھلے دو دن بھی بند کیے تھے۔۔ آج میں کھولنا چاہتی ہ۔۔۔۔

وہ جھک کر ہیل کی سٹریپ بند کرتے ہوئے کہہ رہی تھی جب نگاہ سفید جاگر زپر گئی۔۔۔۔

اس نے شدت سے چونکتے سر اٹھایا تو وہ سامنے کھڑا تھا۔۔۔اسکا سانس سینے میں اٹک گیا۔۔۔

ح۔۔۔حازم۔۔۔۔۔"اس کے لب۔۔حیرت بے یقینی۔۔خوف کے " باعث دھیرے سے ہلے۔۔۔جب
حازم پسٹل والا ہاتھ اسکے سامنے میز پر رکھتے۔۔اسکے چہرے کے قریب جھکا تھا۔۔۔۔

سامر سرد و سپاٹ چہرہ لیے۔۔باہر نکلا۔۔۔رفتار میں تیزی تھی عجلت) تھی۔۔نفرت تھی فکر تھی۔۔غصہ تھا۔۔۔۔گاڑی میں بیٹھتے اس نے (پوری شدت سے دروازہ بند کیا اور گاڑی تیزی سے روڈ پر ڈالی تھی۔۔

س۔۔سامر۔۔۔"وہ خوف سے بڑبڑاتے۔۔بے ساختہ پیچھے ہوتی۔۔۔" کرسی کی پشت سے لگی تھی۔۔۔۔

کئی سالوں بعد۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

پنچ۔۔کم زات۔۔۔بتا کس کا بچہ ہے یہ۔۔۔کس کا گناہ ہے۔۔۔بولتی" کیوں نہیں ہے۔۔۔چہرہ کیوں چھپا رکھا ہے۔۔بول۔۔۔"وہ عورت۔۔۔ مسلسل اس لڑکی کے لمبے سنہرے بال۔۔۔اپنے ہاتھ کی سخت گرفت میں لیے چلا رہی تھی۔۔۔۔

جبکہ مٹی پر گراوجود۔۔۔ سسکتے ہوئے۔۔۔۔اپنا بچاؤ کرتا۔۔۔اپنا چہرہ چھاپنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

آس پاس گاؤں کے کچھ لوگ جمع ہوتے جا رہے تھے۔۔۔

اسے غلیظ گالیاں دیتے۔۔ مسلسل اس کے چہرے سے پلو ہٹانے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔ مگر وہ ایسا نہیں کرنے دے رہی تھی۔۔۔۔۔

حکم' کو بلاؤ۔۔۔اس پنچ زات کا فیصلہ اب وہی کریں گے۔۔۔۔اس لڑکی' " کو سنگسار کیا جائے گا۔۔۔۔وہ ناجائز تعلقات قائم کیے ہوئے ہے۔۔۔اٹھ لڑکی۔۔۔۔بول کس کا بچہ ہے بول۔۔۔" وہ عورت مسلسل اسکے بال کھینچتے کہہ رہی تھی۔۔۔۔

سرخ انتہائی نفیس فراک زیب تن کیے۔۔۔وہ نازک لڑکی۔۔۔۔آج مر چکی تھی۔۔۔۔۔

اتنا بڑا دھوکا ملا اسے۔۔۔۔

پہلے محبت کرنے پر مجبور کیا گیا۔۔

اور جب وہ محبت کرنے لگی۔۔۔

تو اسے اپنا لیا گیا۔۔۔

اور اپنے کے بعد۔۔۔

آج۔۔۔۔۔

وہ اس شخص کے وجود کے حصے کو اپنے وجود میں لیے رسوا ہو گئی۔۔

وہ آج ہی تو اسے ڈیرے پر بتانے گئی تھی۔۔۔

مگر اس شخص نے۔۔۔

ان کے رشتے کی حقیقت کو مٹا کر۔۔اسے زمانے میں رسوا ہونے چھوڑ

دیا۔۔۔

وہ تو اس پر مرتا تھا۔۔۔

اسے دیکھے بنا دن نہیں گزرتا تھا۔۔۔

وہ تو اس کے لیے کچھ بھی کر جاتا تھا۔۔۔

مگر آج اس پر حقیقت عیاں ہو چکی تھی۔۔۔۔

وہ رشتہ۔۔وہ محبت کا فریب۔۔۔

وہ دھوکے اور بدلے سے زیادہ کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔

سب کچھ بدلا تھا۔۔۔۔

اور جب پورا ہوا تو اسے زمانے میں بدنام ہونے کے لیے چھوڑ دیا۔۔۔۔۔

اور وہ پھولوں سی نازک حسین لڑکی ہو چکی تھی بدنام!۔۔

کافی ساری گاڑیوں کے ٹائروں کے ایک ساتھ اکر رکنے کی آواز پر وہ ہوش میں آئی۔۔۔۔

دل جیسے رکنے لگ گیا۔۔۔۔

وہ نہیں کرنا چاہتی تھی سامنا۔۔۔

وہ کیسے کرتی۔۔۔۔

وہ اس پل مر جانا چاہتی تھی۔۔۔

مگر یہ بھی نا ہو سکا۔۔۔۔

اس عورت نے۔۔ بالوں سے پکڑ کر اس نازل وجود کو۔۔'حکم' کے پاؤں کے پاس پھینکا تھا۔۔۔۔

اس کا فیصلہ بھی آپ کریں گے۔۔۔۔یہ بد کردار عورت۔۔۔۔ نجانے " کس کو گناہ لیے۔۔۔ہوئے ہے۔۔اور چہرہ چھپا رہی ہے۔۔۔۔"اس عورت کے علاوہ جو لوگ تھے وہ پیچھے ہو گئے تھے حکم کے آتے ہی۔۔۔چند ایک

کے ہاتھوں میں تھپڑ تھے۔۔۔جو وہ اس لڑکی کو مارنے کی نیت سے اٹھائے ہوئے تھے۔۔۔

حکم نے ایک نظر اس لڑکی کو دیکھا۔۔۔تو نجانے کیوں دل کسی انجانے خوف کے احساس سے دھڑکا مگر۔۔۔ نہیں۔۔۔ایسا نہیں ہو سکتا۔۔ تھا۔۔

بخت داد۔۔۔۔۔ہٹاؤ۔۔اس کے چہرے سے پلو۔۔۔"اسکی سرد اونچی " آواز وہاں گھونجی تو اس لڑکی نے گھبرا کر چہرہ گھٹنوں میں مزید چھپایا تھا۔۔۔۔۔

مگر زیادہ دیر نہیں۔۔۔۔

بخت داد نے دو عورتوں کو اشارہ کیا۔۔۔

دو عورتوں نے اسے بازووں سے پکڑ کر کھڑا کیا۔۔۔۔

وہ تیسری نے زبردستی اس کا چہرہ دبوچنے اوپر کیا تھا۔۔۔۔

اور لمحے ساکن ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

لوگوں کے ہاتھوں سے پتھر خوف سے گرے۔۔۔۔

ان عورتوں نے بھی گھبرا کر اسے چھوڑا۔۔۔۔

حسین چاند سا مکھرا۔۔۔۔

سنہرے بکھرے بال۔۔۔

روئی روئی آنکھیں۔۔۔۔۔

بلاشبہ۔۔۔وہ اس گاؤں کی لاڈلی۔۔۔۔

اور 'حکم' کی اکلوتی پوتی تھی۔۔۔۔۔

سب ساکن ہو گئے تھے اسے یوں دیکھ کر۔۔۔۔

اور حکم۔۔۔۔

وہ جو گاؤں کے لوگوں کا فیصلہ کرتے تھے۔۔۔۔

وہ جو سر اٹھا کر چلتے تھے۔۔۔۔

وہ جن کے فیصلے پر کوئی اعتراض نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔

آج انہیں اپنی اکلوتی۔۔۔اور لاڈلی پوتی کا فیصلہ کرنا تھا۔۔۔

وہ لڑکی۔۔۔واپس گر چکی تھی مٹی پر۔۔۔چہرہ جھکائے۔۔ان کے پاؤں پر ہاتھ رکھتے۔۔۔۔رو رہی تھی مگر وہ پیچھے ہو گئے تھے۔۔۔۔

دوسری جانب۔۔۔۔وہ سیاہ شلوار قمیض میں۔۔۔۔سگار کو لبوں کے درمیان لیے۔۔۔انتہائی بے چینی سے ڈیرے کے اس کمرے میں چکر لگا رہا تھا۔۔۔۔

آج اسے سکون مل جانا چاہیے تھا۔۔۔

آج اس نے ایک اور بدلا لے لیا۔۔۔

مگر نہیں۔۔۔

اس سے بھولے نہیں بھول رہا تھا کہ وہ لڑکی اسے کچھ بتانے آئی۔۔
کتنی چمک۔۔ کتنی رونق تھی اس کے معصوم چہرے پر۔۔۔۔

بخش دین۔۔۔"جب برداشت نہیں ہو سکا تو وہ چلایا تھا۔۔۔"

اور بخش دین۔۔الہ دین کے چراغ والے جن کی طرح ایک پل میں نمودار ہوا۔۔اور اپنے مغرور اور سفاک آقا کو دیکھا تھا۔۔۔

ہمارا لڑکی کو تم حویلی چھوڑ کر آیا تھا۔۔"اسکی بھاری آواز میں بے چینی" تھی۔۔۔پٹھانی لب ولہجہ۔۔۔۔سرخ و سفید رنگت۔۔چہرے پر شیو۔۔۔اور سرد تاثرت۔۔۔۔اسکی زات کا حصہ تھے۔۔۔

بخش دین گھبرا گیا۔۔۔

ن۔۔ نہیں۔۔۔۔وہ سائیں۔۔۔انہوں نے ضد۔۔۔۔اس نے کہنا چاہا" مگر۔۔اس خوبرو مگر سفاک شخص نے پل میں اسکا گریباں دبوچا تھا۔۔۔۔

تم۔۔۔نے۔ہمارا لڑکی۔۔۔کو۔۔۔۔اکیلا بھیجا۔۔۔۔تم جانتا نہیں ہے " وہ۔۔ پاگل ہے۔۔۔۔۔اسکا دماغ کام نہیں کرتا۔۔وہ خود کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔۔اور اسے۔۔۔تم نے۔۔۔اکیلا چھوڑ دیا۔۔۔اگر ہمارا لڑکی کو۔۔۔زرا سی خراش بھی آیا تو۔۔۔۔ہم تمہارا۔۔ نسل پورا برباد کر دے گا۔۔۔۔ ہمیں۔۔۔ابھی۔۔اور اسی وقت۔۔۔ہمارا لڑکی۔۔ادھر ہمارا پاس چاہیئے۔۔۔ سہی سلامت۔۔۔۔۔جاؤ۔۔۔اسے واپس لاؤ۔۔۔۔" وہ ایک ایک لفظ چبا کر۔۔۔شدت پسندی تھی۔۔۔بول رہا تھا۔۔۔۔

بخش دین نے گھبراتے ہوئے سر ہلایا تو اس شخص نے شدید تیش میں اسے پیچھے دھکیلا تھا۔۔۔

" خر کا بچہ۔۔۔"

اسکا تنفس بھاری ہو گیا تھا۔۔رنگت شدید گلابی۔۔۔نیلی رگیں کنپٹی اور گردن پہ واضح ہونے لگی تھی۔۔۔

بس اس نے سوچ لیا تھا کہ اب وہ اسے قید کر لے گا۔۔۔اسے اپنے پاس رکھ کر تڑپائے گا۔۔۔ مگر پاس رکھ کر ہاں۔۔۔اس کے بغیر اسے چین نہیں تھا۔۔۔۔۔

اسے بے چین کر کے۔۔۔اسے تکلیف دے کر۔۔۔

اسے خود میں قید کر کے ہی اسکی وحشتوں سے بھری زات کو سکون ملتا تھا۔۔

اس معصوم لڑکی کا قرار لوٹ کر ہی اسے قرار آتا۔۔۔

اسے بس وہ چاہیئے تھی۔۔۔

ہاں وہ اسے گم کر دے گا۔۔۔

یا لے کر خود گم ہو جائے گا۔۔۔۔

یہ ٹھیک ہے۔۔۔۔

اس مغرور سفاک شخص نے سوچا۔۔اور ایک اور سگار سلگاتے لبوں کے درمیان رکھا۔۔۔۔

لائیٹر سے جلایا تو پل بھر کے لیے اس کی نیلی۔۔۔سفاک آنکھیں چمکی تھی۔۔۔۔

دوسری جانب۔۔۔۔

وہ لڑکی اب بھی رو رہی تھی۔۔۔

اسکا نازک مرمرئی وجود مٹی سے میلا ہو رہا تھا۔۔۔۔

سنہرے بالوں کی چمک ماند پڑنے لگی تھی۔۔۔

رو رو کر چہرہ سرخ ہو چکا تھا۔۔۔۔

اسے سب نے سر پر بیٹھایا۔۔۔

اور وہ ان سب کا سر جھکا چکی تھی۔۔

وہ پہلی عورت چلا رہی تھی۔۔۔نفرت سے۔۔حقارت سے۔۔۔قریب سے دیکھو تو اس میں ماضی کے کسی کردار کا عکس دیکھائی دیتا تھا۔۔۔۔شاید وہ پہلے سے ہی جانتی تھی کہ وہ لڑکی کون تھی۔۔جبھی اس نے 'حکم' کو بلایا تھا۔۔لوگوں کو جمع کیا تھا۔۔۔

کیاہوا'حکم'اپنی پوتی کو سامنے دیکھ کر آج فیصلہ کرنے میں اتنی دیری کیوں"
ہاں۔۔۔اسے بھی تو سزا سنائیں۔۔۔"وہ نفرت سے بولی تو انکا سکتا ٹوٹا۔۔۔۔

اور پاؤں میں گری اس لڑکی کو دیکھا۔۔۔۔
جس کا ہاتھ پکڑ کر اسے چلانا سیکھایا تھا۔۔
اج اسے سزا سنانی تھی۔۔۔

اسے سنگسار کر دو۔۔۔۔اتنے پھتر مارو کے لاش حویلی پہنچے۔۔۔"وہ کسی "
زمانے میں سفاک مشہور تھے۔۔۔اور آج پھر ایک فیصلہ انتہائی سفاکی
سے کیا اور مڑ گئے۔۔۔۔

وہ لڑکی چہرہ تک مٹی پر رکھ چکی تھی۔۔۔
جان پہلے نکلی تھی۔۔۔

اگر آپ ناول پڑھنے کے شوقین ہیں تو ہم آپکے لئے لائے ہے دنیا کا سب سے بڑا ناولز کا مشہور ویب سائٹ جہاں سے آپ دنیا جہاں کے مزے کے ناولز پڑھ اور ڈاؤنلوڈ کر سکتے ہے جو ناولز آپکو کہی کسی اور ویب سائٹ سے نہیں ملے گے

ZUBINOVELSZONE.COM 👉 ZNZ.LIFE

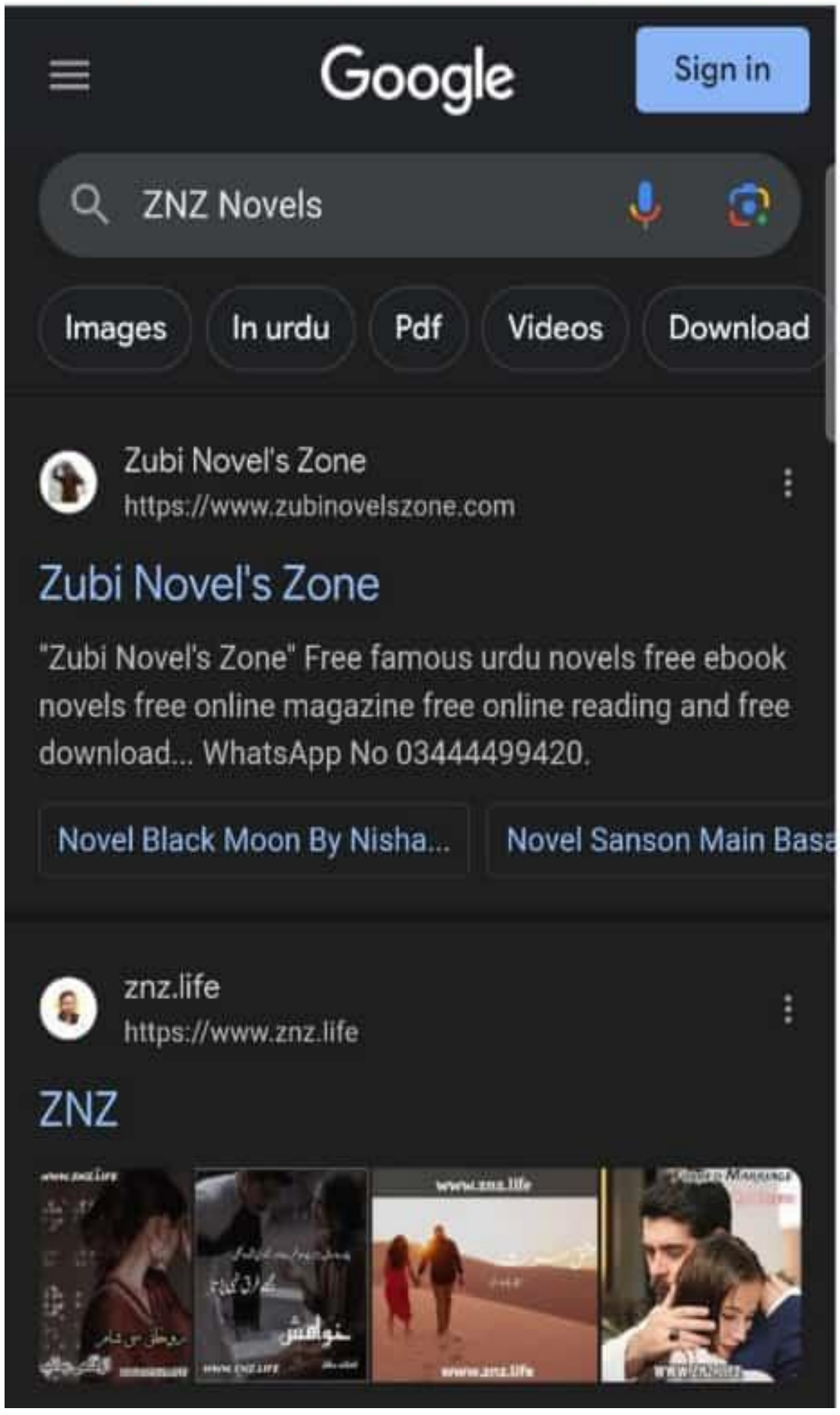

تو دیر کس بات کی ابھی گوگل پر جائے اور ٹائپ کریں

ZNZ NOVELS

ٹوپ پر دو ویب سائٹ آجائے گے جسکی سکرین شاٹ آپ سامنے دیکھ سکتے ہے کوئی بھی ایک سائٹ وزٹ کریں اور اپنے پسند کا ناول سرچ کر کے بآسانی ڈاؤنلوڈ کر کے پڑھ لیں

مذید کے لئے رابطہ کریں

0344 4499420

"تم شاید مجھے بھول گئی تھی۔۔۔۔ہاں نا۔۔۔"اس کے چہرے کو بیقرار نگاہوں سے تکتے۔۔۔وہ سرد سی آواز میں بولتا۔۔۔اسکا دل ساکن کیے جارہا تھا۔۔۔۔

"م۔۔مجھے۔۔۔جانے۔۔دیں۔سامر۔۔۔"اسے اب تک یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔وہ بے حد بے یقین اور خوفزدہ تھی۔۔۔جب حازم نے اسکے بالوں کی ایک لٹ کو چھوا۔۔وہ تڑپ گئی تھی۔۔۔

"بہت حسین لگ رہی ہو۔۔۔بے حد۔۔۔۔"سرگوشی سی آواز۔۔۔۔نگاہیں اسکے پور پور کو چھو رہی تھی۔۔دل بیور تھا۔۔۔دل دکھا ہوا تھا۔۔عجب الجھن۔۔عجب تکلیف تھی۔۔۔۔وہ کس دلکش لڑکی کو کھو چکا تھا۔۔۔خیر پایا ہی کب تھا۔۔۔۔

نفرت کرتی ہوں میں آپ سے۔۔ شدید نفرت۔۔ سمجھ آئی۔۔آپکی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی ہوں۔۔۔۔جائیں یہاں سے۔۔۔ "آواز اونچی اور نفرت سے بھرپور تھی۔۔۔۔ حازم نے ایکدم اسکا بازو دبوچا اور پسٹل اسکی گردن پہ رکھ دی۔۔۔۔

یوں لگا جیسے اسکی سانسیں بن ہو گئی تھی۔۔۔ حازم شدید سرد نگاہوں سے ااسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"آواز نیچی رکھو۔۔۔ میں زبان کاٹ دوں گا۔۔۔ سمجھی۔۔۔۔ "سرد وسپاٹ لہجے میں کہا تو مہیرہ نے بے ساختہ لبوں کے زریعے گہرا سانس لیا۔۔۔۔۔۔سانسی بکھر چکی تھی۔۔۔۔

"م۔۔ مجھے جا۔۔۔

"م۔۔۔یر۔۔۔مجھے جانا۔!۔۔۔"اسکی ایک ہی بات تھی۔۔پور پور میر کو بلا رہا تھا۔۔۔آنکھیں برستی گالوں کو تر کرتی جا رہی تھی۔۔ حازم نے پھر اسے دیکھا او تھوڑا دور ہو گیا۔۔ مہیرہ اس سے کبھی بھی تو اتنی خوفزدہ نہیں رہتی تھی اور اب۔۔۔۔۔

"سامر کے یہاں آنے سے پہلے میں تمہیں لے جاؤں گا۔"اس نے پسٹل اٹھاتے اسے دیکھتے ہوئے کہا تع مہیرہ شل ہو گئی۔۔۔وہ کہاں لے جانے کی بات کر رہا تھا۔۔ کیا وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ شادی شدہ تھی۔۔۔

"م۔۔۔میں کہیں نہیں جاؤں گی۔۔۔سنا آپ نے۔۔۔وہ ایکدم نفرت سے بولتے کھڑی ہو گئی۔۔۔۔حازم اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔"

جبکہ حازم سرد نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔ رگیں ابھری ہوئی تھی۔۔ رنگت شدید سرخ تھی۔۔۔ آنکھوں میں شدید جنونیت لیے وہ اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

جو ایک پورا سال اسکا سکون غارت کیے ہوئے تھی۔۔۔۔
جس کی وجہ سے وہ ایک رات بھی نہیں سو سکا۔۔۔
جس کی محبت اسکے سر پر۔ سوار ہو چکی تھی۔۔۔
جس کے ہجر نے اس سے اسکا رنگ چھین لیا۔۔۔۔۔۔

اور اب وہ۔۔ اس کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔
آنکھوں میں شدید نفرت لیے۔۔۔۔
زہر اگلتے الفاظ۔۔۔۔
مگر خوفزدہ سی۔۔۔

"شیششششش۔۔۔۔۔۔ تم میرے ساتھ چلو۔۔۔۔ ہم الگ دنیا۔۔۔

مہیرہ نے پوری شدت سے نفرت سے اسے پیچھے دھکیلا اور ایکدم ددور ہوئی تھی۔۔۔

"س۔۔ سسوچنا بھی مت۔۔۔۔۔برستی آنکھوں کے سنگ اس نے شہادت کی انگلی اٹھاتے اسے وارن کرتے ہوئے کہا۔۔۔ "سب کچھ برباد کر دینے کے بعد آخر یہاں آئے بھی کیسے۔۔ سوچا بھی کیسے۔۔۔اسکا دماغ شل ہو رہا تھا۔۔ وہ ایسا کب سے سوچے بیٹھا تھا۔۔۔۔

مگر پرائی سی۔۔۔
کسی اور کے لیے تیار۔۔۔۔
کسی اور کے نکاح میں۔۔۔۔

وہ اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔
جبکہ مہیرہ بول رہی تھی۔۔۔۔

"سب کچھ برباد کیا آپ نے۔۔۔ پہلے رملہ کا قتل۔۔ پھر بھائی پر الزام۔۔ انہیں جیل بھیجوا دیا۔۔ انکی زندگی برباد کی۔۔۔ مجھے پورے گاؤں کے سامنے رسوا کیا۔۔۔ بہتان لگائے۔۔۔ پھر میرے بھائی کا قتل کرنے کی کوشش۔۔۔" اسکی سانسیں پھول گئی۔۔۔ رو رو کر آواز بیٹھنے لگی۔۔۔۔

حازم چونکا۔۔۔ "کوشش۔۔ "مطلب۔۔ارتسام زندہ تھا۔۔۔۔۔
اسکا دماغ سائیں کرنے لگا۔۔۔

"پھر اب کس منہ سے آپ یہاں آئے۔۔۔آخر مر کیوں نہیں جاتے آپ۔۔ مر کیوں نہیں جاتے۔۔۔۔ "وہ نفرت سے بولتی اسکا گریباں پکڑ چکی تھی۔۔۔۔

زندگی میں دوسری بار کسی نے ااس کا گریباں پکڑا۔۔ دونوں بار ایک ہی لڑکی تھی۔۔۔۔ وہ اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔ بولا کچھ بھی نہیں۔۔

مہیرہ اندر چھپا سارا درد غصہ و نفرت نکال رہی تھی۔۔۔۔۔ چہرہ سرخ ہو چکا تھا۔۔اب اس کا خوف بھی نہیں رر ہا جو شروع کے چند پل اسپر سوار ہوا تھا۔۔۔۔

کر رہی تھی اب۔۔۔اسے نہیں دیکھ رہی تھی۔۔ جبکہ حازم اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

"میں تم سے محبت کرتا ہوں۔۔۔۔۔" وہ بے حد دھیمی آواز میں بولا۔۔۔۔۔ مہیرہ شدت سے چونکی۔۔۔ دھڑکنیں جیسے تھم گئی۔۔۔۔

وہیں اندر داخل ہوتے سامر نے بخوبی سنا تھا۔۔۔اسکا دماغ شل ہو گیا۔۔۔۔۔

URDUNovelians

دنوں نے اسکا آنا محسوس کیا۔۔۔۔۔

حازم مہیرہ کو دیکھتا رہا۔۔۔

اور مہیرہ ہوش میں آتے ایکدم سامر تک پہنچی۔۔۔۔

لگائے۔۔۔آپکو فرق نہیں پڑا۔۔۔۔۔" اسکی آواز بیٹھ گئی مگر وہ پھر بھی رو رہی تھی۔۔۔

گریباں ہنوز اسکے نازک ہاتھوں کی سخت گرفت میں تھا۔۔۔۔

"نفرت۔۔۔۔ نفرت ہو رہی ہے آپ سے۔۔۔ شدید نفرت۔۔۔۔
"اسکا گریباں چھوڑتی۔۔ وہ شدت جزبات سے چلائی تو اسکا دل کٹا تھا۔۔۔۔۔۔

"۔۔۔۔م۔۔۔ مہیرہ۔۔۔۔اسکی آواز سرگوشی جتنی تھی۔۔۔
آنکھوں میں بے پناہ بیقراری لیے۔۔۔۔"۔م۔۔میں۔۔۔۔۔اس نے آنکھیں بند کر کے کھولی۔۔۔۔۔ مہیرہ گالوں سے آنسو صاف

مہیرہ، آئینور خوفزدہ سی سانس روکے کھڑی تھی۔۔۔۔

"محبت نہیں۔۔ یہ ضد ہے۔۔۔۔ جواب لگی تجھے یہ جان کر کے۔۔
وہ میری ہے۔۔ تجھ سے اپنی ہار برداشت نہیں ہو رہی تو۔۔۔۔

"سامر پلیز۔۔۔ وہ بڑبڑائی۔۔۔ سامر کے ہونٹوں کے پاس سے
ششدید خون بہہ رہا تھا۔۔۔ جبکہ حازم کا چہرہ لہولہان تھا۔۔۔۔۔

سامر نے بازو اٹھاتے ابھی اسے مکہ اور مارتا ہی کہ۔۔۔

"پھر بول۔۔۔۔ بول۔۔۔" پے در پے۔۔ اسکے منہ پر مکے مارتے وہ چلا رہا تھا۔۔۔۔۔ بال ماتھے پہ بکھر چکے تھے۔۔ سرخ رنگت اور ابھری ہوئی نسیں۔۔ مہیرہ پیچھے ہوتی گئی۔۔ اسے سامر سے ڈر لگا۔۔۔۔

حازم کی بس ہوئی تھی۔۔۔۔
وہ اب جواب میں اسے بھی مار رہا تھا۔۔
لوگ چھڑوانے کی کوشش میں ہلکان ہو رہے تھے۔۔۔۔
مگر دونوں پر جنون سوار تھا۔۔۔۔

"تو جانتا۔۔ تھا۔۔۔ میں محبت کرتا ہوں اس سے۔۔۔ تو بیچ میں آیا۔۔۔ تو نے جان بوجھ کر اسے مجھ سے چھینا۔۔۔ تو سب جانتا تھا۔۔۔" وہ مار رہا تھا۔۔ اس میں شدید نفرت بھری ہوئی تھی۔۔۔۔

مگر وہ اس سے پہلے حازم کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔

"تیری تو۔۔۔۔" وہ بپھرے بپھرے شیر کی مانند اس پر چڑھ دوڑا تھا۔۔۔

مہیرہ کی چیخ بے ساختہ تھی۔۔۔۔

وہ جنونی انداز میں اسے مار رہا تھا۔۔۔۔

حازم مہیرہ کو دیکھتا رہا۔۔۔ کوئی مزاحمت تک نا کی۔۔۔۔

یہاں تک کہ وہ نیچے گر گیا تھا۔۔۔۔

آئینور بھی بھاگتے ہوئے آئی تھی۔۔ اندر رش بن چکا تھا۔۔۔۔

سامر پر جنون طاری تھا۔۔۔۔۔

"ٹھاہہ ٹھاہہ۔۔۔۔" گولگولی کی آواز نے جہاں سب کو شل کیا۔۔
وہیں سامر کا بازو سرخ ہوتا گیا۔۔یوں کہ خون نکلتا حازم کی گردن پہ بکھر گیا۔۔۔۔

مہیرہ کا سانس رکا۔۔وہ بھاگ کر اس کے پاس آئی۔۔۔۔
حازم الگ شل ہوا۔۔۔۔
آئینور نے۔۔کانپتے ہاتھوں سے نمبر ملایا۔۔۔۔
کچھ لوگوں نے اس شخص کو پکڑ لیا جس نے گولی چلائی تھی۔۔۔۔

سب آنا فانا ہوا۔۔۔۔
سامر نے لب بھینچے درد برداشت کرتے اسے دیکھا۔۔۔۔۔
حازم اسے دور کرتا بے یقینی کی حالت میں اٹھا۔۔۔
تع پہلی نگاہ ہی زیاد پر گئی۔۔۔ نجانے وہ کب آیا تھا۔۔

کب نیچے گری پسٹل اٹھا کر چلا بھی دی۔۔۔

"س۔ سامر۔۔۔ خون۔۔۔ خون۔۔۔۔۔۔ وہ بے حد بے یقینی سے
اسکے بازو کو چھوتے بڑبڑائی۔۔۔۔۔ آنسو چہرے پر گرنے لگے۔۔
سامر نے اسے دیکھا تک نہیں تھا۔۔۔۔۔

سامر نے مڑتے۔۔۔ بے حد سختی سے۔۔۔
بہت حد اچانک۔۔۔۔
آیک آخری مکہ اسکے جبڑے پر مارا۔۔۔
یوں کہ اپنے بازو میں درد کی شدید ٹسیں اٹھیں۔۔۔۔۔
حازم ہنوز بے یقینی سے اسکے بازو کو دیکھ رہا تھا۔۔
مہیرہ نے سسکی روکی۔۔۔۔
آئنور باہر بھاگ چکی تھی۔۔۔۔

"جان لے لوں گا۔۔۔ پھر ایسا سوچا تو۔۔۔۔ میری بیوی ہے وہ۔۔۔ میری بیوی۔۔۔۔۔ "اسکی آنکھوں میں اپنی شدید سرخ ہوتی آنکھیں گھاڑتے۔۔ وہ ایک ایک لفظ چبا کر بولا۔۔ حازم کچھ نہیں بولا۔۔۔۔

لوگ انہیں دور کر رہے تھے۔۔۔۔

آئینور کے ساتھ ہی سب گارڈز بھاگتے ہوئے اندر آئے۔۔۔۔

کسی نے پولیس کو کال کر لی تھی۔۔

زیاد کو پکڑ رکھا تھا ہنوز۔۔

لمحوں کا کھیل تھا لمحوں میں بیت بھی گیا تھا۔۔۔۔۔

پستہ لکر کی لمبی شرٹ کے ساتھ کھلا ٹراوزر پہنے۔۔ وہ بالوں کا اونچا جوڑا بنائے بنائے۔۔۔ وہ سفید کاٹن کی قمیض استری کر رہی تھی۔۔۔۔

سبز آنکھوں میں کاجل کی لکیر تھی۔۔۔ باقی کا چہرہ شفاف تھا۔۔۔۔

حالانکہ اس گھر میں ملازم تھے مگر کبیر اپنا ہر چھوٹا بڑا کام اس کے زمے لگا چکا تھا۔۔۔ اگر رات کو وہ دو بجے بھی آتا تو کھانا عیسل کو اٹھ کر دینا پڑتا۔۔۔۔۔

URDUNovelians

وہ زندگی میں زندگی کی طرح داخل ہوا تو اسے احساس ہوا کہ وہ اتنا سخت تھا نہیں جتنا بننے کی کوشش کرتا تھا۔۔۔

وہ اپنے رشتوں کو لے کر کافی احساس تھا۔۔۔۔
تین چار دنوں میں جتنا اسے تنگ کر چکا تھا اتنا اسکا خیال بھی رکھتا۔۔
ہاں مگر اسکے خیال رکھنے کا انداز یوں ہوتا کہ وہ دعا کرتی اتنا خیال نا ہی رکھے۔۔۔۔

ابھی وہ انہی خیالوں میں گم تھی جب کان کے پاس نرم گرم سا لمس محسوس ہوا تو یکدم چونکی۔۔۔ گھبراہٹ میں ابھی اسکا ہاتھ گرم استری کو چھوتا کہ کبیر نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے اس کے پیٹ پر رکھا۔۔۔ اور تھوڑی اسکے کندھے پر رکھی تھی۔۔۔ اسکا دل شدت سے دھڑک کر رہ گیا۔۔۔۔

"تمہیں جلانے کے لیے میں کافی نہیں ہوں کیا۔۔۔" اسکی آواز بھارتی بوجھل سی تھی۔۔۔ عیسل نے بے ساختہ گہرا سانس لیا مگر بولی کچھ نہیں۔۔۔۔

اسکی سانسوں سے آتی مہک اسکا دل اداس کر گئی تھی۔۔۔۔
کبیر نے بٹن آف کرتے۔۔ استری دور کی اور اسکا رخ اپنی طرف کرتے۔۔۔ اسے ٹیبل سے پن کیا تھا۔۔ نگاہیں انتہائی بے باکی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔ عیسل کا رنگ سرخ ہونے لگا۔۔۔

"اتنی قیامت لگ کر۔۔ دور رہتی ہو۔۔۔ یہ اچھا نہیں ہے۔۔۔" اسکے چہرے کے پاس چہرہ کرتے۔۔ وہ معنی خیزی سے بولا۔۔۔۔
آنکھوں میں خمار کی سرخی دوڑ گئی۔۔۔۔
سانسیں بے ہنگم ہونے لگی۔۔

بکھرنے لگی۔۔۔
ہاتھوں کا لمس بے باک ہوا تو عیسل نے گھبرا کر اسکا ہاتھ پکڑا تھا۔۔۔
وہ اسے نہیں دیکھ رہی تھی۔۔۔۔
کچھ خفگی تھی کچھ جھجک۔۔۔۔

"م۔۔ مجھے کام۔۔۔۔ اس نے مزاحمت کرنی چاہی۔۔۔

"مجھ سے پہلے کوئی کام نہیں۔۔۔۔ جب میں آجاؤں تو میرے پاس آجایا کرو۔۔۔۔ بہت پاس۔۔۔۔" وہ دو قدم پاس ہوا تھا۔۔۔

"ک۔۔ کبیر۔۔۔۔" وہ گھبرا گئی۔۔۔۔ اسکا انداز ہمیشہ عجب جنونیت لیے ہوئے ہوتا تھا۔۔۔۔۔

"تم جانتی ہو۔۔۔ تمہیں مجھ سے کوئی نہیں بچا سکتا ہے۔۔۔ پھر بھی کوشش۔۔۔۔" وہ اس کے گالوں کو چھوتے سرگوشی میں بول رہا تھا۔۔۔ عیسل نے آنکھیں زور سے بند کرلی۔۔۔ تنفس تیز ہوا۔۔ اور گردن نم۔۔۔

کبیر کو رحم نا آیا۔۔۔ اسکی گردن کی نمی کو چھوا تو وہ تڑپی تھی۔۔۔

"ن۔۔ نشہ کر کے۔۔۔۔۔ میرے پاس نا۔۔۔۔

"تو تم بنو نا میرا نشہ۔۔۔۔ نشہ چھوڑنا نا ممکن ہے مگر بدلنا نہیں۔۔۔۔ مگر تم۔۔۔۔ سختی سے اسکی شہ رگ پر ہونٹ رکھے۔۔۔۔ وہ سسکی۔۔۔

" تمہیں بھی مجھ سے دور جانے کا شوق ہے۔۔۔۔ مگر تم جانتی نہیں ہو۔۔۔۔ " دوسرا بازو اسکے گرد باندھتے وہ اسے بازو میں اٹھا چکا تھا۔۔۔ عیسل کی چیخ بے ساختہ تھی مگر کبیر کو جیسے فرق نہیں پڑا۔۔۔ " میں تمہیں کتنا قریب کروں گا اپنے۔۔۔ تم جہاں دیکھو گی میں ہوں گا۔۔۔۔ یہاں تک کہ تم میں بھی میں ہوں گا۔۔۔۔ تمہیں میں کہیں کا نہیں چھوڑوں گا سوائے اپنے۔۔۔۔ " وہ اسے بیڈ پر اتارتے ساتھ ہی گرنے کے انداز میں اس کے ساتھ لیٹا۔۔۔۔

عیسل کی دھڑکنیں منتشر تھی۔۔۔ اسکے لہجے کی جنونیت اسے خوفزدہ کر جاتی تھی۔۔۔۔

شاید وہ ابھی تک بھولا نہیں تھا کہ رملہ اسے ناپسند کرتی تھی۔۔۔۔

شاید وہ ابھی تک اس ٹراما سے نکلا ہی نہیں تھا۔۔اسے خوف تھا شاید کہیں نا کہیں کہ وہ چاہنے کے لائق نہیں تھا۔۔۔ جبھی وہ زبردستی خود تک محدود کر دینا چاہتا تھا۔۔۔

عیسل نے اٹھنا چاہا۔۔جب کبیر نے اس پر سے بازو گزار کر دوسری جانب رکھا۔۔اور مخمور بے باک نگاہوں سے اسے تکنے لگا تھا۔

"بھاگتی کیوں ہو۔۔۔ ہمممم "اسکی رقص کرتی پلکوں کو چھوتے۔۔وہ سرگوشی نما سا بولا تو عیسل نے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔

"ن۔۔ نہیں۔۔۔۔ بس۔۔ شراب۔۔ نا۔۔ پیا۔۔۔

"اگر پیوؤں گا تو کیا کرو گی۔۔ چھوڑ دو گی۔۔۔" یکدم اسکا جبڑا دبوچتے سپاٹ لہجے میں کہا تو اس نے گھبراتے ہوئے سر نفی میں ہلایا تھا۔۔
کبیر کے ماتھے سے بل کم ہوئے۔۔۔۔

"تو۔۔۔" وہ اسے گھور رہا تھا۔۔۔۔

چہرے انتہائی قریب تھے۔۔۔
سانسوں کی گرن تپش اور مہک۔۔۔
دلوں کو پاگل کیے ہوئے تھی۔۔۔۔۔

"م۔۔۔اچھا۔۔۔ن۔۔ نہیں لگتا۔۔۔۔" وہ بمشکل بول پائی۔۔آنسو آنکھوں سے نکلتے کنپٹی میں گم ہوتے جا رہے تھے۔۔۔۔ کبیر نے گہرا سانس لیا۔۔۔

"ک۔۔ کوشش کر تو رہا ہوں۔۔۔ تھوڑا تم ساتھ دو۔۔۔ "اسکی آواز سرگوشی جتنی ہونے لگی۔۔ یہ سچ بھی تھا کہ وہ کوشش کر رہا تھا۔۔۔ مگر عیسل کو چڑانے کی خاطر وہ شراب پی کر اس کے پاس ضرور آتا۔۔ مگر ابھی اسے روتا دیکھ کر نرم پڑ گیا۔۔ اور یہ کم ہی ہوتا تھا۔۔۔

عیسل کو بالکل یقین نہیں آیا۔۔۔ "جھوٹ۔۔۔ "اس نے آنسو صاف کرتے خفگی سے کہا اور اسے دور کرنا چاہا تھا۔۔۔۔

کبیر نے اسے گھورتے۔۔ اسکے دونوں ہاتھوں کو زور سے پکڑتے۔۔ تکیے سے پن کیا۔۔۔۔ عیسل بوکھلا گئی تھی۔۔۔

"آنکھیں کس کو دیکھا رہی ہو۔۔۔۔۔ "

"م میں نے۔۔ کب۔۔۔۔

"چپ۔۔۔۔ بالکل چپ۔۔۔۔ بولو مت۔۔۔" اسکی آواز اور کم ہوئی۔۔۔

لبوں اور ہاتھوں کے بے لمس پر اس نے گھبراتے ہوئے دور ہونا چاہا۔۔ مگر کبیر نے اسے ہلنے بھی نا دیا تھا۔۔۔۔

"میرے علاوہ کسی پر دھیان نا دو۔۔۔" اس کی کنپٹی کو چھوتے۔۔ وہ خمار آلود لہجے میں بولا۔۔۔

"کبیر۔۔۔ میری بات۔۔۔۔۔۔

وہ یکدم اسے خاموش کروا گیا تھا۔۔۔

ہسپتال کے اس روم میں سرد سی خاموشی کا بسیرا تھا۔۔۔

خون زیادہ نہیں ضائع نہیں ہوا تھا۔۔۔ڈرسنگ کر دی گئی تھی۔۔۔
مگر وہ اتنے غصے میں تھا کسی کو بولنے بھی نہیں دے رہا تھا۔۔۔۔

واحد سدیال نے ولیمہ کینسل کروانا چاہا مگر اس نے منع کر دیا تھا۔۔۔۔

"بیٹا۔۔۔ابھی تم ٹھیک ن۔۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔ماں۔۔اب اٹھ کر خود جاؤں ڈسٹارج پیپرز بنوانے کے لیے۔۔۔"اس کی سرد آواز پر مہیرہ نے گھبرا کر اسے دیکھا۔۔۔۔

وہ ابھی تک اسی جوڑے میں تھی۔۔۔۔۔سب نے اسے جانے کا کہا تھا مگر وہ نہیں مانی۔۔۔

باقی حویلی میں باپ پھیلانے سے سختی سے منع کر دیا تھا۔۔۔۔

مہیرہ نے اس سے بات کرنی چاہی تھی۔۔ مگر اس نے اتنی بری طرح جھڑکا کہ وہ دوبارہ کوئی بات نہیں کر سکی تھی۔۔

آئینور واحد سدیال کے ساتھ واپس جا چکی تھی۔۔۔۔ حویلی میں کافی مہمان تھے۔۔ وہ کسی کو بات کرنے کا موقع نہیں دینا چاہتے تھے۔۔۔۔۔

"اچھا میں کرتا ہوں بات۔۔۔" شہریار نے بے بسی سے کہا اور باہر نکلا تھا۔۔۔۔

URDUNovelians

سامر نے آنکھیں بند کر لی تھی۔۔۔

اسکے کانوں میں ابھی تک وہ الفاظ گھونج رہے تھے۔۔۔۔اسکا دماغ شل ہو رہا تھا۔۔۔

وہ مہیرہ کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہ رہا تھا۔۔۔وہ اگر اسکی بات سن لیتی تو یہ سب نا ہوتا۔۔۔

مگر وہ۔ مہیرہ ہی کب جو سن لیتی۔۔۔

ماں نے بے بسی و پریشانی سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

جس کے سیدھے بازو پہ بھی پٹی باندھی ہوئی تھی اور ماتھے پہ بھی۔۔۔ہونٹوں کے پاس بھی نشان تھا۔۔۔۔

نجانے اس نے کس سے اور کیوں لڑائی کی۔۔۔۔وہ نہیں جانتی تھی۔۔۔

جبکہ مہیرہ ایک جانب صوفے پر بیٹھی۔۔ نم آنکھوں کے سنگ اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

اگر اسے کچھ ہو جاتا تو۔۔۔۔

اس سے زیادہ وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔

حازم کدھر گیا۔۔۔
زیاد کا کیا ہوا۔۔۔۔
یہ باتیں سوال تھی ابھی تک۔۔۔

زیاد کو پولیس لے گئی تھی۔۔ حازم کدھر تھا کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔۔ زیاد کو ابھی تک غصہ تھا کہ سامر کیوں بچ گیا۔۔۔

اس میں ایک نفرت بھری ہوئی تھی ان سب کے لیے۔۔۔۔

اس نے یہ نہیں سوچا کہ اگر وہ نا بچتا تو زیاد بھی نا بچ پاتا۔۔۔۔ وہ بس نفرت میں جل رہا تھا باقی سب بھی جلانا چاہ رہا تھا۔۔۔

URDUNovelians

حازم سرحان اس کمرے میں چت لیٹا۔۔۔ چھت کو گھور رہا تھا۔۔۔۔ سیاہ آنکھیں شدید سرخ ہو رہی تھی۔۔۔

وہ سامر کو مار دینا تو نہیں چاہتا تھا۔۔۔اس میں بس غصہ تھا۔۔اور شدید تھا۔۔۔ مگر جب اسے گولی لگی تب اسکا دل گھبرا گیا۔۔۔

کیا کیا نا یاد آیا۔۔۔ بچپن جوانی ساتھ گزاری تھی۔۔۔
اسے مار تو نہیں دینا چاہتا تھا۔۔۔
اسے زیادہ پر بے حد غصہ تھا۔۔۔۔
مگر وہ بھی اپنی جگہ ٹھیک تھا۔۔۔۔
اس نے جو بھی کیا۔۔ حازم کے لیے کیا۔۔۔
حازم نے جو کیا۔۔ وہ اپنے لیے کیا۔۔۔
سامر مہیرہ کے لیے پاگل تھا۔۔۔۔

بس جو کر رہے تھے۔۔۔ کسی نا کسی کی محبت میں کر رہے تھے۔۔۔۔
بھلا محبت میں کب کچھ غلط ہوتا تھا۔۔۔۔ سب کو محبت رسوا کر رہی
تھی۔۔۔ اور وہ ہو رہے تھے۔۔۔

حازم نے ایک اور کش لیتے۔۔۔ گہرا دھواں ہوا کے سپرد
کیا۔۔۔۔۔
سیاہ آنکھیں ویران تھی۔۔۔۔۔
دماغ شل سا تھا۔۔۔۔
ماتھے پہ۔۔ ہونٹوں پہ۔۔ گالوں پر۔۔ شدید زخم تھے۔۔۔
سامر کے پاس چاہنے والے تھے۔۔۔
اسکے زخموں پر مرہم رکھنے والے تھے۔۔۔
مگر حازم کے پاس نہیں تھے۔۔۔۔
وہ اپنے ہاتھوں سے سب کو ختم کر چکا تھا۔۔۔

وہ اکیلا تھا۔۔۔

بہن کو مار دیا۔۔۔

ماں اسی کا غم لیتی مر گئی۔۔۔

بھائی ساکزن۔۔۔ نفرت میں دور ہو گیا۔۔۔

محبت تو کبھی اسکی تھی ہی نہیں۔۔۔

کیسے آج اس کے سامنے۔۔۔

سامر سامر پکار رہی تھی۔۔

کوئی اس سے پوچھتا وہ کیا محسوس کر رہا تھا۔۔۔ اسکا دل کٹ رہا تھا

بچا تھا باپ۔۔۔۔

حازم سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔

سگار کو بجھایا۔۔۔

اور اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

اس نے سوچ لیا تھا اس نے کیا کرنا تھا۔۔۔۔

URDUNovelians

ٹائروں کی چڑچڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی حویلی میں کئی گاڑیاں ایک ساتھ اکر رکی تھی آگے پیچھے۔۔۔

سیاہ شلوار قمیض میں ملبوس۔۔۔مزارے نے تیزی سے اگے بڑھتے۔۔سامر میر کی گاڑی کا دروازہ کھولا۔۔۔تو وہ باہر نکلا تھا۔۔۔۔

URDUNovelians

سفید کاٹن کی شلوار قمیض پہنے۔۔۔پاؤں میں سیاہ جوتے چمک رہے تھے۔۔۔ماتھے اور بازو پہ پٹی۔۔اور چہرے پر چھائی سنجیدگی۔۔۔۔۔

لوگوں نے قدرے حیرت و پریشانی سے اسے دیکھا۔۔۔۔

وہ بے نیاز سا کھڑا تھا۔۔۔۔ وجہی چہرے پر شدید سنجیدگی تھی۔۔ وہ مہیرہ سے شدید خفا تھا۔۔ اس پر غصہ بھی تھا۔۔۔ مگر وہ اس کے لیے رکا ہوا تھا۔۔۔

جب وہ باہر نکلی۔۔۔۔ گھیر دار فراک اطراف میں پھیلا اس کے سنگ چل رہا تھا۔۔۔ چہرہ سرخ سا حسین ترین لگ رہا تھا۔۔۔۔ سامر نے بس ایک سپاٹ نظر اس پر ڈالی اور سامنے دیکھنے لگا تھا۔۔۔

وہ اس کے پاس پہنچی تو وہ اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ کی مظبوط گرفت میں لیے آگے بڑھا۔۔۔

نجانے کہاں کہاں سے پھول ان پر برسائے جا رہے تھے۔۔۔۔۔

مہیرہ اس کی پشت کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔ وہ انتہائی غصے میں بھی اس سے دستبردار نہیں ہوتا تھا۔۔۔ اسکی آنکھیں نم ہونے لگی۔۔۔

فراک کو اس نے یا کسی نے نہیں اٹھایا تھا۔۔۔۔

وہ پھیلا پھیلا سا۔۔ ان کے ساتھ گزرتا۔۔ اچھا لگ رہا تھا۔۔۔۔

حویلی کے اندر آکر سامر رکا۔۔۔ اور بنا اسے دیکھے اسکا ہاتھ چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔

لوگ ان کے گرد آتے جا رہے تھے۔۔۔

کوئی پریشانی سے کچھ پوچھ رہا تھا۔۔

کوئی دعائیں دے رہا تھا۔۔۔

کوئی افسوس کر رہا تھا۔۔۔

کوئی تعریف کر رہا تھا۔۔۔

العرض ہر طرح کے لوگ تھے۔۔۔

سامر سنجیدہ سا۔۔انہیں مطمئن کر رہا تھا۔۔

واحد سدیال ماں بیگم بھی ادھر ہی تھے۔۔۔۔

چونکہ وی لوگ لیٹ آئے تھے۔۔۔ تو کھانا وغیرہ لگ چکا تھا۔۔

آئینور پریشان سی۔۔ فکر مند سی۔۔۔اپنے فراک کو سمبھالتے۔۔

کبھی سامر لوگوں کو دیکھتی تو کبھی مہمانوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

عجب افر تفری کا ماحول تھا۔۔۔

ماں نے مہیرہ کو تو بیٹھا دیا صوفے پر۔۔۔۔

جہاں کچھ رسموں نے ہونا تھا۔۔۔

مگر سامر اندر جا چکا تھا۔۔۔۔

چونکہ وہ لیٹ آئے تھے تو رسمیں ہوتے ہوئے بھی کافی دیر ہو گئی تھی۔۔۔

مہیرہ کے گھر سے آئے تھے۔۔۔

ارتسام کافی پریشان تھا۔۔۔۔

وہ کہیں نا کہیں جانتا تھا کہ سامر کس وجہ سے لڑا ہو گا۔۔۔۔

یہ تو اسے پتا لگ گیا تھا کہ زیاد نے گولی چلائی تھی۔۔۔

مگر کیوں۔۔۔

اس نے مہیرہ سے ایک دو بار پوچھنے کی کوشش کی مگر وہ ٹال گئی تھی۔۔۔

دوبارہ اس نے پوچھا۔۔۔۔

اس کی بہن اب بڑی ہو گئی تھی۔۔۔اس سے باتیں چھپانے لگی تھی۔۔

اسکا دل دکھی ہوا۔۔

مگر یہ تو ہونا تھا۔۔۔۔

بالآخر کافی رسموں کے بعد ماں نے آئینور کو۔۔ مہیرہ کو اندر لے جانے کا کہہ دیا تھا۔۔۔۔

جبھی آئینور اسے لیے اندر آئی۔۔ وہ خود بھی شدید تھکی ہوئی تھی۔۔ مگر مہیرہ اس سے زیادہ خوفزدہ تھی۔۔۔

"وہ بہت غصے میں تھے آئینور۔۔۔ ہاسپٹل میں بھی مجھے شدید ڈانٹا۔۔۔" وہ دیکھ دیکھ کر سیڑھیوں پر قدم رکھتے۔۔ پریشانی سے بول رہی تھی۔۔۔ چہرہ سرخ سا ہو رہا تھا۔۔۔۔

آئینور نے سر پکڑ لیا۔۔۔

"ماہیبی۔۔ ہم نے لالا کو کچے گوشت کا عادی نہیں کیا ہوا میری جان۔۔۔ وہ تمہیں نا تو کاٹیں گے نا ہی خون پیئں گے۔۔۔۔" وہ بے بسی سے بولی۔۔۔ مہیرہ نے رک کر خفگی سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

"تم نہیں جانتی۔۔ وہ اس سے بھی زیادہ خطرناک ہیں۔۔۔" اس سے تو بھولے نہیں بھول رہا تھا سامر کے؛ سنجیدہ چہرہ۔۔۔۔ اسکا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔۔ آئینور اس کے کمرے کے باہر رک گئی۔۔۔

"ماہی۔۔۔ لالا غصے میں ہوئے تو زیادہ بولنا نہیں۔۔ بس جو کہتے جائیں مانتی جانا۔۔ یوں انکا غصہ کم ہو جائے گا۔۔۔۔ مگر اگر تم نے اگے سے

بہس کی تو بس گئی تم۔۔۔۔" وہ رازداری سے بولی تھی۔۔ سیاہ چھوٹے بال اطراف میں بکھرے ہوئے تھے۔۔۔

بھوری آنکھوں میں شریر سی چمک تھی۔۔ مگر مہیرہ کو بالکل اچھی نہیں لگ رہی تھی وہ اس وقت اسے۔۔

"اچھا بس۔۔۔ میں کون سا ڈر رہی ہوں۔۔۔" اس نے دائیں کان سے بالوں کی لٹ پیچھے کی۔۔۔ اور کمرے کے بند دروازے کو دیکھا تو دل اور تیزی سے دھڑکا۔۔۔

آئینور ہنس دی۔۔ "اچھا جاؤ اندر۔۔۔ دیکھو انہیں کوئی مسئلہ نا ہو۔۔۔ اتنی لگی تو ہے۔۔ وہ بھی تمہاری وجہ سے۔۔۔۔ اب انکا خیال رکھو۔۔۔" وہ سنجیدہ ہوئی تھی۔۔۔

"اسوقت تم مجھے سچ مچ نند لگ رہی ہو۔۔اب نکلو بھی۔۔۔" اس نے آئینور کو ہٹایا تو وہ شرارت سے اسکا گال چومتی۔۔ سیڑھیوں سے نیچے بھاگی تھی۔۔۔

بکھرا فراک اور ہنسی کی آواز دلفریب لگ رہی تھی۔۔۔۔

مہیرہ نے مڑ کر اسے دیکھا تھا۔۔۔۔

کتنی خوبصورت اور مکمل تھی۔۔

مگر ارتسام۔۔۔اہمہ۔۔

مگر خیر۔۔۔

غلطی ارتسام کی بھی نہیں تھی۔۔

اس نے جو محنت کی۔۔

اور جو تجربہ اسے حاصل ہوا۔۔اس میں یہ تو ہونا ہی تھا۔۔

آئینور تو کیا۔۔اس جیسی ہزاروں حسین لڑکیاں بھی شاید ارتسام کے دل سے رملہ نہیں نکال سکتی تھی۔۔۔۔

یا تو رملہ تھی ہی اتنی انمول۔۔۔

یا پھر۔۔۔

ارتسام اس کے ساتھ ختم ہو چکا تھا۔۔۔۔

مہیرہ نے بوجھل سا سانس لیتے۔۔دروازہ کھولا اور کمرے میں داخل ہو گئی تھی۔۔۔

اس کی ہنسی کو بریک تک لگی جب نظر سامنے کھڑے ارتسام پر پڑی تھی۔۔۔

سفید بٹنوں والی شرٹ اور خاکی پینٹ پہنے۔۔۔ وہ ڈریس کوٹ کو بازو پہ رکھے۔۔۔ تھکا تھکا سا لگ رہا تھا۔۔ بال ماتھے پہ بکھرے ہوئے تھے۔۔۔ چہرے پر سنجیدگی چھائی ہوئی تھی۔۔۔۔

آئنور کا دل آج بھی اسے دیکھ کر

صرف ایک پل کو۔۔

صرف پہلے پل تیزی سے دھڑکتا پھر۔۔۔

معمول پر آجاتا۔۔۔۔

وہ اس کے سامنے سے گزر جاتی جب۔۔۔۔ پہلی بار شاید۔۔ اس نے اسے پکارا۔۔۔۔۔

"آئینور۔۔۔۔" بھاری آواز۔۔ سنجیدہ لہجہ۔۔۔۔

آئینور کی دھڑکنیں ساکن ہوئی۔۔۔۔

اس کے پیٹھ تھی ارتسام کی طرف۔۔
وہ رکی تھی۔۔۔
کیونکہ مجبور تھی۔۔۔
مگر پلٹی نہیں۔۔۔
کیونکہ مجبور نہیں تھی۔۔۔
اسکا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔

ارتسام نے اسکی پشت کو دیکھا۔۔۔۔ گہرا سانس لیا۔۔ اور اس کے سامنے اکر رکا تھا۔۔۔۔

آئینور نے اسے دیکھا۔۔۔

اس نے آئنور کو۔۔۔

نگاہوں کا تصادم زور آور تھا۔۔۔

ایک کا دل تیزی سے دھڑکا۔۔۔

دوسرے کا ہنوز ساکن رہا۔۔۔۔

"اچھا ہوا مل گئی۔۔ مجھے بات کرنی تھی۔۔۔" اس نے کنپٹی مسلتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اگے پیچھے۔۔ ویسا ہی شور تھا۔۔ ویسا ہی رش تھا جیسا ایک شادی کے گھر میں ہو سکتا تھا۔۔۔۔

"جی۔۔۔ "آئینور سنبھل چکی تھی۔۔۔آواز سنجیدہ تھی۔۔۔ چھوٹے بال دائیں جانب سے کان کے پیچھے کرتے اسے دیکھا۔۔۔۔

دراصل۔۔۔۔ میں۔۔۔۔ وہ ایک پل کو رکا۔۔۔۔ اسے دیکھا۔۔۔ "
میں تم سے معذرت کرنا چاہ رہا تھا۔۔۔ "اسکی آواز سنجیدہ تھی۔۔۔۔
مگر تھکی تھکی سی۔۔۔

صندل ملک کے باقی ناولز پڑھنے کے لیے فیس بک کر صندل ملک
ناولز سرچ کریں

آئینور چند پل تو اسے دیکھتی رہ گئی۔۔
وہ کس کس بات پر معافی مانگ رہا تھا۔۔۔
اسکے سچے معصوم جزبوں کی توہین کی اسکی۔
اسے بات بات پر۔۔۔ بنا کسی بات کے زلیل کیا اسکی۔۔۔
اسکے کردار پر بات کی اسکی۔۔۔
کس کی۔۔
وہ سمجھ نہیں سکی۔۔۔

"اور وہ کس لئے۔۔۔" وہ بغور اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

"معلوم نہیں۔۔۔اس نے کھوئے سے لہجے میں کہا۔۔۔" تمہارا دل دکھایا۔۔۔اسکی۔۔شاید۔۔۔یا۔۔۔۔وہ رکا۔۔۔اسے دیکھا۔۔۔ "تمہاری محبت نہیں قبول کی اسکی۔۔۔"

"ہمم۔۔۔ چلیں۔۔۔آپ نے "محبت" کو "محبت" کا نام تو دیا۔۔ ورنہ پہلے تو یہ بھی تکلف نہیں کیا۔۔۔"اس نے خفگی سے نہیں کہا۔۔ شکوہ نہیں کیا۔۔ غصہ نہیں کیا۔۔اسکا انداز سادہ تھا۔۔۔۔

"تم۔۔اچھی ہو۔۔۔ تمہیں۔۔۔ کوئی اچھا انسان مل بھی جائے گا۔۔۔۔ تم یقیناً بہت خوش رہو گی۔۔ میں بس۔۔ کچھ ڈسٹرب

تھا۔"۔۔اس نے پھر کنپٹی ملسی۔۔شاید اسے شدید سر درد تھا۔۔۔
آئینور نے سوچا۔۔۔ مگر اسے نہیں پتا تھا کہ اب درد اسکی جان نہیں چھوڑتا تھا۔۔۔ وہ بول رہا تھا۔۔ " سمجھ نہیں آتا تھا کچھ۔۔۔اب احساس ہوا ہے۔۔۔اس لیے معزرت کر رہا ہوں۔۔ تمہیں کوئی بھی مل جائے گا۔۔ کوئی بھی اچھا اور خوبصورت انسان۔۔ مگر میں پھر سے معزرت کرتا ہوں۔۔۔وہ انسان میں نہیں ہوں۔۔ " وہ صفائی سے بولا۔۔۔

وہ چاہتا تھا آئینور کوئی امید نہ رکھے۔۔۔

آئینور مسکرادی۔۔۔۔

"ظاہر سی بات ہے۔۔۔ مجھے کوئی بھی اچھا انسان مل جائے گا۔۔ " اس نے اترا کر کہا مگر دل۔۔۔۔

ڈوب رہا تھا۔۔۔۔

"ان شاء اللہ۔۔۔۔ میں نکلتا ہوں۔۔۔ اور شکریہ۔۔۔۔" وہ ہلکا پھلکا سا محسوس کرنے لگا جبھی نرمی سے کہتے۔۔۔ الوادی نگاہ اس پر ڈالتے مڑ گیا۔۔۔۔

آئینور نے اسے جاتا دیکھا تھا۔۔۔۔
اور پھر وہ واپس مڑ گئی۔۔۔

سیڑھیوں سے اوپر آتے وقت۔۔
اب وہ ہنس نہیں رہی تھی۔۔۔
فراک اٹھا نہیں رکھا تھا۔۔۔
ہیل کی اونچی آواز بھلی نہیں لگ رہی تھی۔۔

بھوری آنکھوں میں چمک نہیں تھی۔۔

بلکہ۔۔۔

اس کے لب باہم پوست تھے۔۔

یوں لگتا تھا وہ رونے سے خود کو روک رہی تھی۔۔

فراک اطراف میں بکھرا ہوا تھا۔۔۔ وہ اسے اٹھا کر تفکر سے نہیں چل رہی تھی۔۔۔

ہیل کیا اونچی آواز دلفریب نہیں بلکہ اب کانوں میں ہتھوڑے کی مانند بج رہی تھی۔۔۔

اور آنکھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ویران تھی۔۔۔۔۔

کمرے میں آکر اس نے دھیرے سے دروازہ بند کیا۔۔۔۔

اور ویسے ہی چلتے ہوئے دیوار گیر شیشے کے سامنے آکر رکی تھی۔۔۔

اس نے ہاتے اٹھاتے۔۔۔ دھیرے سے چہرے کو چھوا۔۔۔۔

کیا وہ حسین نہیں تھی۔۔۔۔

اس نے خود کو دیکھا۔۔۔۔

آخر کیا کمی تھی اس میں۔۔۔

وہ دیکھنے میں رملہ سے حسین تھی۔۔۔

نازک۔۔ خوبصورت۔۔۔

مگر پھر کیوں۔۔۔

کیوں۔۔۔۔۔۔

اسکا دل دکھ رہا تھا۔۔۔

کیوں۔۔۔

اس نے کافی وقت لگا کر دل کو سمجھایا تھا کہ۔۔

وہ اسکا نہیں تھا۔۔۔

نا کبھی ہو سکتا تھا۔۔۔

URDUNovelians

اس نے دل کو سمجھایا۔۔۔

وہ چاہے جانے کے لیے بنی تھی۔۔۔

اس نے دل کو سنبھالا۔۔۔۔

وہ محبت کو پانے کے لیے گر نہیں سکتی تھی۔۔۔

اس نے دل کو منایا۔۔۔

اس کی تمنا کوئی بھی کر سکتا تھا۔۔۔

پھر چند لمحوں میں کیسے دل سب بھول گیا۔۔۔

اسے دیکھ کر دل کیوں دھڑکا۔۔

اسکی تکلیف کیوں محسوس ہوئی۔۔۔

ایک بار پھر اس کے انکار کر۔۔۔(بیشک وہ اسکا اقرار اب چاہتی بھی نہیں تھی) مگر دل دکھی کیوں ہوا۔۔۔۔

"ہاں مجھے کوئی بھی چاہ سکتا ہے۔۔ کوئی بھی مل سکتا ہے۔۔ "اس نے تفکر سے۔۔آنسو صاف کیے اور خود کو۔۔ایک بار پھر۔۔ باور کروایا۔۔۔

"مگر ارتسام کیوں نہیں۔۔۔ "دل نے چپکے سے کہا تو اس نے بے بسی سے آنکھیں بند کر لی۔۔

غلطی ان دونوں کی نہیں تھی۔۔۔
جو وہ "محبت" بھول نہیں پا رہے تھے۔۔۔
ارتسام کو پہلی محبت ہوئی ہی رملہ سے۔۔۔
وہ نا اسے بھولنا چاہتا تھا نا ہی بھولنے کی سکت رکھتا تھا۔۔۔
آئینور کو محبت ارتسام سے ہوئی۔۔۔
وہ بھی جبرا اسے بھول نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔

دونوں مجبور تھے۔۔۔

مگر دنوں میں انا تھی۔۔

وچپ تھے۔۔۔۔

پہلی محبت کی تڑپ دل میں شاید ہمیشہ کے لیے رہنی تھی۔۔۔

ان دونوں کو اپنی اپنی جگہ۔۔۔

سنبھلنے میں وقت لگنا تھا۔۔۔

انہیں آگے بڑھنے میں وقت درکار تھا۔۔

بیشک جدا جدا ہی سہی۔۔۔۔

انہیں زندگی میں چلنا تھا۔۔۔

آج نواز؛ سہی کل سہی۔۔۔

محبت زندگی میں تھی۔۔۔

مگر وہ دونوں جانتے تھے۔۔۔

محبت زندگی نہیں تھی۔۔۔

کمرے میں آئی تو کمرے میں کافی خاموشی تھی۔۔۔
بس اسکا کمبخت دل ہی شور مچائے ہوئے تھا۔۔۔۔

مہیرہ نے ادھر ادھر دیکھا۔۔۔۔
واش روم سے آواز آرہی تھی۔۔ یقیناً وہ ادھر ہی تھا۔۔۔۔
مہیرہ نے فراک کا اٹھایا۔۔۔
اور ڈریسنگ کے سامنے کھڑی۔۔۔
؛ بس کلائیوں سے چوریاں اتار رہی تھی۔۔۔۔

شفاف چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔۔۔

کیا ہوتا اگر جو وہ مان جاتی اور نا جاتی۔۔

اس نے سوچا۔۔۔۔

اسی پل واش روم کا دروازہ کھلا اور وہ باہر نکلا تھا۔۔۔۔

مہیرہ نے اسے دیکھا۔۔۔ تو دل شدت سے دھڑک کر رہ گیا۔۔۔

گرے ٹراؤزر میں۔۔ وہ بلیک سلیو لیس ویسٹ پہنے۔۔ ماتھے پہ بل لیے باہر نکلا تھا۔۔۔۔

ماتھے پہ پٹی نہیں تھی اور بال گیلے تھے۔۔۔

مہیرہ نے صدمے سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

اسکے بازو کی پٹی بھی گیلی سی اب سرخ ہو رہی تھی۔۔۔

اس شخص کو اس حالت میں بھی آرام نہیں تھا۔۔۔

"آپکو۔۔ سکون نہیں ہے جو اس حالت میں بھی شاور لے لیا ہے۔۔۔ حالت دیکھی ہے اپنی۔۔۔۔" وہ صدمے کی زیادتی سے اونچی آواز میں بولی تو سامر نے سرد نگاہوں سے اسے گھورا۔۔۔

"آواز کم کرو۔۔ اور شکل گم۔۔۔" اسکا لہجہ سرد تھا۔۔۔۔
دیوار گیر شیشے کے سامنے اکر اس نے مہیرہ کو بازو سے پکڑتے پیچھے کیا۔۔ اور خود اپنا بازو دیکھنے لگا تھا اور مہیرہ اسے۔۔۔ سیاہ گیلے بال۔۔۔ پلکوں تک آرہے تھے۔۔۔
اور بالوں سے گرتا پانی گردن سے ہوتا۔۔ سینے تک آرہا تھا۔۔۔

صدمے کی جگہ پریشانی نے لے لی۔۔۔۔ وہ واپس مڑتی اب ٹاول اٹھا رہی تھی۔۔۔۔

ہیل کی دلفریب آواز اور فراک کا پھیلاؤ۔۔اسکے ساتھ گھوم رہا تھا۔۔۔

سامر نے بس ایک نظر شیشے میں ہی اسے دیکھا تھا۔۔۔۔

مگر غصہ کم نہیں ہوا۔۔۔

مہیرہ نے ٹاول اٹھایا۔۔۔
اور اس کے پاس اکر رکی۔۔۔۔
سامر نے اسے نہیں دیکھا یہاں تک کہ مہیرہ نے اس کے کندھے کے گرد ٹاول پھیلانا چاہا۔۔۔

"اپنی ہمدردی کسی اور پر جتانا۔۔ میرے سامنے سے ہٹو۔۔۔ میرے ہاتھ ٹوٹے نہیں ہیں۔۔۔" اس نے شدید برہمی سے ٹاول پھینکتے سرد لہجے میں کہا۔۔۔

"جیسی حرکتیں ہیں۔ ہاتھ بھی ٹوٹ جائیں گے۔۔۔" وہ بوکھلا گئی مگر پھر خفگی سے جھک کر ٹاول اٹھاتے بڑبڑائی۔۔۔

سامر کی نگاہیں اس کے جھکتے ہی بے ساختہ بھٹکی مگر تیزی سے نگاہوں کا رخ بدل گیا تھا۔۔۔

مہیرہ نے زبردستی اس کے سر پر ٹاول رکھا۔۔ "مجھے کرنے دیں۔۔ زخم گیلا کر کے خراب کر رہیں ہ۔۔۔۔

سامر نے اسے دور کیا خود سے۔۔۔۔

اور جا کر بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔۔۔

اسکا دل بے ایمان ہونے لگا تھا۔۔۔

صرف چند لمحوں کے نگاہوں کے بھٹک جانے پر۔۔۔

سارا غصہ کہیں جا سونے کی کر رہا تھا۔۔۔

مگر نہیں۔۔۔

وہ کوئی اتنی بھی حسین نہیں تھی۔۔

اس نے سوچا۔۔ غیر ارادی طور پر نگاہ اس پر گئی تو تھم گئی۔۔ اپنی کہی بات بھول گئی۔۔

وہ خفگی سے کچھ بولتی۔۔۔

دوپٹہ اتار رہی تھی۔۔

ریشمی زلفیں پشت پر بکھری ہوئی تھی۔۔۔۔

پچھلا گلا گول گہرا سا تھا۔۔۔۔
اسکا دل ساکن کر رہا تھا۔۔۔۔

مگر نہیں۔۔۔اس نے خود کو سمجھایا اور آنکھیں بند کر لی۔۔۔ حالانکہ اس نے ڈرسنگ چینج کرنی تھی۔۔۔اس کے تازہ زخم تکلیف دے رہے تھے مگر نا تو وہ انا قربان کر سکتا تھا۔۔۔ نا ہی اس کے مزید قریب رک کر خفگی قائم رکھ سکتا تھا جبھی دور ہو گیا۔۔۔۔

مگر کہاں۔۔۔۔ وہ کہاں اسے چھوڑ سکتی تھی۔۔۔۔
پائل کی چھن چھن قریب آتی گئی۔۔۔۔
اس نے آنکھیں بند کی رکھی۔۔۔۔
ماتھے پہ بل سجائے رکھے۔۔ البتہ دل میں کہیں وک چاہ رہا تھا کہ وہ پاس رہے۔۔ پاس آ جائے۔۔۔

اور وہ آ بھی گئی۔۔۔

"ہاتھ پاؤں۔۔ منہ سر۔۔ سب ٹوٹ سکتا ہے مگر جناب کی انا کا کوئی توڑ نہیں۔۔۔ ایسے میں بھی تیور دیکھا رہے ہیں۔۔۔۔" وہ اس کی زبان اس پر بول رہی تھی۔۔ سامر نے لب بھینچے۔۔۔۔

وہ اس کے پاس اکر بیڈ پر بیٹھی۔۔۔

تیز پرفیوم۔۔

اسکی اپنی مہک۔۔

اسکا انداز۔۔۔

اور اسکے وجود کو احساس۔۔۔۔۔

سب ایکدم اس کے قریب آ گیا تھا۔۔۔۔

"اب مجھے کرنے دینا۔۔۔۔ پانی زخم کو خراب کر رہا ہے اور ڈرسنگ بھی چینج کرنی ہے۔۔۔۔ "اب کہ وہ کافی نرمی سے بولی۔۔۔ ہاتھ ابھی اس کے ہاتھوں تک گیا نہیں تھا کہ سامر نے سختی سے اسکا بازو پکڑا۔۔۔

"اس وقت نہ تو میں تمہیں سننا چاہ رہا ہوں نا دیکھنا۔۔۔ اس لیے۔۔۔ شکل گم کرواپنی۔۔۔" سختی سے اسکا ہاتھ دور کرتے۔۔ وہ سرد لہجے میں بولا تو مہیرہ کے ماتھے پر بل پڑے۔۔ کب سے برداشت کر رہی تھی۔۔۔۔

URDUNovelians

"آپ سن رہے ہیں کہ۔۔۔

"کہ۔۔۔ سامر نے آئی برو اچکائی۔۔۔

تو مہیرہ گڑبڑا گئی۔۔۔

"پلیز نا۔۔۔۔ "

"میں اٹھا کر کمرے سے باہر پھینک دوں گا اگر اب تم کچھ بولی تو۔۔۔
"اسکا دل الگ ہی فرمائش کر رہا تھا۔۔ جسے وہ کم از کم ابھی تو نظر انداز کرنا چاہتا تھا مگر۔۔۔

"یہ کمرہ آپکا نہیں ہے۔۔۔۔ "اس نے ٹول زور سے اسکے منہ پر پھینکا۔۔۔۔اور تیزی سے اٹھنا چاہا تھا۔۔

"یہ کمرہ میرا ہے۔۔۔اور تمہیں ابھی یقین بھی ہو جائے گا۔۔۔ "
اسکا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔۔ ٹاول زور سے پھینکتے۔۔۔ابھی سخت تیور لیے اس کے پاس ہوا ہی کہ۔۔۔۔

"میں بھی تو آپکی ہوں نا۔۔۔" سامر کا ایک ہاتھ اسکی کمر پر تھا۔۔۔ وہ سچ میں اٹھا کر اسے پھینکتا کہ وہ بول پڑی۔۔۔

انتہائی معصومیت سے۔۔۔

انتہاہی دھیرے سے۔

انتہائی محبت سے۔۔

مان سے۔۔۔۔۔

سامر تھم سا گیا۔۔۔۔

دھڑکنیں بھی رک گئی۔۔۔۔

مہیرہ اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

اس کے باوجود بھی کہ اسکا چہرہ شدید سرخ ہو رہا تھا۔۔۔
اسکی دھڑکنیں مدھم پڑ چکی تھی۔۔۔۔

URDUNovelians

سامر نے اسے دیکھا۔۔۔جو اسکی پناہوں میں تھی۔۔۔۔۔دونوں ہاتھ اس نے دائیں بائیں بیڈ پر رکھے ہوئے تھے۔۔۔اور اسکے جھکنے کے باعث تھوڑا پیچھے ہوئی تھی۔۔۔۔اسکا دل دھڑکا۔۔۔

اور پھر ایکدم پیچھے ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

دماغ انہی لفظوں میں الجھ گیا۔۔۔

اٹک گیا۔۔۔۔

اس نے تو یہ نہیں سوچا تھا۔۔۔

چاہے کوئی بھی اسے چاہتا وہ تو اسی کی تھی۔۔

اسی کا رہنا تھا۔۔۔

اسکے سلگتے دل پر پھوار برسی۔۔۔غصے کی شدت اس کے بس ایک جملے نے کم کر دی

وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

بے انتہا حسین اور معصوم۔۔۔

دلکش۔۔۔۔وہ اسکی تھی۔۔۔

اسکے سلگتے دل پر کسی نے مرہم رکھا۔۔۔

اس کی جلتی روح کو سکون ملا۔۔۔۔

ہاں وہ اسی کی تھی۔۔۔۔۔

مہیرہ چند لمحے اسے دیکھتی رہی۔۔۔پھر دوبارہ سیدھے ہوتے۔

۔۔۔

اس کے گیلے بال خشک کرنے کے بعد اب۔ڈرسنگ چینج کر رہی تھی۔۔۔

اس نے ایک نظر بھی دوبارہ سامر کو نہیں دیکھا۔۔۔
اور سامر گہری بے مروت نگاہوں سے۔۔۔۔اس کے پور پور کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔
آنکھیں خمار کے باعث سرخ ہو رہی تھی۔۔۔۔دل چاہ رہا تھا اسے خود میں یوں قید کرے کہ پھر آزادی ممکن نا رہے۔۔۔

جبکہ مہیرہ بری طرح نروس ہو رہی تھی اسکی نگاہوں سے۔۔۔۔
ہاتھ جب اسکے وجود پر ٹچ ہوتا تو دھڑکنیں جیسے تھم جاتی۔۔۔
رنگت سرخ ہو رہی تھی اور گردن نم۔۔۔

وہ ابھی دور ہوتی کہ سامر نے ایکدم بھاری ہاتھ اسکی کمر پر رکھا۔۔۔۔وہ بوکھلا گئی۔۔

"ہو گیا۔ ہے۔۔۔ "اس نے تیزی سے کہا۔۔۔اور دور ہونا چاہا تھا۔۔ مگر سامر نے نہیں ہونے دیا۔۔۔

زخمی ہاتھ سے اسکے سامنے سے چیزیں ہٹائی۔۔۔ "م۔۔ میں اٹھا رہی ہوں نا۔۔ رکی۔۔۔۔

مگر سامر نے سب چیزوں کو سائیڈ ٹیبل پر رکھا۔۔۔۔۔

مہیرہ کی سانسیں رکنے لگی تھی۔۔۔
وہ چاہ کر بھی زیادہ مزاحمت نہیں کر پا رہی تھی۔۔ یقیناً اس کے نتیجے میں تکلیف سامر کو ہونی تھی۔۔۔۔

"س۔۔ سامر۔۔۔" وہ شدید بو کھلا گئی۔۔۔ جب سامر نے اسے اپنے انتہائی قریب کھینچا۔۔۔۔

"ہمم۔۔۔" اسکی آواز سرگوشی سے بھی کم تھی۔۔ مہیرہ کو پسینہ آنے لگا۔۔۔ اس نے کچھ یوں اسے قریب کر رکھا تھا۔۔۔ جبکہ سامر اسے مخمور نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

ہاتھوں اور نگاہوں کے لمس۔۔ انتہائی بے باک تھے۔۔۔ مہیرہ نے گھبرا کر اسکے ہاتھ پکڑے۔۔۔

"آ۔۔ آپ ٹھیک ن۔۔ نہیں ہیں۔۔۔ زخم تازہ۔۔۔ ہے۔۔۔" اسے زیادہ فکر اسکی بھی تھی۔۔ دھیرے سے بولی تو سامر نے اس کے کان کے پاس ہونٹ رکھتے۔۔ اسے ساکن کیا تھا۔۔۔

" میرا سکون تو تم ہو۔۔ دوا تم ہو۔۔۔ ملو گی تو ٹھیک ہو جاؤں گا۔۔۔

" بھاری بوجھل آواز۔۔۔ مہیرہ نے ہونٹ کاٹے۔۔ تنفس تیز ہو گیا تھا۔۔۔۔

" پلیز۔۔۔۔ابھی نہیں۔۔۔ "

" مجھے غصہ مت دلانا دوبارہ۔۔۔ میری سختی تم برداشت نہیں کر سکو گی۔!! "اس نے وارن کیا !!

URDUNovelians

" پلیز۔۔۔۔ابھی نہیں۔۔۔ "

"مجھے غصہ مت دلانا دوبارہ۔۔۔ میری سختی تم برداشت نہیں کر سکو گی۔!!" اس نے وارن کیا۔۔۔

"پلیز زخم تکلیف۔۔۔

سامر نے ایکدم شدت سے اسے دوسری جانب بیڈ پر پھینکا اور اسپر جھکا تھا۔۔ مہیرہ کا دل شدت سے دھڑک کر رہ گیا تھا۔۔۔

"یہ تکلیف اس تکلیف سے کم ہے۔۔ جو میں پورے دن سے محسوس کر رہا ہوں۔۔۔" اس نے شدت سے اسکا گال دبوچتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

"م۔۔ میر۔۔۔ میں۔۔۔۔

"میرے سامنے وہ تم سے محبت سے اقرار کر رہا تھا۔۔۔اور تم سن رہی تھی۔۔۔ "اس نے اسکا جبڑا دبوچا ہوا تھا مہیرہ کے درد ہوا۔۔۔ آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی۔۔۔

"م میری۔۔ کیا۔۔ غلطی۔۔۔۔ "اس نے خفگی سے کہنا چاہا۔۔

"تمہاری غلطی ہوتی تو ابھی بول نا رہی ہوتی۔۔۔ سمجھ رہی ہو نا۔۔۔ میں پہلے تمہیں ہی مارتا۔۔۔ "اس نے گرفت کم کر دی۔۔ مگر اسے آزاد نا کیا۔۔۔۔

URDUNovelians

"۔۔ س۔۔ سوری۔۔ نا۔۔۔ "کیا انداز تھا۔۔۔۔اس کے پاس آجانے پر اتنی ہی معصوم بنتی کہ سامر کا سارا غصہ ختم ہو جاتا۔۔۔۔ جیسے اب ہوا تھا۔۔۔ نگاہیں بدلی سی اسے چھونے لگی۔۔۔۔

وہ پناہوں میں قید۔۔۔۔ سرخ سی۔۔۔ بے بس سی۔۔ پریشان سی۔۔۔ اٹھنا چاہ رہی تھی۔۔ سیاہ بال تکیے پہ بکھرے ہوئے تھے۔۔۔۔ دوپٹہ سے لاپرواہ وجود۔۔۔ اسکا دل بے ایمان ہوا عجب بے حد عجب اور بے باک خواہشوں نے دل میں انگڑائی لی۔۔۔۔

"اٹھنے۔۔۔۔۔۔۔

وہ بول رہی تھی کہ سامر اس کے چہرے پر جھکا۔۔۔۔۔
"تم غضب ہو۔۔۔ "اس نے دھیرے سے سرگوشی کی۔۔۔

لبوں سے تھوڑا سا دور۔۔۔۔

مگر اتنا پاس کہ مہیرہ نے گھبرا کر آنکھیں بند کرتے۔۔۔اسکے بازو پہ ہاتھ رکھا۔۔۔

دھڑکنیں مدھم ہونے لگی۔۔۔

گردن و چہرہ نم ہو گیا تھا۔۔۔۔

سامر نے اس کو دیکھا۔۔۔۔

سکنات کے یہ لمحات ایسا فسوں بکھرتے گئے کہ درد و پریشانی وہ دونوں بھول گئے۔۔۔۔

مہیرہ سانس روکے ہوئے تھی۔۔۔

سامر نے چہرہ مزید پاس کیا۔۔۔

اس نے بازو پہ گرفت مزید سخت کی۔۔آنکھیں مزید سختی سے بھینچی۔۔۔

تنفس اور بکھرا۔۔۔۔

URDUNovelians

سامر کا دل ان لمحوں کا اسیر ہونے لگا تھا۔۔۔

اسکا تو ہر انداز جان لیوا تھا۔۔۔۔
بنا درد و زخم کی پرواہ کیے۔۔۔ وہ اسکے چہرے پر مکمل جھک گیا۔۔۔۔
سانسوں کے رک جانے کا منظر تھا۔۔۔
سانسیں مدھم ہوتی۔۔۔ پھر تیزی سے بکھری۔۔
کئی لمحے طلسم زدہ سے بیتے جب سامر تھوڑا سا دور ہوا تھا۔۔۔۔
چہرہ سرخ اور بے ہنگم سانسیں۔۔۔۔ ماتھے پر بکھرے بال۔۔۔
وہ خمار بھری نگاہوں سے اسے گہرے سانس لیتے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔
مہیرہ کا ہاتھ ہنوز اس کے بازو پہ تھا۔۔۔۔
وہ لبوں کے زریعے سانس لے رہی تھی۔۔۔۔
سامر نے مغرور نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔۔

"اتنا تو سہہ نہیں سکتی تم۔۔۔" وہ بے باکی سے اسکے گال کو چومتے ہوئے بولا۔۔۔

مہیرہ نے بمشکل سانسیں بحال کرتے۔۔انتہائی خفگی سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

"آپ خود کو بھی تکلیف۔۔۔آہہہہ۔۔۔۔" اس نے شدت سے دوسرے گال کو چوما تو وہ سسکی۔۔۔

"تم اس وقت میرا نہیں اپنا سوچو میری جان۔۔۔۔جان تمہاری مشکل میں ہے۔۔۔" سر گوشی نما سا کہتے اسکی گردی پر جھکا۔۔۔۔ مہیرہ نے اپنے لیے بعد میں مگر اسے اس کے لیے روکنا چاہا تھا۔۔۔ مگر وہ اس سے زیادہ ضدی تھا۔۔۔۔اسے زیر کرتا گیا۔۔۔۔۔

ابھی رات ڈھلی نہیں تھی۔۔
ابھی صبح ہونے کو وقت تھا۔۔۔

ایسے میں وہ۔۔۔۔ تھکا تھکا سا۔۔۔ گاؤں کے اس کچے رستے پر چلنا نظر آ رہا تھا۔۔۔ سیاہ بال ماتھے پہ بکھرے ہوئے تھے۔۔۔۔ سفید شرٹ کے بازو کہنیوں تک فولڈ کیے۔۔۔۔ وجیہی چہرے پر سنجیدگی سجائے وہ قبرستان کے داخلی دروازے پر آکر رک گیا تھا۔۔۔۔

URDUNovelians

نگاہیں پر درد سی اٹھی۔۔۔۔
یہ وہ جگہ تھی جہاں اسکا سب کچھ سال پہلے دفن ہو چکا تھا۔۔۔۔

تصورِ دلبراں

(آخری قسط)

از قلم صندل ملک

"ح۔۔۔۔ حازم۔۔۔۔۔۔" اس کے لب۔۔ حیرت بے یقینی۔۔ خوف کے باعث دھیرے سے ہلے۔۔۔ جب حازم پسٹل والا ہاتھ اسکے سامنے میز پر رکھتے۔۔ اسکے چہرے کے قریب جھکا تھا۔۔۔۔ نگاہوں میں بے ساختگی تھی۔۔۔ عجب جنونی سا انداز۔۔۔۔ اسکا دل خوف سے سکڑنے لگا۔۔۔

"س۔۔ سامر۔۔۔" وہ خوف سے بڑبڑاتے۔۔ بے ساختہ پیچھے ہوتی۔۔۔ کرسی کی پشت سے لگی تھی۔۔۔۔

یہ وہ جگہ تھی۔۔۔ جہاں سے جانے کا اسکا دل نہیں کرتا۔۔۔ اور آتے ہوئے الگ حوصلہ چاہیئے ہوتا تھا۔۔۔۔

ارتسام نے دھیرے سے لوہے کے دروازے کو دھکیلا۔۔۔ وہ کھلتا چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

ارتسام آگے بڑھا۔۔۔۔۔
وجہی چہرے پر دنیا جہاں کا غم سمٹ آیا تھا۔۔۔
وہ خستہ قبروں سے ہوتا ایک قدرے نئی اور صاف ستھری قبر کے پاس اکر رکا۔۔۔۔
کئی لمحے۔۔۔۔ ویران نگاہوں سے بس دیکھتا رہا۔۔۔۔
اس قبرستان کی واحد قبر تھی جو صاف ستھری تھی۔۔۔۔
جس پر سفید پھول کھلے تھے۔۔۔

نجانے کون دیکھتا تھا اسے۔۔۔

مگر کیا فائدہ۔۔۔۔

اسکی زندگی پہلے کانٹوں سے بھری۔۔

پھر کانٹوں سے بھری بھی چھین لی۔۔

اور اب قبر سجا رہے تھے۔۔۔۔

اسکا دل پھٹنے لگا۔۔۔۔۔

وہ بنا اپنے مہنگے کپڑوں کی پرواہ کیے۔۔۔ قبر کے پاس بیٹھ گیا۔۔۔۔

بولنے کو کچھ بھی نہیں ہوتا تھا۔۔۔۔

کچھ بھی نہیں۔۔۔

نا تسلی۔۔۔

نا دلاسہ۔۔۔

نا محبت۔۔۔

نا شکوہ۔۔

URDUNovelians

ناافسوس۔۔ بس خاموشی۔۔۔

شہرِ خاموشیاں میں وہ خاموشی سے آتا اور خاموشی چھوڑ جاتا تھا۔۔۔

ارتسام نے پھول کو چھوا۔۔۔۔

لب بھینچے گئے۔۔۔

آنسو روکے گئے۔۔۔۔

کیسی زندہ جوان لڑکی تھی۔۔۔

حسین زندگی کی چاہ نے یہاں پہنچادیا۔۔۔

جہاں اس نے آنے کا سوچا بھی نا ہوگا۔۔۔۔

بھرم ٹوٹا۔۔۔

آنسو گال پر گرا۔۔۔

اور پھول چھوڑ دیا۔۔۔۔

اسے پہلے رملہ سے محبت تھی۔۔بے حد تھی۔۔۔

مگر اسکی موت۔۔۔

اسکی موت کے بعد۔۔ محبت رگ رگ میں اتری۔۔۔

صرف محبت نہیں۔۔

اسکا غم بھی رگوں میں خون کی طرح شامل ہوا۔۔۔۔

اسکا دل پھٹتا تھا یاد کر کے۔۔کہ موت کے بعد بھی اسے سکون نہ ملنے دیا۔۔۔

اس معصوم پہ بہتان لگائے۔۔۔

اسے رسوا کیا۔۔۔۔

وہ الفاظ۔۔۔

یاد آتے تو لگتا سر پھٹ جائے گا۔۔۔

اسکا پہلا اور آخری اقرار۔۔۔۔

اسکا قرار لوٹ چکا تھا۔۔۔۔

دنیا کہتی تھی وہ آگے بڑھنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

ٹھیک کہتی تھی۔۔۔

وہ نہیں بڑھنا چاہتا تھا۔۔۔

اس نے اتنا قیمتی وجود کھویا تھا کہ تمام عمر اسکا دکھ واجب ہو گیا تھا اس پر۔۔۔

وہ ڈرتا تھا کہ کہیں وہ رملہ کو دل سے نا نکال دے۔۔۔

اس نے آئی نور کی محبت کو ٹھکرایا۔۔۔

وہ نہیں چاہتا تھا کہ کسی کی محبت کے آگے ہو ہار جائے۔۔

رملہ ہار جائے۔۔۔

سب آگے بڑھ چکے تھے۔۔۔

وہ وہیں تھا۔۔۔

اسی رات میں قید۔۔۔

انہی لفظوں میں قید۔۔۔

اس کی محبت میں قید۔۔۔

اور وہ آزادی چاہتا بھی نہیں تھا۔۔۔

اسے یہ درد قبول تھا۔۔۔

ارتسام نے ہارے ہوئے انسان کی طرح۔۔۔۔ سر اس کے نام کی پٹی کے قریب مٹی پر رکھ دیا۔۔۔

عجب تھکن تھی۔۔۔

بے حد عجب۔۔۔۔

URDUNovelians

وہ سال پہلے بھی یہاں گرا تھا۔۔

تب بھی اٹھنا نہیں چاہتا تھا۔۔

اس نے آج بھی تھک کر آنکھیں بند کی تھی۔۔۔

وہ آج بھی اٹھنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔

سب بدل گیا تھا۔۔

دنیا بدل گئی تھی۔۔۔

ایک ارتسام وہی تھا۔۔۔

ایک ساکن قبر وہی تھی۔۔۔۔

یہاں انکا وقت تھم چکا تھا۔۔۔

گاڑی اکر ایک اونچی بلڈنگ کے سامنے رکی۔۔۔اور سوٹ بوٹ میں زیاد سلطان باہر نکلا تھا۔۔۔

چونکہ سامر ٹھیک تھا اور اسکی پہنچ اوپر تک تھی جبھی وہ جلد نکل آیا۔۔۔۔

جبکہ دوسری سیٹ پر بیٹھا۔۔ حازم سرحان کئی لمحوں کے بعد باہر نکلا تھا۔۔۔

بلیک ہڈی اور کیپ پہنے۔۔ اسکا چہرہ سپاٹ تھا۔۔۔۔
کوئی نہیں جان سکتا تھا کہ وہ کیا محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔۔

زیاد نے افسوس سے اسے دیکھا۔۔۔
کیسا شان والا بندہ تھا۔۔۔
کیسا اجڑ گیا۔۔۔

"میں ساتھ چلوں۔۔۔" اس نے پوچھا۔۔۔۔
حازم نے اشارے سے اسے روک دیا۔۔۔
وہ ادھر ہی رکے اسے اندر جاتا دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

حازم نے کاؤنٹر پر کھڑی لڑکی کو کچھ کہا تو وہ چونکی تھی۔۔۔
پھر سر ہلاتے۔۔اس کے آگے چلی۔۔۔
حازم اس کے پیچھے چل رہا تھا۔۔ یہاں تک کہ وہ رک گئی۔۔۔

"انکی حالت سہی نہیں ہے۔۔۔۔وہ یقیناً آپکو ہی بلاتے ہیں۔۔ باقی کسی دوسرے کا نام انہیں یاد نہیں۔۔" وہ اسکا نام جان پر بے بسی سے بولی۔۔۔

حازم بنا کچھ کہے اندر داخل ہوا۔۔۔۔
دھڑکنیں جانے کیوں سست ہونے لگی تھی۔۔۔
نگاہیں ویران سی اس شخص پر جا ٹھہری۔۔۔
وہ سفید ہسپتال کے لباس میں ایک کونے میں۔۔ سر گھٹنوں میں دیے زمین پر بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

بال بہت چھوٹے اور وجود لاغر تھا۔۔۔

حازم پنجوں کے بل اس شخص کے سامنے بیٹھا تو اس نے چونک کر سر اٹھایا۔۔۔

"حازم۔۔۔۔ حازم۔۔ آیا ہے۔۔۔ ک۔۔ کدھر۔۔ کدھر ہے۔۔۔" وہ اسے دیکھتے ہی بے چینی سے بولا۔۔۔ اسے دیکھ رہا تھا مگر پہچان نا سکا۔۔۔۔

URDUNovelians

حازم کا دل پھٹنے لگا۔۔۔

نگاہیں شاھد جدیال پر جم گئی۔۔۔

جو اسکا باپ تھا۔۔۔

وہ پاگلوں کی طرح "حازم سرحان کو جھنجھوڑتے اس سے "حازم" کا پوچھ رہا تھا۔۔۔۔

وہ غرور۔۔ وہ شان و شوکت۔۔۔ وہ کروفر بھرا انداز۔۔ سب مٹی ہو گیا تھا۔۔۔

بوڑھا شاہین اپنا غرور و انداز کھو چکا تھا۔۔۔

حازم چند پل دیکھتا رہا پھر اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔

"انکا۔۔۔ علاج ممکن ہے۔۔ "اس نے بمشکل خود پر ضبط کرتے پوچھا تھا۔۔

" بالکل۔ اور علاج ہو رہا تھا۔۔۔"

"ہمم۔۔۔ پیسوں کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔ علاج اچھا اور جلد ہونا چاہیے۔۔۔" وہ سنجیدگی سے کہتے باہر نکلا تو آنسو بھی گال پر گرا تھا۔۔۔۔

ان سب کو محبت نے رسوا کر دیا تھا۔۔

پھر چاہے وہ رملہ تھی۔۔

ارتسام تھا۔۔

کبیر تھا۔۔

عیسل تھی۔۔۔

حازم تھا۔۔۔

شاھد جدیال تھا۔۔۔

آئینور تھی۔۔۔

یا زیاد تھا

URDUNovelians

وہ سب الگ الگ انداز میں۔۔۔

الگ الگ رشتوں میں۔۔

مگر محبت ہی کی خاطر رسوا ہوئے۔۔۔

جان کر تباہ ہوئے۔۔۔

مگر۔۔

ملال تو یہ تھا کہ کوئی ملال تک نہیں تھا۔۔۔

نجانے محبت کہانی کے دو کرداروں پر ہی مہربان کیوں تھی۔۔

URDUNovelians

کافی دن بیت چکے تھے۔۔۔۔

آج ارتسام لوگوں کے گھر ان سب کی دعوت تھی۔۔۔۔

چونکہ ولیمے کے بعد سامر کی وجہ سے وہ ایک بار بھی گھر نا آ سکی تو انہوں نے دعوت رکھی تھی۔۔۔

سامر اب ٹھیک تھا۔۔۔۔

اور مطمئن بھی۔۔۔

نجانے کیوں۔۔۔۔

مگر۔۔

وہ ان دنوں کافی سکون میں تھا۔۔۔۔

اس وقت بھی لاؤنج میں کافی شور سا تھا۔۔۔۔

سامر سفید شلوار قمیض میں کافی خوش موڈ میں ارتسام سے باتوں میں مصروف تھا۔۔۔

ریڈ خوبصورت فراک پہنے۔۔ مہیرہ ماں کے کندھے سر رکھے باتوں میں مصروف تھی۔۔۔

بلو فراک میں۔۔ چھوٹے بالوں والی آئینور مطمئن سی۔۔ موبائل فون میں کچھ دیکھ رہی تھی۔۔۔

واحد سدیال اسحاق خان کے ساتھ باتوں میں مصروف تھے۔۔۔۔

ہر کوئی مکمل تھا۔۔۔

پس منظر میں کچھ ادھورا بھی تھا مگر خیر۔۔۔۔

ارتسام اب کچھ کھل رہا تھا۔۔ خول سے نکل رہا تھا۔۔۔

آئنور اب مطمئن تھی۔۔۔ ہاں پہلی نظر پر اختیار نہیں تھا۔۔۔ اسے دیکھ کر دھڑکنیں رکتی مگر سنبھل جاتی۔۔۔

سامر نے الگ مہیرہ کی جان سولی پر لٹکائی ہوتی۔۔۔

اسے ایک دن بھی کہیں جانے نہیں دیتا تھا۔۔۔

ایک رات بھی اس کے بغیر سکون نہیں تھا۔۔۔

وہ اسکا سکون تھی۔۔۔۔

وہ اسکا سب کچھ تھی۔۔۔

وہ اس کے معاملے میں دن بدن ہارتا جا رہا تھا۔۔۔

وہ لڑکی اسے جیت چکی تھی۔۔۔

وہ اپنا سب اس پر ہارتا جا رہا تھا اسے کوئی ملال نہیں تھا۔۔۔

حازم اور زیاد کے ساتھ اس نے کیا کیا۔۔۔ یہ بات فقط وہ تین ہی جانتے تھے۔۔۔ مگر اب وہ مطمئن تھا۔۔ بے حد مطمئن۔۔۔ اسکی زندگی خوشیوں سے بھری تھی۔۔

اسے یقین تھا کہ اب مہیرہ اس سے کوئی نہیں لے سکتا تھا۔۔

اسکو چاہے چاہ زمانہ چاہتا مگر وہ اسے چاہتی تھی۔۔۔

اور یہ بات اسے پل پل اس سے عشق کرنے پر مجبور کرتی۔۔۔

اور وہ حد کرتا جا رہا تھا

چائے پیالی میں ڈال ہی رہی تھی کہ یکدم بو کھلائی۔۔۔جب سامر نے گردن کے پاس سے بال پیچھے کرتے۔۔ وہاں لب رکھے۔۔۔اس کے ہاتھ پر چائے گرتے گرتے بچی۔۔۔۔

"س۔۔ سامر۔۔۔ کیا۔۔ کیا ہو گیا ہے۔۔۔ "اس نے مڑنا چاہا مگر سامر نے نہیں مڑنے دیا۔۔۔۔

گردن سے ہونٹ گالوں پر لایا۔۔۔۔اور اسے شدید پریشان کر چکا تھا۔۔۔

سانسیں مدھم پڑی اور رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔۔

کوئی بھی آسکتا تھا مگر سامر۔۔۔

"کوئی آجائے۔۔۔۔۔

ہونٹوں نے کان کے پاس کی جلد کو شدت سے چھوا۔۔۔۔

وہ بولنے کا موقع نہیں دے رہا تھا اسے۔۔۔۔

"میر۔۔۔۔۔اسکی آواز۔۔۔سرگوشی جتنی تھی۔۔۔

سامر نے اسے نرمی سے اپنے پاس کیا۔۔۔

"تم میرے ساتھ چل رہی ہو۔۔۔۔رکنے کے بارے میں سوچنا بھی مت۔۔۔" وہ اسے مخمور باتوں میں الجھاتے بھلا رہا تھا۔۔۔

مہیرہ نے بے حد خفگی سے اسے دیکھا۔۔۔۔

"مگر مجھے رکنا۔۔۔۔

"ہم آئیں گے نا دوبارہ۔۔۔۔ مگر رات میں نہیں رک سکتے۔۔۔ تم جانتی ہو۔۔۔ مجھے سکون نہیں ملتا تمہارے بنا۔۔۔" اسکا بے باک لہجہ اور مدھم آواز۔۔

مہیرہ کی گردن نم ہوئی۔۔۔

"سا۔۔۔۔

اس نے نرمی سے فقط چند پل کو اس کے سرخ رنگ سے رنگے لبوں کو چھوا اور پیچھے ہوا تھا۔۔۔

مہیرہ کا سانس رک گیا۔۔۔
پلکیں لرز گئی۔۔۔۔
وہ کچھ بول نہیں سکی۔۔۔
سامر نے فدا ہوتی نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔۔

اور اپنی چائے کا کپ لبوں سے لگاتے اسے دیکھا اور پھر جھک کر جھکی پلکوں کو چھوا۔۔۔

وہ جانتا تھا وہ خفا ہو گئی تھی جبھی چپ چپ ہوئی۔۔۔

مگر اسکی خفگی چند لمحوں کی ہوتی۔۔۔
اسے یقین تھا۔۔۔

"میرا سکون چرانے کا یہی نتیجہ ہے۔۔۔اب تمہیں ہمیشہ میرے قریب رہنا ہوگا۔۔ہر پل۔۔ہر لمحہ۔۔۔" مدھم کی سرگوشی اسکے کان کے پاس کرتے۔۔۔وہ پھر سے گال چومتا باہر نکل گیا۔۔

مہیرہ نے خفگی سے گال پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔
وہ اسے خود تک محدود کرتا جا رہا تھا۔۔۔۔
کسی کے پاس بھی زیادہ بیٹھنے نا دیتا۔۔۔
اسکی محبت جان لیوا ہوتی جا رہی تھی۔۔۔۔

آئینور اندر آئی تو وہ دوبارہ چائے کی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔

"دیکھا نا۔۔لالا یہاں بھی تمہیں نہیں چھوڑیں گے۔۔۔" وہ ہنستے ہوئے بولی۔۔ مہیرہ نے منہ بنایا تھا۔۔۔

یہ منظر لندن کے ایک مشہور شہر میں بنی۔۔۔اونچی عمارتوں میں سے ایک عمارت میں بنے۔۔شاندار فلیٹ کا تھا۔۔۔۔

شیشے سے بنا یہ فلیٹ دیکھنے والے کو ایک پل حیران کر دیتا تھا۔۔۔۔ یوں لگتا تھا پوری عمارت ہی شیشے کی بنی ہوئی تھی۔۔۔

ایسے میں وہ۔۔ سگار کو انگلیوں کے درمیان دبائے۔۔۔۔ کھڑکی کے پاس کھڑا۔۔اس چمکتے شہر کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

سیاہ پینٹ پر سیاہ ہی ویسٹ پہنے۔۔۔۔۔اس کے سیاہ بال ماتھے پہ بکھرے ہوئے تھے۔۔۔ وجہی چہرہ انتہائی سرد سا تھا۔۔۔۔۔

اسے پاکستان چھوڑے کتنا وقت گزرا وہ نہیں جانتا تھا۔۔۔ وہ سب چھوڑ آیا تھا۔۔۔۔

کیوں چھوڑا۔۔۔۔ یہ ایک راز ہی تھا۔۔۔۔

جو شاید مستقبل میں کھل جاتا۔۔۔ مگر ابھی وہ خاموش تھا۔۔۔۔۔

سب سے زیادہ یاد بس ایک لڑکی آتی تھی۔۔۔۔۔

اتنی کہ وہ گھنٹوں اسے سوچ کر راتیں آنکھوں میں گزار دیتا تھا۔۔۔۔

ابھی بھی وہ انہی سوچوں میں گم تھا کہ۔۔۔

اسکی اپنے برہنہ بازو پر ایک نرم سا لمس محسوس ہوا۔۔۔۔

اس نے آنکھیں بند کی تھی۔۔۔۔۔

اور جب وہ مڑا تو سامنے ایک حسین لڑکی۔۔۔۔۔

آنکھوں میں محبت کا خمار لیے۔۔۔۔ہاتھ اس کے سینے پہ رکھے۔۔۔۔اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

حازم سرحان نے سگار کا گہرا کش لیا۔۔۔۔اور دھواں اس کے چہرے پر اچھالا تھا۔۔۔

برا ماننے کے بجائے اس نے مسرور ہوتے۔۔۔۔اسے دیکھا۔۔۔۔۔۔

ایڑھیوں کے بل۔۔۔اوپر ہوئی۔۔۔۔۔۔اب وہ لڑکی اس کے مقابل تھی۔۔۔۔

حازم اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

نیلی گہری آنکھیں۔۔۔

اور آنکھوں میں خمار۔۔۔

بلڈ کلر ڈچست مگر خوبصورت لباس اور۔۔

سیاہ اونچی ہیل۔۔۔۔۔

سیاہ بالوں کو کرل کیے۔۔۔۔

کمر کر ڈال رکھے تھے۔۔۔۔

میک اپ ہلکا مگر خوبصورت تھا۔۔۔۔

وہ بے انتہا حسین دوشیزہ تھی۔۔۔۔

اس کو فرصت سے بنایا گیا تھا۔۔۔۔

"مائے لو۔۔۔۔ج۔۔جسٹ۔۔۔جسٹ۔۔۔لومی۔۔۔۔۔۔" اسکی آواز سریلی مدھم سرگوشی جتنی تھی۔۔۔

انتہائی بے باک اور خمار سے بھرپور۔۔۔۔

وہ حازم جیسے۔۔اونچے لمبے شخص کے سامنے چھوٹی سی لگ رہی تھی۔۔۔۔

حازم نے اسے دیکھا۔۔۔۔

نگاہیں یکدم بدلی۔۔۔

اب اس کی پناہوں میں جو چہرہ تھا۔۔۔وہ بدل گیا تھا۔۔۔۔

اب مہیرہ تھی اس کے سامنے۔۔۔۔انتہائی قریب۔۔۔۔

اسکا دل دھڑکا۔۔۔۔۔

سگار نیچے گراتے۔۔۔۔۔

وہ اس کے قریب ہوتا گیا۔۔۔۔۔

وہ مسرور سی۔۔۔۔

اسے دیکھتے۔۔۔۔۔ سیاہ ہیل میں مقیم اپنے پاؤں کو پیچھے کرتے۔۔۔۔ پیچھے ہوتے جا رہی تھی۔۔۔ اور حازم اس کے قریب۔۔۔۔ نگاہوں میں عجب جنونیت بھر آئی تھی۔۔۔

عجب خمار تھا۔۔۔۔

اس نے۔۔اس لڑکی کے سینے پہ ہاتھ رکھتے۔۔۔۔اسے پیچھے دھکا دیا۔۔۔۔

وہ مخمل کے نرم بیڈ میں دھنستی چلی گئی۔۔۔۔

اور اسکی دلفریب ہنسی۔۔۔اور حازم کا خمار بڑھتا گیا۔۔۔۔۔

وہ اس حسین۔۔۔وجود کو اپنی پناہوں میں قید کرتا چلا گیا۔۔۔۔

یہاں تک کہ۔۔۔

کوئی فاصلہ نا بچا تھا۔۔۔۔۔

کئی سالوں بعد۔۔۔۔۔

"نیچ۔۔ کم زات۔۔۔ بتا کس کا بچہ ہے یہ۔۔۔ کس کا گناہ ہے۔۔۔ بولتی کیوں نہیں ہے۔۔۔ چہرہ کیوں چھپا رکھا ہے۔۔ بول۔۔۔" وہ عورت۔۔۔ مسلسل اس لڑکی کے لمبے سنہرے بال۔۔۔ اپنے ہاتھ کی سخت گرفت میں لیے چلا رہی تھی۔۔۔۔

جبکہ مٹی پر گرا وجود۔۔۔ سسکتے ہوئے۔۔۔۔ اپنا بچاؤ کرتا۔۔۔ اپنا چہرہ چھپانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

صندل ملک کے باقی ناولز پڑھنے کے لیے فیس بک کر صندل ملک ناولز سرچ کریں

آس پاس گاؤں کے کچھ لوگ جمع ہوتے جا رہے تھے۔۔۔

اسے غلیظ گالیاں دیتے۔۔ مسلسل اس کے چہرے سے پلو ہٹانے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔ مگر وہ ایسا نہیں کرنے دے رہی تھی۔۔۔۔۔

" "حکم" کو بلاؤ۔۔۔ اس نیچ زات کا فیصلہ اب وہی کریں گے۔۔۔۔ اس لڑکی کو سنگسار کیا جائے گا۔۔۔۔ وہ ناجائز تعلقات قائم کیے ہوئے ہے۔۔۔ اٹھ لڑکی۔۔۔۔ بول کس کا بچہ ہے بول۔۔۔" وہ عورت مسلسل اسکے بال کھینچتے کہہ رہی تھی۔۔۔۔

سرخ انتہائی نفیس فراک زیب تن کیے۔۔۔ وہ نازک لڑکی۔۔۔۔ آج مر چکی تھی۔۔۔۔۔

اتنا بڑا دھوکا ملا اسے۔۔۔۔

پہلے محبت کرنے پر مجبور کیا گیا۔۔

اور جب وہ محبت کرنے لگی۔۔۔

تو اسے اپنا لیا گیا۔۔۔

اور اپنے کے بعد۔۔۔

آج۔۔۔۔۔

وہ اس شخص کے وجود کے حصے کو اپنے وجود میں لیے رسوا ہو گئی۔۔

وہ آج ہی تو اسے ڈیرے پر بتانے گئی تھی۔۔۔

مگر اس شخص نے۔۔۔

URDUNovelians

اس کی پاک محبت کو۔۔ نفرت اور بدلہ کا نام دیا۔۔۔

ان کے رشتے کی حقیقت کو مٹا کر۔۔اسے زمانے میں رسوا ہونے چھوڑ دیا۔۔۔

وہ تو اس پر مرتا تھا۔۔۔

اسے دیکھے بنا دن نہیں گزرتا تھا۔۔۔

وہ تو اس کے لیے کچھ بھی کر جاتا تھا۔۔۔

مگر آج اس پر حقیقت عیاں ہو چکی تھی۔۔۔۔

وہ رشتہ۔۔ وہ محبت کا فریب۔۔۔

وہ دھوکے اور بدلے سے زیادہ کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔

سب کچھ بدلا تھا۔۔۔۔

اور جب پورا ہوا تو اسے زمانے میں رسوا ہونے کے لیے چھوڑ دیا۔۔۔۔

اور وہ پھولوں سی نازک حسین لڑکی ہو چکی تھی رسوا۔۔۔

کافی ساری گاڑیوں کے ٹائروں کے ایک ساتھ اکر رکنے کی آواز پر وہ ہوش میں آئی۔۔۔۔

دل جیسے رکنے لگ گیا۔۔۔۔

وہ نہیں کرنا چاہتی تھی سامنا۔۔۔

وہ کیسے کرتی۔۔۔۔

وہ اس پل مر جانا چاہتی تھی۔۔۔

مگر یہ بھی نا ہو سکا۔۔۔۔

اس عورت نے۔۔ بالوں سے پکڑ کر اس نازل وجود کو۔۔ 'حکم' کے پاؤں کے پاس پھینکا تھا۔۔۔۔

"اس کا فیصلہ بھی آپ کریں گے۔۔۔۔ یہ بد کردار عورت۔۔۔۔ نجانے کس کو گناہ لیے۔۔۔ ہوئے ہے۔۔ اور چہرہ چھپا رہی

ہے۔۔۔۔ "اس عورت کے علاوہ جو لوگ تھے وہ پیچھے ہو گئے تھے حکم کے آت ہی۔۔۔ چند ایک کے ہاتھوں میں تھپڑ تھے۔۔۔ جو وہ اس لڑکی کو مارنے کی نیت سے اٹھائے ہوئے تھے۔۔۔

حکم نے ایک نظر اس لڑکی کو دیکھا۔۔۔ تو نجانے کیوں دل کسی انجانے خوف کے احساس سے دھڑکا۔۔۔ نہیں۔۔۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔۔

"بخت داد۔۔۔۔۔ ہٹاؤ۔۔ اس کے چہرے سے پلو۔۔۔ "اسکی سرد اونچی آواز وہاں گھونجی تو اس لڑکی نے گھبرا کر چہرہ گھنٹوں میں مزید چھپایا تھا۔۔۔۔۔

مگر زیادہ دیر نہیں۔۔۔۔

دو عورتوں نے اسے بازووں سے پکڑ کر کھڑا کیا۔۔۔۔

وہ تیسری نے زبردستی اس کا چہرہ دبوچنے اوپر کیا تھا۔۔۔۔

اور لمحے ساکن ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

لوگوں کے ہاتھوں سے تھپڑ خوف سے گرے۔۔۔۔

ان عورتوں نے بھی گھبرا کر اسے چھوڑا۔۔۔۔

حسین چاند سا مکھرا۔۔۔۔

سنہرے بکھرے بال۔۔۔

روئی روئی آنکھیں۔۔۔۔۔

بلاشبہ۔۔۔ وہ اس گاؤں کی لاڈلی۔۔۔۔
اور 'حکم' کی اکلوتی پوتی تھی۔۔۔۔۔

سب ساکن ہو گئے تھے اسے یوں دیکھ کر۔۔۔۔

اور حکم۔۔۔۔

وہ جو گاؤں کے لوگوں کا فیصلہ کرتے تھے۔۔۔۔
وہ جو سر اٹھا کر چلتے تھے۔۔۔۔

URDUNovelians

وہ جن کے فیصلے پر کوئی اعتراض نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔
آج انہیں اپنی اکلوتی۔۔۔اور لاڈلی پوتی کا فیصلہ کرنا تھا۔۔۔

وہ لڑکی۔۔۔واپس گر چکی تھی مٹی پر۔۔۔چہرہ جھکائے۔۔ان کے پاؤں پر ہاتھ رکھتے۔۔۔۔رو رہی تھی مگر وہ پیچھے ہو گئے تھے۔۔۔۔

دوسری جانب۔۔۔۔وہ سیاہ شلوار قمیض میں۔۔۔۔سگار کو لبوں کے درمیان لیے۔۔۔انتہائی بے چینی سے ڈیرے کے اس کمرے میں چکر لگا رہا تھا۔۔۔۔

URDUNovelians

آج اسے سکون مل جانا چاہیے تھا۔۔۔

آج اس نے ایک اور بدلا لے لیا۔۔۔

مگر نہیں۔۔۔

اس سے بھولے نہیں بھول رہا تھا کہ وہ لڑکی اسے کچھ بتانے آئی۔۔ کتنی چمک۔۔ کتنی رونق تھی اس کے معصوم چہرے پر۔۔۔۔

"بخش دین۔۔۔ "جب برداشت نہیں؛ ہو سکا تو وہ چلایا تھا۔۔۔

اور بخش دین۔۔ الہ دین کے چراغ والے جن کی طرح ایک پل میں نمودار ہوا۔۔ اور اپنے مغرور اور سفاک آقا کو دیکھا تھا۔۔۔۔

"ہمارا لڑکی کو تم حویلی چھوڑ کر آیا تھا۔۔ "اسکی بھاری آواز میں بے چینی تھی۔۔۔ پٹھانی لب و لہجہ۔۔۔۔ سرخ و سفید رنگت۔۔ چہرے پر شیو۔۔۔۔ اور سرد تاثرت۔۔۔۔ اسکی زات کا حصہ تھے۔۔۔

بخش دین گھبرا گیا۔۔۔

"ن۔۔ نہیں۔۔۔۔ وہ سائیں۔۔۔ انہوں نے ضد۔۔۔۔ اس نے کہنا چاہا مگر۔۔ اس خوبرو مگر سفاک شخص نے پل میں اسکا گریباں دبوچا تھا۔۔۔۔

"تم۔۔۔نے۔ ہمارا لڑکی۔۔۔ کو۔۔۔۔ اکیلا بھیجا۔۔۔۔ تم جانتا نہیں ہے وہ۔۔ پاگل ہے۔۔۔۔۔ اسکا دماغ کام نہیں کرتا۔۔۔۔ اور اسے۔۔۔ تم نے۔۔۔ اکیلا چھوڑ دیا۔۔۔ اگر ہمارا لڑکی کو۔۔۔ زرا سی خراش بھی پڑا۔۔۔۔ ہم تمہارا۔۔ نسل پورا برباد کر دے گا۔۔۔۔ ہمیں۔۔۔ ابھی۔۔ اور اسی وقت۔۔۔ ہمارا لڑکی۔۔ ادھر ہمارا پاس چاہیئے۔۔۔ سہی سلامت۔۔۔۔۔ جاؤ۔۔۔ اسے واپس لاؤ۔۔۔۔" وہ ایک ایک لفظ چبا کر۔۔۔ شدت پسندی تھی۔۔۔ بول رہا تھا۔۔۔۔

بخش دین نے گھبراتے ہوئے سر ہلایا تو اس شخص نے شدید تیش میں اسے پیچھے دھکیلا تھا۔۔۔

اسکا تنفس بھاری ہو گیا تھا۔۔ رنگت شدید گلابی۔۔۔ نیلی رگیں کنپٹی اور گردن پہ واضح ہونے لگی تھی۔۔۔

بس اس نے سوچ لیا تھا کہ اب وہ اسے قید کر لے گا۔۔۔ اسے اپنے پاس رکھ کر تڑپائے گا۔۔۔ مگر پاس رکھ کر ہاں۔۔۔ اس کے بغیر اسے چین نہیں تھا۔۔۔۔۔

اسے بے چین کر کے۔۔۔ اسے تکلیف دے کر۔۔۔

اسے خود میں قید کر کے ہی اسکی وحشتوں سے بھری زات کو سکون ملتا تھا۔۔

اس معصوم لڑکی کا قرار لوٹ کر ہی اسے قرار آتا۔۔۔

اسے بس وہ چاہیئے تھی۔۔۔

ہاں وہ اسے گم کر دے گا۔۔۔

یا لے کر خود گم ہو جائے گا۔۔۔۔

یہ ٹھیک ہے۔۔۔۔

اس مغرور سفاک شخص نے سوچا۔۔۔اور ایک اور سگار سلگاتے لبوں کے درمیان رکھا۔۔۔۔

لائیٹر سے جلایا تو پل بھر کے لیے اس کی نیلی۔۔۔سفاک آنکھیں چمکی تھی۔۔۔۔

دوسری جانب۔۔۔۔

وہ لڑکی اب بھی رو رہی تھی۔۔۔

اسکا نازک مرمرئی وجود مٹی سے میلا ہو رہا تھا۔۔۔۔

سنہرے بالوں کی چمک مانند پڑنے لگی تھی۔۔۔

رو رو کر چہرہ سرخ ہو چکا تھا۔۔۔۔

اسے سب نے سر پر بیٹھایا۔۔۔

اور وہ ان سب کا سر جھکا چکی تھی۔۔

وہ پہلی عورت چلا رہی تھی۔۔۔ نفرت سے۔۔ حقارت سے۔۔۔

قریب سے دیکھو تو اس میں ماضی کے کسی کردار کا عکس دیکھائی دیتا تھا۔۔۔۔ شاید وہ پہلے سے ہی جانتی تھی کہ وہ لڑکی کون تھی۔۔

"کیا ہوا' حکم 'اپنی پوتی کو سامنے دیکھ کر آج فیصلہ کرنے میں اتنی دیری کیوں ہاں۔۔۔اسے بھی تو سزا سنائیں۔۔۔" وہ نفرت سے بولی تو انکا سکتا ٹوٹا۔۔۔۔

اور پاؤں میں گری اس لڑکی کو دیکھا۔۔۔۔
جس کا ہاتھ پکڑ کر اسے چلانا سیکھایا تھا۔۔
اج اسے سزا سنانی تھی۔۔۔

"اسے سنگسار کر دو۔۔۔۔اتنے پتھر مارو کے لاش حویلی پہنچے۔۔۔"
وہ کسی زمانے میں سفاک مشہور تھے۔۔۔اور آج پھر ایک فیصلہ انتہائی سفاکی سے کیا اور مڑ گئے۔۔۔۔

وہ لڑکی چہرہ تک مٹی پر رکھ چکی تھی۔۔۔

جان پہلے نکلی تھی۔۔۔

اب بس مرنا تھا۔۔۔۔

ختم شد 🔪💔🙉

URDUNovelians